۵ نشئهٔ عرفان	۴ میخانهٔ عشق	۳ نور احمدی	۲ فیض رحمانی	۱ شهرهٔ آفاق
۱۰ حسن معامله	۹ نظر مرشد	۸ نسخهٔ حکمت	۷ گنجینهٔ فقر	۶ اسرار محبت
۱۵ نکات سلوک	۱۴ نقد وقت	۱۳ گلشن وحدت	۱۲ ذکر خیر	۱۱ صلای عام
۲۰ حاصل کلام	۱۹ شاهد غیب	۱۸ نغمهٔ شهود	۱۷ قوت ارشاد	۱۶ مطلع قرب
۲۵ جواهر قدس	۲۴ علم نافع	۲۳ طریقهٔ تلاوت	۲۲ ساقی جذب	۲۱ عالم خیال
۳۰ بزم نشاط	۲۹ شرح صدر	۲۸ غنیمت بارده	۲۷ وسعت بیان	۲۶ ذوق طاعت
۳۵ سند حدیث	۳۴ لمعهٔ نور	۳۳ برکات محمدیه	۳۲ مناقب الخلفا	۳۱ انوار المشارق
۴۰ عرصهٔ ظهور	۳۹ وادی الفت	۳۸ اشعار منتخب	۳۷ رسالهٔ سلوک	۳۶ اوراد شاذلیه
۴۵ خزانهٔ غیب	۴۴ حدیث نعمت	۴۳ صحیفهٔ راز	۴۲ فیض صحبت	۴۱ شراب طهور

در مطبع شاهجهانی واقع بهوپال مطبوع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین
اما بعد واضح ہو کہ ہمارے شیخ المشائخ امام الطریقہ کاشف الحقیقہ غوث
زمان محبوب خلاق حضرت **شاہ محمد آفاق** رضی اللہ عنہ کو اپنے
بزرگون سے اجازت جملہ سلاسل متعارفہ اولیاء اللہ کی حاصل تہی اور
طریقہ آپ کا جامع برکات جملہ طرق اور باعتبار سہولت سلوک کے اقرب الطرق
الی اللہ اور مناسب اس دور آخر زمان کے ہے اور نسبت آپ کی نہایت
عالی ہے کہ زبان اور قلم اوس کی شرح سے قاصر ہے اور آپ کے خلیفہ
اعظم ہمارے حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر خلیفۃ اللہ نائب جناب رسالت پناہ
سیدنا و مولانا حضرت **فضل رحمن** مدظلہ الاعلی رونق افزای طریقہ آنجناب
اور فیض رسان خاص و عام ہین چنانچہ رجوع عالم کا آپ کی طرف شرقاً و غرباً
ہے اور وارث اتم حضرت قبلہ کے اونکے خلف الصدق پیر و مرشد برحق محبوب الٰہی
وارث جناب رسالت پناہی ولایت پناہ عالی مناقب حضرت **سید احمد میان**

صاحب مدظلہ الاقدس ہین اگرچہ حضرت شاہ آفاق رح کا قبول عام تہا اور
ولایت کابل تک آپ کا نام تہا مگر حضرات موصوف سے ہر طرف مشہور
خاص و عام ہوا اللہم زد فزد و بارک برکتہ واسعۃ چونکہ یہہ رسالہ بیان مین
سلسلہ اور طریقہ اور سلوک اور علو نسبت اعلیٰ حضرت کے ہے لہذا نام اسکا
شہرۂ آفاق رکہا اور راقم الحروف فقیر **نور الحسن** احمدی کہ گدائے
آستانہ ان حضرات کا ہے یہہ رسالہ اوس کی اول تصنیف ہے جو فیض سے
اون کے مرقوم ہوتا ہے **فیض در بیان سلسلہ** فی زماننا جو سلاسل
اولیاء اللہ شائع ہین منجملہ اون کے سلسلہ ہمارے حضرات کا جامع برکات
اکثر طرق ہے اور جس قدر شعبہ اس سلسلہ مین پیدا ہوئے ہین اور طرق
سے نہین نکلے منشا اس کا یہ ہے کہ یہہ طریقہ حضرت صدیق اکبر رضے اللہ عنہ
سے ملتا ہے جن کو ضمنیت کبری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل تہی اور
کمالات آنحضرت کا بسبب ضمنیت کے آپ مین ظہور ہوا ہے لہذا مناسب
ہر وقت و حال و استعداد زمانہ کے کمال خاص اس طریقے مین پیدا ہوتا
ہے بالجملہ بعد حضرت امام جعفر صادق کے جو بواسطۂ امام قاسم و حضرت سلمان
فارسی رضی اللہ عنہم نسبت صدیقی رکہتے ہین اور سلسلۂ آبائی سے نسبت آپکی
علوی ہے اول حضرت سلطان العارفین ابو یزید بسطامی رح سے طریقۂ
اویسیہ پیدا ہوا بعد ازان حضرت خواجۂ عبد الخالق غجدوانی رح سے طریقۂ
خواجگان شائع ہوا آپ کو ذکر نفی اثبات حضرت خضر علیہ السلام سے پہونچا
تہا اور ایک سلسلہ آپ کا حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رض سے ملتا ہے
بعد ازان خواجۂ خواجگان حضرت خواجۂ بہاء الدین محمد نقشبند رضی اللہ عنہ
سے طریقۂ نقشبندیہ جاری ہوا آپ کو علاوہ اپنے شیوخ کے حضرت عبد الخالق
غجدوانی رح سے بہی بطور اویسیت فیض پہونچا ہے یہہ آپ کے ملفوظات مین
ہے مرا آن کرامت کردہ اند کہ بواسطۂ من بلا بر گردد التجا بما کن حاجت زود بہین

در بہشت نروم تا یاران خاندان خود را نیارم کمینہ یاران من تا پنجاہ قادم شفاعت کند سی سال ست کہ انچہ بہاء الدین می گوید خدا می کند انتہی اصول طریقۂ نقشبندیہ کے تمام متاخرین نے اختیار فرمائے ہین بعد ازان حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ سے طریقۂ مجددیہ کا ظہور ہوا آپ کو علاوہ طریقۂ نقشبندیہ کے جملہ سلاسل متعارفہ مثل سلسلۂ قادریہ و سہروردیہ و چشتیہ وغیرہ کے اجازت حاصل تھی منجملہ آپ کے ملہمات کے یہہ الہام ہے کہ غفرت لک ولمن توسل بک بواسطۃ او بغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ انتہی اس طریقہ مین بھی بہت سے مشارب پیدا ہوے چنانچہ طریقۂ حضرتین یعنی حضرت ایشان و حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ عنہما اور طریقۂ احسنیہ حضرت سید آدم بنوری رح کا اور طریقۂ زبیریہ اور مظہریہ اور طریقۂ حضرت شاہ ولی اللہ رح کا اور طریقۂ محمدیہ حضرت خواجہ ناصر عندلیب رضی اللہ عنہ جس کے مروج حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ ہوے بعد ازان ہمارے شیخ المشائخ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ سے طریقۂ جامع برکات جملہ طرق بمزید معاملات خاصہ پیدا ہوا آپ دعاسی حضرت میرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ کی پیدا ہوے سلسلۂ آبائی سے فرزند ارجمند حضرت مجدد رض خازن الرحمۃ محمد سعید رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد مین ہین والد ماجد آپ کے جناب احسان اللہ خان صاحب فرزند نواب ظہر الدین خان صاحب جو زمانۂ اورنگ زیب شاہ عالمگیر رح مین منصب دار شاہی تھے اور خطاب خانی اور نوابی کا رکھتے تھے وہ فرزند حضرت شیخ محمد تقی علیہ الرحمہ فرزند حضرت شیخ عبد الاحد شاہ گل التخلص بوحدت فرزند حضرت خازن الرحمۃ رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے اور از روئے ارادت و خلافت سلسلہ آپ کا حضرت عروۃ الوثقی خواجہ محمد معصوم رض فرزند سجادہ نشین حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے حضرت شاہ آفاق کو اپنے مرشد بزرگوار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

سے جو اعاظم خلفای حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر اور اولاد امجاد حضرت
خواجۂ نقشبند بخاری رضی اللہ عنہما سے تھے کمال و تکمیل حاصل ہوئی حضرت
شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ جس نے نسبت مجددی مجسم
نہ دیکھی ہو حضرت خواجہ ضیاء اللہ کو دیکھے الغرض حضرت شاہ آفاق بعد
حضرت خواجہ کے صحبت بابرکت حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ مین
مدت دراز رہے اور بشارت منصب قطبیت کی پائی کابل تک سب آپ کے
زیرنگین ہوگیا اور جب آپ کابل تشریف لے گئے تھے وہان بھی قبول عام
ہوا جتی کہ زمان شاہ بادشاہ کابل بھی آپ کا مرید ہوگیا اور کرامات عظیم الشان
آپ سے ظاہر ہوئین حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر اپنے
مریدون کو بعد تعلیم کے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین بھیجا کرتے تھے
جو وہ صاد فرماتے مسلم کرتے تھے **فیض در بیان طریقہ** طریقہ نقشبندیہ
کتب و رسائل طریقہ سے ظاہر ہے چنانچہ رسالۂ انسیہ حضرت یعقوب چرخی
رحمۃ اللہ علیہ کا ناقل و دال ہے اور طریقۂ قادریہ مین غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب
مشہور ہے اور طریقۂ سہروردیہ آداب المریدین اور عوارف المعارف مین مذکور
ہے اور طریقۂ چشتیہ مین فوائد الفواد ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ
کتاب مستند ہے چونکہ طریقہ ہمارے حضرات کا لُبّ لباب جملہ طرق اور جامع برکات
ہے اصول اس طریقے کے باقی تمام فروع سے بے نیاز کرتے ہین اور جیسا کہ
روش علائی طریقۂ نقشبندیہ مین اقرب الطرق ہے اور حضرت ایشان نے
سلوک طریقۂ مجددیہ سہل کردیا تھا ایسا ہی ہمارے حضرت نے طریقہ حضرت
شاہ آفاق کا اپنے تصرف باطن سے اقرب اور آسان فرمایا ہے اور ہمارے
حضرت کو سند حدیث شریف کی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ سے تھی
اور صحاح ستہ بطور درس مولانا محمد اسحاق رح جو بڑے عالم باعمل تھے
گذرانی تھی بالجملہ بیان اس طریقۂ عالیہ کا یہی ہے کہ مرشد کی نظر اور صحبت اور

کلام اور توجہ باطن سب سی فیض پہونچتا ہی ایک بار چند شخص امیدوار بیعت تھے بعد نماز کے حضرت نے اون سے بیعت لی بعد ازان توجہ دی اور فرمایا کہ تم سب کے دل ذاکر ہوگئے تم کو معلوم ہوا یا نہو پھر فرمایا کہ ہمارے حضرت فرماتے تھے جس کی استعداد عالی ہوتی ہے جلد معلوم کرلیتا ہے پھر زبان مبارک سے یہ اشعار فرمائے ؎ جائیے کس واسطے ای درد میخانہ کے بیچ ✣ اور ہی مستی ہے اپنے دل کے پیمانہ کے بیچ ؎ کیا کرین سیر چمن یان آرزو کچھہ اور ہے گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین بو کچھہ اور ہے ✣ ؎ بیان کا غذا آتش زدہ مرے گل رو ✣ ترے جلے بجہے اور ہی بہار رکھتے ہین ✣ ؎ دل ڈہونڈہنا سینہ مین مرے بوالعجبی ہے ✣ اک ڈھیر ہے یان راکہہ کا اور آگ دبی ہے ✣ پھر اس کے معنے فرمائے یعنی اگرچہ ہم بوڑہے ہوگئے ہین لیکن حرارت عشق کی ویسی ہی باقی ہے ؎ ارض و سما کہان تری وسعت کو پاسکے ✣ میرا ہی دل ہے وہ کہ جہان تو سما سکے ✣ اور سند القای نسبت کی توجہ باطن سے یہہ حدیث ہے کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر اس حدیث کو علما صوفیہ لکھتے آئے ہین جو نقاد حدیث بہی تھے اور علاوہ اس کے آنحضرتؐ کو حضرت جبرئیل نے سینہ بسینہ فیض آلہی پہونچایا ہے اور ہمارے حضرت بجز قال اللہ اور قال الرسول کے اور کچھہ نہین بتلاتے ایک بار اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ فرمایا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ کہہ تو اگر تم چاہتے ہو اللہ کو تو میری چال چلو کہ اللہ تمکو چاہے پھر فرمایا کہ یہ معنے ہوئے اب مطلب سنو یعنی مجہہ مین اس قدر محبوبیت ہے کہ جو میری چال چلتا ہی وہ بھی محبوب ہوجاتا ہے اور صحبت سنت ہے آنحضرتؐ کی اور حدیث شریف

مین ہے کہ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ و غشیتہم الرحمۃ و نزلت علیہم السکینۃ و ذکرہم اللہ فیمن عندہ ؎ صحبت مردان اگر یک ساعت ست ✣ بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست ✣ اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ خدا نے

آپ مین یہ قدرت دی ہے کہ نظرون مین مقامات طی کراتے ہین۔

فیض دربیان سلوک الحمد للہ کہ محض نظر عنایت حضرت پیر و مرشد مدظلہ الاقدس سے مقامات سلوک ہر طریقے کے جو فی زمانا شائع ہین اور جو مذکور کتب و رسائل موجودہ تصوف ہین راقم پر ادراکاً و کشفاً و حالاً و ذوقاً ہر طرح سے کہلے چنانچہ اگر کوئی شائق تحقیق کا ان مطالب کی تو تفصیلاً دریافت کر لے ایک شمہ اوس کا تحریر ہوتا ہے کہ مقامات سلوک ہر طریقے کے فی الحقیقت معاملات آلہی ہین جو اون اکابر سے درمیان مین آئے ہین کہ العلماء ورثة الانبیاء اور بنائے معاملہ فیض پر ہے تو فیضان آلہی چار طرح پر ہے **ایک** فیض وجود جو تمام کائنات پر علی الاتصال ہر آن وارد ہے اور رب العالمین اوس سے مشعر ہے **دوسرا** فیض رحمت جو مخصوص بہ اہل ایمان و اسلام ہے اور الرحمن الرحیم اوس سے عبارت ہے **تیسرا** فیض افعال اور حامل اس فیض کے اولیائے عزلت ہین اور مالک یوم الدین اس کی طرف اشارہ ہے اور یوم الدین اس واسطے فرمایا کہ اوس دن سب بے پردہ افعال آلہی دیکھین گے **چوتھا** فیض اسرار کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین اس سے مخبر ہے سو یہ علم و حکمت ورثۂ انبیاء ہے جو متعلق بہ کمال و تکمیل ہے اور حامل اوس کے اولیائے عشرت ہین اور یہ سب فیض بواسطۂ جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فائز ہوتے ہین تو حاصل سلوک وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت ؐ کا ہے اور بقدر معاملہ علو نسبت معلوم ہوتا ہے اہدنا الصراط المستقیم وہ صراط مستقیم وصول الی اللہ ایک ہے جیسا آنحضرت صلعم نے خط کہینچا تھا لیکن اوسی ایک راہ کو ہر ایک اوضاع متنوعہ سے بحسب استعداد و مشیت آلہی سلوک کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک کو مناسب اوس کے تعلیم جداگانہ فرماتے تھے اور منشا طرق اولیا اور انواع سلوک کا یہی ہے لہذا فرمایا کہ صراط الذین انعمت علیہم تاکہ اوس مرتبۂ وحدت سے یہہ جو ظہور کثرت ہوا ہے اوس کو باطل نہ سمجہین جب یہ مضمون ذہن نشین ہوگیا

تواب تفصیل انعام سنا چاہیے کہ سب سے بڑا انعام پیدا کرنا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہے دوسرا اوتارنا قرآن شریف کا بڑا انعام ہے جس سے
کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوتے ہین تیسرے منجملہ نعمائی
عظمیہ احادیث آنحضرت صلعم ہین اور تمام اولیاء اللہ نے اتباع کتاب وسنت
کیا ہے اور کوئی طریقہ اون کا برخلاف قرآن وحدیث نہین کہ سب اونہین
اصول سے ماخوذ او راوسی اجمال کی تفصیل ہین چوتھا انعام مرشد کامل
مکمل ہے چنانچہ خود انعمت علیہم سے ظاہر ہے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین
آمین **فیض دربیان نسبت** چونکہ اصول جملہ طرق سلاسل اربعہ نقشبندیہ
وقادریہ وسہروردیہ وچشتیہ ہین اور باقی تمام طرق شعبہ انہین چارسکے ہین
لہذا نسبت ہر سلسلہ کی مذکور کی جاتی ہے کہ ان اصول سے بہت سے فروع
نکلے ہین سو واضح ہو کہ بزرگان نقشبندیہ مین نسبت صدیقی کا ظہور ہے لہذا
یہ طریقہ اقرب الطرق اور سہل الوصول بہت ہے کہ معاملات صدیقی شاہد اس
معنی کے ہین اور نسبت حضرت صدیق اکبر رض کی ابراہیمی تھی اور ضمنیت کبری
حاصل تھی کہ ما صب اللہ فی صدری شیئا الا صببتہ فی صدر ابی بکر لہذا القائی
سینہ بسینہ حضرت نقشبند رضی اللہ عنہ سے شایع ہوا اور نسبت معیت کی
روشن ہوئی اور بزرگان قادریہ مین نسبت فاروقی کا ظہور ہے اور نسبت
حضرت فاروق اعظم کی موسوی تھی اسی واسطے جلال الٰہی اور تصرفات عظیم الشان
کا ظہور حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے بہت ہوا اور قرب شہادت مین
بڑا رتبہ پایا اور بزرگان سہروردیہ مین نسبت عثمانی کا ظہور ہے لہذا اس
طریقے مین عبادات اور تعمیر اوقات کی طرف بڑا التفات ہے کیونکہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ مین کمال اقربیت بسبب وظائف طاعات کے بہت
ہے اور نسبت آپ کی نوحی تھی اور حضرت نوح کی دعوت کو قبول کم ہوا اور
امت نے ایذا بہونچائی تھی حضرت بہی مظلوم شہید ہوسے اور طریقہ سہروردیہ کا

رواج بہت کم ہے اور بزرگان چشتیہ مین خاص نسبت علوی کا ظہور ہے اور وہ فیض عینیت کہ علی منی و انا منہ اوس سے عبارت ہے اس طریقے مین بہت ہے اور فنا فی الشیخ کا یہی منشا ہے اور آپ کی نسبت عیسوی تھی تو اوسی نفخت فیہ من روحی کی مناسبت ہے کہ چشتیہ کا درد بے سماع کے آرام پذیر نہین ہوتا اور اوسی کا دم بھرا کرتے ہین ؎ ای درد اس جہان مین آکر صدای غیب ✤ بے پردہ جس سے ہووے وہ پردہ ہے ساز کا ✤ اور حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ لم اعبد ربا لم اره اور فرمایا ہے کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا حضرت سلطان نظام الدین اولیا قدس اللہ روحہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ مین اور حضرت محبوب سبحانی مین کیا فرق ہے آپ نے فرمایا وہ بیاہی تھے اور مین آنکھ لگی ہون حضرت پیر و مرشد مدظلہ نے اس تذکرہ مین عجب نکتہ فرمایا کہ آنکھ لگی مین ایک چوٹ ہوتی ہے کہ بیاہی مین نہین ہوتی ؎ سحر مین سامری کے کیا قدرت ✤ تیری آنکھون مین جو اثر دیکھا ✤ بالجملہ معرفت الٰہی کا پایان نہین علم سینہ بہ از علم سفینہ اس بیان سے علو نسبت حضرات کا ظاہر و باہر ہے اور جامعیت پر اونکی دلیل نمایان ہے ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ یہ رسالہ دوسرا ہے جو فیض سے حضرات کو راقم الحروف تحریر کرتا ہے اور تبرکاً نام اس رسالہ کا فیض رحمانی رکھا کہ ایک جزو بنام مبارک حضرت مدظلہ الاعلی کو شامل ہے للراقم ؎ کی جب دعا تو عشق سے اوس کی زبان پر ✤ نام خدا ابھی آیا تو رحمان آگیا ✤ اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند فوائد پر ف حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جو حدیث جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اوس مین دین کی تفصیل ساتھ اسلام و ایمان و احسان کے فرمائی ہے تو معلوم ہوا کہ جیسے بے اسلام و ایمان کے دین ناقص ہے اسی طرح بغیر

احسان کے بہی نقصان دین ہے اور اسلام سے تعلق اعمال کا ہے اور
ایمان سے عقاید کا اور احسان سے عرفان کا اور جس کو علم اسلام وایمان
واحسان حاصل ہے وہ علماء راسخین مین سے ہے تو علم اسلام مسمی بفقہ ہے
اور علم ایمان یہی تفصیل عقائد ہے اور علم احسان مسمی بہ علم تصوف ہے اور
جامع ان علوم ثلثہ کا علم حدیث ہے کہ یہ سب علم اوس سے مستخرج ہین اور
اصل حدیث قرآن ہے بالجملہ جو کچھ ہے سو قرآن وحدیث ہے تو ہر ایک
کو لازم ہے کہ اسلام وایمان پر استقامت کرے قل آمنت باللہ ثم استقم
تاکہ مقام احسان پر فائز ہو سے بحریم کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند؛ کہ برون در
چہ کردی کہ درون خانہ آئی؛ اور اسلام ارکان خمسہ اسلام کا ادا کرنا ہی
جو ہر مسلمان پر فرض ہے اور ارکان مذکورہ مین کوئی اختلاف نہین الا فروع
مسائل مین جو مضر اسلام نہین اور ایمان مجمل الایمان باللہ وملائکتہ وکتبہ و
رسلہ والقدر خیرہ وشرہ ہے اور اس مین بہی کسی مومن کو اختلاف نہین
البتہ تفصیل ایمانیات مین کسی قدر اختلاف ہے کہ اپنی دید وفہمید کے موافق
ہر ایک نے فرمایا ہے اور وہ اختلاف بہی مضر ایمان نہین اور اہل عرفان
جن پر انکشاف حقائق ہوا ہے اون کے سامنے وہ سب مختلفات تطبیق کرتے
ہین اور اہل عرفان مین جو ظاہرا اختلاف معلوم ہوتا ہے اوس کا منشا بہی
علماء راسخین پر جن کا عرفان جامع اور نسبت عالی ہے کہلا ہوا ہے سے ہر
سخن وقتے وہر نکتہ مکانے دارد ف حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ قائل
اس کے ہین کہ ایمان گہٹتا بڑہتا نہین اور علما اس کے قائل ہین کہ گہٹتا بڑہتا
ہے سو یہ دونون قول صحیح ہین ظاہر ہے کہ ظاہر ایمان اعمال ہین اور باطن
ایمان تصدیق قلبی ہے سو وہ تصدیق قلبی جو باطن ایمان ہے زیادت و
نقصان پذیر نہین اور اعمال جو ظاہر ایمان ہین کم اور زیادہ ہوتے ہین اور
چونکہ ظاہر وباطن مین ملازمت ہے لہذا یہ بہی صادق آتا ہے کہ ایمان گہٹتا

بڑہتا ہے اور جب اوس اعتبار سے دیکھو تو فی الحقیقۃ گھٹتا بڑہتا نہین کہ
تصدیق قلبی ہر حال مین قائم رہتی ہے جیسے باطن انسان روح ہے اور ظاہر
انسان بدن ہے روح ہمیشہ یکسان رہتی ہے اور بدن مین زیادتی اور
نقص ہوتا رہتا ہے باوجود اس کے ایمان کا لفظ دونون پر صادق آتا ہی
تو اجتہاد حضرت امام اعظم رح کا طرف باطن کے بہت متوجہ ہے اسی واسطے
اہل ظاہر اوس کی کنہ سے واقف نہین ہوتے اور اجتہاد دیگر ائمہ رحمۃ اللہ
علیہم کا ظاہر سے زیادہ تعلق رکہتا ہے وجہ یہ ہے کہ حضرت امام اعظم دو
برس صحبت مین حضرت امام جعفر صادق علی جدہ وعلیہ السلام کے رہے جو جامع
نسبت صدیقی وعلوی بقوت تمام تہے لہذا اجتہاد اون کا جامع ظاہر و
باطن بلطف تمام ہے چنانچہ بعض ائمہ کے نزدیک تارک صلوۃ کافر ہے اور
امام اعظم کے نزدیک کوئی مومن کافر نہین وہ ظاہر حدیث من ترک الصلوۃ
متعمدا سے استدلال کرتے ہین اور امام اعظم یون معنی فرماتے ہین کہ جو ترک صلوۃ
کرے جان کر یعنی حلال جان کر سو وہ کافر ہے تو انکار فرض سے کافر ہوا نہ
صرف اوس کے ترک سی اور کفر بمعنی کفران نعمت بہی آیا ہے اور یکفرن العشیر
لفظ حدیث ہے اسی پر جملہ مجتہدات کو قیاس کرلو ف جملہ مختلفات اکابر امت
وعلماء اہل سنت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اقربیت رکہتے ہین
اون سب کے درمیان مین حق دائر ہے اور اگر دائرہ حق سے باہر ہون تو
اس خیر الامم کی فضیلت کیا ہوئی اور اہل مذہب حنفیہ ومالکیہ وحنبلیہ وشافعیہ
کو سے ضلالت مین نہین اور طرق اولیا سب موافق کتاب وسنت اور
واسطے اون اہل طریقہ کے موصل الی اللہ ہین اور حقیقت شناس اون کی حقانیت
سے خوب واقف ہین اور تفاوت استعداد منشا اس اختلاف کا ہے
الناس معادن کمعادن الذہب والفضۃ اور اجتماع اہل حق اور مقبولان خدا
ورسول کا ان مذاہب اور طرق پر دلیل قاطع ہے اون کی حقیت پر اور خلافت

خلفاء راشدین کی اجماع اہل حق سے ہوئی ہے ورنہ صریحاً کوئی خلافت پر
اون کی نصوص دالہ نہین اور کس حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابوبکر سے
بعد ازان حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بیعت کرنا
اور وہ بیعت جو آنحضرت صلعم سے سب نے کی تھی کافی تھی لیکن صحابۂ کرام
عدول اور طائفۂ مقبول ہین اون کا اجماع دلیل صریح خود ہے کہ وہ سراپا
نور حدیث اور آیتہ من آیات اللہ تھی کہ الحق ینطق علی لسان عمر لیکن یہہ ظاہر
بین کہان اس راز سے واقف ہین کہ درمیان بندہ اور خدا کے کوئی رسم و
راہ بھی ہوتی ہے تو مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی مین ہزارہا اولیائے
کبار کہ مصداق العلماء ورثۃ الانبیاء ہین گذرے ہین چنانچہ تمام پیران طریقۂ
نقشبندیہ اسی مذہب مین ہوئے ہین اور اب تک موجود ہین تو وہ بزرگ
جن کو خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت حاصل ہوگئی ہے اور
حضوری سے مشرف ہوتے ہین اون کو آنحضرت صلعم نے کیون نہین تلادیا
کہ تمہ مذہب باطل پر ہو بلکہ اون کو رسائی آنحضرت صلعم تک کیونکر ہوئی الغرض
حاصل کلام یہ ہے کہ جو مذہب مانع وصول جناب خدا و رسول مین نہ ہوا اور
جو طریقہ کہ اون کی طرف موصل ہو محبت دنیا اوس کے برتاؤ سے کم ہوا اور
محبت خدا و رسول و توفیق طاعت مقبول پیدا ہو یہی دلیل حقانیت
اوس طریقے کی کافی ہے وما بعد الحق الا الضلال **ف** اکثر لوگ جو فی زماننا
اپنے کو موحد کہتے ہین آنحضرت صلعم اور انبیا کو بنظر انما انا بشر مثلکم اپنے مساوی
زعم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا اور چونکہ اصل سے فروع کی رونق ہے لہذا
صحابۂ کرام و اولیائے امت کو جو بمنزلہ اجزائے جناب نبوت ہین اونکو
بھی نظر تعظیم سے نہین دیکھتے بلکہ اکثر افراد اوس گروہ کے وعظ وغیرہ مین
انبیاء اور اولیاء کو الفاظ پست سے یاد کرتے ہین اور اون کو بندۂ عاجز
وغیرہ الفاظ سے خطاب کرتے ہین عجب احمق ہین خدا تو یون فرماتا ہے کہ

وعمد العزة ولرسولہ وللمومنین ولکن المنافقین لا یعلمون اور یہہ جو لوگ جو انچہ
کو نفاق سے سراجانتے ہین بجاے عزت ذلت کا اطلاق کرتے ہین البتہ
حقیقۃ امکانی آگے رتبۂ الوہیت کے سرافگندہ وشرمندہ ہے اور یہہ دلیہ
اکابر کو اپنے نفس کی طرف ہوتی ہے لیکن یہ کب روا ہے کہ ہم اون کو ایسے
الفاظ سے یاد کرین جو وہ خود اپنی طرف نسبت کرتے ہین اور ما بہ الاشتراک
بشریت پر نظر کرکے ما بہ الامتیاز جو اون کی مقبولیت اور درجات رفیع ہین
اوس سے قطع نظر کرین اگرچہ ظاہراً یہ لوگ فضائل اکابر کو طاق نسیان
پر رکھہ کے اپنے کو معتقد خدا کا اور موحد ثابت کرتے ہین لیکن صرف زبانی اور
دام شیطانی ہے اور ظاہراً زبان پر خدا ہی خدا ہے اور دل شرک خفی سے
معمور ہے اب ایک مثال سنو مثلاً ایک سلطان اعظم ہے اور اوس کے
وزرا اور ارکان سلطنت اور مقربان دربار و خواص بارگاہ ہین ظاہر ہے کہ
اون سب کو جو اعزاز ہے بادشاہ نے دیا ہے کما قیل سے نیاوردم از خانہ چیزے
نخست ؛؛ تو دادی ہمہ چیز من چیز تست ؛ اب باوجود اس کے اگر اونکو کوئی
دوسرا الفاظ پست سے گہٹا کر یاد کرے تو خود سوچو کہ وہ سلطان خوش
ہوگا یا ناخوش بلکہ حکم سزا دیگا اور تعزیر کریگا غرض الدنیا کا لظل عجب کلیہ ہے
جس سے جملہ مطالب خوب مفہوم ہوتے ہین اور سلطان کو ظل اللہ فرمایا ہے
اور چونکہ اون موحدان لفظی کو نسبت مع اللہ سے بہرہ نہین لہذا مراتب اولیا
وانبیا کے اون کو نظر نہین آتے بلکہ بسبب اوسی سوء عقیدت کے نسبت
مع اللہ سے محروم رہتے ہین کہ انکار سدِ راہ فیض ہے سے ہر کہ او روی
بہبود نداشت ؛؛ دیدن روی نبی سود نداشت ؛ اور قل انما انا بشر مثلکم
بیان کمال ہے نہ وہ جو یہ لوگ سمجہے ہین اور خدا اپنے دوستون سے جس طرح
چاہے کلام کرے اوس کے اسرار سے عوام کالانعام کو کیا خبر ہے ع میان
عاشق ومعشوق رمزیست ؛ ف موافق حدیث شریف کے دو چیزین

آنحضرت صلعم نے چھوڑی ہین جن کا تمسک گمراہی سے امان مین رکھتا

ہے ایک قرآن شریف دوسرے اہل بیت اور ارقبوا محمدا فی اہل بیتہ
حضرت صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا قول ہے سو تمام طرق اولیا کا منشا اہل بیت
ہین اور جملہ سلاسل امام اہل بیت حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے ملتے
ہین حتے کہ طریقۂ نقشبندیہ بھی حضرت امام جعفر صادق رضے اللہ عنہ سے متصل
ہے اور انا مدینۃ العلم وعلی بابہا سے مراد علم سینہ ہے ورنہ علم ظاہر جیسا کہ اور
صحابہ سے پہونچا ہے آپ سے کہان پہونچا ہے جامع قرآن حضرت عثمان
رضے اللہ تعالی عنہ ہین اور جہاد و ترویج دین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
نے فرمائی ہے اور تمام احادیث اور سنن صحابہ کبار خصوصاً حضرت عائشہ
صدیقہ وحضرت ابوہریرہ وحضرت انس وحضرت ابن عمر وغیرہم رضے اللہ
تعالی عنہم سے مروی ہین اور کچھ حضرت علی رضے اللہ عنہ سے بھی ہین اور
ائمہ مجتہدین مین سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب گویا مذہب
اہل بیت ہے کیونکہ آپ کو صحبت بابرکت امام صادق رضے اللہ عنہ سے
استفادہ ہوا ہے لولا السنتان لہلک النعمان آپ کا قول ہے اس
مقام پر مناسب جانا کہ بعض مناقب حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے منقول
ہون حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ ایک مکتوب مین تحریر فرماتے
ہین بے شائبۂ تکلف و تعصب گفتہ می شود کہ نورانیت این مذہب حنفی
بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم سے نماید و سائر مذاہب در رنگ حیاض و
جداول بنظر می در آیند و بظاہر ہم کہ ملاحظہ نمودہ می آید سواد اعظم از اہل
اسلام متابعان ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان واین مذہب باوجود کثرت
متابعان در اصول و فروع از سائر مذاہب متمیز است و در استنباط
طریق علیحدہ دارد واین معنی مبنی از حقیقت ست عجب معاملہ است امام
ابو حنیفہ در تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است واحادیث مرسل را در

رنگ احادیث مسند شایان متابعت می دانند و بر رای خود مقدم میدارند
و ہمچنین قول صحابی را بواسطۂ شرف صحبت خیر البشر علیہ وعلیہم الصلوات
والتسلیمات بر رائے خود مقدم می دارد و دیگران نہ چنین اند مع ذلک
مخالفان او را صاحب رای می دانند و الفاظیکہ منبی از سوء ادب ست
باو منتسب می سازند باوجود آنکہ ہمہ بہ کمال علم و وفور ورع و تقوے او
معترف اند حضرت حق سبحانہ و تعالی ایشان را توفیق دہاد کہ آزار رأس
دین و رئیس اسلام ننمایند و سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند یریدون ان
یطفؤا نور اللہ بافواہہم جماعہ کہ این اکابر دین را اصحاب رائے می دانند
اگر این اعتقاد دارند کہ ایشان برائے خود حکم می کردند و متابعت کتاب و
سنت نمی نمودند پس سواد اعظم از اہل اسلام بزعم فاسد ایشان ضال
و مبتدع باشند بلکہ از جرگۂ اہل اسلام بیرون بوند این اعتقاد نکند مگر جاہلے
کہ از جہل خود بے خبر است یا زندیقی کہ مقصودش ابطال شطر دین ست
ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند و احکام شرعیہ را منحصر دران ساختہ
ما ورا معلوم خود را نفی می نمایند و انچہ نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می سازند
بیت چو آن کرمے کہ در سنگے نہان ست ✤ زمین و آسمان او ہمان ست ✤
اور حضرت خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہ کہ مروج طریقۂ محمدیہ ہین رسالہ
نالۂ درد مین تحریر فرماتے ہین نالہ طریقۂ نقشبندیہ و مجددیہ و قادریہ بمنزلہ
ملت ابراہیمیہ است کہ محمدیان خالص اتباع آن دارند و اشغال و اذکار
باطنیہ و اعمال و اوراد ظاہریہ بطور معمول ہمین اکابر سلاسل علیہ بعمل می آرند
و اعظم مجتہدین ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ را می فہمند و اعمال موافق اجتہاد ایشان
می کنند انتہے کلامہ رحمۃ اللہ علیہ اور قرون اولی مین مجتہد بہت گذرے مین
لیکن مذہب کسیکا بجز ائمۂ اربعہ کے مدون نہ ہوا اور حضرت غوث اعظم اور
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہما امت مین آنحضرت ﷺ کے مشہور خاص و عام

ہین سو یہ حکمت الٰہی اور اوس کا قبول ہے جس کو عنایت کرے ٥
بمقبولی کسی راہ دستر س نیست ٭ قبول خاطر اندر دست کس نیست ٭ اور
بعض اکابر نے جو کسی مسئلہ پر دوسرے مذہب کے عمل کیا ہے سو وہ مثل
اوس اختلاف کے ہے کہ بعض مسائل مین امام ابو یوسف اور امام محمد
رحمۃ اللہ علیہما نے امام اعظم سے اختلاف کیا ہے سو اس کے واسطے کمال
علم و نور بصیرت درکار ہے اور ہمارے حضرت فرماتے تھے کہ جو قرب امام اعظم کو اللہ سے
نظر آتا ہے کسی امام کو نہین اور امام بخاری و مسلم اونکی رتبہ کو نہین پانے رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد یہ تیسرا رسالہ ہے جو بعد
فیض رحمانی کے مرقوم ہوتا ہے اور نام اس کا بہ مناسبت اسم مبارک
حضرت پیر و مرشد دام فیوضہ کے نور احمدی رکھا اللہ تعالی نافع خاص
و عام کرے اور یہ رسالہ مشتمل ہے چند لطائف پر لطیفہ اللہ نور السموات
والارض اللہ روشنی ہے آسمانون کی اور زمین کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نور سے اللہ تعالی کے پیدا ہوئے ہین اور خلق آپ کے نور سے پیدا
ہوئی ہے تو اس بیان سے معنی اس آیت کے کھلے کہ مثل نورہ کمشکوۃ فیہا
مصباح المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانہا کوکب دری یوقد من شجرۃ
مبارکۃ زیتونۃ لا شرقیۃ ولا غربیۃ یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار نور علی
نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء مثال اوس کے نور کی یعنی آنحضرت صلعم کی
مانند طاق کے ہے مراد سینۂ مبارک آپ کا ہے کہ طاق محراب عبودیت
طالبان خدا ہے اوس مین ایک چراغ ہے یعنی قلب مبارک آپ کا وہ
چراغ دھرا ایک شیشہ مین مراد وہ مضغہ ہے جس مین لطیفۂ قلب ہے وہ شیشہ
جیسے ایک تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون
سے یعنے اپنی اصل سے ٥ ما تماشا کنان کوتہ دست ٭ تو درخت بلند بالائی ٭

نہ طرف مشرق کے ہے اور نہ مغرب کے یعنی لا کافی ہے نزدیک ہے
تیل اوس کا کہ روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے اوس کو آگ یعنی وہ محتاج
آلات نہین بلکہ وہ خود محتاج الیہ ہے کہ قیام تمام عالم کا اوس سے ہی روشنی ہے
روشنی پر راہ دکہاتا ہے اللہ طرف اپنی روشنی کے جس کو چاہے ویضرب اللہ
الامثال للناس اور بتاتا ہے اللہ مثالین واسطے لوگون کے سبحان اللہ
پردہ مثال مین آنحضرت صلعم کا مذکور عجب کنایہ ہے کہ الکنایۃ ابلغ من التصریح
اور معشوق کا نام نکنا یہ لینے مین عجب لطف ہے کہ بیان سے باہر ہے واللہ
بکل شئ علیم بالجملہ اوس نور نبوت کی طرف اللہ تعالی نے اپنے بندگان خاص
کو ہدایت کی کہ وہ اوس سے مستفیض اور منور ہوے اور خیر القرون سے الی الآن
وہ نور سینۂ پیران طریقت مین آیا ہے یہی وجہ ہے کہ اطراف عالم مین
اون کا نام روشن ہے لطیفہ انا اعطیناک الکوثر کوثر یعنی خیر کثیر حوض ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ روز قیامت وہان تشریف لیجائینگے اور
امت مرحومہ کو وہ آب خوشگوار کہ شہد سے زیادہ میٹھا اور دودہ سے
زیادہ سفید ہے پلائین گے اور حسب الارشاد آپ کے ساقی کوثر حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ ہونگے واضح ہو کہ جو اس عالم مین معانی ہین آخرت
مین مجسم ہو کر آئین گے چنانچہ نماز روزہ وغیرہ اعمال صالحہ اور اسی طرح افعال
خبیثہ سو وہی خیر کثیر بصورت ایک حوض کے نمودار ہوگی اور ساقی کوثر ہونا
حضرت علی کا اس لیے ہے کہ فیض ولایت جس کو پہونچتا ہے آپ کے واسطہ
سے پہونچتا ہے چنانچہ حدیث شریف مولی کل مومن اسپر دال ہے اور حوض اور
کوثر پر جام ہین کہ مثل کواکب کے تابان ہین سو یہ فیض نظر ساقی کوثر کا ہے کہ
متشکل بصورت جام کے ہوگا اور ہمت متعلق دل سے ہے مگر بوسیلۂ نظر پہونچتی
ہے نظر مرشد مشہور ہے ؎ دو نوجوان کی نہ ہی پھر خبر اوسے ✤ دو پیالہ
تیری آنکھون نے جس کو پلا دیے ✤ اور فیض نظر بیان ہے اور جام کوثر وہان ہے

کیونکہ مقام ارشاد کا دنیا ہے اور دار الجزا آخرت ہے یعنی ہر شے کا بدلا وہان
ملیگا اور جیسا بیان کیا ہے وہان پیش آئیگا چنانچہ حوض کوثر پر مرغ بیٹھے
ہین کہ جن کا دیکھنا باعث تنعم ہو گا سو یہ بدلا ہے اوس کلمہ کا جس کا اقرار
کرتے ہین ؎ ندانم آن گل خندان چہ رنگ و بو دارد ٭ کہ مرغ ہر چمنے
گفتگوی او دارد ٭ اور جنت بدلا ہی اعمال کا کہ ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات
کانت لہم جنات الفردوس نزلا اور جنت کو مہانی فرمایا ہے تو اس مہانی سے
مقصود کچھ اور ہے یعنی دیدار پروردگار کا اور یہ بدلا کسی عمل کا نہین بلکہ محض
فضل رحمن ہے کہ للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ بالجملہ حدیث مین آیا ہے کہ
زمین کوثر مشک ہے اور کنکر اوس کے مروارید ہین تو جسنے فیض کوثر مین
غواصی کی اور اوسکی تہ کو پہونچا وہ مشک عرفان اوس کے ہاتھ آئیگا اور وہ
گوہر بیبہائے حکمت اوس کی زبان سے جھڑینگے لطیفہ حضرت زلیخاؒ
کو جو یوسف علیہ السلام سے نسبت ہو گئی اور کیفیت اون کی عاشقی کی مشہور
ہوئی تو بعض عورتون نے اون پر اعتراض کیا حضرت زلیخا نے اون کو اپنے
مکان مین بلایا اور ایک ایک چھری ہاتھ مین دی اوس کے بعد حضرت
یوسف کا جلوہ دکھایا بے اختیار سب نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہوئی
اسی طرح جب کیفیت محبت آلہی کی سالک پر غالب ہوتی ہے اور دیوانہ وار
اوس سے حرکات ہونے لگتے ہین تو اہل دنیا بسبب کور باطنی کے معترض
ہوا کرتے ہین اور ملامت سے پیش آتے ہین ؎ اگر پسند سعد از عشق او
حاصل چہا داری ٭ ملامتہای گوناگون جراحتہای بے مرہم ٭ اور جو وہ عاشق
زار متوجہ ہو جاتا ہے اور اپنے معشوق کی جھلک اون کو دکھلا دیتا ہے تو
آخر کار قائل ہو جاتے ہین اور اعتراض سے باز آتے ہین تو اون عورتون پر
حضرت زلیخا کا عکس پڑا اور وہ بھی اوس رنگ سے رنگین ہو گئین اسی طرح
مریدون کو مرشد کامل سے نسبت پہونچتی ہے اور اون عورتون نے اوس

کیفیت مین ہاتھ کاٹ لیے اور خبر نہ ہوئی اور حضرت زلیخا کا یہ حال نہ ہوا
تو باعث یہ تہا کہ وہ عورتین عالم تلوین مین تھین اور حضرت زلیخا کا عشق
مقام تمکین پر پہونچا ہوا تہا ✽ پاس ادب ببین کہ بکویت شہید عشق ✽
ہیئتے تپید کہ گرد از زمین نخاست ✽ لطیفہ حدیث شریف مین ہے انا ملیح
واخی یوسف اصبح تو حسن صباحت وہی ہے جس کو دیکہکر آدمی بے اختیار
ہوجاتا ہی چنانچہ ایک حدیث مین ہے کہ لوگ جنت مین حور کو دیکہکر سجدہ کرینگے
اس خیال سے کہ خدا ہے بعد ازان معلوم ہوگا کہ حور ہے خدا نہین اور
حسن ملاحت سے انسان اوس طرح بے اختیار نہین ہوتا کہ ہیبت بیان
بہت ہے لیکن جی ہی جی مین گہلا کرتا ہے اولو الالباب پر ظاہر ہے کہ یہ
عالم اوس ہنگامے سے بڑہا ہوا ہے یہی سبب ہے کہ جو آنحضرتؐ کو دور سے
دیکہتا تہا ہیبت کرتا تہا اور جب نزدیک پہونچتا تہا محبت کرتا تہا ✽ گر مصو
صورت آن دلستان خواہد کشید ✽ حیرتے دارم کہ نازش را چسان خواہد کشید
لطیفہ نسبت لطیفۂ نفس کی جو اقربیت مین پیدا ہوتی ہے بزرگان نقشبندیہ
سے رائج ہوئی ہے اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نسبت لطائف عالم
امر کو ولایت صغری سے اور نسبت لطیفۂ نفس کو ولایت کبری سے تعبیر
فرماتے ہین اور فوق ولایت کبری کے نسبت عناصر ثلثہ کو ولایت علیا
کہتے ہین یہ نسبت حضرت مجدد رضی اللہ عنہ پر کہلی ہے اور اس کے علاوہ
اور مقامات عالی آپ نے فرمائے ہین جو مذکور کتب و رسائل اس خاندان
عالی شان کے ہین لیکن فی زماننا وہ نسبت خاصۂ مجددیہ نایاب ہے صرف
سلوک رسمی رہگیا ہے اور چونکہ یہ مقامات عالی محض بواسطۂ عنایت الٰہی و
جناب رسالت پناہیؐ کے حاصل ہوتے ہین اور جس کو خدا چاہتا ہے وہ اوس سے
بہرہ ور ہوتا ہے اسی واسطے ہمارے حضرات پابندی رسوم سے برکنار ہین
اور ارادۂ الٰہی سے جب چاہتے ہین ایک دم مین مقامات علیا پر فائز فرماتی ہین

اور بہت سے اکابر سے ایسے توجہات عالی منقول ہین لطیفہ ہمارے
حضرت نے حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکہا ہے
اور شاہ احمد سعید صاحب اور آپ مولانا محمد اسحاق صاحب سے درس
حدیث مین ہم سبق تھے شاہ عبدالغنی صاحب اون کے بھائی داماد حضرت
شاہ آفاق کے تھے دونون صاحب حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین
حاضر ہوا کرتے تھے وقت نماز کے حضرت شاہ آفاق ہمارے حضرت کے پیچھے
اقتدا فرمایا کرتے تھے اور ایسا ہی جب ہوا کہ حضرت سترہ برس کی عمر مین
دہلی شریف کو گئے تھے حضرت شاہ آفاق کی خدمت مین حاضر ہوے تو
آپ اون کو اندرون خانہ لے گئے اور اپنی بیٹی صاحبہ اور داماد سے فرمایا
کہ ان کو نذر دکھلاؤ ہرچند آپ نے تواضع کی تمانا کیون نہ ہو حضرت شاہ
آفاق جملہ کمالات باطن مین طاق تھے آپ کو کشف سے معلوم ہوگیا تھا کہ
ان کا یہ رتبہ ہوگا اور بہت سی بشارات فرماتے تھے لطیفہ شاہ غلام رسول
صاحب نے زمانۂ غدر مین فرمایا کہ اب انگریزون کا یہان سے قدم اوٹہا
حضرت نے کہا کہ آپ ذرا خوض کرین بلکہ جم گیا یہ کہکر حضرت وہان سے چلے آئے
شاہ صاحب نے خوض کیا تو صحت کشف آپ کی معلوم ہوئی اوسی وقت
آدمی بھیجکر بلایا اور فرمایا کہ بے شک تمہارا مکاشفہ صحیح ہے اور فرماتے تھے
کہ یہ ایک آفتاب ہے کہ مشرق سے مغرب تک چمکے گا یہ تذکرہ حضرت پیرومرشد
سے سنا لطیفہ حضرت داؤد علیہ السلام کو صفت سمع سے بڑی مناسبت
تھی الحان داؤدی مشہور ہے اور اون کی شریعت مین عبادت ساتھ
سماع اور مزامیر کے ہوتی تھی اور حضرت یعقوب کو مناسبت بصر کی زیادہ تھی
اور اعتدال سمع اور بصر وغیرہ کا آنحضرت صلعم کو حاصل ہوا ہے اور ظاہر ہے
کہ اعتدال کمال حسن ہے سو محبت اور محبوبیت دونو ذات پاک مین جمع ہین
ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۔ اور آنحضرت صلعم نے حضرت ابوبکر و عمر رض

اپنی سمع و بصر فرمایا ہے تو حضرت ابوبکرؓ سنتے ہی ایمان لائے ہین اور
حضرت عمرؓ نے جب دیکھ لیا تو قائل ہوئے یہی سبب ہے کہ دونو صاحب
نزدیک جناب سرور کائنات صلعم کے آسودہ ہین کہ سمع و بصر کبھی جدا
نہین ہوتے اور حضرت فاطمہ جو قرۃ العین آپ کی ہین اور امام حسن و حسین
علیہم السلام وہان نہین تو ظاہر ہے کہ آنکھ کہین نہین جاتی اور نظر
خدا جانے کہان پہونچ جاتی ہے لیکن آنکھ سے جدا بھی نہین ہوتی اور
اولاد کو لخت دل بھی کہتے ہین تو دل پہلو ہی مین ہوتا ہے لیکن خدا جانے
کہان ہوتا ہے ؎ پہلو مین دل تپان نہین ہے ✽ ہر چند کہ یہان ہے یہان
نہین ہے ✽ حدیث شریف مین ہے کہ لڑکیان آنحضرت صلعم کے پاس
دف کے ساتھ گا رہی تہین آپ سن رہے تھے حضرت ابوبکرؓ آئے وہ بھی
سنتے رہے جب حضرت عمرؓ آئے تو لڑکیان مزاج سے واقف تہین گانا
موقوف کر دیا اور دف کو چھپا دیا تو حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ
عنہ کہ سلسلہ آپ کا حضرت صدیق اکبرؓ سے ملتا ہے اسی مناسبت سے
فرما گئے ہین کہ نہ این کار می کنم و نہ انکار می کنم اور حضرت مجدد الف ثانی
قدس سرہ کہ اولاد امجاد حضرت عمرؓ سے ہین اوس رگ فاروقی کی جنبش
تھی کہ سماع کی طرف اصلا التفات نہ فرمایا اور یہ بھی ہوا کہ آپ کے خلیفہ
خواجہ محمد ہاشم گانا سننے لگے آپ سے کسی نے مخبری کی آپ نے منع نفرمایا
بلکہ ارشاد کیا کہ وہ بدرجہ کمال پہونچ گیا ہے ہمکو اوس پر اعتراض نہین اور
حضرت مرزا مظہر جانجانان قدس اللہ سرہ بھی نہین سنتے تھے آپ کو حضرت
مجدد سے کمال عشق تھا اور حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین دوسری
تاریخ ہر ماہ کے کاملان موسیقی بلا طلب اون کے گانا راگ سنا کر چلے جاتے
تھے راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا کہ کسی نے حضرت مرزا صاحب سے پوچھا
کہ خواجہ صاحب سماع سنتے ہین آپ کیون نہین سنتے آپ نے جواب دیا

کہ وہ کن رسی ہین مین انکہہ رسی ہون رموز عاشقان عاشق بداند لطیفہ علم غیب اللہ تعالی کو ہے اور کسی کو نہین اولیا کے دل منور ہوتے ہین کہ اوس کے ذریعہ سے جدہر التفات کرتے ہین اونپر کہل جاتا ہے بلکہ اللہ تعالی بے التفات کے بہی کہولدیتا ہے اتقوا فراستہ المؤمن فانہ ینظر بنور اللہ اور ایسا بہی ہوتا ہے کہ عرش سے فرش تک سب منکشف ہوجاتا ہے یہ پرتو علم الٰہی کا پڑجاتا ہے کنت سمعہ و بصرہ اس سے عبارت ہے ۵ علم حق در علم صوفی گم شود ✤ این سخن کی باور مردم شود ✤ آنحضرت صلعم نے ایک صحابی سے پوچہا کیا حال ہے اونہون نے عرض کیا یارسول اللہ عرش و کرسی اور بہشت و دوزخ سب دیکہہ رہا ہون آپ نے فرمایا عبد نور اللہ قلبہ ایسا ہی اللہ تعالی اون کی روح مین وہ قوت دیتا ہے کہ اوس کے ذریعہ سے دور دور کے کام ہوتے ہین کہ وہان عقل وفہم کو رسائی نہین جب ملائکہ کو اللہ تعالی نے یہ قدرت دی ہے تو کیا انسان کامل کو نہین دے سکتا ہے ہمارے حضرت نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رض کے بہوپال مین نوکر تہے اوس زمانہ مین کہ وہان کے نواب کو جنگ درپیش تہی اثنا سے جنگ مین ایک سکہہ نے اون کو بہالا مارا اونہون نے اوسی وقت حضرت شاہ آفاق کو یاد کیا آپ نے اپنی پشت مبارک پر جہیل لیا اور وہ مرید بچ گیا حضرت کی پشت مبارک سے خون روان ہوا وہان آپ کے ایک مرید جو بہت شوخ تہے حاضر تہے باصرار استفسار کرنے لگے آخر آپ نے بیان فرمادیا اور بسم اللہ کرکے اپنی پشت مبارک پہ ہاتہہ پہیرا خون بند ہوگیا گویا زخم ہی نہ تہا ایسے ہی مذکور تصرفات ہمارے حضرات کے بہت ہین جن کے بیان کے لیے ایک دفتر چاہیے مقصود اس بیان سے یہ تہا کہ کرامات الاولیاء حق لطیفہ قرب خلافت خلفاے راشدین کو ہے اور قرب امامت ائمۂ اہل بیت کو مسلم ہے اور اس قرب مین ایک اتحاد ہے جو جزو کو اپنی اصل سے ہوتا ہے

اور حضرت امام حسنؓ سر سے ناف تک آنحضرت صلعم سے مشابہ تھے اور حضرت امام حسینؑ ناف سے پانون تک یہ بہی اوس اتحاد کا باعث ہے اور مرتبۂ سیادت حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بہی ہے اور امام حسن و حسینؓ کو بہی اون کو سیدا شباب اہل الجنۃ فرمایا اور حضرت ابوبکر و عمرؓ کو سیدا کہول اہل الجنۃ اور جائز ہے کہ کوئی بزرگ اہل بیت سے از روئی نسب کے نہو اور فائز اوس قرب کا نہو جیسا کہ حضرت سلمان فارسے رضی اللہ عنہ کو ہوا کہ سلمان منا اہل البیت لطیفہ ہمارے حضرت وقت بعیت لینے کے اس طرح فرمایا کرتے ہین کہ بعیت ہے رسول اللہ کی طریقہ مین حضرت شاہ آفاقؒ کے بعد از ان جس خاندان مین مرید ہوتا ہے اوس کا نام لیتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ تعالی علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ و اصحابہ و بارک وسلم اما بعد یہ رسالہ جو تہا راقم الحروف کا موسوم بہ میخانۂ عشق متضمن بعض نکات سورۂ رحمن ہے امید کہ پسند خاطر ارباب عرفان ہو للراقم ؎ لٹا دیتی ہے اک عالم کو وہ آنکھہ ٭ یہ میخانہ بہی کیا چلتا ہوا ہے ٭

الرحمن علم القرآن خلق الانسان علمہ البیان واضح ہو کہ انسان آئینہ دار رحمن ہے اسی واسطے انسان کی صفت بہی بیان ہے جس سے سالکان راہ و ذاہبان فی سبیل اللہ جو سفر در وطن کرتے ہین راہ پاتے ہین تو وہ نور بیان سالکان انفس کا راہبر ہے جیسے کہ مسافران آفاق کے لیے رہنما شمس و قمر ہے لہذا بعد اسکے فرمایا الشمس والقمر بحسبان سورج اور چاند گردش مین ہین اسی طرح بیان کو بہی گردش ہے اور اہل ارشاد بیان کو ایر پہیر کر انواع عبارت مین موافق ہر استعداد کے پردہ کشائی اسرار فرماتے ہین علاوہ اس کے یہ مذکور سیر آفاقی کا ہے ؎ عالم تمام در دز آیات حق پیداست ٭ توانذ کے بغور ببین این کتاب را ٭ الحق کہ مثل انفس کے آفاق بہی سرگردان طلب ہے اور جیسے کہ انفس محو ذوق و شوق و انس و انجذاب ہین اسی طرح

آفاق مین چاند سورج تارے خدا جانے کس پردہ نشین کی تاک جہانک مین
ہین سے ندانم ہرشب از شوق کدامین شور محشر ہا + نمک در پردہای خواب
می ریزند اخترہا + والنجم والشجر یسجدان + اور جہاڑ اور درخت سجدہ کر رہے
ہین اور تمام برگ و بار اوس کی یاد مین مشغول ہین سے چمن مین جو دیکہا تو
چرچا ہے تیرا + لب برگ پر تیری ہی گفتگو ہے + والسماء رفعہا و وضع المیزان
الا تطغوا فی المیزان اور آسمان کو اونچا کیا اور رکہی ترازو کہ مت زیادتی کرو
ترازو مین یعنی عدل کرو اور تمام اعمال و اقوال و احوال چاہیے کہ اندازہ سے
ہون اور مثل تفریط کے افراط بہی نہ رکہتے ہون جیسے زہاد خشک و ملایان
بے معنی گہٹاتے بڑہاتے ہین سے بزہد و ورع کوش وصدق وصفا + ولیکن
میفزاے بر مصطفے + واقیموا الوزن بالقسط ولا تخسروا المیزان اور سیدہی ترازو
تولو انصاف سے اور مت گہٹاؤ تول جیسے مغلوبان حال و مدہوشان سکر
استقامت حال سے بے بہرہ ہین اور گوچہ کفر طریقت سے مقام اسلام حقیقی
مین نہین آئے سو وہ میزان اتباع شریعت ہے والارض وضعہا للانام فیہا
فاکہۃ والنخل ذات الاکمام والحب ذو العصف والریحان اور زمین کو رکہا واسطے
خلق کے اوسمین میوہ ہے اور کہجورین خوشون والی اور اناج بہس والا جو علف
دواب ہی اور پہول خوشبو کی سو یہ سب واسطے انتفاع مخلوق کے ہین تاکہ
اوس کو کہائین اور کہلائین اور خوشبو سے دماغ کو جو رئیس اعضا اور بہت
لطیف ہی قوت اور راحت پہونچائین نہ یہ کہ مثل رہبانون کے اون کو اپنے
اوپر حرام کر لین سے ما زاہد روزہ دار چو خوارئیم + ما چلہ نشین روبدیوارئیم +
چیزے کہ زحق رسد بصد شوق خوریم + پرہیز چرا کنیم بیمار نئیم + فبای آلاء
ربکما تکذبان پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جہٹلاؤ گے تم دونو یہ خطاب طرف
جن و انس کے ہے کیونکہ مکلف یہی دو گروہ ہین اور نیز خطاب طرف سمع و بصر
کے ہے کہ انسان ان دونون کی وجہ سے نعمای الٰہی کا بیان سنتا ہی اور دیکہتا ہے

خلق الانسان من صلصال کالفخار وخلق الجان من مارج من نار فبای آلاء ربکما
تکذبان بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کے
شعلہ سے تو انسان وہی ہے جو خاکساری اختیار کرے نہ وہ کہ شعلۂ غضب
وحسد وکبر وغیرہ شہوات نفسانی کا گرفتار ہو کیونکہ ان تمام رذائل کا مبدا وہی
عنصر ناری ہے رب المشرقین ورب المغربین فبای آلاء ربکما تکذبان پروردگار
دو مشرق کا اور دو مغرب کا تو اگر ایک مشرق اور مغرب ہوتی یعنی صرف جاڑا
رہتا یا نری گرمی تو یہ راحت تبدیل موسم کی کہاں میسر ہوتی تو یہ بھی بڑی نعمت
ہے مرج البحرین یلتقیان بینہما برزخ لا یبغیان فبای آلاء ربکما تکذبان ہر ایک
اپنے مطلب کی سنتا ہے اور سمجھتا ہے تو اس آیت کے اسرار عجیب ہیں عاشق
کو معشوق سے تمتع از روی سمع کے ہے یا از روی بصر کے تو نسبت سمع کی ایک
دریائے ذخار ہے کہ فیض او سکا مثل ابر مطیر کے برستا ہے اور بصر کی نسبت
دوسرا دریای مواج ہی کہ عاشق بیچارہ کو تہ و بالا کرتا ہے اور عاشق کو کبھی
اس ہنگامۂ سمع و بصر سے فرصت نہین اور دونون مین عجب پردہ ہے کہ سمع
بصر کی اور بصر سمع کی مخل نہین اور کان مین بھی ایک پردہ ہوتا ہے سے
ہر جا زنی و چنگ صدا می شنویم ✤ آہنگ ترا نام خدا می شنویم ✤ گر چشم
کشائیم تو مد نظری ✤ ور گوش نہیم ہم ترا می شنویم ✤ یخرج منہما اللؤلؤ والمرجان
فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی ان بحرین سمع و بصر سے عجب عجب در و جواہر معارف
ہاتھ آتے ہیں اور عاشق کی زبان سے بے اختیار وہ موتی جھڑتے ہین ولہ
الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام فبای آلاء ربکما تکذبان وہ کشتیان اوسی دریائے
عرفان مین قائم ہین تا کہ طالبان خدا اون کے ذریعہ سے فائز کعبۂ مقصود
ہون سے دریا پہ عبث جائیے ہے ساقی سے کہو ✤ لے آئینہ دیکھ ظالم اس عالم کو
آنکھین تری یون نشہ سے جاتی ہین چڑھی ✤ جون کشتی چڑھاؤ پہ کھنچی جاتی ہو ✤
کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبان

ضمیر اقربہا کی طرف راجع کرنا بہتر ہے ابعد کی طرف سے یعنی وہ سب لوگ جو
اون کشتیون پر ہین فنا ہونے والے ہین اور باقی رہیگا منہ تیرے پروردگار
کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے یعنی حاصل اوس کشتی مین بیٹھنے کا اور نتیجہ
سیر و سلوک کا فنا و بقا ہے اور وجہ کا اشارہ بے وجہ نہین فہم من فہم
تشبیہ کشتی کی آنکھہ سے نہایت مناسب ہی اور ظل عالم تنزیہ عالم تشبیہ ہے
تو چشم رحمت اور نظر قبول مرشد آئینہ دار عنایت الٰہی ہے اور بیواسطہ مرشد
وصول الی اللہ نادر ہے سو بی عنایات حق و خاصان حق ❊ گر ملک باشد
سیاہستش ورق ❊ اور کشتی مین بیٹھنے کی تشبیہ نظر مین سما جاتی سے بہت
زیبا ہے ظاہر ہے کہ جب کوئی کسی کو دیکہتا ہے تو اوس کا نقشہ تمام اوس
دیکھنے والے کی آنکھہ مین کہنچ جاتا ہے بالجملہ ایک نظر کامل وہ کام کرتی
ہے جو کسی ریاضت اور مجاہدہ سالہا سال سے ممکن نہین یسئلہ من فی السموات
والارض کل یوم ہو فی شان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ ہمیشہ دیتا رہتا
ہے اور آسمان اور زمین والے سب اوس سے مانگتے رہتے ہین اور یہ سب
وجود و حیات وغیرہ اور گھربار مال و متاع سب اوسکا دیا ہوا ہے اور مثل
فیض کونی کے فیض ارشاد و نور ہدایت مومنین پر نازل ہوتا ہے اور جو
کوئی جس سے مانگتا ہے اور جو کوئی دیتا ہے وہ بہی درحقیقت خدا دیتا ہے
یہ سب اسباب اور روپوش اوس کے افعال کے ہین چنانچہ اکتساب مدد
معاش امرا و سلاطین سے کرتے ہین اور واسطہ اس کے وہ لوگ ہین اور
حصول ظاہر قرآن و حدیث اساتذہ سے میسر ہوتا ہے اور ذریعہ اس فیض کے
وہ ہین اور کسب فیض باطن و علم سینہ مرشدون سے دستور ہے اور وسیلہ
اس فیض کے وہ ہین سنفرغ لکم ایہ الثقلان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی تمہارا
حساب لین گے دن قیامت کے اوس روز سب اسباب اور پردہ اوٹھائین گے
اور منکر بہی مقر ہون گے اور بے پردہ دیدار حضرت ساقی سے مشرف ہونگے

اور مقر سجدہ کریں گے اور منکروں کی پشت تختہ ہو جائیگی پھر مقر جنت میں
زیارت وجہ اللہ سے مشرف ہونگے اور رحمۃ اللہ عجب مرتبۂ عالی ہے جس سے
مومنین اور دوستان خدا آنکھیں ٹھنڈی کرینگے اور کافر محروم اس نعمت
سے آگ میں جلیں گے یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات
والارض فانفذوا لاتنفذون الا بسلطان فبای آلاء ربکما تکذبان ای گروہ
جن اور انس کے اگر ہو سکے تم سے کہ نکل بھاگو کناروں سے آسمانوں اور
زمین کے تو نکل بھاگو نہیں نکل سکتے مگر غلبہ سے اور غلبہ کہاں ہے بہر حال
اطاعت کرو یرسل علیکما شواظ من نار ونحاس فلا تنتصران فبای آلاء ربکما
تکذبان بھیجے جاوینگے تیز شعلہ آگ کے اور تانبا گلا ہوا فاذا انشقت السماء
فکانت وردۃ کالدہان فبای آلاء ربکما تکذبان پھر جب پھٹ جاوی آسمان
اور ہوجاوے سرخ مانند نری کے یہہ بیان ہے قیامت کے دن کا ہ
دو عالم جلوہ از ظلعت او ﷲ قیامت فتنہ از قامت او ﷲ یعنی قیامت بھی
ایک ٹھوکر ہے معشوق کی فیومئذ لایسئل عن ذنبہ انس ولا جان فبای آلاء ربکما
تکذبان پھر اوس دن نہ پوچھا جائیگا کوئی اوس کے گناہ سے یعرف المجرمون
بسیماہم فیوخذ بالنواصی والاقدام فبای آلاء ربکما تکذبان پہچانے جائیں گے
گنہگار پیشانی سے روئش بہ بین حالش مپرس اور جو نیک ہونگے اونکا چہرہ
بحال ہوگا پھر پکڑی جائیں گی پیشانیاں اور قدم یعنی اوسی ناصیہ پر حکم صادر
ہوگا ہذہ جہنم التی یکذب بہا المجرمون یطوفون بینہا وبین حمیم آن فبای آلاء
ربکما تکذبان یہ وہ دوزخ ہے جس کو جھٹلاتے تھے گنہگار پھرینگے درمیان
اوس کے اور گرم پانی کھولتے ہوئے کے یعنی وہ سب بھاڑ میں جائیں گے
نعوذ باللہ منہا ولمن خاف مقام ربہ جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان یہاں یہ
نہ فرمایا کہ جو کوئی ایمان لایا بلکہ ڈرا فرمایا یعنے ایمان کے ساتھہ اطاعت بھی
کی تو اوسکو دو باتوں کا بدلا دو باغ ہیں ذواتا افنان فبای آلاء ربکما تکذبان

اون باغون مین بہت سی ٹہنیان ہین یعنی شعب ایمان جو اوس مومن
سطیع مین ہین اوس کا یہ بدلا ہے فیہما عینان تجریان فبای آلاء ربکما تکذبان
اون مین دو چشمے بہتے ہین یہ بدلا ہے اون دو چشمون کا جو خوف خدا سے
بہتی تہین فیہما من کل فاکہۃ زوجان فبای آلاء ربکما تکذبان وہ میوے بہی
ثمرہ ایمان ہین متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وجنا الجنتین دان فبای
آلاء ربکما تکذبان اون فرشون پہ تکیہ لگائین گے یہہ بدلا ہے اوس تکیہ کا جو
اونہون نے خدا پر کیا اور اوس تکیہ یعنی توکل کے سبب سے یہان آسانی
تمام مطالب اون کے ہاتہ آئے وہان بہی سہولت سے میوہ پائین گے فیہن
قاصرات الطرف لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی
وہ اچہوتی بیبیان ہین کہ اون تک کسی کا دسترس نہین ہوا نیچے نگاہ والیان
ہل جزاء الاحسان الا الاحسان فبای آلاء ربکما تکذبان اور جن کے نفس مطمئنہ
ہین اون کی جنت زیادہ عالی ہوگی ومن دونہا جنتان فبای آلاء ربکما تکذبان
مدہامتن فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ باغ ہرے بہرے ہین فیہما عینان
نضاختان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین دو چشمے اوبلتے ہین فیہما فاکہۃ
ونخل ورمان فبای آلاء ربکما تکذبان اون مین میوہ ہین اور کہجورین اور
انار فیہن خیرات حسان فبای آلاء ربکما تکذبان اون سب باغون مین بہلی
عورتین ہین خوبصورت حور مقصورات فی الخیام فبای آلاء ربکما تکذبان حورین ہین
خیمہ نشین لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان فبای آلاء ربکما تکذبان یعنی وہ بن بیاہی
ہین متکئین علی رفرف خضر وعبقری حسان فبای آلاء ربکما تکذبان تکیہ لگائے
ہوئے چاندنیان سبز اور چہاپہ دار خوش طرح پر تبارک اسم ربک ذی الجلال
والاکرام بڑی برکت والا ہے نام تیرے پروردگار کا جو بزرگی اور تعظیم والا ہے ہم تو عاشق ہین تمہاری نام کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الاعلی والصلوۃ والسلام علی نبیہ المجتبی وعلی آلہ واصحابہ نجوم الہدی اما بعد یہ رسالہ

راقم الحروف کا موسوم بہ **نشۂ عرفان** کہ حاصل میخانۂ عشق ہے مشتمل اکثر
معارف عام فہم خاص پسند پر ہے جس سے ارباب فہم بہت سے مقاصد علیا معلوم
کر سکتے ہین **معرفت** اسم مبارک اللہ کو اسم ذاتی کہتے ہین اور بعض اُس کو
بہی اسماے صفاتی سے شمار کرتے ہین کہ یہ وہ اسم ہے جو جامع جمیع اسماوصفات
سے ہے تو دونون قول درست ہین یعنی اس اعتبار سے کہ اسماوصفات زائد ہین
ذات پر تو کوئی اسم ذاتی نہین لانہ تعالی ورار الورا، لایعبر عنہ بعبارۃ اور اس لحاظ
سے کہ جامع جمیع اسماوصفات کون ہے وہی ذات ہے اسم ذاتی کہنا درست ہے
معرفت صفات ثمانیہ امام جملہ صفات ہین اور بعض ایک بر صفت وجود کو
بڑہا کر نو صفت کے قائل ہوئے ہین تو دونون قول صحیح ہین اس اعتبار سے کہ
وجود بھی ایک صفت ہے نو ہوتے ہین اور اس حیثیت سے کہ وجود سب صفات
کو شامل اور سب مین ساری ہے تو آٹھہ ہوتے ہین **معرفت** شرائع سابقہ
مین سجدہ بزرگون کو کرنا جائز تہا اور ملائکہ نے حضرت آدم کو سجدہ کیا ہے اور
اب جو منسوخ ہے تو بسبب کسی حکمت کے منسوخ ہوا کیونکہ اللہ تعالی کسی بے سبب کام
کو کسی کے واسطے روا نہین رکہتا الغرض حاصل سجدہ کہ تعظیم وتکریم ہے باقی
ہے اور دوستان خدا کی جناب مین نیازمندی لازم ہے کہ یہ آؤ بہگت خدا کی
ہے اور وہ جو ایک حدیث مین ہے کہ مت کہڑے ہو میرے سامنے جیسے کہڑے
ہوتے ہین اعاجم اُن کے رؤسا کے سامنے تو یہ نفی قیام نہین ہے بلکہ نفی اُس
وضع قیام کی ہے ورنہ صرف لا تقوموا فرمانا کافی تہا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
واسطے آنحضرت صلعم کے کہڑی ہوا کرتی تہین **معرفت** الرحمن علی العرش استوی
اور اللہ معکم اینما کنتم کے باب مین اختلاف اہل ظاہر کا ہے سوا یان دونون کا تو ضرور
ہے والراسخون فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا اور حدیث مین ہے ان
من افضل ایمان المرا ان یعلم ان اللہ معہ حیث کان اور عرش پر بہی کوئی جلوہ
ضرور ہے ورنہ معراج کی کیا ضرورت تہی اور وحی عرش سے آتی تہی سو

سخن از عرش بہ دل بردان رندان آمد ✤ این می ناب زنہ شیشۂ افلاک چکید ✤

معرفت معانی مین مقامات عشرۂ سلوک کے بڑا اختلاف ہے اور ہر عارف نے موافق اپنی دید فہمید کے معانی بیان کییے ہین اور وہ سب بجای خود درست ہین ؎ ہرچہ خوبان کنند خوب آید ✤ راقم کو جو فیض سے حضرات کے معلوم ہوے تحریر کرتا ہے توبہ پشیمان ہونا گناہون سے کہ الندم توبہ یہہ باطن توبہ ہے اور ظاہر توبہ استغفار ہے انابت رجوع الی اللہ ہے جو علامت صدق توبہ کی ہے زہد ترک تعلقات ماسوا کا دل سے صبر روکنا اپنے کو خلاف حکم خدا اور رسول سے شکر بجالانا احکام الٰہی کا اور اوس کی عبادت کرنا کہ افلا اکون عبدا شکورا توکل بھروسا کرنا خدا پر ہر حال مین با اسباب اور بے اسباب ذکر یاد الٰہی جو ضد غفلت کی ہے توجہ تعلق دل کا خدا سے مراقبہ ہمیشہ حاضر و ناظر جاننا خدا کو اور بعض نے ریاضت و عزلت و قناعت و ورع کو بھی بیان کیا ہے تو ریاضت درستی اخلاق سے متعلق ہے اور عبادت کا تعلق اعمال سے ہے اور عزلت گوشہ نشینی کو کہتے ہین ؎ در گوشۂ خاطر عزیزان جا کن ✤ در مذہب ما گوشہ نشستن اینست ✤ اور قناعت کے معنی طمع نکرنا اور ورع مرادف تقوی ہے والتقوی ہہنا لفظ حدیث ہے اور یہ سب مصطلحات مع تسلیم و رضا تفصیل ہے محبت الٰہی اور اتباع سنت کی **معرفت** اصول طریقۂ نقشبندیہ جو الی الآن ہر شعبہ مین باقی ہین وہ یہ ہین ذکر مراقبہ رابطہ لیکن اتباع شریعت ضرور ہے **معرفت** بزرگون نے جو مقامات کو دوائر سے تعبیر کیا ہے مثل دائرۂ ولایت صغری و کبری و علیا و کمالات نبوت وغیرہ کے تو عالم مثال مین ہر مقام کا قرب بصورت دائرہ نظر کشفی مین آیا ہے اور توضیح مطالب کے واسطے اون عبارات کو اختیار کیا ہے تو غرض حاصل دوائر سے ہے اور اختیار زوائد بیکار ہے کیونکہ زوائد خود ضمن فوائد مین آجاتے ہین **معرفت** عشق کا لفظ اس حدیث مین آیا ہے عن الحسن البصری رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی

اذا کان الغالب علی عبدی الاشتغال بی جعلت نعیمہ ولذتہ فی ذکری فعشقنی

وعشقتہ فرفعت الحجاب فیما بینی وبینہ وصیرت بین عینیہ معالما لایسہوا اذا سہے

الناس اولٓئک کلامہم کلام الانبیاء اولٓئک الابدال حقا اولٓئک الذین اذا

اردت باہل الارض من عقوبتہ وعذاب ذکرتہم فصرفت ذلک عنہم رواہ فی الحلیتہ

معرفت اصل اصول اتباع سنت حسن معاملت ہی ساتھہ خدا کے اور خلق

کے **معرفت** سند طلب خدا کی صرتحا یہ حدیث شریف ہے کہ آنحضرت صلعم

نے صحابۂ کبار سے فرمایا والملأ الاعلی لیطلبونہ کما انتم تطلبونہ **معرفت** لقد رای

من آیات ربہ الکبری بیشک دیکھے اوسنے اپنے رب کے بڑے نمونے اور

تجلی ظہور شے کو مرتبۂ ثانی مین کہتے ہین اور تمام تجلیات آیات الٓہی ہین فہم

من فہم ؎ جلوہ مفت ست اگر دیدہ بینائی ہست ✤ کین جہان آئینہ آئینہ

سیمائے ہست ✤ مہر ومہ ارض وسما آئینہ شکل اند ہمہ ✤ میتوان یافت کہ در پردہ

خود آرائے ہست ✤ **معرفت** ص والقرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن کی جو

یاد دلاتا ہے یعنی کلام طرف متکلم کے رہنما ہے اور تمام آن وادا معشوق کی

اوس کے سخن سے کہل جاتی ہے **معرفت** لتکون کلمۃ اللہ ہی العلیا یعنی تاکہ

خدا کا بول بالا ہو تو شہدا کو محبت خالص ہے اللہ تعالی سے **معرفت** تکریم

تبرکات اکابر کی لازم ہے بقیۃ مما ترک آل موسی وآل ہارون تحملہ الملائکہ **معرفت**

یہ نئی روشنی دکھیو واشرقت الارض بنور ربہا اور جگمگا اوٹھی دہرتی جہلک سے

اپنے پالن ہار کی **معرفت** وما یومن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون اس شرک سے

مراد شرک خفی ہے یعنی تعلقات ماسوا کا دل مین ہونا **معرفت** علم ظاہر مقدمۂ

عمل ہے جسپر عمل صحیح موافق حکم خدا ورسول کے حاصل ہوتا ہے اور یہ علم باطن

عمل پر مترتب ہے کہ بعد تقدیم عمل صحیح کے پیدا ہوتا ہے حدیث مین ہے کہ جو

کوئی اپنے علم پر عمل کرے اللہ تعالی اوسکو ایک ایسا علم دیتا ہے جو پہلے معلوم

ہی نہ تہا **معرفت** قرب نوافل کا یہی بیان ہے کہ لایزال عبدی یتقرب الی

بالنوافل حتی احببته الخ اور قرب فرائض یہ ہے کہ ما تقرب الیّ عبدی بمثل ما افترضت
علیہ **معرفت** نسبت قلب و نفس جو اہل سلوک مین متعارف ہے بیان
اوسکا آیات قرآنی سے اس طرح پر ہے کہ یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ
بقلب سلیم اور نسبت لطیفۂ نفس یہ ہے کہ یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ
مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی **معرفت** معیت اور اقربیت وغیرہ تمام
اسما و صفات آلٰہی پر ایمان ہی مقصود حصول اوس معیت اور اقربیت کا ہے جو
مفہوم شل ان آیات سے ہے کہ واللہ مع المحسنین اور واسجد واقترب **معرفت**
کوئی خلق نہ برا ہے نہ بھلا ہے بلکہ نسبت سے اوس مین حسن و قبح پیدا ہوتا ہے
اگر نسبت اوس خلق کی طرف خدا کے ہے وہ خلق حسن ہے ورنہ کچھ نہین اور
خلق صفت روح کی ہے تو جس کو میل روحانی طرف پروردگار کے نہین وہ
حسن اخلاق سے برکنار ہے **معرفت** علم فی نفسہ کمال ہے اور حکمت مناسب
تکمیل ہے ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا **معرفت** اپنے نفس سے کبھی گمان
نیک نہ رکھنا چاہیے کہ مورث عجب ہے قال علی کرم اللہ وجہہ الکریم سوء الظن
معرفت الدنیا ملعونۃ وملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم اور عالم
کامل وہی ہے جو شرف وعلمناہ من لدنا علما سے مشرف ہوا اور متعلم کاملان
مکمل ہین کہ موافق ہر استعداد کے رہنمائی کرتے ہین **معرفت** فضل العالم علی العابد
کفضلی علی ادناکم سو یہ وہی عالم ہین جن کو عروج کے بعد نزول ہوا ہی **معرفت**
سند اہل خدمات باطن کی قصہ حضرت موسی اور خضر علیہما السلام سے ظاہر ہے
اور کاشف اون رموز کی یہ آیۃ کریمہ ہے کہ ما فعلتہ عن امری **معرفت** رویت آلٰہی
کو جو بے جہت اور بے کیف کہتے ہین تو ظاہر ہے کہ زمان و مکان جہان تک ہے
وہان جہت ثابت ہے ورائے زمان و مکان جہت کہان ہے فہم من فہم
اور بے کیف سے مقصود برارت ہے کیفیات واذواق عقلی سے **معرفت**
نور ولایت صغری مانند ماہتاب کے اور نور ولایت کبری مانند آفتاب کے

اہل سلوک نے بیان کیا ہے اور علامت طی ہونے دائرۂ کبریٰ کی غروب ہونا
اوس آفتاب کا نظر کشفی مین آتا ہے سو حقیقت اوس مکشوف اون اہل مقام
کی وہی قصہ ہے حضرت خلیل اللہ کا کہ بعد نفی ماہتاب و آفتاب کے آخر کار آپنے
فرمایا انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا و ما انا من المشرکین
معرفت سیر نظری اس آیت سے ثابت ہے کہ رب ارنی انظر الیک ؎
ذرۂ حسن تو کوہ طور را صد پارہ ساخت ✤ عاشق مسکین کجا ماند بجال خویشتن ✤
معرفت للراقم ؎ نہین جانتے ہم وجود و شہود ✤ یہ باتین ہین دو اور خدا
ایک ہے ✤ **معرفت** وضع مراقبہ بھی احادیث سے ظاہر ہے کہ صحابہ کبار
روبروے آنحضرت صلعم کے اس طرح بیٹھتے تھے کہ چڑیان سر پہ سے اوڑ سکتی تھین
یہ ظاہر مراقبہ ہوا اور باطن مراقبہ توجہ الی اللہ ہے اس سے کون منکر ہے
معرفت وہ علم جو ادراک سے متعلق ہے اوسکو واردات کہتے ہین اور جو مشاہدۂ
باطن سے پیدا ہوتا ہے اوس کو مکاشفات سے تعبیر کرتے ہین اور علم خواہ
واردات سے ہو خواہ مکاشفات سے یا متعلق بہ عالم سفلی ہے اور یہ علم اہل
خدمات باطنیہ کو ہوتا ہے یا متعلق بہ عالم علوی ہے جو موجب تقرب خدا و رسول
ہے یہ علم اولیائے عشرت کو ہوتا ہے **معرفت** فضل اون معاملات سے
عبارت ہے جو محض وہبی ہین کسب کا اون مین کچھ دخل نہین اور رحمت مین
کسب کا بہانہ ہے سو وہ فضل اور یہ رحمت جمع ہو کر اسم مبارک فضل رحمن
نمایان ہوتا ہے **معرفت** آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے کمالات علیا
مین سے یہ دو کمال ہین ایک عبدہ ورسولہ دوسرا کمال بجال محبوبیت جس سے احباب اللہ
مشعر ہے اور اسم مبارک احمد کنایہ اس کمال سے ہے **معرفت** جو طریقہ اولیا
جس عصر مین شائع ہوا مناسب وقت و حال و استعداد اون اہل عصر کے وہی
طریقہ تھا جیسا کہ مناسب قرون انبیاء ما تقدم کے اون کے شرائع تھے شاہد
اس بیان کی یہ حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء **معرفت** یہ اصطلاحات

صوفیہ کبار زمانۂ نبوت میں نہ تھیں اگرچہ مصداق ان کا ضرور تھا جیسے کہ اصطلاحات علم ظاہر کا حال ہے اور بعد زمانہ نبوت جو اصطلاحات پیدا ہوئے اور مقامات کا ذکر ہوا اس میں یہ حکمت تھی کہ بعد ایام نبوت سے لوگون نے ظاہر پرستی اختیار کی اور نسبت باطن سے ناآشنا ہو گئے تو ضرور ہوا کہ اولیائے کبار کے کمالات بقدر طاقت تحریر کیے جاوین تاکہ لوگون کو ترغیب ہو اور اون کے توسل سے فائز المرام ہون لیکن جیسا کہ آگے مذکور مقامات و اصطلاحات باعث ترغیب اکثر اہل زمانہ تھا فی زماننا اکثر کے حق میں مضر بھی ہے کہ لوگون نے شطحیات اہل حال کو دستاویز مقرر کرکے بعض نے مذہب وجودیہ تقلیداً اختیار کیا اور بعض رسوم پرست طریقہ اور سلوک سے قطع نظر کرکے صرف رسم سماع وغیرہ پر اکتفا کرتے ہین اور بعض نے فوائد مطلوبہ کو چھوڑ کر گرفتاری زوائد مثل طے کرنے مقامات اکابر کے پیدا کی اور بعض محض فریفتۂ قیل وقال اور تصوف دانی کو ولایت اور کمال جانتے ہین ع چون ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند ٭ لہذا بحکمت الٰہی طریقہ ہمارے حضرات کا عجب جامع فوائد و مانع زوائد پیدا ہوا کہ ظاہر اسہل الوصول اور بمعنے کثیر الفیض ہے کما لا یخفی علی اہل النظر **معرفت** حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ صحابۂ کبار سے ہین اور فیض صحبت و تعلیم سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بھی مشرف ہوئے ہین اخرج احمد فی الزہد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعہد الیّ فقال یا سلمان اتق اللہ واعلم انہ سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منہا ما جعلتہ فی بطنک او القیتہ علی ظہرک واعلم انہ من صلی الصلوات الخمس فانہ یصبح فی ذمۃ اللہ فلا تقتلن احدا من اہل ذمۃ اللہ فتخفر اللہ فی ذمتہ فیکبک اللہ فی النار علی وجہک **معرفت** حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حاشیۂ سیر المرشدین پر کہ انساب اولاد حضرت مجدد رضی اللہ عنہ مین ہے یون لکھا ہے کہ حضرت شاہ محمد آفاق سلمہ اللہ تعالی از حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

کہ از خلفای حضرت محمد زبیر اند رضی اللہ تعالی عنہ نسبت این خاندان کسب
نمودہ بسبر گرمی حلقہ و مراقبہ و افادۂ نسبت درین وقت ممتاز اند انتہی **معرفت**
ہمارے حضرت دام فیوضہ اولاد و امجاد سے حضرت مصباح العاشقین چشتی
رضی اللہ عنہ کے ہین جن کا مزار مبارک ملاوہ مین ہے والد ماجد آپ کے حضرت
شاہ اہل اللہ مرید حضرت شاہ عبدالرحمن صاحب لکہنوی علیہ الرحمۃ کے تہے
حضرت کا نام حضرت شاہ صاحب نے رکہا تہا **معرفت** سال ولادت اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ کا یک ہزار و یک صد و شصت ہجری ہے مسکن
شریف دہلی تہا ہفتم محرم روز چہارشنبہ بعد مغرب سنہ یک ہزار و دو صد و
پنجاہ و یکم مین آپ نے انتقال فرمایا اور پنجشنبہ کو مغلپورہ مین عقب مسجد شریف
کے مدفون ہوے جہان حضرت قبلۂ عالم کو غسل دیا گیا تہا حضرت پیر و مرشد
سے معلوم ہوا کہ وہ زمین خود آپ نے اپنے واسطے خرید کرلی تہی **معرفت**
حضرت کی عادت ہے کہ بجز قرآن و حدیث کے دوسری کتاب نہین دیکہتے
اور جو کوئی کتاب نذر کرتا ہے طالبعلمون وغیرہ کو دیدیتے ہین اور ایسا ہی جملہ
اشیا کا حال ہے سخاوت اور ایثار بہی بدرجۂ کمال ہے بلکہ قرآن شریف بہی
جب تصحیح کرلیتے ہین کسی کو عنایت فرما دیتے ہین اللہ تعالی اور کوئی نسخہ

قرآن کا بہیجدیتا ہے **معرفت** ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء
حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء تو وحی معاملۂ انبیاء ہے اور حجاب
مین سے ہمکلامی اولیاء اللہ کو ہوتی ہے اور بواسطۂ رسل کے تمام مؤمنین سے
معاملہ ہے **معرفت** رویاے صالحہ ایک جزو ہے اجزاء نبوت سے اور نسبت
انبیاء کی مشاہدہ سے بڑہی ہوئی ہے **معرفت** اشعار نعت از راقم ؎

قامت پہ تیری خلعت نور خدا کہلے ÷ جلوہ سے تیرے قسمت ارض و سما کہلے ÷
کوثر کا فیض تو نے جہان مین لٹا دیا ÷ دعوت سے تیری باغ ارم کی فضا کہلے ÷
تیرے لب و دہن مین سخن نے مزا دیا ÷ تیری ہی آنکہ مین نگہ آشنا کہلے ÷

جو بات تیرے وصف مین لکھی وہ کھپ گئی ٭ جو تیری شان مین کہے مدح و ثنا کھپ گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ سبحانہ و تعالی والصلوۃ والسلام علی حبیبہ المصطفے و علی آلہ و اصحابہ و اتباعہ و احبابہ اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **اسرار محبت** مشتمل ہے اکثر ملفوظات بابرکات اعلی حضرت امام الطریقۃ محبوب خلاق حضرت شاہ **محمد آفاق** رضی اللہ عنہ و حضرت قطب الاقطاب مجدد العصر **حضرت مولانا فضل رحمن** مدظلہ الاعلی و حضرت پیر و مرشد ولایت مآب محبوب رب الارباب عالی مناقب **سید احمد میان** صاحب دام فیوضہ پر اور جو ملفوظات راقم نے بواسطہ سنے ہین اوس نقل معتبر کا اظہار کر دیا ہے اور جہان راوی کا ذکر نہین وہ سب بے واسطہ سنے ہین اگرچہ ظاہرا یہ چند ملفوظات ہین لیکن بمعنے حاوی ہین بہت سے مقاصد اعلی پر لہذا واسطے افادہ خاص و عام کے مناسب جانا کہ اشاعت پذیر ہون اور معاملہ فہم بواسطۂ ذوق صحیح کے آن و ادائے ہر کلام سے اوس کے معنے کو پہونچتے ہین ؎ اسرار محبت را ہر دل نبود قابل ٭ دُر نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے ٭ و انا المولف فقیر نور الحسن کان اللہ تعالی لہ **حضرت** نے فرمایا کہ مین جب حدیث شریف پڑھکر اعلی حضرت شاہ آفاق رض کی خدمت مین جاتا تو دیکھکر فرمایا کرتے کہ یہ لو حدیث **حضرت** نے اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ ہم سب عزیزا قربا دوست آشناؤن کو چاہتے ہین کہ ہو جائین لیکن کوئے نہین ہوتا جس کو خدا چاہتا ہے ہو جاتا ہے **حضرت** نے اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ اب جو لوگ دسون لطیفہ طے کرتے ہین قدما کو جو صرف لطیفۂ قلب طے کرتے تھے نہین پہونچتے کہ بسبب عمل کے اون کا مقام عالی ہو گیا **حضرت** نے اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ یہ دسون لطیفہ کسی کو ایکبارگی کہل جاتی ہین اور کسیکو برسون مین کہلتے ہین **حضرت** نے اعلی حضرت رض سے نقل فرمایا کہ جو کوئی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمل کرے اوسکو وصول الی اللہ ہو جاتا ہے

وبارک وسلم اما بعد واضح ہو کہ یہ رسالہ موسوم بہ **حسن معاملہ** بیان مین
حسن معاملات خدا و رسول و اولیائے کبار کے تحریر ہوتا ہے **حضرت** نے
فرمایا کہ بعض کو حضرت نوح سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو حضرت ابراہیم اور
حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم السلام سے اور نسبت محمدی سب سے بڑہی
ہوئی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **حضرت** نے فرمایا کہ بعض علما کے نزدیک
رتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا خلفائے راشدین سے بہی زیادہ ہے
اور وہ فیض خاص کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک وقت وصال
آپ کے سینے پر تہا اونہین کو حاصل ہوا ہے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت قلندر نے امیر خسرو سے کہا کہ تمہارے مرشد کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی محفل مین نہین دیکہتے اوسی وقت دونون صاحب حضوری
مین آنحضرت صلعم کی پہونچے تو بہت سے اولیاء کبار کا مجمع تہا امیر خسرو نے
جو دیکہا تو فی الواقع وہان سلطانجی رض کو نہ پایا ان کو نہایت اضطراب ہوا اسی
اثنا مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت قلندر سے فرمایا کہ کیا دیکہتے
ہو اونہون نے کہا سلطانجی کو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ سلطان یہان کہان پہر فرمایا
کیا دیکہوگے اونہون نے عرض کیا کہ ہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
پردہ جو آپ کے متصل تہا اوٹہا دیا دہنے طرف حضرت محبوب سبحانی
اور بائین جانب حضرت محبوب الٰہی رض تہے اور ارشاد فرمایا کہ ان کا یہ مقام ہے
اور وہ مقام عام ہے بس حضرت قلندر قائل ہوئے اور امیر خسرو رح نے عالم سرور
مین یہ شعر کہا ؎ آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام + بسیار خوبان دیدہ ام
لیکن تو چیزے دیگری + **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک طالب خدا
مجاہد و مرتاض سالہا سال سے سلطانجی مین ٹہیرے ہوئے تہے اور نظر
عنایت حضرت سلطان المشائخ کے طالب تہے لیکن کچہہ حصول نہ ہوتا تہا کسی
بزرگ نے اون سے پوچہا اونہون نے مقصد اپنا بیان کیا فرمایا سلطانجی رض

اپنے معاملہ مین مستغرق ہین اون کو تمہاری خبر بہی نہین سو تم ایک کام کرو
دور دپیہ کی کوڑیان اور کہٹیان یہان بچون کو بانٹو اون کے شور وغل سے تم پر
نظر عنایت ہو جائیگی اونہون نے ایسا ہی کیا اور سالہا سال کی محنت ایک
دم مین وصول ہو گئی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان خواجۂ محمد
معصوم رضے اللہ عنہ کے دستر خوان پر چار چار ہزار آدمی کہانا کہاتے تہے
اور حلقہ چار چار ہزار آدمی کا ہوتا تہا اور ہر ایک کے حسب دلخواہ کہانا پکتا تہا
ایک بار آپ کو پیشاب کی ضرورت ہوئی آپ نے ایک مرید سے فرمایا کہ تو
میرے عوض پیشاب کر آ چنانچہ وہ مرید پیشاب آپ کے عوض کر آیا حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت ایشان مراقب تہے چار آزاد آئے کہنے لگے کیا
پلنگ مین بیٹہے ہو آپ نے آنکہہ اوٹہا کر دیکہا چارون ولی ہو گئے حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت مخفی زیب النسا بیگم جو مرید حضرت ایشان
کی تہین حضرت ایشان کو ایک شمعدان زبرجد کا نذر کر گئین پہر جو آکر دیکہا تو
خانقاہ مین وہ شمعدان گرد آلود پڑا ہوا تہا بہت افسوس کیا اور حضرت سے عرض
کیا کہ یہ شمعدان زبرجد کا ہے آپ نے فرمایا کہ ہو گا الغرض یہ بے پروائی دیکہکر
اونہون نے عوض شمعدان کے ایک لاکہہ روپیہ نذر کیا آپ بہت خوش ہوئے
اور فرمایا جا تیرا حشر خاتون فاطمہ رضے اللہ عنہا کے ساتہہ ہوگا سبحان اللہ کیا
نسبت بلند پایہ ہے حضرت نے فرمایا کہ حضرت ایشان رض کے مزار پر ایک بزرگ
جو اون کے رشتہ دار بہی تہے متوجہ ہوئے پہر منہہ پہیر کر چلے کہ وہ تو اپنی
بی بی سے صحبت مین مشغول ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت
سیف الدین رضی اللہ عنہ کا حلقہ چودہ سو آدمی کا ہوتا تہا اور واسطے انتظام
حلقہ کے ایک مرید کو یہ خدمت سپرد تہی کہ وقت حلقہ کے جس کو کوئی ضرورت
پیش آتی تہی اوس کو وہ سلب کر لیتا تہا حضرت نے فرمایا کہ نسبت دو قسم
پر ہے وہبی اور کسبی تو میری نسبت وہبی ہے پہر ذکر فرمایا کہ حضرت سید آدم

بنوری رحمۃ اللہ علیہ حج کو جاتے تھے بہت سی خلق بیعت کے واسطے جمع ہوئی آپ نے
عمامہ پھیلا دیا کہ جو اسپر ہاتھ رکھدے وہی مرید ہے جو مرید ہوا بانسبت ہوگیا
پھر حضرت نے فرمایا کہ مین نسبت اسے جانتا ہون حضرت پیر و مرشدنے
فرمایا کہ جب نادر شاہ نے دہلی مین ہاتھ صاف کیا کسی نے اوس سے مخبری کی کہ حضرت
قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کے مکان مین کئی شہزادے مخفی ہین اوس نے حکم دیا کہ توپخانہ
سے خانقاہ کو اوڑادو آپ کو بھی خبر ہوئی کچھہ نہ فرمایا جب توپخانہ آکر لگا اور
آپ کو خبر دی کہ بتی دیتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہان اولٹی چلین پھر تو جو توپ
چلی اولٹی چلی خود اوسی کا لشکر اوڑنے لگا یہ کرامت دیکھکر فوراً توپین موقوف
کین اور نادر شاہ اپنی مشکین باندہکر حاضر ہوا کہ تقصیر میری معاف فرماوین
آپ نے فرمایا اس مین بات کیا ہے تیرے حکم سے آگے چلتی تھین میرے
حکم سے پیچھے چلنے لگین حضرت پیر و مرشدنے فرمایا کہ محمد شاہ بادشاہ دہلی نے
وقت انتقال کہا کہ مجھسے کوئی ایسا عمل نہوا کہ جس سے امید مغفرت ہو مجھے دائرہ
مین سلطانجی کے دفن کرنا کہ ان کی وجہ سے بخش دیا جاؤن ایک بزرگ صاحب
کشف نے دیکھا کہ ملائکۂ عذاب محمد شاہ پر نازل ہوئے اور سلطانجی ٹہل رہے
ہین اللہ تعالی سے عرض کرتے ہین کہ یہ شخص میری وجہ سے یہان آیا ہے سپر
تو اپنی رحمت نازل کر اسی اثنا مین دیکھا کہ ملائکہ رحمت آئے اور محمد شاہ
بخشدیا گیا حضرت پیر و مرشدنے فرمایا کہ ایک مرید حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کے
مراقبہ مین حوض کوثر پر پہونچے اور کچھہ پی بھی لیا تمام عمر ہونٹہ چاٹتے رہے
حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ ایک بار حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ
نے اپنے پیر و مرشد حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کو خواب مین بہت روز سے نہ دیکھا
تھا اس کا تذکرہ حضرت مرزا مظہر صاحب علیہ الرحمۃ کے سامنے کیا اسپر مرزا
صاحب نے فرمایا کہ آج دیکھوگے اوسی شب حضرت خواجہ نے خواب مین
حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کو دیکھا صبح کو مرزا صاحب کا شکریہ ادا کرنے گئے

حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ حقہ
پیتے تھے ایک بار حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نی آپ سے کہا کہ جو کوئے
حقہ پیتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے منہہ پھیر لیتے ہین آپنے
حقہ منگا یا اور ایک کش لیکر اوسی دم حضوری مین پہونچے دہوان مونہہ سے
نکل رہا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ درد پاس بیٹھ جاؤ
شاہ صاحب یہ کیفیت دیکھکر قائل ہوئے اور حضرت قبلہ عالم رضہ بہی کسی عذر
سے حقہ پیتے تھے کاشمیر کا کیوڑہ بجاے پانی کے ڈالا جاتا تہا اور تنباکو مصری
مین کوٹی جاتی تہی حضرت پیر و مرشدنی فرمایا کہ بادشاہ دہلی کو حضرت
خواجہ ضیاء اللہ سے بہت اعتقاد تہا اوس نے آپ کی خدمت کرنا چاہا منظور
نہ فرمایا آخر کار اوس کے اصرار سے ہفت روپیہ ماہوار قبول فرمائی کہ اسقدر
گذران کے لیے کافی ہین لیکن آپ بڑی سخی تھے لوگون کو قرض لے کر
دیتے تھے دوکانداروں کے قرضدار رہتے تھے بادشاہ نے حکم دیدیا تہا
آپ سے کوئی قرض نہ مانگے سب اپنے پاس سے ادا کرتا تہا حضرت پیر و مرشد
نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری رحمۃ اللہ علیہ سپاہگری مین کامل
تھے ابتدا مین رجولیت نہ تہی نکاح ہوگیا تہا تمام طبیب لکھنؤ کے اون کے
علاج سے عاجز آگئے تھے اون کے چچا عبدالرحمن خان صاحب واسطے علاج
کے رائے بریلی لے گئے تھے اثناء راہ مین خواجہ صاحب کی نگاہ اونپر
پڑگئی آپ نے فرمایا کہ محمود ادہر آؤ حجرہ مین میرا پائجامہ رکہا ہے اوس کو
پہن لے اس کو نامرد بہی پہن کر مرد ہوجاتے ہین وہ حجرے مین گئے اور
پائجامۂ مبارک پہنا فوراً آثار معلوم ہوے اوسی وقت اپنے گھر جاکر ادائے
حاجت کی بعد ازان یہ کرامت نمایان جو دیکھی حضرت خواجہ کی خدمت مین
آکر چھہ مہینے رہے سفت مین ولایت حاصل ہوگئی حضرت نے فرمایا
کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رضہ نے حضرت مرزا صاحب سے فرمایا کہ آپ

مریدون کو کہتار کرتے ہین یہ خلاف سنت ہے مرزا صاحب نے فرمایا کہ
صاحبزادہ مین ان کا نفس توڑتا ہون آپ نے کہا کہ آخر سنت تو ہے اسپر
مرزا صاحب بہت خوش ہوئے **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ جب حضرت
شاہ عبدالقادر صاحب رضے اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ صاحب کشف
نے دیکھا تہا کہ جو کوئی ان کے آس پاس پانچ پانچ کوس تک مدفون ہوگا مغفور
ہوگا **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرحمہ
دفن ہوئے تو منکر نکیر آئے آپ نے اون کا ہاتہ پکڑ کر فرمایا کہ ایک توجہ
تو لیتے جاؤ اور توجہ فرمائی وہ بہت خوش ہوئے اور دعائین دیتے ہوئے
چلے گئے **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
ہمارے حضرت سے فرماتے تہے کہ ابھی تو لوگون سے بہت بہاگتے ہو جب
کیا کروگے کہ ہر طرف سے لوگ گہیرینگے اور چالیس برس کے بعد تمہارا ظہور
ہوگا **حضرت** نے فرمایا کہ ہمارے ایک پیر بہائی تہے اون کو بخار آیا چند
روز مین جاتا رہا لیکن اون کی صورت اور کیفیت جو بیماری کی تہی بحال تہی
طبیب حیران ہوکر اون سے استفسار کرتا لیکن وہ کچہ نہ کہتے تہے چہ مہینہ
اسی طرح گذرے طبیب نے جب بہت اصرار کیا تو کہا مین کیا کرون آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیادت کو تشریف لایا کرتے ہین اس لیے بیمار بنا رہتا
ہون **حضرت** پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک مرید حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ
کے تہے اون کی طبیعت مین مذاق بہت تہا وہ کہتے تہے کہ مین قبر مین منکر
نکیر سے بہی مذاق کرونگا جب اون کا انتقال ہوا تو حضرت قبلہ اور حضرت
خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب وغیرہ ان کے مزار کے گرد مراقب ہوئے الغرض
منکر نکیر آئے اونہون نے اون کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا تم کون ہو کہان سے
آئے ہو کہا ہم فرشتہ ہین آسمان سے آئے ہین کہا آسمان یہان سے کتنی
دور ہے اونہون نے کہا پانسو برس کی راہ کہا پھر کیا پوچھتے ہو

اونہون نے سوال کیا کہا تم کو شرم نہین آتی تم پانسو برس کی راہ طے کر کے
آئے اور خدا کو نہ ہوئے مین ایک گز زمین طے کر کے آیا خدا کو بہول گیا
بس وہ چلے گئے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت خلیفہ اعظم علی
شاہ صاحب رض کو کشف ہوا کہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کی عمر پوری
ہوگئی حاضر خدمت اعلی حضرت رض کے ہوئے کہ عمر میری حاضر ہے آپ نے
قبول نہ فرمائی ہمارے حضرت بہی یہ سنکر نذر کرنے کو حاضر ہوئے حضرت شاہ
آفاق رض نے دو برس آپ کی عمر مین سے لیلیے اور بعد دو برس کے انتقال
فرمایا حضرت فرماتے ہین کہ میری عمر جو زیادہ ہے اوسی کی برکت ہے **حضرت**
نے فرمایا کہ ہم نے غدر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت عیسے
علیہ السلام کو دیکہا کہ تشریف لائے اور فرمایا تم کچہہ فکر نہ کرو بس اطمینان ہوگیا
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک مرید کو توجہ دے رہا تہا ایک درویش بہی آکر
مراقب ہوگئے اوسی وقت اونکو حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی ہوگئی اور بہت معتقد ہوئے **حضرت** نے فرمایا کہ یہان ایسے ایسے
مجذوب کہ جن کے جذبے کو شاہ غلام رسول صاحب مانتے تہے آئے جذبہ
اون کا جاتا رہا وضو کر کے میرے پیچہے نماز پڑہی مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو دیکہا کہ فرماتے ہین تمہاری **نسبت** کے آگے ان کی کیا حقیقت
ہے **حضرت** پیر و مرشد نے ابتدا مین حضرت سے توجہ طلب کی آپ نے
بحسب عادت بے پروائی فرمائی اسی اثنا مین حضرت پیر و مرشد نے
اعلی حضرت شاہ آفاق رض کو خواب مین دیکہا کہ فرماتے ہین تجہکو مین دو ن گا
اوسی روز سے حضرت کا بہی التفات باطن آپ کی طرف ہوگیا حتی کہ آپ
وارث اتم حضرت کے ہین **جامع** کمالات صوری و معنوی جناب مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب دام برکاتہ نے فرمایا کہ جب حضرت نے مجہکو مرید کیا
آدمی سے کہا اندر جو کچہہ ہولے آؤ اوس وقت اور کچہہ موجود نہ تہا کسی قدر

چنے رکہے تہے مجہکو دیے اور فرمایا کہ یہ ہم نے تم کو دنیا دی کہانے کو پہر ایک
پان منگا کر عنایت فرمایا اور کہا یہ پان عرفان کا ہے الحق کہ بموجب فرمانی
حضرت کے مولوی صاحب موصوف باوجود اہل عیال متوکل علی اللہ ہین خدا خود
ان کا کفیل ہے ؎ گفتۂ او گفتۂ اللہ بود ؛ آپ کو حضرت سے طریقہ نقشبندیہ
و قادریہ مین اجازت کاملہ ہے برادر معظم جناب مولوی عبد الکریم صاحب
عالم با عمل اور فاضل کامل ہین حضرت کی خدمت مین چہہ برس سے ہین جس وقت
قرآن شریف یا حدیث کا دَور ہوتا ہے حاضر رہا کرتے ہین اون کو حضرت
کی صحبت بابرکت سے بڑا فیض ہوا ہے اور بہت سے معارف اور
زبان ہندی خودبخود اون پر کہل گئی ہے منکا بیتی اون کی نظم ہے جسکا
اول شعر یہ ہے ؎ من موہن پہلے نام جیون ✦ وہ مہر ہو ہے سرجن ہار؛
حضرت پیر و مرشد اول بار یہان تشریف لائے تہے تو کئی بار اتفاق
ہوا کہ اس نالائق کو توجہات خاص سے سرفراز فرمایا چنانچہ ایک بار بعد
مراقبہ و توجہ کے آپ نے کلمات بشارت بہی فرمائے اور باشارۂ باطن
نام راقم کا حبیب الرحمن فرمایا بلکہ آپ نے حضرت سے بہی اسکا تذکرہ فرمایا
اور باقی رسائل مین بہی راقم نے بعض بشارات کا ازروی اظہار نعمت آپکی ایماسے ذکر کیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم لک الحمد عدد خلقک والصلوۃ والسلام علی انبیائک وملائکتک و اولیائک خصوصا علی آل محمد و اصحابہ و
احبائہ رضی اللہ عنہم اجمعین اما بعد یہ فوائد منتخب ہین اون اوراق سے جو حضرت
قبلہ مدظلہ الاعلی نے بعد ترجمہ احادیث کے تحریر فرمائے ہین اور راقم کو حضرت
پیر و مرشد نے عنایت فرمائے نام ان فوائد کا صلای عام رکہا شرک
اس کو کہتے ہین کہ سوا خدائے تعالی کے کسی کو معبود اور کارساز و عالم الغیب اور
نافع اور ضار سمجہنا یا کسی کو خدا کا فرزند یا زن کہنا مگر معجزات پیغمبرون کے اور
کرامات اولیا کے بحکم خدائی تعالے کے برحق ہین اور رسوم کفر و شرک سے

شادی اور ختنہ اور تولد اولاد اور جمیع اعمال مین دور رہنا فرض ہے اور جو کوئی پرہیز رسوم کفر سے نکرے دوزخی ہووے اور عالمون سے جس چیز مین شبہہ ہو دریافت کرلے **ف** حلال کو حرام کہنا اور برا جاننا اور حرام کو حلال اور بہتر سمجہنا کفر ہے **ف** دروغ گوئی اور خلاف وعدگی بے عذر اور امانت مین خیانت کرنا حرام ہے ان سے پرہیز کرنا واجب ہے **ف** جو کوئی خدا کو واحد لاشریک سمجہے اور رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پیغمبر برحق جانے اوس سے اگرچہ گناہ کبیرہ یا صغیرہ سرزد ہووے اوس کو کافر نہ کہنا چاہیے **ف** ماباپ کی فرمانبرداری موافق شریعت کے کام مین کرے اور خلاف شریعت کے کام مین ہرگز ماباپ کا کہا نہ مانے اور نماز فرض ہرگز قضا نہ کرے مذہب امام ابی حنیفہؓ و مالکؒ مین تارک نماز کو زد و کوب اور تعزیر اور قید کیا چاہیے اور مذہب امام شافعیؒ مین قتل کرنا تارک صلوۃ کا ہے اور سنت اور نفل اگر قضا ہو جاوے بعذر سفر یا مرض یا تنگی وقت کے کچہہ گناہ نہین **ف** اندیشۂ بد سے اگرچہ کفر یا گناہ کا ہوتا وقتیکہ اوس کو بد جانے اور دفع کرے اور زبان سے نہ کہے یا عمل نہ کرے گنہگار نہین ہوتا واللہ اعلم **ف** چاہیے کہ لوگ زمانہ کو بد نہ کہین کہ مقلب لیل اور نہار کا اللہ تعالی ہے **ف** بحث کرنا مسئلۂ قضا و قدر مین ممنوع ہے **ف** بدعت وہ چیز ہے کہ قرآن اور حدیث اور فعل اصحاب اور آل رسول اللہ سے اوسکا کرنا ثابت نہین ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی علم حاصل کرے واسطے فخر اور نمود کے یا جاہلون سے نزاع کرنے کو یا واسطے مال اور جاہ کے خدا تعالے اوس کو دوزخ مین داخل کریگا نعوذ باللہ منہا **ف** جو حدیث تحقیق ہو کسی عالم سے یا صالح سے کہ یہ حدیث حضرتؐ کی ہے ور نہ کہے اور بے تحقیق کے ہرگز نہ کہے کہ دوزخ مین داخل ہوتا ہے اسی طرح تفسیر قرآن کی کرنا بے سند یا قرآن مین شبہہ کرنا حرام اور کفر ہے **ف** عالمون سے کہ باعمل ہون

حضرت نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ قدما لطیفۂ قلب طے کرتے تھے
لیکن بسبب اخلاص اور اتباع سنت کے اون کا مقام بڑہگیا حضرت
نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ ایک توجہ مین بہی سب مقامات طے ہو سکتے
ہین لیکن استعداد مرید کی بہی چاہیے حضرت نے فرمایا کہ ہمارے حضرت
سب باتین موافق سنت کے کرتے تھے لیکن کسر نفسی سے ایسا فرماتے تھے
کہ ہم سے جو کوئی بات موافق سنت کے ہوجاتی ہے تو عرش سے ایسا فیض
آتا ہے کہ ہم تر بتر ہوجاتے ہین حضرت نے اعلی حضرت رضہ سے نقل فرمایا کہ
غوث ہو یا قطب جو خلاف شرع کرے وہ کچہہ بہی نہین مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے نقل فرمایا کہ بعض مریدون نے حضرت شاہ آفاق رضہ سے
عرض کیا کہ جوان پر یعنی حضرت قبلہ پر عنایت ہے مریدان قدیم پر بہی نہین
آپ نے فرمایا کہ تمکو مین چاہتا ہون کہ ہوجاؤ اوران کو خود خدا چاہتا ہے
حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضہ کابل تشریف لیگئے تھے
ایک بار کسبیون کے سامنے سے آپ کا گذر ہوا آپ نے وہان کے حاکم سے
کہا کہ تم کیسے مسلمان ہو جو کسبیان اپنے ملک مین رکھتے ہو اوس نے تمام کسبیان
وہان سے نکالدین حضرت نے فرمایا کہ جب حضرت شاہ آفاق رضہ ولایت سے
تشریف لاے تو اجمیر قریب تہا آپ نے ارادہ کیا لیکن پہر نہ گئے وہین سے
فاتحہ پڑہ دی بسبب وہان کے خادمون کے جانا مناسب نہ سمجہا حضرت
نے فرمایا کہ ہم نے ارادہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کی زیارت
کا کیا تہارات کو ہم نے خود دیکہہ لیا اور حضرت رضہ سے ایسا فیض آیا کہ بیان سے
باہر ہے پہر فرمایا کہ اگر نبوت ختم نہ ہوتی تو یہ بزرگ نبی ہوتے حضرت پیر و مرشد
اجمیر شریف گئے تھے آپ سے کسی نے کچہہ نہ کہا بلکہ خود آپ کی آؤ بہگت کی
حضرت نے فرمایا کہ ہم کو جو اللہ تعالی جنت مین لے گیا حورین ہمارے پاس
آئینگی سو ہم ان سے کہینگے کہ تم مین خاک لطف ہے تم ہم سے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سنو جو اس مین لطف ہے کسی مین نہین۔
ایک صاحب نے حضرت سے مسئلہ سماع کا پوچھا آپ نے فرمایا کہ اگر
کوئی راستہ سے گاتا ہوا نکل جاتا ہے مین بیتاب ہو جاتا ہون **ایک**
صاحب نے حضرت سے پوچھا کہ وقت کسی مشکل یا حاجت کے یا رسول اللہ
کہنا کیسا ہے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین
ایک نابینا آیا اور آنکھین چاہین آپ نے جو دعا بتلائی اوس مین سے ہے
یا محمد انی اتوجہ ایک اون صاحب نے عرض کیا کہ یہ بیان حضوری کا ہے
آپ نے فرمایا کہ عثمان بن حنیف رض صحابی نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ایک شخص کو یہ دعا بتلائی تھی **ایک** صاحب نے حضرت سے
فاتحہ کرنے کو دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک بکری ذبح کی اوسوقت فرمایا کہ یہ میری امت کی طرف سے ہے بس
یہی فاتحہ ہے **حضرت** پیر ومرشد نے حضرت سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا
مین مولانا اسحق صاحب رح کے ساتھ مولود شریف مین جایا کرتا تھا **حضرت**
نے فرمایا کہ اتباع سنت یہی ہے کہ جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
کیا ہے اوسی طرح کرے گھٹائے بڑھائے نہین اور یہ شعر پڑھا ؎ گرد نعل اسپ
سلطان شریعت سرمہ کن + تا شود نور الٰہی باد وچشمت مقترن + مژہ درچشم
سنائی چون سنان تیر باد + گر زمانے زندگی خواہد سنائی بے سنن +
حضرت نے فرمایا کہ مین دو مہینہ سخت بیمار رہا کہ ہوش نہ رہتا تھا لیکن ایک
نماز بھی قضا نہ ہوئی **حضرت** پیر ومرشد نے حضرت کے ذکر مین فرمایا کہ
سنت کا تو بڑا درجہ ہے اون سے مستحب بھی ترک نہین ہوتا **حضرت**
شاہ آفاق رح ایک دم مین بارہ بارہ ہزار نفی اثبات فرماتے تھے اور
حضرت نے فرمایا کہ مین نفی اثبات چار چار ہزار بار کرتا تھا اور حضرت پیر ومرشد
نے بھی ابتدا مین پانچ پانچ سو بار نفی اثبات کیا ہے **حضرت** نے فرمایا کہ

مین ایک قصبہ مین جاتا تھا کسبیون کے سامنے سے گذرا سب نے کھڑے ہوکر
سلام کیا مین نے جھڑک دیا خدا کی شان تھوڑی دور گیا تھا کہ وہ سب آکر
میری مرید ہوگئین اوس کے بعد سب نے نکاح بھی کرلیے اپنے ہاتھ سے
پیستی ہین اور کھاتی ہین ایک بار راقم کے دل مین خطرہ آیا کہ آپ قرآن مین
قرائتین کیون بنایا کرتے ہین اوسی وقت جواب مین فرمایا کہ مین اس واسطے
یہ قرائتین بنادیا کرتا ہون کہ زبان مبارک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے نکلی ہین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک طالب علم نے حضرت
سے اس شعر کے معنے پوچھے ؎ بہارونیش خضر و موسے دوان ٭ مسیحا
چہ گویم بوکب روان ٭ آپ نے اس لطف سے تقریر فرمائی کہ اوس طرح
ادا ہونا دشوار ہے ازانجملہ یہ فرمایا کہ جب دولہہ کی برات جاتی ہے تو باپ
دادا بھائی سب اوس کی رکاب مین چلتے ہین تو اس مین کوئی سوءادب
بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کے نہین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ حضرت
سے کسی نے تصور شیخ کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ ایک صحابی نے حدیث کے
بیان مین فرمایا کانی انظر الی رسول اللہ یہی تصور شیخ ہے راقم نے حضرت
پیرومرشد سے اور آپ نے حضرت سے یہ شعر سنا ؎ کجرا دیون تو کرکرا سرمہ
دیون نہ جائے ٭ جن نینن مین پیو بسین دوجے کون سمائے حضرت نے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ذکر مین فرمایا کہ ہم مدینہ منورہ جائین تو یہ
گائین ؎ اچھی نیکی بنو سے لبھانا بنرا ٭ حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ
حضرت اپنے مرشد کو حضرت اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آنحضرت کہا کرتے ہین ایک بار حضرت بہت علیل تھے آپ نے فرمایا کہ
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین مجھ سے فرمایا کہ تمہاری زندگی
بہت ہے حضرت نے فرمایا کہ جو شخص تحقیق و تنقیح الفاظ و معانی قرآن
کی کرتا ہو اوس کو وہ شخص جو تمام رات عبادت کرے نہین پاتا حضرت

نے فرمایا کہ ہمکو اگر بدلے قرآن شریف کے جنت ملے تو منظور نہین اگر قرآن
شریف ہو تو کیا مضائقہ ہے اور ہمارے پاس جنت مین حورین آئین تو اونسے
بہی ہم یہی کہین گے کہ آؤ بی بی بٹہیہ جاؤ تم بہی قرآن شریف سنو ایک
بار قرآن مین روز قیامت کا ذکر آیا کہ وہ دن بہت سخت ہوگا اوسوقت
حضرت نے بعد ترجمہ کے فرمایا اللہ تعالی جنکو آپ سے محبت ہے وہ تو
بہت خوش ہونگے آپ کی لقا ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہڑے
ہون گے **حضرت** نے فرمایا کہ جو شخص پابند ارکان اسلام ہو وہ ولی ہے
اوس کی ولایت مین کوئی شک نہین کسی نے عرض کیا کہ جو پابند ارکان اسلام
ہو اور ارتکاب حرام کرے تو فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اچہی
غذا کہا کر اوسپر زہر پی لے اور جو خدا کو حاضر ناظر جانیگا وہ کیونکر ایسا کریگا
حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ سے فرماتے
تہے کہ اوس کی یاد مین رہا کرو بس یہی سلوک ہے **حضرت** نے فرمایا کہ
سلوک مین حصن حصین سے بہتر کوئی کتاب نہین **حضرت** نے فرمایا کہ مشائخ
سے جو دعائین منقول ہین اونمین وہ تاثیر نہین جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے دعائین فرمائی ہین اونمین ہے **حضرت** نے ترجمہ فرمایا کہ
ان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین یعنے بندے خدا کے آرام طلب نہین **حضرت**
نے اسم مبارک اللہ کا ترجمہ من موہن فرمایا **حضرت** نے ترجمہ اسمعیل کا
مطیع اللہ فرمایا اور ترجمہ مریم کا عابدہ فرمایا ہے **مولانا** مولوی سید محمد علی صاحب
نے فرمایا کہ مین نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ تین ہی بار
کرلیا کرو راقم نے حضرت سے نفی اثبات کو پوچہا آپ نے فرمایا کہ ٹہنڈک
مین تہوڑا کرلیا کرو اور لا الہ کے معنے لامعبود فرمائے **حضرت** نے اس
آیت کو پڑہا کہ النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین پہر فرمایا کہ شہید اولیا
کو نہین پاتے اور صدیقین اولیا ہین وحسن اولئک رفیقا اور کیا اچہا ساتہہ ہے

حضرت نے فرمایا کہ نسبت قرآن کی غایت سلوک ہے حضرت نے فرمایا
کہ اشتیاق لقائے الٰہی کا یہی ولایت ہے حضرت نے فرمایا کہ اتباع
سنت یہی غوثیت اور قطبیت ہے حضرت نے فرمایا کہ توجہ تو ہوا کرتی
ہے لیکن اوسکا ایک وقت ہے اوس وقت ایک توجہ کافی ہوتی ہے راقم
نے حضرت سے مولانا اسحق صاحب رح کی نسبت پوچھا آپ نے فرمایا کہ عالم باعمل
بزرگ اور صالح تھے بانسبت ہونا کیا آسان ہے البتہ اولاد امجاد مین حضرت
شاہ ولی اللہ رح کی آپ حضرت شاہ عبدالقادر رح کو فرماتے ہین حضرت
نے فرمایا کہ نسبت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی حضرت شاہ ولی اللہ رح
سے بڑہی ہوئی تہی اسی طرح حضرت شاہ احمد سعید صاحب کی نسبت کو فرماتے
ہین کہ اون کے والد سے بڑہی ہوئی تہی حضرت نے فرمایا کہ امام غزالی رح
نے لکھا ہے کہ صحابہ کبار اگر اس زمانہ مین ہوتے تو لوگ اون کو دیوانہ کہتے
اور وہ اون کو کافر جانتے اور حق ہے حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی بعد نماز
عشا کے موافق سنت کے باتین کرے اور سو جائے اوس کو وہ شخص جو تمام
رات عبادت کرے نہین پاتا حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی نماز صبح کی
اہتمام سے ادا کرے اوس کو وہ شخص کہ جو رات کو عبادت کرے نہین پاتا
ایک مرید نے حضرت کو فقدان ذوق شوق کی شکایت لکھی تہی اوسپر
آپ نے تحریر فرمایا کہ مدام با تقوی باشند ہمین اصل ست حضرت نے
فرمایا کہ کرشن اور رامچندر اور لچہمن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پیشتر ہوئے
ہین یہ سب موحد تہے اگر زمانہ آنحضرت کا پاتے تو ایمان لے آتے حضرت
نے فرمایا کہ اسمین بہید کیا ہے کہ لوگ جہگڑا کرتے ہین ایک شخص کی وجہ سے
صلح کر لیتے ہین پہر فرمایا کہ اوس شخص کے قلب مین ایسا فیض ہوتا ہے کہ اوس کے
پرتو سے وہ سب صلح کر لیتے ہین حضرت نے فرمایا کہ اولیاء اللہ کے دل مین
ایسا نور ہوتا ہے کہ اوس سے تمام نظر آتا ہے جیسے اندہیرے گہر مین آفتاب سے

سب کچھ نظر آتا ہے حضرت نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بعد جو بزرگ ہوے اونھون نے جب نظر کافرون پر ڈالی خود بخود مسلمان
ہوگئے حضرت نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو
کوئی مقابلہ نہ کرتا سب مسلمان ہوجاتے مگر امام حسین علیہ السلام توحید مین
مستغرق تھے کچھ خیال نہ فرمایا ایک بار سند فاتحہ کی حضرت نے یہ فرمائی
کہ ایک صحابی نے کنوان بنایا اور کہا نہ الام سعد مولانا مولوی سید محمد علی
صاحب نے فرمایا کہ مینے ابتدا مین حضرت سے عرض کیا کہ ہمکو جو مزا شعر
مین آتا ہے قرآن شریف مین نہین آتا آپ نے فرمایا کہ ابھی بُعد ہے
قرب مین جو مزا قرآن شریف مین ہے کسی مین نہین مولوی صاحب
موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین نے حضرت سے صحبت مین رہنے کو عرض
کیا آپ نے فرمایا کہ قاز اپنا انڈا چھوڑکر ہزارون کوس چلی جاتی ہے اوسکے
خیال سے یہان انڈے سے بچہ نکل آتا ہے تو کیا انسان مین یہ قدرت نہین
مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ ایک بار مین تردد مین تھا کہ انجام
دیکھیے کیا ہو حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تردد ہے مین نے بیان کیا تو آپنے
فرمایا کہ ایک بار مجھکو بھی یہی تردد تھا سو مین نے آنحضرت صلعم کو دیکھا کہ
فرماتے ہین تم کیا بلکہ جو تم سے محبت رکھیگا اوس کا بھی انجام بخیر ہوگا حضرت
پیر و مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد مین قدم رکھے گا
اوس کی عقبے بخیر ہوگی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضوری آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہی کمالات ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا
کہ جس کے کلام مین تاثیر نہین اوس کی توجہ مین بھی تاثیر نہین مثال
سلوک مقامات رسمی کی حضرت پیر و مرشد نے فرمائی کہ وہی قلعہ ہے جہان
شاہ عالمگیر وغیرہ نے بادشاہی کی اور اوسی قلعہ مین بہادر شاہ بھی بادشاہ
تھے لیکن قلعہ سے باہر حکم نہ جاتا تھا حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ اذکار و

اشغال واسطے تصفیۂ قلب اور تزکیۂ نفس کے ہین اصل عشق ہے حضرت
شاہ آفاق رضہ ہر روز بعد اشراق سلطانجی مین جایا کرتے تھے اور حضرت
بھی جب دہلی مین تھے جاتے تھے اور حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ مجھکو
دو بزرگون سے عشق ہے حضرت مجدد رضہ اور سلطانجی رضہ سے حضرت پیر و مرشد
نے فرمایا کہ ایک صاحب تذکرۂ مشائخ تحریر کرتے تھے اونہون نے کسیکو
بغرض دریافت حالات حضرت کی خدمت مین بھیجا حضرت نے فرمایا کہ ہمارا
حال کچھ نہ لکھو لیکن یہ اون سے کہدینا کہ فضل رحمن سب کو درکار ہے نقل
ہے کہ ایک پیرزادہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ کو دیکھکر بیہوش ہو گئے
بعد ازان حضرت نے پوچھا تو کہا مین نے آپ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو دیکھا آنحضرت صلعم کا جمال دیکھکر بیہوش ہو گیا آپ نے فرمایا کہ بس
ایک جھلک مین تمہارا یہ حال ہو گیا حضرت نے فرمایا کہ ایک درویش آئے
مین نے اون سے کہا کہ اس قبر کو تو دیکھو یعنی مزار صاحبزادی صاحبہ کا جو
جو مسجد مین ہے اونہون نے مراقبہ کے بعد بیان کیا کہ تمام سلوک انکو طے ہے
حضرت نے فرمایا کہ مین ایک کنوین پر تسبیح پڑھ رہا تھا اوسکا پانی کھارا تھا
اتفاقاً ہاتھ سے تسبیح چھوٹ گئی وہ پانی اوسی وقت سے میٹھا ہو گیا حضرت
پیر و مرشد اور بہت سے لوگ مرادآباد کے تہمت ہنود سے حوالات مین تھے
بعد ثبوت برارت کے سب رہا ہو گئے حضرت نے فرمایا کہ مین نے حضرت
امام حسین علیہ السلام کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین تمہارے بیٹے کو قید سے چھڑائے
لاتا ہون اوسی اثنا مین رہائی ہو گئی اور اوسی عرصہ مین بعض لوگون نے
آپ سے دعا کے لیے عرض کیا تھا اوسپر آپ نے فرمایا کہ حضرت مرتضی علے
کرم اللہ وجہہ خود اون کے واسطے دعا کرتے ہین ابتدا مین حضرت پیر و مرشد
کو ایک بار حضوری مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسا استغراق ہو گیا
تھا کہ نہ کچھ بات کرتے تھے اور نہ کھاتے پیتے تھے آپکی والدہ ماجدہ رضی اللہ عنہا

یہہ حال دیکھکر رونے لگین حضرت نے فرمایا خاطر جمع رکھو ہوش آجائیگا الغرض پندرہ روز کے بعد آپ کو افاقہ اوس حال سے ہوا **ایک** بار حضرت پیر و مرشد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا فرماتے ہین کہ مین اپنا لعاب دہن تیرے منہہ مین ڈالونگا **حضرت** نے فرمایا کہ محمود خان صاحب قندہاری نے ایک بار گھوڑا اپنا کھیت پر چھوڑ دیا اور کہا خبردار اس مین سے مت کہانا یہ کھیت مسلمانون کا ہے اوسنے منہہ بھی نہین ڈالا خان صاحب بڑے پرہیزگار تھے اون کے گھوڑے بھی حرام کا نہین کہاتے تھے **ختم** حضرت قبلۂ عالم و حضرت خواجہ ضیاء اللہ و حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ تعالی عنہم کا جو راقم کو حضرت پیر و مرشد سے پہونچا یہ ہے کہ اول و آخر پچیس^۲۵^ پچیس^۲۵^ بار درود شریف اور درمیان مین یا ارحم الراحمین پانسو بار **حضرت** نے فرمایا کہ ایک بار خربوزے کاٹے گئے سب بے مزہ تھے مین مراقبہ کرتا تھا ایک توجہ اونپر بھی کی سب شیرین ہو گئے۔ **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت کا عالم طفلی تھا جب ایک شیعہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیکھا کہ فرماتے ہین یہ لڑکا ولی ہوگا اس سبب سے وہ شیعہ حضرت کو مانتے ہین **حضرت** نے فرمایا کہ یہان شاہ غلام رسول صاحب اور مولوی ابو الحسن صاحب بھی آئے تھے اور محمود خان صاحب بھی ہو گئے ہین محمود خان صاحب پیر بھائی حضرت شاہ آفاق رض کے تھے **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ محمود خانصاحب نے جب حضرت عالم طفلی مین تھے اوس وقت آپ کو دیکھکر فرمایا تھا کہ یہہ شخص کئی سو برس کے بعد پیدا ہوا ہے **حضرت** نے فرمایا کہ مجھکو لڑکپن مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابۂ کبار رض کی زیارت ہوا کرتی تھی **ایک** بار حضرت نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا حضرت کو سینے سے لگا کر اپنا بیٹا فرمایا **حضرت** پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ آفاق رض جب مکان پر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب کے تشریف لے گئے آپ کی آنے کی

خوشی مین اونہون نے تمام مکان اپنا راہ خدا مین لٹا دیا میکولال ایک شخص تہا اوس نے حضرت شاہ آفاق رح کو بہی دیکہا تہا اور حضرت پیر علیشاہ صاحب رح کا مرید اور نظر یافتہ تہا بانسبت کی صورت دیکہکر مقام بتا دیتا تہا اور سب پر غالب آتا تہا ایک مجلس مین حضرت پیر و مرشد کا اور اوس کا اتفاق ہوا حضرت پیر و مرشد اوس سے واقف نہ تہے اوسنے دل ہی دل مین تصرف کرنا شروع کیا تہوڑی دیر مین آپ کو معلوم ہو گیا آپ نے فرمایا آؤ بسم اللہ پہر مراقبہ کیا اوسنے بہی زور ڈالا تہوڑی دیر مین میکولال بیہوش ہو کر گرا اور شروع شب سے ثلث آخر تک بیہوش پڑا رہا جب ہوش آیا تو بہت معتقد ہوا کہتا تہا کہ برسون مین آج میری تسبیح ٹوٹی اور سات آٹھ دن تک رعشہ اوس کے تمام بدن مین رہا بلکہ حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے بعض اقران عصر جو اہل ارشاد ہین وہ بہی معتقد ہو گئے ہین حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک جوان لڑکا طالب خدا حضرت کی خدمت مین آیا آپ نے از روے امتحان مسجد سے نکلوا دیا جب دروازہ کہلا حضرت پیر و مرشد اوسکا ہاتہہ پکڑ کر مسجد مین لے آئے پہر آپ نے کچہہ نہ فرمایا بعد نماز کے اوسکو بلا کر مطلب پوچہا کہا پریم کا پیالہ پلا دو آپ نے شربت منگا کر آدہا خود نوش فرمایا اور آدہا اوسکو پلا دیا اور فرمایا کہ چلا جاوہ کامیاب روانہ ہو گیا حضرت نے ذکر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑہا ہین گلیان محمد جلین وہ گلیان مین ملکن بہورون ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے قبل جانے دہلی شریف کے تحصیل علم لکہنؤ مین فرمائی اور شرح وقایہ مولوی نور صاحب سے آپ نے پڑہا تہا اور مرزا حسن علی محدث اور آپ ہمراہ دہلی کو گئے تہے حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار حضرت شاہ آفاق رح کو کچہہ تردد تہا آپ نے عرض کیا کہ حضرت یہ غلام حاضر ہے جس کے ہاتہ چاہیے بیچ لیجیے اور تردد رفع کیجیے صرف اتنا فرما دیجیے کہ بیچیگا نہ نماز پڑہ لینے دے

اور شب و روز خدمت کیا کرے ایک بار کسی نے مرادآباد شریف مین خواب
دیکھا کہ حضرت کے سرہانے کوئی بیٹھا ہے حضرت پیرو مرشد سے ذکر کیا
آپ نے فرمایا کہ آج کل ہم ایسا کسی کو نہین جانتے جو آپ کے سرہانے بیٹھے
اسی اثنا مین میان عطا محمد صاحب نواسۂ اعلیحضرت شاہ آفاق رضؓ کے مدینۂ
منورہ سے ہندوستان تشریف لائے اور آپ کے پاس آئے بس آپ دیکھکر
بیتاب ہوگئے اور حضرت پیرو مرشد سے فرمایا کہ ان کے قدم لو اور اپنی چارپائی
پر اون کو سرہانے بٹھلایا اور خود زمین پر بیٹھنے لگے اونہون نے نہ مانا کہ
مین آپ کی زیارت کو حاضر ہوا ہون مجھسے یہ کب ہو سکتا ہے کہ آپ یہان
بیٹھین اور مین یہان غرض باصرار تمام آپ پائینتی بیٹھے اور راون کو سرہانے
بٹھلایا اور جب تک وہ رہے بسبب ادب کے کسی پر اوس عرصے مین خفا
نہوئے اور آواز سے نہ بولے اور فرماتے تھے کہ اگر ہفت اقلیم کی سلطنت
ہو تو انپر سے نثار کرون اور جویان مرضی اونکے رہتے تھے اوسی عرصہ
مین حضرت پیرو مرشد نے خواب مین حضرت شاہ آفاق رضے اللہ عنہ کو دیکھا
کہ بہت خوش ہین حضرت نے سنکر شکر کیا حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک
روز حضرت سلطان نظام الدین اولیا کا تذکرہ تہا حضرت نے حضرت شاہ
آفاق رضے اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ہم آپ کو خود سلطان الاولیا جانتے
ہین خلیفہ اعظم علیشاہ صاحب کہ بہت شوخ تھے بولے کہ آپکو اونسے کیا نسبت ہے
اونہون نے پچاس ہزار لچون اور شہدون کو باخدا کردیا تہا اور ہم مدت سے
خدمت مین رہتے ہین کبھی دل مین سوئی سی چبھہ جاتی ہے اوسپر میر
عیان علی صاحب کو جوش پیدا ہوا کہ اسی وقت تمام دہلی کے زن و مرد
مع اطفال جنین وغیرہ ولی کیے دیتا ہون اس ارادہ پر کہ خلاف حکمت الٰہی
تہا نسبت اون کی مستور ہوگئی میان عبداللہ شاہ صاحب طلب خدا مین
حضرت کے آستانے پر حاضر ہوے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا دو برس

خدمت شریف مین تبرک و تجریدتام رہکر فائز المرام ہوے دل سے حضرت
کے عاشق ہین وہ بچشم خود دیکھا ہوا یہ ذکر بیان کرتے ستھے کہ ایک شخص
حضرت کی خدمت مین آتے تھے اثناء راہ مین ایک ندی مین اونہون نے
گھوڑی ڈالدی اوس مین دلدل بہت تہی گھوڑی اوسمین غرق ہونے لگی
اونہون نے حضرت کو یاد کیا خدا کی شان وہ گھوڑی اوس دلدل مین سے
نکل آئی جب وہ حضرت کی خدمت مین آئے آپ حجرہ مین چادر اوڑہے
بیٹھے تھے آپ اونکو دیکھکر بولے کہ لوگ ہمکو تکلیف دیتے ہین اور اپنی پشت
مبارک دکھلائی نشان چار ون سم کا مع کیچڑ کے موجود تہا فقط اور ایسا ہی
ایک تذکرہ جہاز کا ہے کہ سمندر مین غرق ہوتا تہا آپ کی برکت سے سلامت رہا
حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص روم کے میرے پاس آئے وہ جنون کے
شاکی تھے ہم نے کہا تم اون سے ہمارا سلام کہدینا اونہون نے ایسا ہی کیا
وہ جن وہان سے چلے گئے یہ کرامت آپ کی اکثر شائع و مشہور ہے حضرت
نے فرمایا کہ اس مسجد مین جن تھے لوگون کو ایذا پہونچاتے تھے لوگ شکایت
کرتے تھے جب مین یہان آیا مراقبہ مین تہا کیا دیکھتا ہون کہ ایک جن آیا
پاؤن جن کے پہرے ہوتے ہین مینے کہا تم کون او نے کہا ہم جن ہین مرید
ہونے آئے ہین اوس نے بیعت کی پہر ہمنے کہدیا کہ خبردار اس مسجد مین
کوئی ایذا نہ پہونچائے جب سے کسی کو شکایت نہوئی حضرت نے فرمایا کہ
مین ایک روز مراقبہ مین تہا دیکھا کہ پریان آئین اور کہا کہ ہم جنون کی بیٹیان
ہین سب مرید ہوگئین حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ جیسے ذات ایک ہے
اور صفات بہت ہین ایسی ہی نسبتین بہی بہت ہین حضرت نے راقم کو قبل
حضوری خدمت کے یہ ذکر واسطے اطمینان کے تحریر فرمایا تہا کہ وقت شام
اسد اسد دل سے بے حرکت زبان سو بار اور لا الہ الا اسد لسانی سو بار
منشی سالک رام صاحب ارادتمند حضرت قبلہ اور نظر یافتہ خاص حضرت پیرومرشد

کے ہین اونہون نے ذکر کیا کہ حضرت نے فرمایا کہ دہلی مین ہمارے پاس پانچ روپیہ تہے ہمکو فکر تہی کہ وطن مین اپنی والدہ ماجدہ کو بہیجدین حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ نے مجہہ سے پوچہا کیا فکر ہے مینے عرض کیا تو آپنے فرمایا کہ لاؤ ہم بہیجدینگے بعد ازان مہینہ بہر کے بعد آپ نے خبر دی کہ وہ روپیہ تمہارے پہونچ گئے لیکن ہم اوسی وقت سمجہ گئے تہے بعد ازان گہر پہونچکر معلوم ہوا کہ اوسی شب خود اعلی حضرت نے دروازہ پر پکار کر وہ روپیہ پردہ سے دیدیے اور آپ کی والدہ صاحبہ سے کہدیا کہ تمہارے بیٹے نے بہیجے ہین مولوی سید محمد علی صاحب نے حضرت سے نقل کیا کہ صاحب حال اور صاحب مقام ہونا آسان ہے بانسبت ہونا مشکل ہے حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ تاجر کشمیر تہے ایک ایک لاکہ کا آپ کا خیمہ تہا طلب خدا مین حضرت قبلہ عالم کی خدمت مین حاضر ہوئے تمام اسباب اپنا راہ خدا مین لٹا دیا اور کمال تکمیل پر فائز ہوکر خلافت پائی حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ فنا و بقا کا نمونہ دنیا مین ہی جنت سے سامہنے ہی کے ایک بار حضرت پیر و مرشد نے خواب مین دیکہا کہ بہت خورش سے کہ ہجوم ملائکہ ہے اوسی اثنا مین ایک شخص مجرم کو گرفتار کرکے لائے اونمین سے کسی نے کہا کہ یہ مرید مولوی فضل رحمن کا ہے ندا آئی کیا وہ آفاقی اونہون نے کہا کہ ہان حکم ہوا کہ چہوڑ دو وہ چہوڑ دیا گیا پہر حضرت سے آپ نے یہ خواب بیان کیا اور بعد کچہ عرصہ کے اونہین صاحب کا آنا ہوا آپنے صورت دیکہکر اون کو پہچان لیا اور حضرت کو اونہین بتایا حضرت نے اون کو بشارت معافی کی اپنی زبان مبارک سے فرمائی ایک بار حضرت پیر و مرشد سے حضرت نے پوچہا کہ ہماری نسبت مین اور مرزا صاحب کی نسبت مین کیا فرق ہے آپ نے کہا کہ ایک بات مین آپ کو ترجیح ہے اور ایک بات مین اون کو آپ پر ترجیح ہے قرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپ کو زیادہ ہے اور

مرزا صاحب کے بہت سے خلفا تھے سو یہ ترجیح اون کو آپ پر ہے اسیر
حضرت نے سنکر فرمایا کہ جانے تھکہ سب دیدیا **ایک** بار حضرت نے شعر
پڑہے اوسپر ایک صاحب نے کہا کہ اسمین سکتہ پڑتا ہے آپ نے فرمایا کہ
ہمارے تخلّے سے جو سکتہ پڑتا ہے اور حضرت پیر و مرشد بہی شعر کو جس طرح
زبان پر آگیا پڑہ دیا کرتے ہین **حضرت** میان عزیز احمد صاحب اولاد امجاد
سے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اور داماد اعلی حضرت شاہ آفاق
قدس اللہ روحہ کے تھے اون کو بہی اعلی حضرت سے شرف اجازت تہا
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک بار محب قادر گنج جانے کا اتفاق ہوا
تو ریتا شاہ کے مزار پر واسطے فاتحہ کے گیا نسبت اون کی بہت قوی معلوم
ہوئی مجھکو کچھہ قرضہ دینا تہا تو معلوم ہوا کہ ریتا شاہ کہتے ہین کہ ہم نے تم کو
تین سو روپیہ دیے جب وہان سے مین دوسرے مقام پر پہونچا تو جسب
خواہش اسیر سے ظہور ہوا یہہ اور امعمولہ حضرت پیر و مرشد سے احقر کو پہونچے
کہ صبح کو یا حي یا قيوم سو بار اور الم اللہ لا اله الا هو الحي القيوم سو بار اور لا اله الا انت
سبحانك اني كنت من الظالمين سو بار اور بعد مغرب کے یا باقي انت الباقي
سو بار اور قرآن شریف اور دلائل الخیرات بہی آپ کے معمولات مین سے ہے
راقم کو حضرت نے سند حدیث شریف کی زبان مبارک سے فرمائی اور فرمایا
کہ مینے بہی مولانا اسحق صاحب سے سند نہین لکھوائی تہی زبانی لی تہی اور
راقم نے حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بہی کچھہ احادیث سنائی ہین **اول**
بار حضرت نے راقم کو قلب روح سر خفی اخفی سے ذکر کرنے کو فرمایا تہا اور
فرمایا کہ اشعار عاشقانہ بہت پڑہا کرو یہی ورد و وظیفہ ہے اور یہ شعر فرمائے
؎ ای خدای من فدایت جان من ✤ جملہ فرزندان وخان ومان من ✤
ای فدائے تو ہمہ کالائے ما ✤ وز برای لست ہو وہاے ما ✤ **راقم** نے
شکایت خواطر مین عریضہ لکہا تہا اوسپر حضرت نے یون تحریر فرمایا از فضل رحمن

سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ نزد حام و براے ہشاد عای حیر
می کنم حق تعالے لئے ظہور فرماید آمین و سواس الصمد بزرگان دین راشدہ اند
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پناہ می طلبیدند احیاء العلوم و قوت القلوب
وغیرہ مین مہلکات و منجیات بہت کچہ مذکور ہین اور ظاہر ہے کہ اصول حاوی
فروع ہوتے ہین لہذا اس دائرے مین اون کے اصول کا مذکور کیا جاتا ہے
توجس قدر اس دائرۂ نفی کو طے کیا جائیگا اوسی قدر دائرۂ اثبات مین
کمال پیدا ہوگا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

للراقم
فیضان تو اندر دل بی کینۂ ماست — عکس رخ روشنت در آئینۂ ماست
دولتمندان از ان ندارند خبر — این گوہر بے بہا بہ گنجینۂ ماست

اما بعد ــ این نسخہ قبول عام دارد + گنجینۂ فقر نام دارد + فیض بی سند
منظور نباشد ہیچ فن را اعتبار + تا لہ موزون کردیم از بلبل آمل رسید +
بیان سلسلۂ پیران کبار کا حاصل دعوت الی اللہ ہے بوسیلہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے کیونکہ خدا کو بواسطۂ آنحضرت صلعم کے پہچانا ہے اور آنحضرت
صلعم کے کمالات پر بواسطۂ پیران کبار کے راہ ایقان کہلی ہے **ف**
اصطلاح مشائخ مین صنعت اسے کہتے ہین کہ باطن مرید کا ہمرنگ پیر ہو جاتا
ہے کما قیل ــ من برنگ یار گشتم یار رنگ ما گرفت + اور یہ نسبت اول حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کو حاصل ہوئی ہے تو یہ عجب سیر عاشق در معشوق

اور سیر معشوق در عاشق ہے فافہم **لطیفہ** حضرت امام قاسم رضی اللہ عنہ فقہائے سبعہ مدینۂ منورہ سے ہین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے جد ابوالام تہے قول حضرت امام صادق کا ہے کہ ولدنی ابوبکر مرتین یعنے ولادت صوری جو اوس راہ سے ہے علاوہ اوسکے ازروے باطن ولادت معنوی بہی جمع ہوئی **نکتہ** اویسیت عبارت ہے فیض روحانی سے بغیر دریافت صحبت ظاہر کے جیسے حضرت اویس رضی قرنی کو آنحضرت صلعم سے فیض روحانی تہا اور بعض نے حضرت امام جعفر صادق اور حضرت سلطان العارفین کی صحبت کا بہی ثبوت دیا ہے جیسا کہ ملاقات حضرت حسن بصری اور حضرت مرتضے علی کرم اللہ وجہہ کی بدلائل ثابت کی ہے واللہ اعلم **معرفت** نفے اثبات کا ترجمہ تو رجوڑ طریقہ خواجگان ہین ذکر جہر کا معمول تہا بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے ذکر جہر کو ازروی عمل بعزیمت کے ترک فرمایا اور اللہ تعالی سے آپ نے طریقۂ اقرب الطرق اور آسان چاہا تہا موافق آپ کی مراد کے اودہر سے الہام ہوا آپ نے جذب کو حضرت سلطان العارفین رضی کے اور سلوک حضرت سید الطائفہ رضی کا عجب لطف سے جمع فرمایا ہے **فیض** حضرت محبوب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اکابر امت آنحضرت صلعم سے ہین ترویج اسلام واحیای شریعت جو آپ سے ہوا اظہر من الشمس ہے آپ نے طریقت اور حقیقت کو خادم شریعت فرمایا ہے اور شریعت کے تین جزو فرمائے علم اور عمل اور اخلاص اور لکہا ہے کہ اخلاص بغیر سلوک طریقہ صوفیہ کے حاصل نہین ہوتا اور بعد انکشاف توحید وجودی کے آپ کو توحید شہودی ظاہر ہوئی اور پہر مباینت کلی کے مقر ہوئے ہین چنانچہ فرماتے ہین ؎

خلق را روئے کے نماید او ✿ در کدام آئینہ درآید او ✿ اور حضرت محی الدین ابن عربی رضی کے باب مین یہ آپ کی تحریر ہے کہ از مقبولان بنظر مے آید منکر او درخطر است اور آپ مجتہد علم کلام تہے لہذا ذات وصفات مین تحقیق جدید رکہتے ہین اور

نفقہ مین آپ کا مذہب حنفی تہا آپ نی بادشاہ کو سجدہ نہ کیا اور موافق اوسکی
باتین نہ کہین لہذا بموجب سنت انبیا علیہم السلام کے دو برس قید رہے پہر
بادشاہ نے باعزاز تمام بلاکر رخصت کیا ف حضرت خازن الرحمۃ وحضرت
ایشان رضے اللہ تعالی عنہا یہ دونون صاحبزادۂ عالی شان حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
کے ہین حضرت خازن الرحمۃ کو آپ نے مقام خلت کی بشارت دی تہی اور
حضرت ایشان کو منصب قیومیت عطا فرمایا اور حضرت ایشان نے اپنے
خلف الصدق حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند رضے اللہ عنہ کو بشارت اوس منصب
عالی کی فرمائی تہی اور اون کے بعد حضرت قبلۂ عالم زبیر رضے اللہ عنہ کو وہ
منصب حاصل ہوا لطیفہ حضرت شاہ گل رضے اللہ عنہ مرید اور خلیفہ
اپنے والد ماجد حضرت خازن الرحمۃ کے تہے اور بار دیگر آپ نے سلوک
حضرت ایشان اپنے عم بزرگوار سے کیا تہا اور شاہ گلشن رضے اللہ عنہ جو
پیر صحبت حضرت خواجۂ ناصر عندلیب علیہ الرحمۃ کے تہے وہ خلیفہ حضرت شاہ
گل کے تہے یہ شعر حضرت شاہ گل کا ہے ؎ در گل از روی تو یک گونہ اثر
یافتہ ایم ✽ بلبل از بوی تو خورشید خبر یافتہ ایم ✽ نکتہ حضرت خواجۂ محمد ناصر
رضے اللہ عنہ کو روح پر فتوح حضرت امام حسن علیہ السلام سے نسبت خاصہ
اہل بیت نبوی حاصل ہوئی تہی لہذا طریقۂ جدید اون سے پیدا ہوا معارف
اور اسرار اس طریقہ کے علم الکتاب مصنفہ حضرت خواجہ میر درد رضے اللہ عنہ
اور نالۂ عندلیب مصنفہ حضرت ناصر قدس اللہ سرہ مین مذکور ہین حضرت
میر درد نے بعد بیان مقامات مجددیہ کے ایک مقام جدید محمدیت خالصہ کا تحریر
فرمایا ہے جو اون سب مقامات کو محیط ہے اور قرب امامت وسیادت
اون کی زبان وقلم سے بیان مین آیا ہے ؎ چہ خوش گفت دانا کہ دانش
بسی ست ✽ ولیکن پراگندہ باہر کسی ست ✽ معرفت نقل ہے کہ حضرت شاہ
غلام علی صاحب علیہ الرحمۃ نے ذکر فرمایا کہ ایک عارف نے بعد وفات اپنے استاد

کے اون کے مزار پر توجہ باطن اور القائی انوار کرنا شروع کیا تاکہ اوستاد کا
حق شاگردی ادا ہو اوستاد مزار سے نکل آئے اور زجر سے کہا تو جانتا ہے کہ
راہ قرب خدا کی یہی ہے جو مینے حاصل کی ہے جس راہ سے کہ مین مقرب
بارگاہِ الٰہی ہوا ہون تو اوسے کیا جانے **اصل** اصول رابطہ مرشد کا مرتبہ
سے ہے کہ بقدر رابطہ مرشد کے مرید کو کمال حاصل ہوتا ہے لہذا اصول
طریقہ حضرات کے اس اصل کی تفصیل ہین فافہم **فیض** لوگ جو احادیث
کتب مشہورہ حدیث مین نہین پاتے صرف اس وجہ سے اون کو موضوع
کہنے لگتے ہین سو یہ بڑی خطا ہے کیونکہ اگر وہ فے الواقع آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا ارشاد ہے تو انکار اوس کا سخت بے ادبی ہے اور اکابرات
جو ظاہر و باطن کے جامع تھے اگرچہ بے روایت معنعن حدیث کو نقل کرین
وہ کیونکر موضوعات لکھہ سکتے ہین **ف** جیسے کہ صحابہ کبار کو صحبت جسمانی تھی
اولیاء اللہ کو صحبت روحانی آنحضرت صلعم سے حاصل ہوئی ہے لہذا تمام
صحابہ کبار بسبب اوس شرف خاص کے تمام امت سے افضل ہین **لطیفہ**
حضرت سید آدم بنوری علیہ الرحمۃ تین روز حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کی صحبت
بابرکت مین رہکر رتبہ کمال و تکمیل پر فائز ہوے لیکن یہ تاثیر اہل نسبت کسی
مین نہین اب اون اکابر کی یادگار ہمارے حضرات ہین ذٰلک الفضل من اللہ
نکتہ قرآن و حدیث مین فیض کو سکینہ سے تعبیر کیا ہے اور حلق الذکر احادیث
سے ثابت ہین **معرفت** حضرت مجدد رضے اللہ عنہ تسلیک لطائف خمسہ
عالم امر کی جدا جدا فرماتے تھے حضرت ایشان نے واسطے سہولت کی بعد
قلب کے توجہ لطیفہ نفس پر شروع فرمائی کہ اوس کے ضمن مین اور لطائف
کو بھی فنا و بقا حاصل ہوتے ہے **حضرت** پیر و مرشد نے حضرت مرزا صاحب
کو خواب مین دیکھا اور بے تکلف باتین کین اوسپر مرزا صاحب نے فرمایا کہ یہ
لڑکا کس کا ہے بہت تیز معلوم ہوتا ہے اور کس نے تعلیم کی ہے اسی اثنا مین

حضرت تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ یہ لڑکا میرا ہے اور تعلیم حضرت شاہ
آفاق رح کی ہے یعنے فیض روحانی سے **فیض** نسبت اکابر نقشبندیہ نسبت
نرما اور دوستان خدا کی ہے لہذا تہذیب ظاہر و باطن مین امتیاز خاص
رکھتے ہین اور نسبت بزرگان قادریہ نسبت اراکین سلطنت ہے جس کا
ملک سے تعلق خاص ہے لہذا بے مدد روحانیت حضرت غوث اعظم
رضے اللہ عنہ کے کوئی اوس مقام پر نہین پہونچا کما تقرر حضرت مجدد
الف ثانی رضے اللہ عنہ نے آخر مکتوبات مین حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
کو نقیب اور اپنے کو نائب اون کا تحریر فرمایا ہے فافہم **ف** عظمت و جلال
معشوق باعث پیدا ہونے کمال آداب کا ہے اور مشاہدۂ جمال مین ایک
بے تکلفی خاص ہے تو یہی فرق نسبت قادریہ اور چشتیہ مین مکشوف ہوتا ہے
کما لا یخفے علی اہل النظر **لطیفہ** نسبت معیت کی اصل وہ معاملہ ہے حضرت
صدیق اکبر رضے اللہ عنہ کا کہ لا تحزن ان اللہ معنا **نکتہ** قرب شہادت بکمال
مدارج مشاہدہ ہے بے حیلولہ حجب کے **معرفت** قرب رفاقت حضرت
عثمان رضے اللہ عنہ کو حاصل ہوا ہے کہ لکل نبی رفیق و رفیقی فی الجنۃ عثمان
اصل اصول سلوک معاملہ ثنائی ہے تو ایک معاملات وہ ہین جن کا تعلق
اس عالم سے ہے جیسے انکشاف ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت اور
ایک معاملات اخروی ہین اولیاء اللہ کو اون معاملات سے اس عالم مین
بھی بہرہ ہے اور حضرت مجدد رضے اللہ عنہ کو الہام ہوا تہا کہ دنیا سے ترا آخرت
گردانیدم اور ایک وہ معاملات ہین جن سے متشابہات قرآنی اور مقطعات
کنایہ ہین سے مخدرات سرا پردہ ہائی قرآنی ٭ چہ دلبر ند کہ دل میبرند پنہانی ٭
واللہ اعلم **فیض** یہ فیض حضرت عثمان رضے اللہ عنہ کا تا قیامت باقی ہے
کہ قرآن شریف آپ کا جمع کیا ہوا ہے **ف** مراتب اولیا کتاب و سنت
مین بہت مذکور ہین چنانچہ ابرار اور مقربین اور سابقین اور علمائی راسخین

اور اخیار اور مخلصین اور ابدال وغیرہ اور اہل نظر ہر ذیل کی نسبت معلوم
کرلیتے ہین **ع** ہر گلے را رنگ و بوے دیگرست **لطیفہ** جو کلام اولیا
متشابہ واقع ہو اوس کا بہی انکار نہ چاہیے کہ حسن ظن کے خلاف ہے **نکتہ**
مشاہدۂ قلبی اس عالم مین باتفاق اہل ظاہر و باطن جائز ہے علم الیقین و
عین الیقین و حق الیقین مشہور ہے **معرفت** علم اخلاق جو ایجاد حکما ہے
اوسمین سے جو موافق کتاب و سنت ہو تو بہتر ہے ورنہ کچہ نہین **اصل نسبت**
وہی ہے جو اوس کی طرف سے ہے ۵ دزدیدہ فگندی بمن از ناز نگاہے
قربان نگاہِ تو شوم باز نگاہے **فیض** استقامت کا مرادی ترجمہ نباہ
کرنا ہے **ف** تطبیق درمیان اختلاف اکابر و اقوال اہل حق کے اگر نور
بصیرت اور قوت علم سے ظاہر ہو تو فبہا ورنہ متفق علیہ اہل اختلاف کا اختیار
کرنا طریقۂ احتیاط ہے فافہم **لطیفہ** کلام سے رتبہ دیدار کا بڑہا ہوا ہے
نکتہ کرامت ولی کی معجزہ اوس کے نبی کا ہے تو انکار اولیا منجر بکفر ہوتا ہے
حضرت پیرو مرشد نے فرمایا کہ ایک شخص حضرت گنج شکر رضے اللہ عنہ کا
خط حضرت سلطانجی رض کے پاس لایا آپ مراقبہ مین مشغول تہے اوس وقت
غیب سے ایک ہاتہہ خالی آپ کی بغل سے نمودار ہوا اوس نے وہ خط لیلیا
ف راہ اعتدال شریعت ہے فافہم **لطیفہ** کلام نفسی باطن ہے صفت
کلام کا اور حرف و صوت اوسکا ظاہر ہے فلا معارضۃ **نکتہ** سیر آفاقی یہی ہے
کہ اذکر اللہ عند کل حجر و شجر **معرفت** علم وہی ہے جس کے ساتہہ ایمان جمع ہو
اور ایمان وہی ہے جس مین شدت محبت ہو اور محبت وہی ہے جو منجر
بطاعت ہو **حضرت** پیر علی شاہ صاحب برادر حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب
علیہما الرحمۃ دونون صاحب خلیفہ حضرت محبوب خلاق شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ
کے تہے یہ مصرع حضرت پیر علی شاہ صاحب رح کا ہے آپ نے مراقبہ کے بعد
کیفیت مین فرمایا تہا **ع** یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے **فیض**

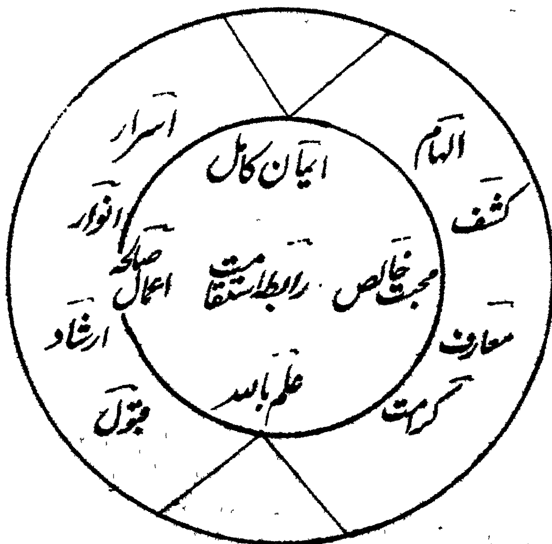
ادہر کی رسم و راہ یہی ہے کہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور ادہر سے رسم و راہ نزول فیض ہے کہ وانزل السکینۃ علیہم **ف** جملہ اہل طرق متفق ہین تہذیب قلب و نفس مین **لطیفہ** اذکار و اشغال ہر طریقے مین باوضاع مختلفہ ہین لیکن جملہ اہل سلوک متفق ہین آگاہی اور طرد غفلت مین سے یک لحظہ ذکوسے یار دوری + در مذہب عاشقان حرامست + **نکتہ** انس عبارت ہے اوس کیفیت لطیف سے جو عشق اور عقل کے اجتماع سے پیدا ہوتی ہے اور انجذاب عبارت ہے غلبۂ محبت سے سہ از عقل فرو گذر کہ در عالم عشق + او نیز غلام دل دیوانۂ ماست + **معرفت** غلبۂ عنصر آبی سے استغراق اور رقت پیدا ہوتی ہے اور عنصر ہوائی سے عاشق دم سرد بھرتا ہے اور آہ کرتا ہے اور عنصر آتش عاشق کے دل مین اور ہی گرمی رکھتا ہے **حضرت** کا ایک مقام پر گذر ہوا وہان ایک اندہا کنوان تھا حضرت نے اوسمین سے پانی طلب فرمایا لوگون نے کہا حضرت یہ اندہا کنوان ہے مدت سے خشک پڑا ہے آپ نے فرمایا بسم اللہ کر کے ڈول ڈالو خدا کی قدرت اوسمین سے پانی نکل آیا یہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے روبرو حضرت کے سنا **فیض** ادراک مناسب فیض ہے اور کشف کے لیے عیان ہونا ضرور ہے **ف** نور وجود خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین تو اگر یہ **معرفت** اہل کفر طریقت پر کہل جاوے بالاضطرار اسلام حقیقی مین فائز ہون **لطیفہ** لطف ہمکلامی قرآن شریف مین ہے اور نماز کو معراج المومن فرمایا ہے **نکتہ** معاملہ کوثر کا ظہور باطن مین یہی حلاوت ایمان ہے **معرفت** جہان دونو طرف سے محبت اور محبوبیت ہو تو کبھی غلبۂ محبت سے سخن ناتمام نکلتا ہے کہ وہی دونون اوس کو سمجھ لیتے ہین اور دوسرا نہین سمجھ سکتا مگر جو اوس معاملہ سے خبردار ہو ع عالم تمام یک سخن ناتمام اوست **حضرت** شاہ کمال کیتھلی رضی اللہ عنہ اکابر قادریہ سے ہین نقل ہے کہ آپ مقابر اور بیابانون مین

قدم توکل و تجرید پر سیاحت کیا کرتے تھے بعد چند روز کے جب آپ کو نحبت
آب و طعام کی ہوتی خدا کی قدرت سے وہین کوئی شہر پیدا ہو جاتا اور
اہل شہر آپ کو بہ تعظیم تمام اپنی منزل پر لیجاتے آپ وہان تناول فرماتے
رات کو وہان رہتے صبح کو نہ شہر کا نشان ہوتا نہ اہل شہر کا اور غلبہ حال سے
آپ جماعت نماز مین حاضر نہ ہوتے تھے ایک شخص کو اس وجہ سے دل
مین انکار پیدا ہوا وہ کسی حاجت کو صحرا مین گیا تھا اور وقت نماز بھی
تھا کیا دیکھتا ہے کہ ایک باغ اور حوض پانی سے لبریز ہے اور اوس کے
پہلو مین ایک مسجد مصفا ہے اور لوگ نماز مین ہین حضرت شاہ کمال امام ہین
نماز جماعت پڑھکر جب وہان سے نکلا تو حوض اور مسجد کسیکا نشان نہ تھا
یہ کرامت آپ کی دیکھکر انکار سے توبہ کی اور مخلصون مین ہو گیا **حضرت**
شاہ سکندر خلیفہ حضرت شاہ کمال کے تھے ایک بار آپ کو کوئی حاجت
پیش آئی برملا فرمایا جس کو کوئی فرزند مطلوب ہو آوے لوگ ہر طرف سے
بہت سے ہدایا لائے اور اپنی مراد کو پہونچے **معرفت** تذکرہ رد قضا کا
جو درباره شیخ طاہر لاہوری علیہ الرحمۃ کے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے صادر
ہوا آپ کے مقامات مین مذکور ہے اور آپ نے فرمایا ہے کہ مجھکو فوق مقام
رضا کے ترقی ہوئی فافہم **فیض** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مجھپر چالیس
برس سے اللہ تعالی جنت اور حور و قصور کو عرض کرتا ہے مین کبھی گوشۂ چشم
سے بھی نہین دیکھتا ع حور پر آنکھ نڈالے کبھی شیدا تیرا + سب سے بیگانہ
ہے اے دوست شناسا تیرا + **لطیفہ** دل سے آنکھ تک طے کرنے کے
واسطے اذکار و اشغال ہو آداب و اخلاق کا برتاؤ بہت مفید ہے **نکتہ** ظاہر
نفی و اثبات تقوی اور طاعت ہے **معرفت** اکثر اعتراضات اہل انکار کے
کمالات اولیاء اللہ پر بسبب نافہمی نسبت حقیقت و مجاز کے ہین فافہم
حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایک دھوبی حضرت گنج شکر رضی اللہ عنہ کا

انتقال کر گیا تھا منکر نکیر نے اوس سے سوال کیا اوس نے اپنی زبان پنجابی
مین کہا کہ فرِدُوا دہوبی آئی یعنی فرید کا دہوبی ہون بس وہ بخشدیا گیا

فیض آنحضرت صلعم نے اپنی جنت کو فرمایا ہے کہ لا فیہا حور و لا قصور
بل ربی ضاحک یہ حدیث نالۂ عندلیب مین نظر سے گذری ہے صورتو نمین
خوب ہونگی شیخ گو حور بہشت + پر کہان یہ شوخیان یہ نازیہ محبوبیان +

ف منشی سالک رام صاحب نے ذکر کیا کہ حضرت پیر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی ایک ہمن
مرید تھی لا الہ مین غائب اور الا اللہ مین موجود ہو جاتے تھے راقم نے حضرت سی واسطے
حضوری کے عرض کیا تھا آپنے ایک درود شریف بتلایا کہ ہر روز سو بار پڑہ لیا کرو
چنانچہ مکان پر آکر آپکی برکت سی وہ نعمت حاصل ہوئی **نکتہ** راقم نے حضرت پیر و مرشد کے
روبرو علم الکتاب مین سے کچھہ مقامات سنائے آپنے سنکر فرمایا کہ اگر توجہ ہے تو ایسی کتاب
لکھہ سکتا ہے راقم نے اس آپکے فرمانیکو محمول صرف آپکی عنایت پر کیا بعد ازان آپکی برکت
اور فیض نظر سے اسقدر حقائق اور معارف کہلے کہ بیان سے افزون ہین حیرت یہ ہے
کہ بیشتر اوس سی کتب سلوک و تصوف کی اکثر مقام سمجھہ مین بہی نہین آتی تہے چہ جای کہ
خود اتفاق تحریر تازہ کا ہو **معرفت** فیض سی حضرات کی راقم کو اصول کمالات نفسی نمایان ہوے
اس دائرہ مین مذکور ہوتی ہین اور دائرہ بالا مین بعض معاملات مشہورہ تحریر کیے ہین واللہ اعلم



حضرت پیرو مرشد نے راقم سے فرمایا کہ مجھکو مراقبے مین معلوم ہوا کہ تجھپر
ایسے مقامات کہلین گے جو پیشتر اس سے نہ کسی نے لکھے ہین اور نہ بیان
کیے ہین حضرت نے ذکر فرمایا کہ حضرت باقی باللہ رض کو بادشاہ نے تین لاکھ
روپیہ نذر کیا آپ نے اپنا قرض جو کچھہ تھا ادا کرکے سب کا سب حضرت
شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو دیدیا تاکہ صرف کتاب اور کفاف طالبعلمو
ہو حضرت پیرو مرشد نے ذکر فرمایا کہ ایک بزرگ گانون مین گذرے
ایک مقام پر اون کو انوار آلہی کا نزول معلوم ہوا اونہون نے جانا شاید
مزار کسی بزرگ کا ہے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ مزار نہین ہے ایک بوڑہے
نے وہان کے بیان کیا کہ ایک مولوی عبدالحق تھے یہان پر کتاب بانچا کرتے
تھے یعنی حضرت شیخ عبدالحق محدث علیہ الرحمۃ اظہار نعمت فقیر راقم نور الحسن
کو حضرت قبلہ و حضرت پیرو مرشد مدظلہما سے اجازت تقریری و تحریری دونون
طرح پر ہے شکریہ اون کے التفات اور نوازش کا کس زبان سے ادا کرے
جو ہمیشہ سے اس نالائق پر مبذول ہے اور منجملہ نعمائے عظیمہ بشارت درازی
عمر و کثرت ارشاد ہے جو آپ نے قلم اور زبان سے فرمائی ہے فالحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نسخہ حکمت ہے نافع باد یا رب العباد حضرت کو نوعمری مین
حضرت حیدر علیشاہ صاحب علیہ الرحمۃ خلیفہ اعلیحضرت سے حصول فیض ہوا بعد ازان آپ خدمت بابرکت
اعلیحضرت مین شرف یاب ہوے صلاح قرار پائی تہی کہ حضرت بجاے اعلی حضرت کے
سجادہ نشین ہون حضرت نے منظور نہین فرمایا اوس کے بعد حضرت حاجی
علاء الدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین ہوئے حضرت قبلہ عالم
رضی اللہ عنہ کے مشاہیر خلفاء مین سے یہ چار بزرگ ہین حضرت خواجہ محمد ناصر
عندلیب اور حضرت شاہ قطب الدین اور حضرت خواجہ عبدالعدل اور
حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ تعالی عنہم حضرت شاہ جمال قادری خلیفہ

حضرت شاہ قطب الدین کے تھے اور شاہ درگاہی صاحب خلیفہ حضرت
شاہ جمال کے تھے اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب فرزند حضرت شاہ
ولی اللہ دہلوی خلیفہ حضرت خواجہ عبد العدل کے تھے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم
حضرت مخدوم شیخ عبد الاحد رضی اللہ عنہ والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی
رضی اللہ عنہ کے تھے آپ کو ارادت و بیعت حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے تھی بعد ازاں اون کے خلف الصدق حضرت شیخ رکن الدین
سے اجازت و خلافت پائی اور امام رفیع الدین علیہ الرحمۃ جد ششم حضرت
مجدد رض کے خلیفہ حضرت مخدوم جہانیان رض کے تھے حضرت مصباح العاشقین
رضی اللہ عنہ کا سلسلہ طریقہ چشتیہ مین حضرت گیسو دراز علیہ الرحمۃ سے ملتا
ہے اور حضرت گیسو دراز خلیفہ حضرت چراغ دہلی رضی اللہ عنہ کے تھے یہ
شعر حضرت چراغ دہلی نے آپ کو فرمایا تھا ؎ ہر کو مرید سید گیسو دراز شد +
واللہ خلاف نیست کہ او عشقباز شد + رابطۂ مرشد عین محبت خدا و رسول
ہے عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان
من عباد اللہ لاناسا ماہم بانبیاء ولا شہداء یغبطہم الانبیاء والشہداء یوم القیامۃ
بمکانہم من اللہ تعالی قالوا یا رسول اللہ تخبرنا من ہم قال ہم قوم تحابوا بروح اللہ
علی غیر ارحام بینہم ولا اموال یتعاطونہا فواللہ ان وجوہہم لنور وانہم لعلی نور
لایخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس وقرء ہذہ الآیۃ الا
ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون اخرجہ ابو داود حضرت پیر و مرشد
مد ظلہ کہ خلف الصدق اور وارث اتم حضرت کے ہین منجملہ آپ کے فضائل کے
یہ ہے کہ آپ نے ابتدای پیدائش سی صحبت بابرکت حضرت مین تربیت
پائی ہے دوسرے یہ کہ تمام صحاح ستہ حضرت نے آپ کو درس فرمائی ہے
علاوہ اس کے بفحوای اہل البیت ادری بما فیہ آپ محرم اسرار اپنے پدر بزرگوار
کے ہین اور جس قدر آپ اون سے بے تکلف ہین ایسا کوئی نہین تعین مین

لطائف خمسہ بلکہ لطیفۂ نفس کے بھی اختلاف ہے لیکن تعین لطیفہ قلب کا زیر
پستان چپ متفق علیہ سب کا ہے ناسوت عالم اجسام ہے اور ملکوت عالم
ارواح اور جبروت عالم صفات ہے جو مقوم کل کائنات ہے اور لاہوت
عبارت مقام ذات سے ہے جو اوس کی اصل ہے اور معاملات اخروی
کتاب و سنت سے صاف ظاہر ہین فافہم تاویل متشابہات بعض اکابر نے
فرمائی ہے اور حضرت مجدد رضی اللہ عنہ علمای راسخین کو تاویل متشابہات
سے بہرۂ وافر فرماتے ہین اور وجہ کو ذات سے اور ید کو قدرت سے جو بعض
علمانے مراد لیا ہے آپ کے نزدیک مناسب نہین اور حروف مقطعات کو
اسرار خفیہ عاشق و معشوق مین سے فرمایا ہے حضرت پیر و مرشد نے ذکر فرمایا
کہ ایک بار روبرو حضرت کے تذکرہ ہوا کہ جب شاہ عالمگیر علیہ الرحمۃ نے بتخانہ
توڑکر مسجد بنانے کا حکم دیا اوس وقت ایک شاعر نے فی البدیہہ پڑھا ؎
ببین کرامت بتخانہ مرا ای شیخ ٭ کہ چون خراب شود خانۂ خدا گردد ٭٭
ناصر علی نے بمقابلہ اوس کے جو شعر کہا تھا وقت تذکرہ یاد نہ تھا جو مذکور ہوتا
حضرت کو ایسے اشعار خلاف شرع سننے کی تاب نہین آپ نے فی البدیہہ
شعر فرمایا تبرکاً تحریر ہوتا ہے ؎ ببین کرامت اسلام اسے غبی کافر ٭ کہ جای
کفر کند پاک برکت اسلام ٭٭ حاصل مراقبات فکر ہے جو طرح طرح سے ہر
طریقے مین کرتے ہین تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ ستین سنۃ اللہ یجتبی الیہ من یشاء
ویہدی الیہ من ینیب تو اجتبا یہی نسبت وہبی ہے اور ہدایت مشروط بانابت
ہے فافہم لطائف عشرہ کا سلوک رسمی جو شائع ہے صرف خانۂ علم مین ہے
لہذا بسبب عمل اور اخلاص اور اتباع سنت کے مقام عالی ہو جاتا ہے بعض
کے نزدیک مقامات سلوک کشفی ہین اور بعض ادراک سے بغیر کشف کے
فیض کو پاتے ہین بالجملہ وجود معاملہ متفق علیہ ہے اور قرائن اور آثار سے
اون کو معلوم کرتے ہین جنات عدن التی وعد الرحمن عبادہ بالغیب انہ کان

وعدہ ما تیا تو مشتاقان لقائے الٰہی اوس کے وعدے پر لوٹ ہین صحت
حال ثمرہ ہے طریقہ اختیار کرنے کا تصور شیخ وشغل برزخ جو رسم ہے قدما
سے اس طرح منقول نہین لیکن متفق علیہ تمام قدما اور متاخرین کا محبت مرشد
ہے اور ہمارے حضرات کسی کو تصور شیخ زبان مبارک سے نہین بتلاتے اور
اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رح بہی کسی کو نہین فرماتے تہے ایک بار راقم نے بذریعہ
عرضداشت کے دریافت کیا تہا اوس پر حضرت نے اس طرح تحریر فرمایا در
طریقہ ما تصور شیخ نیست بجز ذکر جنانی ولسانی در باب عمل بالحدیث و تقلید
مذاہب راقم نے تحریر کیا تہا اوس عریضہ پر حضرت نے اول یہ شعر لکہا ہے
ملت عشق از ہمہ ملت جداست ؛ عاشقان را ملت و مذہب خداست ؛ بعد ازان
تحریر فرمایا کہ ہمہ اولیاء اللہ عمل بحدیث شریف نمودہ اند و عامی کنم باتباع
احادیث مستقیم دار آئین تجدید طریقہ بہی دو طرح پر ہے مانند اجتہاد کے
یعنی ایک اجتہاد مطلق دوسرا اجتہاد فی المذہب فافہم **مقامات** سلوک
ہر طریقے مین اپنی اپنی عبارات اور معاملات مین مذکور کیے ہین چنانچہ سیر
الی اللہ و سیر فی اللہ و سیر من اللہ باللہ اور مقام جمع و فرق بعد الجمع وجمع الجمع
وتجلی افعالی وتجلی صفاتی وتجلی شیونات وتجلی ذات وغیرہ اور بعض اکابر کے
ملفوظات مین یہ دو مقام جدید نظر سے گزرے فردوس محبت وصحرای قرب
اور سلوک مین سو مقام بہی فرمائے ہین ستر ہوان اون مین سے کشف وکرامت ہے
ع اے برادر بے نہایت درگہیست ؛ ہرچہ بروے میرسی بروے مایست ؛
بالجملہ ظاہر و باطن قرآن وحدیث سے وہ سب حل ہو جاتے ہین فافہم
بعض نسبت سے ملکہ آگاہی مراد رکہتے ہین اور بعض کے نزدیک نسبت
ہر مقام کی جدا ہے اور بعض اہل نسبت نے تفاوت معاملات سے بعض اہل نسبت
کا انکار بہی کیا ہے چنانچہ بعض نقشبندیہ نے بعض چشتیہ کی نسبت ایسا کہا ہے
بالجملہ اصطلاح نسبت مخصوص اہل طریقۂ نقشبندیہ ہے اور سلاسل اولیا مین

اس اصطلاح کا مذکور نہیں ع خدا را با دل ہر بندہ رازیست + برادر کرم
قاری عبدالرحمن صاحب موصوف با وصاف حمیدہ ہیں اور حضرت سے اونکو بھی شرف اجازت حاصل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی سید الخلق محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم لا الہ الا اللہ عدۃ للقائہ اما بعد یہ رسالہ موسوم بہ نظر مرشد
مشتمل ہے بعض معانی حصن حصین پر قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدعاء ہو العبادۃ
ثم تلی وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ حقیقت دعا توجہ الی اللہ ہے اور نتیجہ اوسکا
قبول ہے فافہم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی
فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منہ یعنے ملاء اعلی میں
ذکر خفی اور حلقۂ ذکر دونون اس سے ثابت ہین فافہم وفی روایۃ الترمذی
ان رجلا قال یا رسول اللہ ان شرائع الاسلام قد کثرت علی فانبئنی بشئے
اتشبث بہ قال لا یزال لسانک رطبا من ذکر اللہ یہ ذکر لسانی ہے جو معمول طریقہ
ہے یقول اللہ عزوجل سیعلم اہل الجمع الیوم من اہل الکرم قیل من اہل الکرم
یا رسول اللہ قال اہل مجالس الذکر من المساجد یہ بیان مجلس ذکر کا مسجد میں
ہے ان خیار عباد اللہ الذین یراعون الشمس والقمر والاہلۃ والنجوم والاظلۃ لذکر اللہ
یہ تعمیر اوقات کی سند ہے اکثروا ذکر اللہ حتے یقولوا مجنون تو کثرت ذکر سے جذب
ہوتا ہے لیذکرن اللہ قوم فی الدنیا علی الفرش المھدۃ یدخلھم الجنات العلی فقر
ہو یا غنا بہرحال اوس کی یاد میں رہنا چاہیے اسئلک بنور وجھک الذی اشرقت
لہ السموات والارض وبکل حق ہو لک وبحق السائلین علیک بیان سے بحق فلان
کہنا جیسا کہ بزرگون کا نام لیتے ہین ثابت ہوتا ہے فافہم حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ
توکلت وہو رب العرش العظیم سبع مرات بعض مشائخ نے کہا کہ اگر کوئی ورد
وظیفہ نہ پڑھے بجز اس کے تو یہی کافی ہے لذۃ النظر الی وجھک والشوق الی
لقائک سے آمادہ گشتہ ام وگر امشب نظارہ را + پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را +
سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ ہمارے حضرات اکثر لوگون کو یہی کلمہ ارشاد

فرماتے ہین کہ مشتمل ہے منافع دارین پر من استغفر للمومنین والمؤمنات

کل یوم سبعا وعشرین مرة او خمسا وعشرین مرة احد العددین کان من الذین

یستجاب لہم ویرزق بہم اہل الارض حضرت پیرو مرشد نے یون پڑہنے کو فرمایا

اللہم اغفرلی وللمومنین والمومنات اذا کان جنح اللیل فکفوا صبیا نکم الخ تدبیر

منزل بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہے افضل الصلوٰة

بعد المکتوبة الصلوٰة فی جوف اللیل ؎ چون چتر سنجری رخ بختم سیاہ باد ٭ با فقر

گر بود ہوس ملک سنجرم ٭ تا یافت جان من خبر از ملک نیم شب ٭ صد ملک نیم روز

بہ یک جو نمی خرم ٭ واذا جلس للتشہد الخ تشہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا

مذہب حنفی مین ماخوذ ہے وان خاف من عدوا وغیرہ فقراءة لایلاف قریش

امان من کل سوء مجرب حضرت لوگون کو اکثر سفر مین پڑہنے کو فرمادیا کرتے ہین

وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی اس حدیث سے ندا بحرف یا ثابت

ہے فافہم لیس لہا دون اللہ حجاب حتی تخلص ایسے ہی حاصل ذکر کلمہ طیب

ہے ما قالہا عبد قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتے تفضی الی العرش ما اجتنب

الکبائر یہ فتح باب وصول الی اللہ کا بیان ہے اور اجتناب کبائر شرط فتح

باب ہے فافہم کلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ یعنے بحکم کن بے اسباب ظاہر

آپ کی پیدایش ہوئی اور بسبب رابطہ باطن آپ قال ابی فرماتے تے فافہم

من احب ان تسرہ صحیفتہ فلیکثر فیہا من الاستغفار للراقم ؎ نہ پوچھو رسم وراہ

عاشقان ای مدرسہ والو ٭ معافی کا انہین کے واسطے پروانہ آتا ہے ٭ یقول

اللہ سبحانہ وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسالتی اعطیتہ افضل ما اعطے

السائلین وفضل کلام اللہ تعالی علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ تو قرآن شریف سے

وصول الی اللہ بدرجہ اعلی ہوتا ہی کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی الجود والکرم والسلام علی رسولہ افصح العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وآلہ واصحابہ

محبت رکھے اور علما سے بے ادبی کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ہر مسلمان کو لازم ہے کہ فرض اور واجب نماز وغیرہ کی تعلیم کرین اور غفلت نہ کرین کہ علم دینی سے محروم رہنا حرام ہے **ف** ادب بیت الخلا جانی کا یہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور پاے چپ پائخانہ مین رکھے اور جس وقت باہر آوے پائے راست باہر نکالے اور غفرانک کہے کہ سنت ہے **ف** ہر مومن پر سنت ہے کہ مسواک پنج وقت کیا کرے ثواب بے شمار پاوے **ف** جس وقت خواب سے کوئی مسلمان اوٹھے ہاتھ دھو کر برتن مین ڈالے کہ امام احمد رح کے نزدیک پانی ناپاک ہوجاتا ہے اور امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مذہب مین اگر ہاتھ مین نجاست نہ ہو نجس نہین ہوتا ہے مگر بن دہوئے برتن مین ہاتھ نہ ڈالا چاہیے **ف** وقت وضو کے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا چاہیے کہ سنت ہے حنفی مذہب مین واللہ اعلم **ف** عورت کو بہتر ہے کہ جب خون حیض کا بالکل موقوف ہو ایک پارہ جامۂ خوشبودار کہ مشک سے مطیب ہو اپنی فرج کو اوس سے پاک کرے کہ فائدہ بہت ہوتا ہے اور نکہ اور عود کا فرج مین دہوان دے کہ بہتر ہے **ف** غسل کرنے مین اگر ذرا بھی کوئی موضع بدن کا خشک رہجاویگا پاک نہ ہوگا غسل کرنے والا غسل کرنے مین کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا اور تمام بدن مین پانی پہونچانا فرض ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو اگر احتلام ہووے اور تری پاوے غسل فرض ہے **ف** مستحب ہے کہ اگر ایکبار صحبت کی ہو اور پہر چاہے کہ جماع کرون وضو کر لیوے اور ذکر کو دہو ڈالے اسی طرح اگر وضو کرکے حالت جنابت مین کہاوے اور پیے یا سوئے کہانا وغیرہ درست ہے بے شک **ف** بدن جنب کا پاک ہے اور حیض کی حالت مین بہی حضرت عائشہ رض کا پس خوردہ پانی آنحضرت صلعم نوش کرتے تہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بڑا رتبہ ہے **ف** مسح موزہ کا درست ہے یعنی اگر موزہ

پہنا ہو وضو کرکے اور پہر دوسرے وقت وضو کرے تو اوپر موزہ کے پنجہ
تر کرکے مسح کرے مقیم کو ایک دن تک اور مسافر کو تین دن تک مسح کرنا
بدلے غسل قدمون کے درست ہے اور انکار اس مسئلہ سے حرام ہے واللہ اعلم
ف جس عورت کو حیض یا نفاس ہو تا وقتیکہ پاک ہوکر غسل نکرے مسجد
مین جانا حرام ہے اور اسی طرح جب مرد نے جماع کیا یا احتلام ہوا اوس کو
یا عورت جماع کی گئی بے غسل ان سب کو مسجد مین داخل ہونا حرام ہے
واللہ اعلم **ف** تصویر گہر مین رکہنا حرام اور بے غسل رہنا بہی حرام ہے
اور کتا بھی گہر مین نہ رکہا چاہیے مگر ضرورت ہو تو درست ہے واللہ اعلم
ف جب لڑکا دس برس کا ہو اوس کو پاس کسی عورت کے سونا درست
نہین مگر اوس کی جورو ہو واللہ اعلم **ف** اذان کے وقت اور مینہہ برسنے
کے وقت دعا قبول ہوتی ہے پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ اذان باآداب
سنے اور جو موذن کہے آپ بہی وہی کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے
واللہ اعلم **ف** مسجد مین وقت داخل ہونے کے سیدہا قدم رکہے اور بسم اللہ
کہے اور درود پڑہے اور دعا مانگے کہ سنت ہے اور وقت نکلنے کے اولٹا
قدم باہر رکہے اور اللھم انی اسالک من فضلک کہے اور جو کوئی مسجد مین بے ادبی
کرے یعنی مسجد مین کہانا پکاوے یا بے طہارت مسجد مین داخل ہو یا مسجد مین
جہوٹی باتین کرے یا ناچ رنگ اور ڈہول بجاوے مسجد کے اندر یا معاذ اللہ
مسجد مین نشہ کی چیز پیوے یا مسجد مین تہوکے یا اور حرام چیزین مسجد مین کرے
خدا تعالیٰ کا غضب اوس مرد و پر ہوتا ہے اور حاکم پر لازم ہے کہ ایسے
بے ادبون کو ذلیل اور رسوا کرے اور قید رکہے اگر توبہ کرین قید سے خلاص
کرے واللہ اعلم **ف** قبر پر سجدہ کرنا حرام ہے ہرگز نہ کیا چاہیے واللہ اعلم
ف نماز پڑہتے وقت آگے سے نمازی کے گذرنا حرام ہے اور اگر نمازی نے
ایک گز برابر لکڑی آگے اپنے کہڑی کی ہو تو لکڑی سے اوس طرف گذرنا

گناہ نہین اور بعض علما کے نزدیک اگر خط مثل خلال کے کرے تو بھی گذرنا
درست ہے واللہ اعلم **ف** اکثر علما کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی چیز نماز
کے آگے گذرے نماز نہین جاتی ہے اور جو حدیث مین ذکر خر اور خنزیر اور
یہودی اور مجوسی کا اور عورت کا آیا ہے محمول ہے اوپر مبالغہ کے کہ
بے ستری نماز نہ ادا کیا چاہیے واللہ اعلم **ف** رکوع مین تین بار سبحان
ربی العظیم آرام کہنا اور اسی طرح سجود مین سبحان ربی الاعلی کہنا سنت ہے
اگر جلدی کرے نماز مکروہ ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** دریا اور تالاب کے
کنارے کہ جگہہ ورود کی ہے یا راہ مین یا درخت سایہ دار کے نیچے جائے ضرور
پھرنے سے لعنت ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** جانورون کے سوراخون مین
پیشاب کرنا منع فرمایا تا کہ جانور نکل کر کاٹ نہ کھاوے یا کچھہ اور سبب ہو
واللہ اعلم **ف** جو پانی دہ دردہ ہو اور بہلے سے پاک اگر اوسمین نجاست
پڑجاوے کہ رنگ یا مزہ یا بو نجاست کی اوس مین پائی نہ جاوے پانی طاہر اور
مطہر ہے وضو کرنا اور غسل اوس مین درست ہے لیکن اوس مین پیشاب کرنا
منع فرمایا آدمیت سے باہر ہے کہ جس سے طہارت حاصل کرے اوس مین
پیشاب کرے اور نزدیک بعض علما کے پانی کنوون کا بھی پاک ہے اگر وہ
چشمہ دار ہون جب تک رنگ اور مزہ اور بو اونکی نہ بدلی ہو اس مسئلہ مین عام
لوگون کو آسانی ہے اور اگر رنگ یا مزہ یا بو بدلے تو تمام پانی نکالے یا دو سو ڈول
نکالے کہ پانی پاک ہووے واللہ اعلم **ف** جس وقت نام آنحضرت صلعم کا سنے
کوئی مومن اوسپر واجب ولازم ہے کہ صلی اللہ علیہ وسلم کہے اور اگر بار بار
سنے تو بار بار کہنا صلی اللہ علیہ وسلم مستحب ہے واللہ اعلم **ف** لازم ہے ہر
مومن کو کہ ہر روز ہزار یا دو ہزار یا اس سے کم غرضکہ جس قدر ہوسکے درود کا
وظیفہ کرے کہ حشر کو شفاعت آنحضرت صلعم کی حاصل ہو **ف** اللہم اجرنی
من النار سات بار بعد صبح اور مغرب کے کہا کرے ثواب بشیار پاویگا واللہ اعلم

ف نماز مین کسی طرف دیکھنا یا تشبیک اصابع کی یعنے داخل کرنا ایک انگشت بیچ ایک کے ممنوع ہے اور خلاف سنت کے کوئی حرکت کرنا موجب ناخوشی خدای تعالی کا ہے واللہ اعلم ف جماعت کی نماز کا بڑا ثواب ہے اور تنہا قصداً اور بے عذر پڑہنا حرام ہے واللہ اعلم ف امام کو مقابل وسط صف کے کہڑا کرو اور مقتدی برابر مل کر کہڑے ہووین واللہ اعلم ف امام کو چاہیے کہ نماز کی ارکان مین بہت دیر نہ لگاوے خلاف سنت کے کہ لوگ تنگ ہون اور نماز کو متوسط وقت یا اول وقت مین ادا کرنا بہتر ہے اور اگر کوئی شخص بے مرضی اور بے مزدوری کسی سے کام لیوے حرام ہے یا کسی مسلمان کا لڑکا یا لڑکی مول لیکر اوس کو غلام یا کنیز بنانا کسی طرح درست نہین اور اون کی بیع باطل ہے اسی طرح جو کافر مسلمانونکے عمل مین بود و باش رکہتے ہین اون کی بہی بیع درست نہین اگر کوئی ناخداترس خرید کرکے اون کو بندہ بناوے غضب الٰہی مین گرفتار ہووے واللہ اعلم ف بہوک بہت لگی ہو تو کہانا کہا کر نماز پڑہے اگرچہ جماعت قضا ہو جاوے اور حاجت پائخانہ وغیرہ سے فراغت کرکے جماعت پڑہے اور اگر دیکہے کہ وقت جاتا ہے ادا کرلے کہ قضا سے بہتر ہے واللہ اعلم ف جب سفر سے کوئی مسلمان آوے سنت ہی کہ مسجد مین جاکر دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرلے اور اگر مقدور ہو ایک بکرا یا اشتر یا گاؤ خدا کے نام پر ذبح کرے اور مسلمانون کو کہلاوے کہ مستحب ہے واللہ اعلم ف وضو اور غسل ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو تاکہ قطرات وہان کے اگر اوڑکے پڑین تو ناپاک نہ ہووے یہ شخص اسی طرح آب دست ایسی جگہہ کیا چاہیے کہ پاک ہو واللہ اعلم ف اگر رکوع امام کے ساتہہ پایا رکعت پوری ہوئی اور اگر سجدہ مین یا التحیات مین پایا رکعت پوری نہین ہوئی لیکن ثواب حاصل ہوا ایسی بعد سلام امام کے باقی نماز ادا کرے واللہ اعلم ف بعد دو سنت فجر کے اندک لیٹ رہنا بعض علما کے

نزدیک مستحب اور بہتر ہے واللہ اعلم **ف** جو حافظ با عمل ہو اوس کی تعظیم
واجب ہے واللہ اعلم **ف** محصول زمینداروں سے اوس قدر لیوے
کہ جس قدر زمین مین پیدا ہو اور وہ آباد رہین اور اگر برف باری ہو یا
خشک سالی ہو اور کہیتون مین پیدا نہ ہو ہرگز ہرگز کچھہ نہ لیوے کہ محصول
دیہات کا حق شرعی ہے حکم شرع سے محصول معاف ہے وقت خشک سالی
اور برف باری کے پس اگر کوئی حاکم ایسی حالت مین رعیت پر ستم کرے
یا زیادہ طاقت سے محصول لیوے ملعون ہووے اور حشر کو روسیاہ اور
امام عادل وہ ہے کہ جس کا معاملہ فیصل کرے اوس سے چہارم یا دستک
یا رسوم سرکاری نہ لیوے کہ یہ رسوم حرام ہین اور فاعل اون کا ظالم **ف**
چہپا کر دینا بہت ثواب رکہتا ہے واللہ اعلم **ف** امام سے پہلے کوئی رکن
نماز کا کرنا مقتدی کو حرام ہے واللہ اعلم **ف** وقت غروب آفتاب سے
طلوع فجر تک رحمت آلہی شب برات کو نزول ہوتی ہے اور دعا مانگنے
والون کی قبول ہوتی ہے **ف** شب برات کو چراغ قبرون پر روشن کرنا
یا آتشبازی چہوڑنا بدعت ہے ہنود سے مسلمانون نے سیکہا ہے کہ ہنود
دوالی کو چراغ جلاتے ہین اور بدعات کرتے ہین اسی طرح مسلمان بہی کرتے
ہین نعوذ باللہ منہا **ف** ہر مسلمان پر سنت ہے کہ ہر روز بقدر مقدور کے
اللہ کی راہ مین کہانا یا اور چیز دیا کرے اور اگر محتاج ہو ہر روز سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر زبان سے سو بار بحضور قلب کہا کرے کہ بجائے
صدقہ کے ہر اعضا کی طرف سے ہووے اور ثواب بے شمار پاوے اور
لوگون سے اچہے کام کا حکم کیا کرے اور بدکامون سے منع کیا کرے ثواب
بے عدد پاوے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو دو رکعت نماز دو گہڑی دن چڑہے
سے زوال کے ادہر تک بحضور دل ہر روز ادا کیا کرے کہ ثواب صدقہ کا حاصل
ہو اور یہی فضیلت نماز چاشت کی بہت ہے واللہ اعلم **ف** جس وقت خطبہ

جمعہ کا شروع ہو سب نمازی باادب امام کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنین اور خطبہ کی حالت مین کلام وغیرہ یعنی حرکت بیجا ممنوع ہے اور جو لوگ خطبہ کے وقت کلام یا اشارہ کرین نماز اون کی غیر مقبول ہوتی ہے اور پہلی صف مین داخل ہونا بہت بہتر ہے اگر جگہہ باقی ہو اور اگر نہین تو جس مقام مین جگہہ پاوے بیٹھہ جاوے **ف** بیمار ہو یا عورت ہو یا مسافر ہو یا غلام ہو یا لڑکا ہو ان پر نماز جمعہ کی فرض نہین اگر یہ پڑہین تو ثواب ہے **ف** جمعہ کے واسطے اگر مقدور ہو تو کپڑے بہتر پہنا کرے اور خوشبو لگایا کرے کہ سنت ہے واللہ اعلم **ف** پیغمبر علیہ السلام عید فطر کو پہلے تین یا پانچ خرمے کہا کر نماز کو جاتے تھے اور عید الضحی کو سنت ہے کہ کچھہ نہ کہاوے جب تک نماز نہ ہو چکے واللہ اعلم **ف** علما کے نزدیک اگر کوئی کسی میت کی طرف سے قربانی کرے تو درست ہے واللہ اعلم **ف** نشانون کا بکرا یا توپ کا یا شیخ سدو کا یا دریا کا کہ جس کو ذبح واسطے تعظیم غیر اللہ تعالے کے کرتے ہین حرام ہے نعوذ باللہ **ف** جو کوئی کسی آدمی کو یا جانور کو باندہ کے تیر اندازی وغیرہ کرے اوس پر لعنت آئی ہے اور اسی طرح مارنا موہنہ مین یا داغنا موہنہ مین جانور کے حرام ہے **ف** اگر کوئی مشرک یعنی بت پرست اگرچہ بسم اللہ اللہ اکبر کہکے ذبح کرے جب بہی حرام ہے اوس جانور کا گوشت اور بسم اللہ اللہ اکبر وقت ذبح کے فرض ہے اگر قصداً نہ کہے تو حرام ہے اور ذبیحہ عورت مسلمان اور لڑکی مسلمان کا درست ہے بشرطیکہ چارون رگین بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کے قطع کرین واللہ اعلم **ف** جادو کرنا یا اور کسی سے کرانا حرام ہے اور کفر ہے اور جادو اوس کو کہتے ہین کہ شیطانون یا جنون کا نام لینا اور اون سے پناہ مانگنا یا شیطان اور بہوت کے نام پر روغن آگ مین جلوانا یا بکرا اور جانور اون کے نام پر ذبح کرنا یا دینا ان افعال سے آدمی کافر ہوتا ہے نعوذ باللہ منہا واللہ اعلم **ف** اعتماد کرنا علم نجوم کا اور شگون بدلینا اور سعد و نحس کا اعتبار کرنا

رسوم کفر سے سب **ف** زر و سیم مین زکوٰۃ واجب ہو اور نہ زکوٰۃ دیوے تو
سارا مال ہلاک ہوتا ہے پس ہر مسلمان آزاد پر فرض ہے زکوٰۃ دینا دو سو روپیہ
مین پانچ روپیہ اسی طرح مال سوداگری مین اور زیور مین بہی فرض ہے
اس حساب سے سال بسال زکوٰۃ دینا اس کی تفصیل فقہ مین ہے **ف**
نذر کرنا سوای خدای تعالے کے کسی کی درست نہین مگر کسی بزرگ کا فاتحہ
کرنا یعنی کوئی چیز اون کی طرف سے خدای تعالی کی راہ مین دینا کہ اسکا
ثواب اون کو ہو تو بے شک درست ہے واللہ اعلم **ف** کافرون پر بہی
ظلم کرنا حرام ہے واللہ اعلم **ف** ظلم کرنا غلام لونڈی پر ہرگز درست نہین
اور اگر قصور کرین معاف کرے اور اگر موافق قصور کے ادب دیوے تو درست
ہے لیکن کہانے پہننے کی خبر لینا فرض ہے واللہ اعلم **ف** سجدہ کرنا کسی کو
شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین درست نہین اگر کوئی کسی کی قبر کا سجدہ
کرے تو وہ گنہگار ہوتا ہے اور کسی کے فعل کا اعتبار نہین جو مخالف شریعت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو اگرچہ وہ شخص صاحب کرامات ہو یا عالم موجب
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وہی حق ہے اور باقی ناحق واللہ
اعلم بالصواب **ف** جس کی سفارش کرے اوس سے کچھ نہ لیوے حق سفارش
کا لینا ممنوع ہے واللہ اعلم **ف** رشوت کہتے ہین اوس مال کو کہ حق کو
ناحق کردے حاکم یا قاضی مال لیکر اور اگر حاکم یا قاضی حق کو حق کرکے مال لیوے
جب بہی درست نہین ہے اور حرام ہے واللہ اعلم **ف** بادشاہ عادل جو
موافق شرع محمدی کے عمل کرے وہ داخل بہشت ہو **ف** کسی کی بات
کسی سے لگانا کہ اوس بات کے سننے سے فساد ہو حرام ہے اور ایسے شخص
کو نمام یعنی چغل بہی کہتے ہین واللہ اعلم **ف** دروغ کہنے سے بدبو آتی
ہے کہ فرشتون کو ایذا ہوتی ہے اس سبب سے دور بہاگتے ہین دروغ کہنا
واسطے صلح اور فساد دفع کرنیکے درست ہے اور باقی حرام واللہ اعلم **ف**

جن شخصون کا طریقہ ہے کہ جس کے پاس جاوین اونہین کے مزاج کے موافق
باتین کرین خواہ وہ باتین ناحق ہون پہر دوسرے پاس جاوین اسی طرح
منہہ دیکہی کہین ایسے لوگ بد ہین اور عذاب مین گرفتار ہونگے واللہ اعلم
ف تعریف نیک لوگون کی کرنا چاہیے اور بدکار کہ شرابی اور چور اور زناکار
اور ظالم ہون اون کی مدح حرام ہے ف جو شخص قوم کی طرفداری کرے
ناحق کام مین وہ شخص دین محمدی سے خارج ہے پس چاہیے کہ اپنی قوم
کو دوست رکہے اور اون کی طرفداری حق کامون مین کرے اور ناحق
بات مین اون سے بہاگے اگر نصیحت نہ مانین واللہ اعلم ف آدمی کو لازم
ہے کہ جس مکان مین خطرہ ہو کہ رات کو یا دن کو گر پڑیگا یا دب جاویگا یا اور
طرح ہلاکت کا گمان ہو تو ہرگز نہ رہے کہ گنہگار ہوویگا آدمی کو جان کے
حفاظت واجب ہے واللہ اعلم ف غرور سے بیچ حلقہ کے بیٹہنا حرام ہے
اور اسی طرح سے کسی کی طرف پشت دیکر بیٹہنا ممنوع ہے مگر بضرورت اور
اسی طرح کسی کی طرف قدم کرنا بہی مکروہ ہے واللہ اعلم ف عیب پوشی
بہت بہتر ہے واللہ اعلم ف دادرسی مظلوم کی حاکمون پر فرض ہے اور
سعی اور سفارش کرنے والے کو کہ واسطے خدای تعالی کے کسی کی سفارش
کرے بڑا ثواب اور اجر ہوتا ہے ف ہمسایہ اگر مفلس ہو بقدر مقدور کے
خبر لینا واجب ہے ف اگر کوئی طفل دو سال کے اندر کسی عورت کا شیر
نوش کرے اگرچہ ایک گہونٹ ہو تو وہ عورت اوس طفل کی ماں ہو جاتی ہے
اور اولاد اوس کی بہائی بہن مثل سگے بہائی بہن کے ہو جاتے ہین اور اصول
یعنی ماں باپ دادا دادی اور خالہ پہوپہی اوس عورت کے اس طفل پر حرام
ہوتے ہین واللہ اعلم ف بے بلائے دعوت کہانے کو جانا حرام ہے
اور بے اجازت کسو کی چیز مثل تماکو یا پان وغیرہ کے لینا حرام ہے اکثر یہ
عادت نالائق مردون اور عورتون کی ہوتی ہے نعوذ باللہ منہا پس بے خوشی

دل کے کسو سے کچہہ لینا ہرگز درست نہین واللہ اعلم بالصواب **ف** دعوت
قبول کرنا نکاح کے کہانے کی واجب ہے بشرطیکہ اوس مین حرام کا کہانا نہو
یعنی پیشہ ظلم کا اور سود کا اور پیشہ حرام کا مثل تصویر بنانے کے یا نجوم بتلانے
کے اوس طعام مین نہ لگا ہو اور دعوت سواے شادی کے بہی قبول کرنا
ضرور ہے واللہ اعلم **ف** جو طعام نام کے واسطے ہوتا ہے اوس مین کراہت
ہے **ف** مرد کو حال بوسہ اور مساس عورت کا یا عورت کو حال بوسہ
اور مساس مرد کا کہنا کسی سے درست نہین کہ قیامت کو بسبب اس بیحیائی
کے کہ حال جماع کا ظاہر کیا بہت عذاب پاوین گے واللہ اعلم **ف** جب
مسلمانون مین فساد ہو وسے صلح کرانا بڑا ثواب ہے اور مسلمانون مین فساد
کرانا بڑا عذاب کہ فسادی دوزخی ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** بیع اور شرا
خون کی اور مردار کی اور قیمت اوس کی کہانا حرام ہے اور بیع بلی اور سگ
کی حنفی مذہب مین حرام نہین ہے مگر بیع عقور کی منع ہے اور اجرت زنا کی
حرام ہے اور سود خور وغیرہ پر اور نیلا گودانے والے وغیرہ پر اور مصور پر
لعنت ہوتی ہے اور جس گہر مین تصویر ہوتی ہے اوسمین فرشتہ رحمت کا
نہین آتا ہے اور اسی طرح حرام ہے بیع شراب کی یعنی نشہ کے چیز کی سوداگری
حرام ہے اور اسی طرح جو جانور بے ذبح کیے مرجاوے یا کوئی بت پرست
ذبح کرے اوس کی قیمت لینا بہی حرام ہے اور اسی طرح سوداگری خوک اور
بتون کی حرام ہے نعوذ باللہ منہا اور چربی جانور مردار کی ناپاک ہے اور
قیمت اوسکی لینا نادرست اور اسی طرح کسب اور پیشہ گانے بجانے کا حرام
ہے اور اجرت کتابت کلام اللہ کی لینا درست ہے **ف** ایک درم بیاج
کہانا جانکر چہتیس زنا سے سخت ہے گناہ مین نعوذ باللہ ربا کہتے ہین زیادہ
لینے کو ایک جنس کی شے مین مثلا سونا اگر سونے سے بیع یا شرا کرے تو برابر
لیوے اور برابر دیوے اوسی وقت ذرا دیر کرنا حرام ہے اسی طرح چاندی

چاندی سے اگرچہ ایک سونا جید ہو اور دوسرا کھوٹا اسی طرح سے چاندی مین
بھی زیادہ لینا یا دینا حرام ہے مثلاً ایک روپیہ لکھنؤ کا ہو دوسرا گوالیار کا
اور وزن مین دونون برابر ہون بٹہ لینا اوس مین حرام ہے اور لینے والا
ملعون ہوتا ہے اسی طرح گندم بگندم اور اسی طرح جو بجو یعنی اگر ایک طرح کے
گیہون بُرے ہون اور دوسرے بہتر ہون برابر لیوے اور برابر دیوے
اسی طرح خرما بخرما برابر لینا دست بدست چاہیے اور اسی طرح نمک مین بھی
قیاس کیا چاہیے اور اگر سونے سے چاندی یا گندم سے جو لیوے تو زیادہ
لینا درست ہے بشرطیکہ ایک ہاتھ سے لیوے اور دوسرے دیوے
مگر قرض لینا گندم کا یا روپیہ کا درست ہے جب میسر ہو تب اداکرے لیکن
اگر قرضدار اپنی خوشی سے بعد اداے قرض کے ایک روپیہ کے بدلے دو
روپیے دیوے تو درست ہے بے شک کہ حضرت نے بعد ادائے قرض کے زیادہ
قرض سے دیا ہے واللہ اعلم **ف** جو کوئی جس کی اولاد مین ہووے اوسکی
قوم کا نام لیوے اگر اپنے باپ کو چھوڑکر غیر کو باپ اپنا کہے بہشت اوسپر حرام
ہے نعوذ باللہ **ف** حدیث مین آیا ہے کہ جو عورت مرد سے طلاق مانگے
بے ضرورت اوسپر بہشت کی بو حرام ہے واللہ اعلم اور عورت کو ماں بہن کہنا
حرام ہے اسی طرح جس سے کہ نکاح حرام ہو مثلاً عورت اپنی کو ساس یا بیٹی
وغیرہ نہ کہے نعوذ باللہ منہا **ف** عورت کو نامحرم مرد کے پاس تنہائی مین
خلوت کرنا حرام ہے کہ شبہہ ہوتا ہے کہ زنا نہ ہو جاوے اسی طرح مرد کو لڑکے
کے پاس بیٹھنا حرام ہے کہ شاید اغلام نہ ہو جائے نعوذ باللہ منہا **ف** کسی
حال مین ناف کے نیچے سے زانو تک کھولنا اور ظاہر کرنا درست نہین مگر
عورت یا کنیز اپنی سے حجاب کرنا ضرور نہین اور حالت غسل مین برہنہ ہونا
درست ہے بشرطیکہ کوئی آدمی غسل کرنے والے کا ستر نہ دیکھے واللہ اعلم
بالصواب **ف** نکاح کرنا سنت ہے اور اگر شہوت بہت ہو تو واجب ہے

اور نکاح یون کیا چاہیے کہ عورت کہے روبرو دو گواہ مسلمان کے یا عورت
کا وکیل کہے بسم اللہ الحمد للہ فلان عورت کو تیرے نکاح مین مین نے دیا بعوض
مہر دہ درم کے یا زیادہ اس سے پہر مرد کہے کہ بسم اللہ الحمد للہ قبول کیا اور
نکاح مین لیا مینے فلان عورت کو بعوض اتنے مہر کے نکاح ہو گیا اور تین بار
ایجاب قبول کرنا بہتر ہے واللہ اعلم **ف** شکر گزاری احسان کرنے والے
کے ساتھہ واجب ہے اور اگر ہو سکے تو اوس کا بدلا کرے والا اوس کے
حق مین دعا کرے **ف** اجرت دینے مین درنگ کرنا بے عذر حرام ہے
واللہ اعلم **ف** جو چیز بیع کرے اوس کا عیب ظاہر کر دے اگر مشتری
کی خوشی ہو تو لیوے والا پہیر دیوے اور دغا کرنا اسلام مین ہرگز درست
نہین کہ دغا باز ملعون ہوتا ہے واللہ اعلم **ف** دیکر کوئی چیز نہ پہیرے
کہ منع ہے مگر اگر عاریۃً دی ہو تو پہیر لے کہ جائز ہے واللہ اعلم **ف** بیع
کرنا انبہ یا میوہ وغیرہ کا جب تک قابل کہانے کے نہ ہو وین ممنوع ہے
اسی طرح جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوس کی بیع کرنا منع ہے **ف** مزدوری
نہ کدانے کی اور زیادہ کے مکروہ ہے مگر اگر بے شرط کچہہ دیوے تو لینا درست ہے
اور منع کیا اس سے کہ ایک شخص کا پانی ہو اور زمین اور دوسرا کہیت کرے
اور تہائی یا چوتہائی زمین والے کو دے واللہ اعلم **ف** جو چیز کسی کی
پڑی پاوے مالک کو تلاش کر کے حوالہ کر دے اور اگر مالک نہ ملے تو محتاج
مسلمان کو دے اور تفصیل اس کی فقہ مین ہے واللہ اعلم **ف** عورت کو
خلوت کرنا اوس مرد سے کہ اوس کے ساتھہ نکاح درست ہو حرام ہے اور اگر
باپ اور بہائی اور چچا اور ماموں وغیرہ محارم کو خیالات بد آوین اون کو
بچنا چاہیے اور عورت کو بے محرم سفر کرنا منع ہے واسطے خوف فتنہ کے
اس واسطے کہ غیر مرد کو ہاتہہ لگانا غیر عورت کو درست نہین اور راہ مین
حاجت ہاتہہ لگانے کی ہوتی ہے واللہ اعلم **ف** بندگی اور مجرا کرنا کہ اکثر

ہے محض بدعت ہے ترک کرنا چاہیے **ف** برتن چاندی سونے کا استعمال
حرام ہے اگرچہ سرمہ دانی ہووے واللہ اعلم **ف** چھوٹون پر رحم کرنا
واجب ہے اور ماباپ اور بڑے بھائی اور جو آپ سے بڑا ہو بشرطیکہ
مسلمان ہو اوس کی تعظیم اور آداب واجب ہے خصوصًا حاکمون اور عالمون
اور حافظون کی کہ نیک کار اور باعمل ہون **ف** دوستی کرنا اچھے لوگون
سے فرض ہے اور اون کے دیکھنے کو جانا بڑا اجر ہے اور بدون سے بغض
رکھنا فرض ہے اور اون سے دور رہنا ضرور مگر بہ ناچاری واللہ اعلم اللھم
انی اسئلک ان تغفرلی خطیئتی یوم الدین واملاء صدری من محبتک ومحبۃ
من تحبھم فی کل حین واحشرنی فی زمرۃ اولیائک المحبوبین آمین اللھم صل علی
سیدنا محمد واخوتہ من النبیین وعلی جمیع المومنین الی یوم الدین آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الرحمن الرحیم ذی الفضل العظیم والصلوۃ والسلام علی احمد المجتبی رسولہ الکریم و
علی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ **اما بعد** واضح ہو کہ یہ ذکر خیر مشتمل ہے نقل اجازت نامہ
وشجرۂ منظوم نقشبندیہ وشجرۂ خاندان قادریہ پر

نقل اجازت نامہ اعلیحضرت شاہ آفاق رح بنام حضرت قبلہ مدظلہ العالی مع مہر

فقیر محمد آفاق احمد
۱۲۰۰ھ

محب الفقراء المخلص الفضلا مولوی فضل الرحمن بعافیت باشند

بعد دعوات ترقیات ظاہر و باطن مطالعہ نمایند درین جوار فضل پروردگار خیریت و
صحت وعافیت آن محب الفقراء مدام مطلوب ورلیست کہ از حالات خیریت آیات
آن محب الفقراء اطلاع ندارد ازین باعث دل متعلق باید کہ ہموارہ بدست آیندگان

این بهمت از نامجات خیریت آیات دل را خرم می کرده باشند شما را اجازت است
که هر که در طریقهٔ علیهٔ نقشبندیه وقادریه داخل شود او را داخل نمایند و بدل متوجه
یاران باشند و محب علی را — توجه می داده باشند و پیوسته نویسیان حالات
باشند زیاده نور چشمان درازی عمر و حیات خوانند و بجمیع یاران و مخلصان فقیر
و یاران خود را دعا رسانند از میان عزیز احمد و عطا محمد و فدا محمد از جمیع صوفیان
خانقاه سلام شوق خوانند از اعظم علی سلام سنت الاسلام و مبارکباد خوانند از
اندرون دعوات خوانند

شجرهٔ پیران نقشبندیه رضی الله عنهم

خداوندا بحق سرور ما	محمد مصطفی پیغمبر ما	بحق حضرت صدیق اکبر
وفا پرورده ضمن پیمبر	بحق بحر علم و کان احسان	چراغ محفل اصحاب سلمان
بحق قاسم انوار صدیق	حقیقت محرم اسرار صدیق	بحق وارث صدیق و حیدر
خطابش صادق و نام است جعفر	بحق بایزید آن غوث بسطام	ز انوارش منور روم تا شام
بحق بوالحسن آن قطب عالم	سمی مرتضی شیخ مکرم	بحق بوعلی پیر طریقت
بهار فقر و عرفان و حقیقت	بحق شیخ ابویعقوب یوسف	جمال افزای ارباب تصوف
بحق خواجه عبدالخالق ما	کلید گنج حکمت کان معنی	بحق خواجه که عارف آمد
ز سر کنت کنزا واقف آمد	بحق خواجه محمود نامی	ولایت منصبی والا مقامی
بحق کاشف انوار عرفان	علی رامیتنی خواجه عزیزان	بحق خواجه بابا محمد
مشیخت پایهٔ ارشاد مسند	بحق آنکه نام او امیر است	مکمل عارف و کامل فقیر است
بحق خواجهٔ حق آشنائے	بهاء الدین طریقت پیشوائے	بحق قطب ارشاد زمانه
علاء الدین حقیقت آشیانه	بحق آنکه یعقوب است نامش	فروغ دیدهٔ عرفان مقامش
بحق ناصر الدین خواجه احرار	عبید الله نور چشم اخیار	بحق آنکه زاهد نام دارد
شراب معرفت در جام دارد	بحق شاه معنی خواجه درویش	بحق پیوسته وارسته از خویش

بحق خواجگی کو حق نشان بود
نگاہ حق نمایش ساقی ما
بحق خواجہ محمد الدین معصوم
ابو القاسم علیہ رحمۃ اللہ
بحق مشرق صبح ولایت
بفقر اندر علم و معرفت طاق
بحق پیر و مرشد احمد پاک
گرفتار خودم کن شاد گردان

بعالم یادگار خواجگان بود
بحق حضرت شیخ مجدد
کہ شہرت یافتہ از ہند تا روم
بحق آبروئی فقر و ارشاد
ضیاء اللہ سپہر باہدایت
بحق فضل رحمن قبلۂ جان
کہ آمد وارث سلطان لولاک
شہود خویش کن مارا کرامت

بحق خواجہ عبد الباقی ما
سمی مصطفی عالی محامد
بحق نقشبند آن حجۃ اللہ
زبیر آن قبلۂ اقطاب و افراد
بحق خواجۂ ما شاہ آفاق
کہ نامش میفزاید نور ایمان
بامدادش زخود آزاد گردان
بحال ما فگن چشم عنایت

الٰہی ظل او ممدود تر باد | پناہ او جہان را بیشتر باد

شجرۂ خاندان قادریہ

الٰہی بحرمت حضرت سرور عالم احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الٰہی بحرمت حضرت امیر المومنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ الٰہی بحرمت حضرت امام حسن علی جدہ وعلیہ السلام الٰہی بحرمت حضرت حسن مثنیٰ رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد اللہ محض رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ الجون رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید داؤد مورث رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ مورث رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید یحییٰ زاہد رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد اللہ رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید ابو صالح رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت غوث اعظم محبوب سبحانی حضرت سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد الرزاق رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شرف الدین قتال رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عبد الوہاب رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید بہاء الدین رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ الٰہی

بحرمت حضرت سید شمس الدین صحرائی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
گدا رحمن رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید شمس الدین عارف رضے اللہ عنہ
الٰہی بحرمت حضرت سید گدا رحمن ثانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت سید
فضیل رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت شاہ کمال کیتھلی رضے اللہ عنہ الٰہی
بحرمت حضرت شاہ سکندر رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت امام ربانی محبوب صمدانی
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت ایشان
عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم رضی اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند
رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت حضرت قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت
حضرت خواجہ ضیاء اللہ نقشبندی رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت شیخ المشائخ محبوب
خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضے اللہ عنہ الٰہی بحرمت قطب الاقطاب
مجدد دوران سیدنا و مولانا حضرت فضل رحمٰن مدظلہ الاعلی الٰہی بحرمت محبوب
الٰہی وارث جناب رسالت پناہی عالی مناقب مولانا و مرشدنا حضرت سید
احمد میان صاحب ادام اللہ فیوضہ مشرف بقبول خود کن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی حبیبہ سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اما بعد
یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **گلشن وحدت** متضمن اکثر اسرار سلوک و نسبت ہے
سر قطب الاقطاب عبارت ہے اوس فرد کامل سے جو منصب قطب مدار
و قطب ارشاد کا جامع ہوا اور لفظ مجدد اس حدیث شریف سے ماخوذ
ہے کہ ان اللہ یبعث فی ہذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا
امر دینہا تو آثار و انوار ان مناصب کے ہمارے حضرات سے واضح و
لائح ہین کما لا یخفے علی اہل النظر سر میان کرم علی صاحب مرید
خاص حضرت پیر علی شاہ صاحب نے اُن کے مصرع پر مخمس کہا
تہا ایک بند اوس کا تحریر ہوتا ہے ؎ زہد و ریاضت مین رہے

نہ آوہ کا منعرہ کرے ٭ سر یون سے ذکر وشغل کی دل او رجگہ یاد کرے ٭ بے
عشق کے کچہہ حاصل نہ ہو ہر چند سر مارا کرے ٭ عاشق جمال یار کا ہر لحظہ نظارہ کرے
یہ سب تفرجگاہ ہے ناظر وہی اللہ ہے ٭ سر مقامات عشرہ کا سلوک تفصیل
قدمائے صوفیہ نے کیا ہے اور بزرگان نقشبندیہ نے اجمالاً ضمن سلوک مین تجویز
فرمایا سر قرب طہارت اہلبیت کو حاصل ہوا ہے چنانچہ آیۂ تطہیر سے ظاہر
ہے سر لایسعنی ارضی ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المومن یہہ نزول
بے کیف ہے جو بزرگون نے فرمایا ہے سر نسبت کو اس سے مفہوم کرو کہ
مافاق ابوبکر بکثرۃ الصلوۃ والصیام ولکن لشئی وقر فی قلبہ سر خدا کا حاضر
وناظر جاننا موصل مقام احسان ہے کہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم
تکن تراہ فانہ یراک سر نسبت علمی وجہلی دونون طرح پر ہے سلطانجی رضنے فرمایا
بعض اولیاء اللہ کو اپنی ولایت کا علم ہوتا ہے اور بعض کو علم نہین ہوتا فافہم
سر دربار مین بہی حضوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوتی ہے سر
اوس قدر زمین روضۂ مبارک کی جہان جسد مبارک آنحضرت صلعم کا ہے علما
نے اوس کو عرش سے بہی افضل فرمایا ہے سر فیض افعال عرش سے آتا ہے کیونکہ
مجری تمام احکام کا عرش عظیم ہے اور افعال کے اصول اسما وصفات اور شیون
اور ذات آلہی ہے سر ایک حدیث مین تمسک قرآن اور اہل بیت کو فرمایا اور
دوسرے مین قرآن اور سنت کو فرمایا ہے تو اہل بیت آنحضرت صلعم کے سب
طریقۂ سنت پر تہے سہ عبارا تنا شتی وحسنک واحد ٭ وکل الی ذاک الجمال
یشیر ٭ سر آنحضرت صلعم نے فرمایا روز قیامت تمام نسب او رسبب منقطع ہونگے
مگر نسب میرا اور سبب میرا تو سبب مین اور امت بہی آگئی سر حجاب ظلمانی
اور نورانی کا بیان اس حدیث مین ہے کہ ان للہ سبعین الف حجاب من نور و
ظلمۃ لو کشفت لاحرق سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ سر ایمان کامل صدیقین کا
ہے کہ والذین آمنوا باللہ ورسلہ اولئک ہم الصدیقون اور شہدا مستغرق انوار ہین

کہ والشہداء عند ربہم لہم اجرہم و نورہم ؎ اذکار و اشغال و مراقبات کو
راہ مقربین اور کثرت صلوٰۃ و نوافل کو راہ ابرار بزرگون نے فرمایا ہے ؎
حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے یون تحریر فرمایا اللہ تعالیٰ شمار النسبت
کامل بخشد آمین ؎ منجملہ بشارات فرمودۂ حضرت پیرومرشد کے راقم کو بشارت
ہے علم سینہ کی ؎ بزرگان نقشبندیہ مراقبہ مین انتظار فیض کو فرماتے ہین تو مرض
مین انتظار فیض صحت کا اور عسرت مین انتظار فیض کشایش کا وعلیٰ ہذا القیاس
یہہ بہی داخل مراقبہ ہے ؎ ایک صاحب نے نقل کیا کہ حضرت نے اون کو
مراقبۂ اللہ معلم اینما کنتم تعلیم فرمایا ؎ حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ ایک بیمار کو
اعلیٰ حضرت شاہ آفاق رضؓ کی خدمت مین لائے آپ نے اوسکا مرض ایک
بکرے پر جو اوس وقت وہان موجود تہا ڈالدیا وہ بکرا گر کر مرگیا اور بیمار کو
فوراً صحت ہوگئی غلو نسبت مین آپ سے ایسا صادر ہوا ؎ اصل تعلیم ذکر
و اتباع سنت ہے اور تفصیل اوس کی مناسب ہر استعداد و وقت و
حال کے جدا ہے موافق تجویز مرشد کامل مکمل کے ؎ ایمان تقلیدی عوام کا
ہے اور ایمان استدلالی اہل ظاہر کا اور ایمان شہودی اہل باطن کا اور ایمان بالغیب
اخص الخواص کا ہی لہٰذا اس مناسبت عامہ سے باب افادہ و استفادہ مفتوح ہوتا ہے فافہم واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از ہر چہ می رود سخن دوست خوشترست ✽ اما بعد یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم
بہ **نقد وقت** ہے **توضیح** نالہ عندلیب مین تحریر فرماتے ہین دریاب کہ
مادامیکہ سیر سالک در مراتب آفاق می باشد کہ از دیدن صنعتہا مشاہدۂ صانع
می نماید او را داخل دائرۂ ولایت عامہ می دانند و چون از انجا ترقی کردہ بسیر
انفسی می در آید و نمونۂ جمیع آیات الٰہی و ظہور صفات و تجلیات ذات او
سبحانہ در آئینہ ظاہر و باطن خویش معاینہ و مشاہدہ می فرماید آنرا مقام ولایت
صغریٰ کہ ولایت اولیاست می خوانند و چون او را از سیر آفاقی و انفسی نجات

داده آیات مراتب الٰهیات که باقیات اند و داخل عالم آخرت اند مشهود و
مکشوفش می گردانند مقامش را در مرتبهٔ ولایت کبریٰ می شناسند که ولایت
حضرات انبیاست و چون درین ولایت هم که در و عروج دارد سیرش را بقدر
استعدادش کنانیده بمرکزش فرود می آرند یعنی که از نزول هم بهره بخشیده
او را از جمیع حقائق و دقائق و اسرار و حکمت مراتب الٰهیات و تمام مخلوقات
که عوالم علوی و سفلی باشند آگاه و باخبر می گردانند دران زمان او را بهره مند
از دولت کمالات نبوت می شناسند اگرچه منصب نبوت را بر ذات خاتم الرسالة
صلی الله تعالیٰ علیه وعلی جمیع اخوانه وسلم ختم شده می انگارند و این معاملات
عروج و نزول او را که تعلق بولایت کبریٰ و کمالات نبوت دارد ماورای سیر
دائرهٔ آفاق و انفس تعین دارند و حالا از تحقیق ولایت علیا که ولایت
ملا اعلیٰ ست چه بیان نماید که قرب شان رنگے علیحده دارد با نسبت معیت انبیا
و نسبت عینیت اولیا و نسبت خالقیت و مخلوقیت علما و نسبت محتاج و محتاج الیه
مومنین وغیره خاکیان هیچ مناسبت ندارد رباعی بعضے بخیال انفس و آفاق اند؂
بعضے بطریق علم و فن مشتاق اند؂ آنها که ازین و آن ندارند خبر؂ آئینهٔ راز
عالم اطلاق اند؂ تنبیه علم الکتاب مین تحریر فرماتے هین تادیب حضرت[له]
قبلهٔ کونین دامت برکاته منیر بود ند که آداب سلاطین و امرا بر اعضا و
جوارح ست که هر چند نوکران ایشان روبرو دست بسته ایستاده می باشند
و بظاهر تسلیم و سلام می کنند لیکن در دل شکوه و شکایت دارند و هرگز ادب
قلبی پیدا نکرده اند و آداب علما بر ظاهر هین بر زبان ست که چنان کلمه بر زبان
نمی آرند که خلاف شرع و عقائد باشد اما در دل هزارها شبهات و شکوک دارند
و اطمینان قلبی نه یافته اند و آداب فقرا بر قلب ست که خلوص و رسوخ و اطمینان
تام حاصل ست و مخلصان ایشان را اعتقاد دلی در خدمت ایشان می باشد
و چون زبان و دیگر اعضا توابع دل است بظاهر هم آداب از ینها فوت نمی شود

[له] یعنی حضرت خواجه محمد ناصر رضی ۱۲

بلکہ بکمال خوبی و غایت لطف سر انجام می یابد کہ لو خشع قلبہ لخشع جوارحہ و بشریت ست اگر بطریق سہو یا خطا در ظاہر قصورے ورادب ہم واقع شود بے ادبی دلی نیست وازراہ خباثت نہ بخلاف اہل خطا ہر کہ ہر چند تعظیم و تواضع نمایند وکلمۂ ناگفتنی بر زبان نیارند اما سراسر شرارت و نفاق ست ان اللہ لاینظر الی صورکم و اعمالکم بل ینظر الی قلوبکم و نیاتکم **ترجیح** قیام اور سجدہ کی ترجیح مین اختلاف ہے تو سجدہ کو مرتبہ قدم سے مناسبت ہے کہ الساجد یسجد علی قدمی اللہ تعالی اور قیام کو مرتبہ وجہ سے شان ما بینہما او راقرب ما یکون العبد فی السجود بیان قربت ہے نہ اظہار عروج نسبت فافہم و اللہ اعلم **توجیہ** ایکبار حضرت نے یہ اشعار پڑہے ؎ ترہوئی باران سے سوکہی زمین * یعنی آئے رحمۃ للعالمین * اوس بسنتی پوش کا اس جا ذکر آگیا * آم بہی بورا گیا اور مہو چہا * پہر فرمایا کہ آم نہین بورا یا بلکہ افسوس کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک سے مشرف نہوا اور حضرت پیر و مرشد نے اس کے معنی یون فرمائے کہ جوش محبت رسول مین آم بورا گیا یعنے دیوانہ ہوگیا **فائدہ** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ ایکبار سلطانجی چلے جاتے تہے ایک لڑکا حسین سامنے آیا آپ نے اوس کی پیشانی کا بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہے بعد اوان سب مریدون نے جو ہمراہ تہے بوسہ لیا لیکن حضرت چراغ دہلی نے نہین لیا آگے ایک مقام پر آگ روشن تہی سلطانجی نے آگ کا بہی بوسہ لیا کہ یہان بہی تمہارا جلوہ ہے یہان کسی مرید نے بوسہ نہ لیا مگر حضرت چراغ دہلی نے یہان بوسہ لیلیا **معرفت** راقم کو تفاوت مراتب صدیقین و شہداو صالحین کا منکشف ہوا جو سراسر مطابق آیات و احادیث کے ہے اور ان مقامات مصطلحۂ کتاب و سنت کو پہلے کسی نے اس طرح بیان نہین کیا ہے یہہ جدت از روی بیان کے ظاہر ہے اور از روی حقیقت تمام اہل اللہ ان مصطلحات کے مفہوم مین داخل ہین اور نسبت ہر ذیل کی جدا جدا فیض سے حضرات کے معلوم ہوئی

ے گر انجملہ از سعدی انشا کنند ٭ مگر وقت دیگر املا کنند ٭ رب زدنی علما **نکتہ**
ریتا شاہ کا ایک مرید پھر مانگ لکھاتا پھرتا تھا گنج مراد آباد مین آیا زمیندار او سکو
نقدی دینے لگے اونسے کہا نہین اسی اثنا مین حضرت مسجد کے باہر آئے
فرمایا کیا حجت کرتے ہو اوس نے کہا پھر مانگ لکھاتا ہون حضرت نے فرمایا
آؤ ہم لکھدین اور تحریر فرمایا ع تو وہ داتا ہے کہ سیری نہین دینے سے تجھے
لذت جود سے پھر مانگ سکہا یا مجھکو ٭ وہ مرید قدمون پر گرا اور کہا میری سیری
ہو گئی مین تو جانتا تہا کہ ہندوستان خالی ہے مگر نہین جب وہ اپنے پیر کے پاس
گیا تو صورت دیکھتے ہی اونہون نے کہا کہ مولوی مراد آبادی نے پھر مانگ لکھدیا
ہو گا ہے ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا **لطیفہ** تاثیر نظر مین کیا کلام ہے کہ العین
حق **تذکرہ** مولانا مولوی محمد علی صاحب نے فرمایا کہ مین اپنے مکان مین ایک
مقام پر خواب مین تہا آنحضرت صلعم کو دیکھا مجھکو مانند بچون کے کنار مبارک مین لیا
اور پیشانی پر بوسہ دیا جب بیدار ہوا تو دیر تک اوس مقام سے خوشبو آیا کی
اور مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مین نے اس مسجد مین حضرت مجدد اور
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ تشریف لائے اور حضرت غوث اعظم رض
نے مجھکو توجہ دی مولوی صاحب موصوف اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے ہین **نقل** ہے کہ اعلی حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے دو مرید تھے
پنجگانہ نماز کعبہ شریف مین پڑہا کرتے تھے **تصریح** رسائل راقم کے جو مکرر مطبوع
ہوئے ہر بار اصلاح عبارت بحذف و زیادتی الفاظ وغیرہ کرنا پڑی تا کہ ناظرین
کو شبہہ واقع نہو اطلاعاً تحریر کیا اور جو رسائل تحریر مین آتے ہین نظر فیض اثر
حضرات سے گذرتے ہین چنانچہ نقل ملفوظات وغیرہ مین جہان راقم سے غلطی
ہو گئی تھی موافق تصحیح فرمانے انتخاب کے مطبوع ہوئی وللہ الحمد **اشارت**
رسائل مولفہ راقم مین لفظ اعلحضرت سے مراد امام الطریقہ حضرت **شاہ محمد آفاق**
رضی اللہ عنہ اور لفظ حضرت و قبلہ سے مراد اون کے خلیفہ اعظم مولانا و سیدنا

حضرت فضل رحمن مدظلہ اور لفظ حضرت پیر و مرشد سے مراد اون کے
خلیفہ اور خلف الصدق حضرت سید احمد میان صاحب دام برکاتہ ہین فافہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم + الا حدیث دوست کہ تکرار میکنیم * یہ رسالہ راقم الحروف کا موسوم
نکات سلوک ہے نکتہ حضرت نماز وتر مین یہ قنوت پڑھتے ہین کہ اللھم اہدنی فی من ہدیت الخ
نکتہ روپیہ قرض کا حلال وطیب بلاشبہہ ہے لہذا حضرت بسبب کمال احتیاط
کے ہمیشہ قرض سے کہاتے ہین نکتہ حضرت نے پیغمبر کا ترجمہ فرمایا یعنی سندیسہ
لانے والے اللہ تعالی کی طرف سے نکتہ ختم حضرت مجدد رضی اللہ عنہ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ پانسو بار اور اول وآخر درود سو سو بار راقم کو حضرت
پیر و مرشد نے فرمایا نکتہ صلائے عام جس کتاب کا خلاصہ ہے وہ کتاب
حضرت نے سنہ بارہ سو چالیس مین لکھی ہے نکتہ حضرت نے حضرت پیر و مرشد
کو علاوہ صحاح ستہ کے موطا اور مشکوۃ کا بھی درس فرمایا نکتہ حضرت پیر و مرشد
نے واسطے کشف ارواح کے یہ ذکر فرمایا سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح
نکتہ حضرت تشہد مین رفع سبابہ نہین فرماتے اور حضرت مجدد سے بھی ایسا ہی
منقول ہے نکتہ حضرت اکثر سورۂ اخلاص سو بار پڑہنے کو فرماتے ہین اسکو
ناخواندہ لوگ بھی پڑہ سکتے ہین نکتہ حضرت نے فرمایا یہ وہ مسجد ہے جہان حضرت
غوث پاک رض اور حضرت نظام الدین اولیا رح آتے ہین نکتہ مولانا مولوی
محمد علی صاحب نے نقل کیا کہ حضرت لڑکپن مین یوسف زلیخا پڑہتے تھے اوس
وقت آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے فیض آتا تھا نکتہ دوسری بار راقم
حاضر خدمت حضرت کے ہوا اوسوقت ارشاد فرمایا تھا سورۂ کہف روز جمعہ
پڑہنے کو کہ اس مین فوائد بہت ہین اور چار رکعت بعد سنت عشا کے کہ ثواب
عبادت شب قدر کا اون مین ہے اور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر اور
فضیلت تہجد کی فرمائی اور اذکار صبح وشام اور وقت خواب کے اور ادعیۂ اخیر

حصن حصین کے اور مطالعۂ حدیث شریف کو فرمایا اور حضرت پیر و مرشد نے سو بار کلمۂ طیب پڑھنے کو فرمایا **نکتہ** حضرت بعد ادائے فرض جمعہ کے چھہ رکعت سنت پڑہا کرتے ہین اول چار پہر دو **نکتہ** حضرت بعد سلام نماز فرض کے اکثر یہ دعا پڑہا کرتے ہین اللھم انت السلام و منک السلام تبارکت یاذاالجلال والاکرام **نکتہ** حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ کسی زمانہ مین حضرت نے مثنوی فرمائی تھی اوس کا اول مصرع یہ ہے ؎ ای شہ آفاق شیرین داستان **نکتہ** حضرت نے ایک عریضہ پر راقم کے تحریر فرمایا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بے خبر دور قرب جانی را قرب مکانی درکار نیست **نکتہ** رسالۂ شہرۂ شہرۂ آفاق کو ایک صاحب مسجد شریف مین دیکھہ رہے تھے حضرت نے فرمایا یہ کیا دیکھتے ہو اونہون نے عرض کیا شہرۂ آفاق آپ نے فرمایا کہ اس کو رکھو ادب سے دیکھا کرو **نکتہ** میخانۂ عشق کو حضرت نے بدل پسند فرمایا اور حضرت پیر و مرشد سے پڑہوا کر سنا **نکتہ** رسالۂ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی کو حضرت نے اپنی زبان مبارک سے من اولہ الی آخرہ پڑہا اور باقی رسائل کو فرمایا کہ ہم نے سب دیکھہ لیے **نکتہ** یہہ اشعار راقم کے حضرت پیر و مرشد کو مطبوع ہوئے اکثر زبان مبارک سے پڑھتے ہین لہذا تحریر ہوتے ہین ؎

اوسکے آنے کا بندہار رہتا ہے دہیان	بیٹھے ٹہلاے او ٹہا کرتے ہین ہم
ایک بلبل ہے ہماری رازدان	ہر کسی سے کب کہلا کرتے ہین ہم
شاعری مد نظر ہمکو نہین	واردات دل لکھا کرتے ہین ہم

نکتہ حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی رض کعبہ مین جاکر نماز پڑہا کرتے تھے ایک مرید نے التماس کیا تا کہ آپکے ہمراہ وہ بھی حاضر کعبہ ہو آپ نے فرمایا یاحی یاقیم پڑہتا ہوا ہمارے ساتھہ چلا آوہ آپ کے ہمراہ روانہ ہوا سمندر پر اوس کو خیال آیا کہ صحیح پڑہنا چاہیے اوس نے یاحي یاقیوم پڑہا بس ڈوبنے لگا الغرض پھر اوسی طرح پڑہتا ہوا آپ کے ہمراہ بسلامت پہونچ گیا

وہان آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ تو نے زبان
صاف کی اور مین نے من کو صاف کیا **نکتہ** راقم نے یہ رباعیان اور قطعہ نظم
کرکے حضرت کی خدمت مین ارسال کیا تہا **رباعی** آنکس کہ ز رمز معرفت آگاہ ا ست
از روے تو اورا سوے حق راہ است ✤ چشم تو سواد نقطۂ بادارد ✤ ابروی کشیدہ
ء بسم اللہ است ✤ **رباعی** آنرا کہ خبر ز کوچۂ عرفان ست ✤ بر روی تو استوار
درایمان ست ✤ آیات الٰہی ست خط رخسارت ✤ روی تو مگر فاتحۂ قرآن ست ✤
قطعہ آن جان جہان چہ ذات دارد ✤ وان ذات چہا صفات دارد ✤
شک نیست بہ مصحف وجودش ✤ بسیار مقطعات دارد ✤ اس قطعہ پر حضرت
نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام علیکم ورحمۃ اللہ جزاکم اللہ خیرا مردمان را
تعلیم نمودہ باشند بعد ازان حضرت پیر و مرشد نے بہی اپنے دستخط سے مزین
فرمایا **نکتہ** ایک مجذوب دہلی مین تہا جب کوئی نعمت حاصل کرکے اودہر
سے گذرتا وہ سلب کرلیتا تہا حضرت دہلی سے آتے تہے وہان آپ نے وقفہ
کیا وہ مجذوب آیا اور اصرار کیا کہ مین تم سے کشتی لڑونگا آپ نے انکار کیا اور نے
نمانا آخرکار آپنے تین بار اوسکو پچہاڑ دیا یہ تذکرہ راقم نے حضرت پیر و مرشد سے سنا اور آپنے حضرت سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **مطلع قرب ہو وارد** آیۃ اللہ نور السموات والارض کے نکات و اسرار
مکتوبات حضرت ایشان رض و علم الکتاب سے ظاہر و باہر ہین راقم کو جو اشارات
نمایان ہوئے نور احمدی مین مذکور کیے **واردناله عندلیب** مین حقائق بعض
معاملات اخروی مانند حقیقت میزان و پل صراط وغیرہ کے مذکور ہے راقم
نے فیض سے حضرات کے حقیقت کوثر و جنت وغیرہ تحریر کی و للہ الحمد **وارد**
مقامات مکشوفہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و ولایات ثلثہ و کمالات نبوت و
رسالت و اولوالعزمی و حقائق الٰہیہ یعنے حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ
و معبودیت صرفہ و حقائق انبیا یعنے حقیقۃ ابراہیمی و موسوی و محمدی و احمدی ہے

اور مکاشفہ اخیر التعین ہے واللہ اعلم **وارد** کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لہذا حب کو تعین اول فرمایا ہے **وارد** بنا تمام اذواق و مواجید واحوال وکیفیات کی علم پر ہے تو جس طرح پر علم رنگین ہو جاتا ہے اوسی طرح کے آثار مرتب ہوتے ہین **وارد** حسن معاملت یعنی اچھا برتاؤ **وارد** کلام مین ایک آن وادا ہوتی ہے جس کو بجز اہل قرب کے دوسرا مفہوم نہین کر سکتا لہذا فہم بزرگان دین کا جو آنحضرت صلعم سے اقرب ہین زیادہ تر معتبر ہے **وارد** استقامت ظاہر و باطن نشان صریح قرب کا ہے **وارد** حکمت یعنی ترکیب دینا علم نافع کا مناسب وقت وحال واستعداد کے واللہ اعلم **وارد** وصول الی اللہ اور قرب آنحضرت صلعم کا ہر ذیل کے نسبت مین جدا ہے **وارد** سلوک حرکت علمی کو فرماتے ہین جو مقولۂ کیف سے ہے واللہ اعلم سے کیف وکم کو دیکھا اوسے بے کیف وکم کہنے لگے ؛ جب حدوث اپنا کھلا راز قدم کہنے لگے ؛ **وارد** صالحین وشہدا وصدیقین سب اولیاء اللہ ہین لیکن صدیقین اکابر اولیا ہین ان کو وہ بزرگ نہین پہونچتے **وارد** لقائی آلہی نماز مین ہے کہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون **وارد** اہل نسبت ایک دوسرے کی نسبت ادراک کر لیتے ہین کہ المومن مراۃ المومن **وارد** اقسام نسبت مثل نسبت توحید ونسبت محبت ونسبت معاملہ ونسبت معرفت وغیرہ بہت سے فروع جو اہل سلوک نے بیان کیے ہین **وارد** حضرت خلیل اللہ علی نبینا علیہ السلام نے حضرت جبرئیل سے اسم مبارک اللہ کا سنا بے اختیار ہو گئے اور تمام گھربار وغیرہ دینا منظور کیا یہی فنائے قلب ہے جو بزرگون نے فرمائی ہے اور حضرت اسمٰعیل کے ذبح کا فرمان صادر ہوا وہی مان لیا یہی فنائے نفس ہے پھر اللہ تعالی نے فدیہ مقرر کیا و فدیناہ بذبح عظیم **وارد** جمع اضداد مانند سکر وصحو وغیرہ کے ایسے ہے جیسے کہ انسان مرکب عناصر اربعہ سے ہے فافہم **وارد**

اہل سلوک کو خواب اور حالت مراقبہ اور بیداری مین زیارت انبیا و ملائکہ و اولیاء اللہ کی ہوتی ہے **وارد** ادراک جوہر عقل ہے لہذا غبی اور بلید الذہن کو کمتر ہوتا ہے **وارد** ملائکہ کو اللہ تعالیٰ سے نسبت مالکیت و مملوکیت ہے واللہ اعلم **وارد** جہل کو کمال معرفت فرمایا ہے کہ ما عرفناک حق معرفتک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین **اما بعد** یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **قوت ارشاد** ہے ابتدای ارادت سے کچہہ احوال گذشتہ کا بیان منظور ہے کہ آغاز سن شعور سے راقم نے نام حضرات کا سنا اوسی زمانہ سے اشتیاق زیارت دامنگیر دل تہا اور واقفان حال سے اون کا تذکرہ سنا کرتا تہا اور اوسی عرصہ مین اتفاق ارسال عرائض کا بہی ہوا چنانچہ آپ جواب شافی دستخط خاص سے فرمایا کرتے اور اکثر عالم رویا مین زیارات عالیہ سے مشرف ہوتا تہا چنانچہ ایک بار قبل حضوری خدمت حضرات کے زیارت سراپا بشارت محبوب خلاق امام الطریقہ حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے بہی بہرہ ور ہوا جس کا سمان ابتک آنکھون مین ہے اسی ذوق شوق مین ایک غزل بہی موزون کی تہی ؎

فدای شاہ آفاقم کہ از سیر بلند او | ورای انفس و آفاق می تازد سمند او
ہزاران بحر بے پایان بکام جان او ریزان | زبانش العطش گویان زہی ظرف بلند او
خدا جویندگان را بی تکلف می کشد بالا | رسا افتادہ بر بام شہود حق کمند او

یہ اشعار اوسی غزل کے ہین سخن مختصر پانچ برس کے قریب اسی اشتیاق مین صرف ہوئے اور اتفاق زمانہ سے اودہر جانا نہ ہوا جتنے کہ بمقتضاے سن جد وجد ایسے اسباب واقع ہوے کہ عقد راقم کا اطراف اودہ مین قرار پایا حضرت پیر و مرشد کی خدمت مین بہی اطلاع کی از روئے کمال نوازش و ذرہ پروری آپ خود تقریب عقد مین آئے بعد ادای رسم نکاح تین روز وہان رہکر آپ کے ہمراہ روانہ مرادآباد ہوا سندیلہ کی طرف سے جانے کا اتفاق ہوا جب

مرادآباد مین پہونچکر مسجد شریف مین ہم حاضر ہوئے حضرت پیر و مرشد نے
گھر مین جاکر آپ کو خبر کی اول شیرینی جو اوس وقت موجود تھی آپ نے ہمکو
بھیجی تبرکًا اوس کو بھی کہایا اوس کے بعد آپ گھر مین سے آکر حجرۂ شریف
مین جو متصل مکان اور مسجد کے داہنی طرف ہے رونق افروز ہوے راقم
ہمراہ حضرت پیر و مرشد کے دیدار پرانوار سے مشرف ہوا فرمایا کون ہے نام
عرض کیا ازروے الطاف و بندہ پروری آپ نے اوٹھکر معانقہ سے سرفراز
فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالی تجھکو اپنی محبت اور اتباع سنت دے پھر حضرت
پیر و مرشد کی خدمت مین ٹھیرنے کو ارشاد فرمایا آپ کی توجہات باطن سے
بھی مشرف ہوا سلطان الذکر پر توجہ فرمائی ذکر تمام لطائف سے محسوس ہوتا
تھا الغرض ایک شب دو روز رہکر رخصت کی نوبت آئی اثنائے راہ مین بیخودی
کی کیفیت پیدا ہوئی اور انجذاب محبت سے سینہ و دل لبریز ہوگیا اشعار
عاشقانہ موجب ترقی ذوق و شوق ہوتے تھے مکان پر آکر صبح و شام آپکی
طرف متوجہ ہوکر فیض یاب ہوتا تھا اور شب و روز آپ کی صورت پیش نظر
رہا کرتی تھی اور آگاہی کو اوس سے کمال قوت پہونچتی تھی جب دوسری بار
حاضر مرادآباد ہوکر قدمبوس ہوا حضرت مسجد کے کنارے تشریف رکھتے تھے
حضرت پیر و مرشد اندر مسجد کے تھے آپ نے اون کو آواز دی وہ بھی
تشریف لائے زیارت دونون حضرات کی ایک جا حاصل ہوئی ؎ بادۂ و
عشوۂ ساقی شدہ یکجا ہر دو ٭ ہوش را تاکہ بردیار بہ ازینجا ہر دو ٭ اوسکے
بعد حضرت صحن مسجد مین تشریف فرما ہوئے اور مراقبہ اور توجہ خاص فرمائی
راقم حضرت پیر و مرشد کے ساتھ آپ کی توجہ باطن سے سرافراز ہوا سینہ برکات
اور فیض سے معمور ہوگیا پھر الحمد للہ کہکر آپ نے آگاہ فرمایا مراقبہ سے فراغت
ہوئی اوس کے بعد توجہات عالیہ حضرت پیر و مرشد سے بھی مشرف ہوا اور
بشارت مقامات بھی فرمائی کہ سب طے ہوجائین گے اور بہت سے ملفوظات

اور فیض ارشاد سے حضرات کے بہرہ ور ہوا الغرض جب وہان سے رخصت ہو کر مکان پر آیا حالات انشراح وجمعیت وحضور شامل حال رہتے تہے اور موافق ارشاد کے شب و روز اشغال باطن و اعمال ظاہر بجالاتا تہا ایک درود فرمایا تہا اوس کی برکت سے وقت خواب دربار بہی دیکہا جس مین مجمع کثیر تہا دوسری بار خواب مین روضۂ مبارک جناب رسالت پناہ صلعم کا دیکہا اور حضوری جمال پاک وزیارت شیخین رضے اللہ عنہما سے بہی مشرف ہوا جو سرور اور احوال اوس وقت طاری تہا بیان اوس کا کس زبان سے کرے بالجملہ ایک عرصہ اسی طرح اشغال و اعمال سے معمور گذر گیا بمقتضائے استعداد عبارات وتذکرۂ مقامات سلوک کے دیکہنے کا بہی شوق تہا اور زبان پر بہی گفتگو رہا کرتی تہی حال وقال مین بسر ہوتی تہی لیکن کوئی وجدان منجر بہ عیان نہوتا تہا حسن اتفاق سے ایسے اسباب پیدا ہوے کہ بحسب التماس راقم کے حضرت پیرو مرشد مکان پر راقم کے تشریف فرما ہوئے اور اپنے قدوم میمنت لزوم سے مالامال فرمایا توجہات اور عنایات خاصہ مبذول کی بشارت مقامات بہی مکرر فرمائی کہ ہم نے تمکو سب دیدیے لیکن روبرو آپ کے اوس وقت تک کوئی انکشاف نہوا تہا التماس خدمت کیا تو فرمایا ہماری غیبت مین سب کہل جائیگا الحق کہ جب حجاب صوری آپ سے واقع ہوا مراقبات بہی بحسب معمول کیا کرتا تہا اور رابطہ باطنی بہی بہت غالب تہا چند ایام گذرے کہ وجدان درجۂ عیان پر پہونچ گیا اول تمام مقامات مسلوکہ طریقہ حضرات پیران کبار کے جیسا کہ معلوم اولوالابصار ہین منکشف ہوے اور اوسکے بعد اس قدر حقائق اور معارف اور اسرار کہلے کہ اوس کی تفصیل کو ایک دفتر چاہیے ؎ گر بر تن من زبان شود ہر موئے * یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد * انکشاف وحالات روزانہ بذریعۂ عرائض کے ارسال خدمت حضرت پیرو مرشد کرتا تہا آپ حضرت کو بہی دکہلاتے تہے اور علاوہ انکشاف مذکور کے حضوری

آنحضرت صلعم و زیارت اکابر بھی بطور عیان حاصل ہوئی جس کے بیان کے لیے فرصت درکار ہے این زمان بگذار تا وقت دگر ٭ سخن مختصر الی الآن راقم کو اتفاق حاضر ہونے کا خدمت حضرات مین دس بار ہوا اور چار بار حضرت پیر و مرشد بھی یہان تشریف لائے فالحمد للہ علی آلائہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ نغمۂ شہود مشتمل ہی انواع بیان پر فالحمد للہ الذی نور العالم بنورہ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الذی اظہر کمالاتہ بظہورہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحبابہ

نقل اجازت نامۂ پیری و مریدی

اجازت دادم
فضل حسن
عفی اللہ تعالیٰ عنہ



عزیز از جان راحت روح روان سید نور الحسن صاحب زاد اللہ عنایتکم

جناب اعلیٰ حضرت قبلہ عزیز از جان را اجازت زبانی نیز عطا فرمودہ اند لہذا بطور سند مزین بدستخط خاص نوشتہ می آید کہ در طریقۂ عالیۂ نقشبندیہ و قادریہ اجازت است بدین طور مرید کنند یعنی در طریقۂ حضرت شاہ محمد آفاق بیعت نمایند توجہ وغیرہ دادہ باشند

اگرچہ لیاقت ندارم من ہم اجازت عام دادم

احمد میان نقشبندی مجددی زبیری آفاقی بقلم خود

طریقہ چشتیہ مین بھی لوگ حضرت سے مرید ہوتے ہین صالحین و اصلان جنت مین جیسا کہ قرآن شریف مین ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر محبت خالص کا بیان قول حضرت صدیق اکبر کا ہے کہ من ذاق خالص حب اللہ استوحش عما سواہ تو جنت اور حور و قصور بھی ماسوا مین سے ہے فوق جنت عرش رحمن ہے اور ارواح شہدا قنادیل عرش مین رہتی ہین لہذا عروج اون کا بہت ہے جیسا کہ مناسب صدیقین

کے نزول ہے لہذا رو بخلق ہوتے ہین اہل عرفان پر حقیقت کلمہ وحقیقت صلوۃ
وحقیقت صوم وحقیقت حج وحقیقت زکوۃ بھی کہل جاتی ہے حقیقت نوحی و
حقیقت عیسوی بہی حقائق انبیا مین منکشف ہوتی ہے ہر ظل اپنی اصل
سے مستفیض ہے اور اصل اصل الاصل سے منتہای مراتب کونی و آلہی
ذات رب العالمین ہے کہ ان الی ربک المنتہی وسائل لازم عالم اسباب
ہین لطائف خمسہ اصول استعداد نوع انسان ہین فافہم ذکر لطائف
مفید یاد داشت اور وسیلہ آگاہی ہے کثرت مراقبہ سے انکشاف
ملک و ملکوت ہوتا ہے کما تقرر اولیاء اللہ کو شہدا کا مقام زندگی مین
حاصل ہو جاتا ہے موعود مومنین اون کا نقد وقت ہے قیومیت اسم
القیوم کی نسبت ہے فافہم سلطانجی نے فرمایا محبت صفاتی ہے اور محبت
ذاتی محبت صفاتی مین کسب کا دخل ہے اور محبت ذاتی محض وہب ہے
سلطانجی نے فرمایا ولایت ایمانی و عرفانی کو زوال جائز ہے ولایت
احسانی کو زوال نہین ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ + سلطانجی نے فرمایا
عشق اولیا کا اون کی عقل پر غالب ہوتا ہے حضرت خواجہ نقشبند نے
فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا فضل آلہی سے اور برکت سے عمل کرنے کے آیات و
احادیث پر اور اقتدا سے صحابہ کرام سے پایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا علوہمت
سے پایا اور حضرت مجدد نے فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا بقدر اتباع سنت پایا او
بعض اکابر نے فرمایا کہ ہم نے جو کچہہ پایا بدولت درود اور توجہ مجرد کے پایا اور
حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ فقیر نے جو کچہہ پایا غلبہ محبت پیران کبار سے
پایا بالجملہ اذا اراد اللہ شیئا ہیا اسبابہ حضرت خواجہ ناصر والدہ ماجدہ کی
طرف سے اولاد امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین اور آباو اجداد
کی طرف سے نسب حضرت خواجہ نقشبند رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے
رسالہ واردات درد مین فرماتے ہین سخن ست کہ باب ہدایت کشودہ نخست کہ فوائد خصوصی بیان نمودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہم صل علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ وبارک وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ شاہد غیب
ہے قال اللہ تعالی فی ذکر سلیمان علیہ السلام وکان نبیا ذا الملک والجبروت
وتفقد الطیر فقال مالی لا اری الہدہد ام کان من الغائبین لاعذبنہ عذابا
شدیدا او لاذبحنہ او لیاتینی بسلطان مبین اقول واللہ اعلم ان فی کل آیۃ
من آیات اللہ اسرار عجیبۃ کما ورد فی الحدیث وانما تظہر علی اہل الباطن فیرون
بنور الفراسۃ ما لا تدرک بالابصار الا ببصیرۃ القلب وانا اشیر الی نبذ منہا مما
علمنی اللہ سبحانہ بطفیل حبیبہ صلعم فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط بہ وجئتک
من سبا بنبا یقین فہکذا قلب الطالب یطیر الی عالم القدس بجناحی العلم والعمل
ویتفقدہ السالک این ہو فاذا رجع من مقام العروج نبئی عن النبا الیقین ما عاین
حقا انی وجدت امراۃ تملکہم واوتیت من کل شیء ولہا عرش عظیم کانت المراۃ
بلقیس اوتیت من المال والجمال حظا وافرا وجدتہا وقومہا یسجدون للشمس
من دون اللہ وزین لہم الشیطان اعمالہم فصدہم عن السبیل فہم لا یہتدون
الا یسجدوا للہ الذی یخرج الخبء فی السموات والارض ویعلم ما تخفون وما تعلنون
اللہ لا الہ الا ہو رب العرش العظیم ہکذا یشاہد القلب ملکوت السموات والارض و
من آیاتہ سبحانہ الشمس والقمر فاہل الحضور لا یلتفتون الیہما ولا یحبون الآفلین ویطلبون
اللہ تعالی خالصا مخلصا الذی فطر السموات والارض ویومنون بالغیب قال
سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین اذہب بکتابی ہذا فالقہ الیہم ثم تول عنہم
فانظر ماذا یرجعون فہکذا یذہبون الملائکۃ بصحف الاعمال الی حظیرۃ القدس قالت
یا ایہا الملا انی القی الی کتاب کریم وہکذا یلاحظ الصحف وفیہا ما صدر من الاذکار
والاعمال فی اشتیاق لقائہ سبحانہ انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الا تعلوا علی واتونی مسلمین وہکذا نزل القرآن العظیم وعنوانہ البسملۃ الا تعلوا علی اللہ
بالنفوس الامارۃ وکونوا مسلمین بالاسلام الحقیقی وہو صلاح القلب واطمینان النفس

قالت یا ایہا الملؤا افتونی فی امری ما کنت قاطعۃ امرا حتی تشہدون قالوا نحن
اولوا قوۃ واولوا باس شدید والامر الیک فانظری ماذا تامرین ولاحرج فیا نذکر
معاملۃ اللہ بالعباد ومعاملۃ العباد باللہ ما یطابق بہذہ الآیات وما ذلک الا
تشبیہ المعاملات لاتشبیہ اہل المعاملۃ تعالی اللہ عما یقول الظالمون علوا کبیرا فما
یناسب ہذا المقام ان الملأ الاعلی ممن یشہدون ویقطع الامر علی روسہم وہکذا
من عبادہ سبحانہ وتعالی قوم یشابہونہم بنفوسہم القدسیۃ وبتطہیرہ تعالی ایاہم
عن الرذائل البشریۃ فہم ینزلون منازلہم ویعامل بہم ما یعامل بالخواص من الملائکۃ
والقول فی ذلک لہ موضع آخر قالت ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوہا وجعلوا
اعزۃ اہلہا اذلۃ وکذلک یفعلون ہکذا سلطان المحبۃ اذا دخل فی القلب والقالب
جعل النفس الامارۃ بالسوء ذلیلا فی نظر المحب ویزکیہا بالانجذاب الی المحبوب
وانی مرسلۃ الیہم بہدیۃ فناظرۃ بم یرجع المرسلون قالت لامتحان سلیمان علیہ السلام
فارسلت الیہ المال واسباب الجمال فلما جاء سلیمٰن قال اتمدوننی بمال فما آتانی اللہ
خیر مما آتاکم بل انتم بہدیتکم تفرحون ورد فی الحدیث الغنا غنا النفس والمحب
یستغنی بالمحبوب عما سواہ ولا یلتفت الی الدنیا ولا یطلب الآخرۃ ایضا الا بشوق
لقائہ تعالی فقال سلیمان ؑ ارجع الیہم فلناتینہم بجنود لا قبل لہم بہا ولنخرجنہم منہا اذلۃ
وہم صاغرون قال ذلک بتائیدہ تعالی ایاہ وہکذا یتفاخرون اہل الولایۃ بسلطان
تعالی وسبحانہ ولا یعلم جنود ربک الا ہو قال یا ایہا الملؤا ایکم یاتینی بعرشہا قبل ان
یاتونی مسلمین قال عفریت من الجن انا آتیک بہ قبل ان تقوم من مقامک وانی
علیہ لقوی امین کان الجن تابعا لہ وکثیر من خلق اللہ واعطاہ اللہ الملک لا ینبغی
لاحد من بعدہ قال الذی عندہ علم من الکتاب انا آتیک بہ قبل ان یرتد الیک
طرفک کان ہذا رجل اسمہ آصف وزیر سلیمان کان عالما باسماء اللہ وتاثیر کلام
فلما رآہ مستقرا عندہ قال ہذا من فضل ربی لیبلونی اشکر ام اکفر ومن شکر فانما
یشکر لنفسہ ومن کفر فان ربی غنی کریم لا ینقص ملکہ بالعصیان ولا یزید بالطاعۃ

انما یرجع ما صدر من الانسان علیہ فان شکر اللہ واطاعہ باتباع رسولہ صلعم
فانما یرجع ذلک الیہ فیتقرب الی اللہ و مآلہ الجنات النعیم وان لم یشکر فانما
یرجع الیہ فیکون بعید امن اللہ و یدخل النار نعوذ باللہ منہا قال نکروا لہا عرشہا
ننظر اتہتدی ام تکون من الذین لا یہتدون قال ذلک لامتحان العقل
فان العقل نور فی الانسان یضیئی بہ سبیل الہدایۃ فلما جاءت قیل اہکذا عرشک
قالت کانہ ہو واوتینا العلم من قبلہا وکنا مسلمین ہکذا یشاہدون اہل الباطن
انوار العرش ولا سبیل الی ذلک الا بالعلم النافع وہو علم القلب وہذا مقام العالم
باللہ والسمع والبصر من آلات العلم وصدہا ما کانت تعبد من دون اللہ انہا
کانت من قوم کافرین ہذا حاصل مقام النبوۃ وہو الدعوۃ الی اللہ وتوحیدہ
قیل لہا ادخلی الصرح فلما راتہ حسبتہ لجۃ وکشفت عن ساقیہا قال انہ صرح ممرد من
قواریر قالت رب انی ظلمت نفسی واسلمت مع سلیمن للہ رب العالمین وہذا
ایضا کان لامتحانہا فعجزت عن الادراک واقرت بقولہا اسلمت انتہی ما اردنا
من الاشارات والقرآن بحر عظیم لا انفصام لاسرارہ شرفنا اللہ وایاکم بفہم رموزہ
ومشاہدۃ انوارہ وہذا انموذج ما ورد فی قلبی من برکات شیوخنا السادات
واما منافی الطریقۃ شیخ المشائخ غوث الزمان محبوب الخلاق حضرت شاہ
محمد آفاق الدہلوی رضی اللہ تعالی عنہ وخلیفتہ الاعظم فی ہذا الاوان
قطب الاقطاب ملاذ الشیخ والشاب سیدنا ومولانا فضل الرحمن مد اللہ ظلہ الاعلی
وخلفہ الصدق الذی ہو وارث لجمیع کمالاتہ وحامل لواء فضلہ وبرکاتہ مولانا ومرشدنا احمد اودام اللہ فیوضہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خیر الکلام کلام اللہ وخیر الہدی ہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ
حاصل کلام ہے۔ واضح ہو کہ راقم کی نظر سے جو کتب تصوف گذریں اور
کوائف مندرجہ ذیل جو مفہوم ہوئے کسی قدر تحریر کرتا ہے کہ منجملہ اونکے احیاء العلوم
اور کیمیائی سعادت تصنیف امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے اکثر مقام نظر سے گذرے

اپنے باب مین ایک دستور العمل اور روانی بیان مین ضرب المثل ہے لیکن طرز سلوک مناسب طریقۂ قدما کے ہے اور منجملہ اون کے قوت القلوب تصنیف ابو طالب مکی رحمۃ اللہ کی کتاب جامع ابواب متفرقہ کی ہے اوس کے بھی چند مقام سرسری طور پر کسی عرصے مین دیکھے تھے تذییل قدما کا طریقہ منتظم نہ تھا سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ اول مقنن قوانین طریقت ہوئے اور بعد اون کے اکثر صوفیۂ کبار نے اون کا اتباع کیا ہے انتہے اور منجملہ اون کے فتوحات مکیہ تصنیف حضرت ابن العربی رض کی اپنے باب مین بے نظیر ہے اوس کے بھی بعض مقام نظر سے گذرے بے مناسبت کاملہ کے اوس کا فہم دشوار ہے اور قوت علم رسمی سے حل کرنا لاحاصل اور تقلید اقوال توحید بے حال توحید اعتبار سے ساقط ہے اور منجملہ اون کے گلستان بوستان حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ کی عجب عام فہم خاص پسند ہے بوستان مین اپنے مرشد بزرگوار کا قول نقل فرماتے ہین ؎ مرا پیر دانای مرشد شہاب ✤ دو اندرز فرمود بر روی آب ✤ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ✤ دگر آنکہ بر غیر بد بین مباش ✤ اور منجملہ اون کے تصنیفات حضرت مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے خصوصاً نفحات الانس جو تذکرۂ مشائخ مین ہے اگرچہ بیان مجمل ہے لیکن بہت معتبر ہے ذکر پیران طریقۂ نقشبندیہ از حضرت بایزید بسطامی رض تا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رض جو اون کے پیر صحبت ہین بیان کیا ہے اور منجملہ اون کے تذکرۃ الاولیا تالیف حضرت فرید الدین عطار رح کی ہے مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہفت شہر عشق را عطار دید ✤ ما ہنوز اندر خم یک کوچہ ایم ✤ اور منجملہ اون کے مثنوی حضرت مولانا روم قدس اللہ سرہ کی مشہور خاص و عام ہے عیان راچہ بیان اوس کو بھی جا بجا سے مطالعہ کیا اسکے شروح اور حل اشعار بھی اہل علم نے تحریر کیے ہین مگر یہ ضرور نہین کہ وہی مراد متکلم ہو ہان موافق اپنی یافت و شناخت کے ہر ایک نے بیان کیا ہے اور منجملہ

اون کے رسائل طریقۂ نقشبندیہ سے رسالۂ قدسیہ بھی نظر سے گذرا حضرت
خواجۂ محمد پارسا خلیفۂ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے آپ کے ملفوظات
کی شرح فرمائی ہے اور فصل الخطاب بھی نظر سے گذری جس کا حوالہ
مکتوبات امام ربانی رضؓ مین دیکھا گیا اور منجملہ اون کے مکتوبات حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور مکتوبات حضرت ایشان قدس اللہ سرہٗ
آیت بینہ اون کے فضل وکمال پر ہے اور منجملہ اون کے کتب مستندہ طریقہ
مجددیہ مین سے حضرات القدس اور زبدۃ المقامات یعنی برکات احمدیہ
تالیف خلفا سے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کا مطالعہ کیا حضرت شاہ غلام علی
صاحب رضؓ نے خلاصہ ان دونو کتاب کا فرمایا ہے اور منجملہ اون کے روضۃ القیومیہ
کتاب مبسوط تالیف خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہ کی ہے ذکر مشائخ مجددیہ
تا حضرت قبلۂ عالم و خلفا سے آنجناب ہے لیکن بعض ملفوظات وغیرہ جو خلفا ری
حضرت مجدد رضؓ نقل فرماتے ہین یہ بزرگ اون کو بزیادتی صریح اور دعوی
افضلیت حضرات موصوف کا تمام مشائخ سلف وخلف پر روایت کرتے ہین
اگرچہ اکابر مجددیہ نے اظہار کمالات موہوبہ اور معاملات مخصوصہ اپنا بہت
کچھ فرمایا ہے لیکن دعوی افضلیت کا تمام قدما و متاخرین پر ثابت نہین باوجود
اس کے ہم کہہ سکتے ہین کہ بمقتضاے فرط محبت اون کو معذور رکھنا چاہیے
لیلیٰ را از دریچۂ چشم مجنون باید دید اور فہم بھی ہر ایک کا مختلف ہوتا ہے خصوصًا
معاملات باطن نازک تر ہین جسمین اکثر خواص حکم عوام رکھتے ہین اور یہ عذر صحیح بھی
ہم کر سکتے ہین کہ اکثر صلحا بمقتضاے المرء یقیس علی نفسہ و بحکم ظنوا المومنین خیرا
عمل کر رکھتے ہین تو جائز ہے کہ ناقلان اخبار کو ایسا ہی جان کر حکایات طولانی کو
تحریر کیا واللہ اعلم اور منجملہ اون کے رشحات عین الحیاۃ تذکرہ معتبر بزرگان
نقشبندیہ کا ہے لیکن بعض روایت بیا اوس کی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے
کلام کیا ہے اور منجملہ اون کے رسائل طریقۂ مظہریہ مانند رسائل سبعہ حضرت

شاہ غلام علی صاحبؒ اور مقامات مظہریہ نظر سے گذرے اور معمولات مظہریہ اور انفاس الاکابر وغیرہ تالیف شاہ نعیم اللہ صاحبؒ اور ارشاد الطالبین وغیرہ تصانیف حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور رسالہ کلمۃ الحق مولوی غلام یحیی صاحبؒ کا توحید وجودی و شہودی کے اعتقاد و مطابقت کے باب مین مع تقریظ حضرت مرزا صاحبؒ اور ہدایۃ الطالبین رسالہ حضرت شاہ ابو سعید صاحبؒ کا جو انکشاف مقامات سیر و سلوک مین تحریر فرمایا ہے نظر سے گذرا اور منجملہ اون کے نالۂ عندلیب تصنیف حضرت خواجہ محمد ناصرؒ کرامت عظیم الشان مصنف کی ہے بجز اس کتاب کے اور کوئی کتاب مبسوط تصوف کی بالاستیعاب اول سے آخر تک راقم کے مطالعہ مین نہین آئی اور عالم تحقیق مین اوسکی سیر سے بہت نفع پہونچا جزاہ اللہ تعالے عنا خیر الجزاء اور تصانیف حضرت خواجہ میر دردؒ مین سے علم الکتاب کا اکثر مطالعہ کیا لطف اون عبارات سادہ و پرکار کا بیان سے افزون ہے جیسے کہ حضرت ایشانؒ کی تحریر مؤید بیان حضرت مجدد قدس اللہ روحہ کی ہے ایسا ہی تصانیف حضرت خواجہ کی تائید کلام اونکے والد ماجد کا کرتی ہے کہ الولد سر لابیہ اور منجملہ اونکے تصانیف حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ مانند حجۃ اللہ البالغہ وفیوض الحرمین و تفہیمات و ہمعات و الطاف القدس و قول الجمیل و انفاس العارفین وغیرہ نظر سے گذرے بیان شافی علوم ظاہر و باطن کا ہے علاوہ انکے اور بہی کتب جابجا سے مطالعہ مین آئین اوسوقت جو حاضر ذہن تہا تحریر کیا بالجملہ فیض آلہی انقطاع پذیر نہین اور منور مثل فیض کوئی کو فیض ارشاد بہی متصل ہے ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند آنچہ استاد ازل گفت ہمان میگویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیار بادۂ کوثر کہ در سخن رانی	دہیم نفحۂ گلہاے باغ رضوانی
بزیر سایۂ داماں احمد مختار	رسیدہ ایم بتائید فضل رحمانی
گمر بسلسلۂ زلف یار دل بستیم	کہ بی سلب نبود انجذاب یمانی

امابعد چند اوراق نظم فارسی راقم کے جو پیش نظر ہین اون سے اشعار انتخاب کر کے نام اس رسالہ کا **عالم خیال** رکھا امید کہ ناظرین مضامین کو اون کے محل مناسب پر محمول فرمائین ع والعذر عند کرام الناس مقبول

حسن بتان ہوش ربا می کشد مرا / بی اختیار سوے خدا می کشد مرا
نیرنگ دلربائی او را نگہ کنید / گاہے بناز و گہ بادا می کشد مرا
آوارہ ام ز دست دل بیقرار خویش / در کوچہ ہاے زلف دو تا می کشد مرا
در خانقاہ و مسکدہ بر یک طریقہ ام / او بسکہ سوی خود ہمہ جا می کشد مرا

بسکہ دیوانگیم راہ بجاے دارد
عقل ہم رشک بر دبر دل دیوانۂ ما

فرصت گوشہ نشستن نہ بہ زاہد را / آنقدر تند بود گردش پیمانۂ ما
دل وارستہ درین باغ بہاری دارد / نیست پامال خزان سبزۂ بیگانۂ ما
ظاہرا خاک نشینیم نہ بالاے کے / بر فلک ہست دماغ دل دیوانۂ ما

بشنو ترانۂ دل پر اضطراب را
افگن بخاک بربط و عود و رباب را

ہر موی من ز نشۂ عشق تو سرخوش است / از دل ربود چشم تو ذوق شراب را
بر ما ہر آنچہ رفت بروز فراق تو / آسان نمود سختی روز حساب را
پروانۂ معانی ما جذب عشق اوست / یک سو نہید بحث خطا و صواب را
بر روے دل کشود جمال تو عالمی / ہیچ آبرو نماند جہان [illegible] ب را
رعنائی جمال تو در صلح آورد / رند خراب و صوفی عالی جناب را

مخمس بر غزل حضرت مظہر رض

بر آب چون سفینہ روان ست تخت ما / شد غرق سبزہ و گل و شاخ و درخت ما
از راہ چشم شد جگر لخت لخت ما / آبی نزد بروی گران خواب بخت ما

با آنکه گریه داد بسیلاب رخت ما

مارا که سوز عشق در آغوش پرورد
نیرنگ برق حسن شناسد چه بخرد

زاهد بجال سوختگی ما عجب برد
ما ناز پرور تب و تابیم مے خورد

چون نخل شعله آب ز آتش درخت ما

چون مفلسان نه در بدر از بهر راحتیم
پیوسته در سفر به وطن بافراغتیم

در راهِ فقر گوشه نشین قناعتیم
ما والی قلمرو سیر و سیاحتیم

هر نقش پای خویش بود پای تخت ما

کس در لباس عشق چنین ما جرا نکرد
جمعیتی به تفرقه زینسان بپا نکرد

با عشق جمع نازکی طبع را نکرد
مظهر ز ما رمید و دگر یاد ما نکرد

دیوانه خوش نبود ز وضع کرخت ما

ندانی زاهدا وضع بلانوشان الفت را
دل خاصان درگاه است مخصوص این محبت را

شناسد اهل دل در پرده الهام نعمت را
از آن پهلوی خود جا میدهم این رنج و محنت را

که غیر از من پناهی نیست در عالم مصیبت را

محبت چون بدل جا کرد کی انجام میگیرد
پس از مردن شهید او کجا آرام میگیرد

هزاران کار از یک عاشق ناکام میگیرد
قضا از مشهد ما مشت خونی وام میگیرد

که تا رنگین کند هنگامهٔ روز قیامت را

نهادن سر بزیر تیغ و محو شکر گردیدن
تحمل بر ستمها کردن و هرگز نه رنجیدن

شدن ممنون احسان و ز قاتل چشم پوشیدن
بنا کردند خوش رسمی بخون و خاک غلطیدن

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

توانی یافتن این نکته را گر محرم رازی
بخوبان جهان حیف است گر چشمی بیندازی

بود آئینه دار حسن او هر هندوی تازی
نگیرد باطن اهل صفا زنگ از نظربازی

تصرف نیست هرگز در دل آئینه صورت را

دلی دارم که زهد خشک بروی شاق میگردد
سوی محراب می آید نه گرد طاق میگردد

کسی این رمز می فهمد که از عشاق میگردد
دماغ دل درین جا گاه گاهی چاق میگردد

خدا آباد تر سازد خرابات محبت را

دل دیوانه را از مدتی اینجا نمی بینم
به پهلو جستم و از هجر او تلخ ست شیرینم
غمش خون ریخت از چشمم ببین دامان رنگینم
تلف کردست این دل حق صحبتهای دیرینم

به بزم خود نخواهی داد جا این بیمروت را

ز جذب دل برنگ یار عاشق منصبغ گردد
اگر تکریم فرمایید آن دیوانه را شاید
بلا گردان حسن اوست آخر شوکتی دارد
بجای سنگ طفلان پارهای شیشه بارید

چو مظهر میسزد دیوانهٔ نازک طبیعت را

در خلوت بزن و بر سر بازار طلب
هر کجا ناز فروشد کرم یار طلب
ایکه آزاد به گلگشت چمن می تازی
عبرت از نالهٔ مرغان گرفتار طلب
حضرت میکدهٔ عشق ادب می طلبد
دل آگاه بجو دیدهٔ بیدار طلب
نه سرم بود بدنیا نه خیال عقبی
از عدم کرد مرا افسردهٔ دیدار طلب

آنجا نه زمان نی اثر کون و مکان ست
میخانهٔ عشق تو ورای دو جهان ست

در کسوت عصیان کرم دوست نهانست
زاهد خط پیمانهٔ ما خط امان ست
در دست نه تیر ست نه بر دوش کمانست
این سادگی او بست که بسمل دو جهان ست
در مدرسه از جنبش لعل تو حکایت
در میکده از مستی چشم تو نشان ست
دریاب که در یک نظر پیر خرابات
نور شب قدر و برکات رمضان ست
بیوجه به سرخی نه زند گوشهٔ جنت
والله که این مشهد صاحب نظران ست

بغازه نیست رخ دلفریب او محتاج
بهار حسن نیاید برنگ و بو محتاج

نگار من به نگاهی ادا تواند کرد
هزار نکته که آمد به گفتگو محتاج
اگر بخاک نشستم چه شد که عزت عشق
نه عزتیست که باشد بکاخ و کو محتاج

بشنوی روی تو صد گل شنیده‌ام چمن
بکنج میکده شد هر که راه عشق گرفت

بذوق چشم تو گشتم بصد سبو محتاج
نرفت گه بدر شیخ مرده شو محتاج

در چار سوی زهد نیابی دکان صلح
زاهد بیا به میکده بنگر جهان صلح

در هر ادای دوست برمی لطف خاص
ای من فدای سادگی تو که در عتاب
این مشرب عجیب به میخانه یافتم

من نکته فهم نازم و اندازه دان صلح
پیداست از نگاه تو صد ره نشان صلح
رنجی برنگ شادی و جنگی بسان صلح

ز جذب شوق بکویش روم چنان گستاخ
که باد تند در آید به گلستان گستاخ

یکی ز شیوهٔ تمکین یار من این است
ز ننگ و نام گذشتم بشوق محفل تو
فغان ز جوش بیانی که در ادبگه دوست

که خنده نیست بلعل شکرفشان گستاخ
که با رقیب ندیمم به پاسبان گستاخ
همه خموش نشستند و من همان گستاخ

صد قافله اند طلب زلف و لب او
از شام برون آمد و از طرف یمن شد

صد بار رود از خود و از جای نجنبد

دیوانهٔ عشق تو مسافر به وطن شد

علو خاکساران جهان سوختن بنگر
که بر دوش صبا خاکستر پروانه می آید

تحمل بر تصرفهای عشق خانمان سوزش
به بنشیم از برای اکتساب عشقبازیها

بایین نازک مزاجی از من دیوانه می آید
سحرگه بلبل و هنگام شب پروانه می آید

هزار میکده در ضمن نرگس شهلاست
هنوز از نگهت صد خمار می خیزد

بهر زمین که نهی پای نازنین وروی
گرفته‌ایم ازین جا به خاک افتادن

ز ذره ذره آن انتظار می خیزد
ادب ز سایهٔ دیوار یار می خیزد

سرور نشئه صد ساغر شراب طهور ••• ز گردش نگه چشم یار می خیزد

عاشقان را سیر کوی یار می باشد لذیذ
دیدن بام و درو دیوار می باشد لذیذ

مشق ناز از نرگس دلدار می باشد لذیذ ••• این قصر فنا ازین بیماری می باشد لذیذ
ساغری از چشم جانان می برد از خود مرا ••• بادهٔ میخانهٔ دلدار می باشد لذیذ
ور ادای شیوه خوش حاجت گفتار نیست ••• اندکی جنبش ز لعل یار می باشد لذیذ
حور و غلمان و ارم جز سیر بازی بیش نیست ••• این تکلفها پی دیدار می باشد لذیذ
در جنون عشق هم ترک ادب منظور نیست ••• ناله کردن از پس دیوار می باشد لذیذ

همچو شیخ سبحه گردان یا برهمن وار باش
هر چه باشی باش لیکن بندهٔ دلدار باش

وله

آشنای دوست اندر کسوت اغیار باش ••• در ادا نگاه محبت اندکی هشیار باش
در طریق عشق بیکار است کوشش بی کشش ••• جذبه لیکن زاد راه و بر سر رفتار باش
زلف جانان حلقه آزادان گرفتار تو اند ••• سایه گستر بر جهان ای خواجهٔ احرار باش
سرمهٔ چشم سیه مستش تماشا کن مدام ••• فیضیاب از خاک راه خانهٔ خمار باش
این طرفه رسم میکدهٔ اهل الفت است ••• ساقی نگار و بادهٔ عشق و سبوی دل
گر جذب صادق است و می را مجال نیست ••• ما نا کشان کشان شده خوی تو خوی دل
زاهد طریق عشق ورای تورع است ••• خلقی بکعبه مائل و مسلم بسوی دل

ز سوز عشق نشانی که داشتم دارم
دل برشته و جانی که داشتم دارم

خزان رسید بهارستان عالم را ••• نگار خویش به آنی که داشتم دارم
ز دست شاه سواری که رفت از نظرم ••• عنان گسسته فغانی که داشتم دارم

ای در هوای نکهت زلف دو تای تو
آواره بوی مشک ز تاتار آمده

ای ترجمان جنبش لبهای لعل تو — بانگ رباب و زمزمۂ تار آمده
ای دل خنک مباش که اندر جہان عشق — سوز و گداز گریہ بازار آمده

لباس عشق ببر شوخ و گلعذار انند
که بیقرار بنمایند و بیقرار انند

زعشوہای نہان و زصورت زیبا — بتان ما ہمہ پنہان و آشکار انند
اگر ببزم نشینند غیرت شمعند — وگر بباغ درآیند نوبہار انند
مپرس رسم و رہ پیرمیفروش ای شیخ — کہ زاہدان ہمہ آنجا گناہگار انند
جمال تو نشناسد زخویش بیگانہ — بعالمے کہ توئی جملہ دوستدار انند
سکون زشیوۂ ارباب عشق نتوان جست — کہ یار در دل و مدہوش انتظار انند

لہ پرشغل افزا باشد و از وی نیاز آخر حسین اسلام ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ساقی جذب** ہے جذبۃ من جذبات الحق خیر من عبادۃ الثقلین **فیض** رباعی الالہام سے آنراکہ رہے بحضرت رحمان ست ✤ دریاب کہ زیر سایۂ احسان ست ✤ سرمایۂ او زفیض کوثر دائم ✤ علم و عمل و محبت و ایمان ست ✤ کوثر یعنی خیر کثیر **فیض** آغاز سلوک علم ہے یعنے آگاہی بہنج دوام چاہیے اور اوکار رحمانی مفید علم ہین بعد حصول ملکۂ آگاہی عمل سے اقربیت پیدا ہوتی ہے چنانچہ مفہوم آیات و احادیث بالتصریح ہے اور بعد حصول اقربیت کے جذبات محبت منجذب بفوق کرتے ہین اور واسطے حصول جذبات فوقانی کے تلاوت کلام اللہ سے بہتر کوئی سبب نہین **فیض** رابطۂ استقامت جامع اصول اربعہ ہے لیکن بمقتضاے ترکیب انسانی بعض اصل کا غلبہ معاملہ سے پیدا ہوتا ہے مثلاً بعض مین غلبہ علم باللہ کا اور بعض مین غلبہ اعمال صالحہ کا اور بعض مین غلبہ محبت خالص کا اور بعض مین غلبہ ایمان کامل کا واللہ اعلم **فیض** آنحضرت صلعم نے فرمایا اگر تولا جاوے ایمان ابوبکر کا تو ساری امت کے ایمان پر راجح آجاوے لہذا فیضان ایمانی نسبت نقشبندیہ مین غالب ہے حضرت باقی باللہ رضہ نے طریقۂ نقشبندیہ

کو انجذاب ایمان سے تعبیر فرمایا ہے **فیض** الرفیق ثم الطریق لہذا وسیلہ
مرشد اہل طریقت کو ضرور ہے کیونکہ نفس و شیطان سد راہ ہین کہ ان الشیطان

للانسان عدو مبین اور یہ نفس کا بیان ہے کہ وما ابرئی نفسی ان النفس لامارۃ
بالسوء **فیض** تفصیل اعمال صالحہ فرائض اور واجبات اور سنن اور مستحبات
ہین اور دائرۂ اباحت ان سب کا حاوی ہے **فیض** معاملات وصول
وقرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصول وہی اصول اربعہ نسبت
کے ہین کہ بمقتضائے نسبت معاملات قرب اوس طرز پر پیدا ہوتے ہین
فیض شروع سیر عالم امر سے یا آغاز کار عالم خلق سے معاملۂ الٰہی دونون
طرح پر ہی **فیض** مراقبہ صبح و شام معمول ہمارے حضرات کا ہے **فیض** موافق
حوصلا و ہمت کے خیالات بھی پست و بلند ہوتے ہین **فیض** شکایت جفا شقاق
شکر بے مغنے سے بہتر ہے ؎ در بزم وصال تو بہنگام تماشا ۔ نظارہ ز
جنبیدن مژگان گلہ دارد **فیض** مرتبہ ظلال اسماو صفات کو نالہ عندلیب
مین مقتضیات اسماو صفات سے تعبیر کیا ہے اور مرتبہ وجود پر علم الکتاب
مین نور کا اطلاق فرمایا ہے ؎ اصطلاح عشق لب یار است و من دیوانہ ام۔
فیض فیض وجود عرش سے فرش تک سب مین ساری ہے اور تمام کائنات
نور وجود الٰہی سے درخشان ہے ؎ زمعجزہائے عشق ست این کہ شبہا بر سر
کوش ۔ نگاہ بام و در را لذت دیدار می باشد ۔ **فیض** فیض رحمت کا اکتساب
بواسطۂ اعمال مسنونہ کے موجب قربت ہے اور وصول جنت بے توسل اس
فیض کے محال ہے **فیض** اہل ظاہر اہل باطن کے رموز سے واقف نہین
ہوتے کہ اہل الجنۃ بلہ **فیض** فیض افعال کا مشاہدہ بچشم ظاہر ہر متفکر پر عیان
ہے اور صدور افعال بمقتضائے اسماو صفات و شیون الٰہی لاریب فیہ ہے

کل یوم ہو فی شان اوس سے مشعر ہے اور ذات بحت مین چونکہ اعتبارات
ذاتی ثابت ہین لہذا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ نے علاوہ کمالات نبوت کے

جو مقام تجلی ذاتی دائمی ہے اور بھی مقامات عالیہ فرماتے ہین فیض فیضان ستر کہ ایاک نعبد وایاک نستعین سے مستفاد ہے کاشف رموز عبدیت ہے چنانچہ حضرت امام ربانیؒ و حضرت خواجہ میر درد کمال انسانی مقام عبدیت کو فرماتے ہین اور عشق و محبت کو زینہ وصول اس مقام عالی کا فرمایا ہے واللہ اعلم فیض راقم دوسری بار حاضر مراد آباد شریف ہوا تہا اوس وقت حضرت پیر و مرشد نے فرمایا تہا کہ اللہ تعالے نے ہم کو معاملات حشر و نشر وغیرہ سب دکھلائے فیض ابتدا مین تصحیح خیال ضرور ہے کہ شاہراہ وصول الی اللہ ہے اور خواب آئینہ دار حالات باطن ہے کہ اس فوٹوگراف سے تمام حسن و قبح اوقات بیداری کا نمایان ہوتا ہے فیض جب معاملہ خواب و خیال سے تجاوز کرے اور بیداری مین حاجت مراقبہ نہ ہے تو اس کو کشف عیانی سے تعبیر کرتے ہین فیض ایک بزرگ فرماتے تہے کہ جو کوئی مجھکو دنیا مین متوجہ کر دے اوس کو جنت دیتا ہون یہہ ذکر حضرت پیر و مرشد سے سنا فیض حضرت پیر و مرشد نے ایکبار راقم سے رسالہ شہرۂ آفاق و فیض رحمانی و چند صفحہ نور احمدی کے پڑہوا کر سنے فیض موافق سنت نبوی کے ایسا فیض بہی وارد ہوتا ہے جس سے تمام تن بدن معطر ہو جاتا ہے چنانچہ راقم بارہا اوس سے مشرف ہوا خصوصاً وقت حضوری خاص کے فیض عرصہ ہوا کہ حضرت پیر و مرشد نے ازروی نوازش ایک معاملہ خاص سے مطلع فرمایا تہا مجملاً یہ ہے کہ تاریخ بست و ہفتم ماہ رمضان کی تہی آپ نے حضرت کا مقام رفیع الشان ملاحظہ کیا دیر تک مدہوش پڑے رہے معاملہ موسوی کا ظہور تہا اوس جلسہ مین راقم کو اپنے عقب مین دیکھا کہ طالب نظر فیض اثر ہے آپ نے اوس وقت راقم سے وعدہ فرمایا فیض حضرت نے میر نعمان اکبر آبادی و حضرت ابوالعلا کو فرمایا کہ نسبت عالی رکہتے تہے فیض حضرت پیر و مرشد نے مولوی ثناء اللہ سنبھلی خلیفہ حضرت مرزا صاحب

کی نسبت حضرت سے نقل فرمایا کہ نسبت عالی رکھتے تھے **فیض** حضرت پیر و مرشد نے حضرت سے نقل فرمایا کہ حضرت مولوی مراد اللہ صاحب پیر و مرشد حضرت شاہ غلام رسول صاحب علیہ الرحمۃ کے نسبت بہت عالی رکھتے تھے **فیض** حضرت پیر و مرشد نے نقل فرمایا کہ رتیا شاہ سے کسی نے اپنا مطلب عرض کیا کہا یہ پڑھا کرو یلم تم جیتو و ہماری اور اوس کا مطلب حاصل ہوگیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ التجوید دستخط خاص حضرت کا لکھا ہوا جو راقم کے نزدیک ہے نافع قاریان کلام اللہ ہے لہذا موسوم بہ **طریقہ تلاوت** کرکے شائع کیا جاتا ہے اور اوس کے حواشی بھی آپ کے لکھے ہوئے ہین وہ بھی نقل کیے گئے فقط

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وبعد فھذہ رسالۃ تتعلق بالتجوید **فصل** فی الاظہار اعلم ان النون الساکنۃ والتنوین اذا لقیا حروف الحلق یظہران وہے الہمزۃ والہاء والعین المہملۃ والغین والخاء المعجمتین مثل من امر ورسول امین ومن ہار وسلام ہے ومن علم وسمیع علیم وفان حکمت وغفور حلیم ومن غل وعزیز غفور ومن خیر وقروۃ خاسئین **فصل** فی الاخفاء وتخفی النون الساکنۃ والتنوین مع غنۃ عند ہذہ الحروف التاء الثاء الجیم الدال الذال الزاء السین الشین الصاد الضاد الطاء الظاء الفاء القاف الکاف مثل لن تنالوا وجنات تجری ومن ثلثی اللیل ومار ثجاجا ومن جاء وغساقا جزاء ومن دون اللہ ودکا دکا ومنذر وصعدا باذلک وینزل مریو منذر زرقا ومن سوء وبشرا سویا ومن شیء ولنفس شیئا ومن صیاصیہم ورجال صدقوا ولمن ضرہ وقوما ضالین ومن طہور وقوما ظالمین ومن فئۃ وکتابا فذ وقدا ومن قرار وشاعر قلیلا ومن کان ونفی یوم کان **فصل** فی الاقلاب واذا لقیت النون الساکنۃ او التنوین باء تقلب میما مخفاۃ مع غنۃ مثل من بعد والیم باکانوا وسمیع بصیر وینبغی وانبذ **فصل** اذا لقیت المیم الساکنۃ

الباء فيجوز اخفاؤها ويجوز اظهارها والاخفاء اولى مثل وما هم بمؤمنين واذا لقيت الميم الساكنة ميما لزم الادغام بغنة مثل في قلوبهم مرض واذا لقيت غير الباء والميم اظهرت خصوصا عند الواو والفاء مثل عليهم ولا الضالين ولهم فيها **فصل** في الادغام مع الغنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الياء التحتية والنون والميم والواو فانهما تدغمان فيها مع الغنة مثل ان يضرب يومئذ يصدر الناس من نشاء حطة نغفر لكم من مال صراطا مستقيما من واق جنات وعيون وما اشبه ذلك الا في صنوان وبنيان ودنيا وقنوان وتجب الغنة في الميم والنون اذا كانتا مشددتين مثل عم وثم وان الجنة وما اشبه ذلك **فصل** في الادغام بلا غنة اذا لقيت النون الساكنة والتنوين الراء واللام تدغمان فيها بلا غنة مثل من ربهم غفور رحيم من لدنا هدى للمتقين **فصل** في ادغام المثلين يدغم كل حرف ساكن في مثله مثل فما ربحت تجارتهم ان اضرب بعصاك الحجر ماليه هلك وذلك بما عصوا وكانوا اينما يوجهه وما اشبه ذلك الا في مثل آمنوا وعملوا الصالحات وفي يوم كيلا تزول المدة فانه لا يجوز الادغام في مثل ذلك **فصل** في ادغام المتقاربين تدغم التاء مثل ما عبدتم وكدت والذال في الظاء مثل اذ ظلمتم واللام في الراء مثل وقل رب وبل ران وما اشبه ذلك وتظهر في بل ران وفي قيل من راق في رواية حفص وتدغم الباء في الميم والثاء في الذال مثل يا بني اركب معنا ويلهث ذلك عند عاصم لا غير **فصل** في تفخيم الراء وترقيقها ان الراء تفخم اذا كانت مفتوحة او مضمومة مثل ربنا رزقوا وترقق اذا كانت مكسورة مثل رجال ورزقا هذا اذا كانت متحركة واما اذا كانت ساكنة فان كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل قرية وقربانا فخمت وان كان ما قبلها مكسورا رققت مثل فرعون ومرية الا اذا كانت الكسرة عارضة فانها تفخم مثل ان ارتبتم ام ارتابوا او وقعت الراء قبل حرف من حروف الاستعلاء وهي خص ضغط قظ فانها تفخم كذلك مثل قرطاس ومرصاد وفرقة واختلف في راء فرق

وان كان ما قبلها ياء ساكنة ترقق في الوقف مثل خير وسير وان لم يكن ما قبلها ياء
بل ساكن آخر وكان ما قبله مفتوحا او مضموما فخمت مثل القدر واليه ترجع الامور
فان كان مكسورا رققت مثل ذكر وشعر وغيرهما **فصل** اللام ترقق في جميع المواضع
الا في لفظة الله واللهم فانها تفخم اذا كان ما قبلها مفتوحا او مضموما مثل والله يحب المحسنين
وختم الله وعبد الله وقال الله ويفعل الله وما اشبه ذلك وان كان ما قبلها
مكسورا ترقق سواء كانت من نفس الكلمة او غيرها مثل بسم الله وبالله ولله وآيات الله
وغير ذلك **فصل** في هاء الضمير اعلم ان القراء يصلون الهاء اذا كان ما قبلها
وما بعدها متحركا وحقيقة الصلة زيادة ياء او واو مدية مثل له وبه فان كان ما قبلها
ساكنا لا يوصل مثل عليه وفيه ومنه الا ابن كثير فانه يوصل وحفص معه في فيه
مهانا فقط ولا توصل في يرضه لكم الا عند البعض والبعض يسكنها وتوصل في مثل
نؤته ويؤده ونوله ونصله وما اشبه ذلك **فصل** في تفخيم حروف الاستعلاء
السبعة والمطبقة خصت بالتفخيم اشد وهي الخاء المعجمة والصاد المهملة والضاد المعجمة
والغين المعجمة والطاء المهملة والقاف والظاء المعجمة **فصل** في المد حروف المد
وهي الالف والواو والياء الساكنات المجانس لها حركة ما قبلها فانها اذا لقيت
همزة في كلمة واحدة تمد ويسمى مدا متصلا واجبا مثل اولئك وملائكة وجاء وشاء
وسوء وجيء وما اشبه ذلك وان كانت الهمزة في كلمة وحروف المد في كلمة اخرى
ويسمى مدا منفصلا فيجوز مده وقصره مثل بما انزل ويا ايها الناس وقالوا آمنا وفي
امها وما اشبه ذلك واذا لقيت حرفا ساكنا وقفا ووصلا تمد ساكنة مدا لازما
مثل آلآن وقل آلذكرين واذا كانت ساكنة بنفسها تسمى مدا لازما خفيفا مثل
الم طسم ص ق حمعسق ن وسببه السكون لا ينفك عنه وقفا ووصلا واذا لقيت حرفا
ساكنا وقفا لا وصلا فانه يجوز فيه الطول والتوسط والقصر مثل يعلمون ونستعين وما اشبه
ذلك ويسمى ذلك المد مدا عارضيا ولنا مد آخر عارضيا مدغم ومظهر ومد بدل ومد
تمكين مثل المد اللازم المظهر كحروف المقطعات وهي الم المص الر كهيعص طسم طس

له یعنی اگر را از آخر سورہ والفجر ترقیق ست باتفاق ۱۲ سله یعنی اگر ... بعض در ہمہ حال پر خوانند و نزد بعض در ہمہ حال باریک خوانند کذا فی المدارک ۱۲ سله اصل ... قرار بود دیگر ہمزہ را در را ادغام کردند ... قرار شد ۱۲ سله صلہ ای اشباع سله یعنی ... ۱۲ سله یعنی اشباع ۱۲

یٰس صٓ حٰمٓ حٰمٓعسق قٓ نٓ وشل المد اللازم المدغم مثل والصافات ولاالضالین وما اشبہ ذلک مثل المد العارض المدغم الرحیم ملک والصیف فلیعبدوا علے قرارۃ ابی عمرو شال مد البدل آمن وآزر وآتینا وما اشبہ ذلک ومثال مد التمکین واذ احییتم وبتحیۃ ومعاذیرہ والذی یکذب وما اشبہ ذلک حروف المد تمد وقفا او وصلا مثل موت وخوف وبیت وصیف وشیئ وما اشبہ ذلک واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ علم **نافع** ہے علمی کہ رہ بحث نماید جہالت ست ⁂ **تعلیم** منجملہ تحریر حضرت کے بنام راقم ایک یہ عبارت ہے از فضل رحمن بہ میان نور احسن سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اما بعد الحمد للہ باید کہ موافق سنت عمل نمودہ باشند ہمین کافی ست **تحقیق** کیمیا رسعادت مین حرف ضاد کو مشابہ حرف ظا لکھا ہے اور فوائد الفواد مین ہے کہ ضاد مخصوص رسول علیہ السلام سے ہے رسول الضاد ارسل علیہ الضاد واللہ اعلم **تنقیح** فرقہ ناجی وہی ہے جو اجماع اہل سنت وجماعت پر قائم ہے ورنہ ہفتاد و دو ملت جو اس امت مین ہین وہ بہی مستند اپنا قرآن وحدیث کو جانتے ہین اور آیات واحادیث خلاف مشرب اپنے کے تاویل کرتے ہین تو ہفتاد و دو ملت مین داخل وہی لوگ ہین جو فہم وقرار داشت صحابہ وتابعین وغیرہ اکابر کو جب پراجماع ہے پیشوا نہین مانتے وما انا علیہ واصحابی سے اجماع کی طرف بہی ایما ہے فافہم **تاویل** دوزخ ہل من مزید پکاریگی جب اللہ تعالی اپنا قدم رکہے گا بس بس کرے گی ظاہر ہے کہ اپنے دشمنون کو پامال کیا کرتے ہین **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر درد رضہ کو ایک فاقہ مہینہ بہر کا اور ایک پندرہ روز کا ہوا تہا آپ فرماتے تہے کہ فقیر ڈیڑہ فاقہ مین فقیر مشہور ہو گیا **نقل** ہے کہ حضرت خواجہ میر درد رضہ کے مکان مبارک مین اجزا صحیح بخاری کے باحتیاط رحلون پر رکہے تہے آپ مطالعہ فرمایا کرتے تہے کسی نے کوئی مسئلہ بخاری کا دیکہنا چاہا آپ نے فرمایا کہ مسئلہ

اور کہین جا کر دیکھو فقیر کے ہان تو صحیح بخاری فیض حاصل کرنے کے واسطے رکھی ہوئی ہے **نقل** ہے کہ شاہ عالم بادشاہ حاضر خدمت بابرکت حضرت خواجہ کے ہوا بسبب کسی عارضے کے موافق دستور مجلس کے بیٹھنے کا چارزانو بیٹھ گیا آپ مراقب تھے کسی مرید نے آپ کے آگاہ کیا التماس غلام عقب بادشاہ کے کھڑا تھا اوس نے جواب دیا کہ عذر مین اس طرح نماز بھی جائز ہے آپ نے فرمایا کہ نماز مین جائز ہے فقیر کے ہان مستحب ہی نہین **معمول** نماز اشراق بھی معمول ہمارے حضرات کا ہے اور بعد سنت فجر کے تھوڑا لیٹ کر آپ فرض کو ادا فرماتے ہین **نکتہ** حضرت فاروق اعظم رض کو صفت کلام سے مناسبت خاص تھی اور موافق آپ کی راے کے بارہا وحی نازل ہوئی **نقل** ہے کہ ایک بزرگ نے بعد انتقال آپ کے خواب مین دیکھا انتقال کو کئی برس گذرے تھے آپ نے فرمایا کہ مین اب محاسبہ سے فارغ ہوا ہون سو یہ بھی وہی مناسبت کلام ہے اور حساب و کتاب بہانہ ہمکلامی کا تھا درمیان محب و محبوب کے **بشارت** راقم نے قبل حضوری خدمت کے حضرت کو ایک عریضہ لکھا تھا او سپر یون تحریر فرمایا کہ ہمیشہ شاکر باشند فقط ہمین کار است کہ بنمودن او مردان بہ مقصد رسیدہ اند بعونہ تعالی شما ہم خواہند رسید اور اسی عریضہ پر راقم کو فرزند صالح تحریر فرمایا فقط احب الصالحین ولست منہم * لعل اللہ یرزقنی صلاحا * **وظیفہ** درود تاج و درود لکھی حضرت نے پڑھنے کو عنایت فرمایا تھا واسطے افادہ عام کے نقل کیا جاتا ہے

درود تاج اللھم صل علی سیدنا و مولانا محمد صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم دافع البلاء والوباء والقحط والمرض والالم اسمہ مکتوب مرفوع مشفوع منقوش فی اللوح والقلم سید العرب والعجم جسمہ مقدس معطر مطہر منور فی البیت والحرم شمس الضحی بدر الدجی صدر العلی نور الھدی کہف الوری مصباح الظلم جمیل الشیم شفیع الامم صاحب الجود والکرم واللہ عاصمہ وجبریل خادمہ والبراق مرکبہ

والمعراج سفرہ وسدرۃ المنتہیٰ مقامہ وقاب قوسین مطلوبہ والمطلوب مقصودہ
والمقصود موجودہ سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین انیس الغریبین رحمۃ
للعالمین راحۃ العاشقین مراد المشتاقین شمس العارفین سراج السالکین
مصباح المقربین محب الفقراء والمساکین سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین
وسیلتنا فی الدارین صاحب قاب قوسین محبوب رب المشرقین والمغربین
جد الحسن والحسین مولانا ومولی الثقلین ابو القاسم محمد بن عبد اللہ نور من نور اللہ
یا ایہا المشتاقون بنور جمالہ صلوا علیہ وآلہ واصحابہ وسلموا تسلیما **درود لکھی**
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رحمۃ اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد فضل اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد خلق اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد علم اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کلمات اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کرم اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد حروف کلام اللہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد قطرات الامطار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اوراق الاشجار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد رمل القفار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما خلق فی البحار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد الحبوب والثمار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد اللیل والنہار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد ما اظلم علیہ اللیل واشرق علیہ النہار
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من صلی علیہ
اللہم صل وسلم علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد من لم یصل علیہ

اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد انفاس الخلائق
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد نجوم السموات
اللهم صل وسلم علی سیدنا و مولانا محمد وعلی آل سیدنا محمد بعدد کل شیئ فی الدنیا
والآخرة صلوات اللہ تعالی و ملائکتہ وانبیائہ ورسلہ وجمیع الخلائق علی
سید المرسلین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین وشفیع المذنبین سیدنا و مولانا
محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ واہل بیتہ واہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات والارضین برحمتک یا ارحم الراحمین ویا اکرم الاکرمین وصلی اللہ
علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین وسلم تسلیما دائما ابدا کثیرا والحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بر **جواہر قدسی** ہے تذکرہ شیخ محمد احسان علیہ الرحمۃ فی ذکر حضرت خواجہ ضیاء اللہ
خلیفہ حضرت قبلۂ عالم رضی اللہ عنہما کا دو مقام پر تحریر کیا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے دربیان
خواجۂ ضیاء اللہ کشمیری بخدمت آنحضرت مرید شد سبب ارادت او این بود کہ
شبے در واقعہ پیغمبر خدا را دید کہ دست حضرت صدیق اکبر را گرفتہ در مسجد
در آمدند دران مسجد حضرت خلیفۃ اللہ بودند حضرت خاتم الرسل از حد زیادہ کرم بر
حضرت خلیفۃ اللہ می نمایند و از نہایت مہربانی بوسہ بر پیشانی ایشان
می دہند بمجرد بوسیدن جناب رسالت صورت قیوم رابع و صورت حضرت
سید المرسلین یکے شد درین اثنا حضرت ابوبکر خطاب بخواجۂ ضیاء اللہ کردہ فرمودند
کہ حکم حضرت پیغمبر خدا چنین است کہ پیش شیخ محمد زبیر رفتہ مرید شوی کہ او
قطب جہان و قیوم زمان ست روز دیگر خواجۂ ضیاء اللہ بخدمت حضرت
خلیفۃ اللہ آمدہ مرید شد آنجناب عنایت بے غایت بر خواجہ ضیاء اللہ داشتند
و می فرمودند کہ او فخر کشمیر است اور دوسرے مقام پر لکھا ہے کہ از جملہ خلفائے
حضرت خلیفۃ اللہ بکمال ورع و تقوے و اتباع سنت سنیہ این طریقۂ علیہ
احمدیہ معصومیہ موصوف است آنحضرت مہربانی بسیار از حد زیادہ کہ خارج

تحریرست بر خواجہ داشتند و بشارات عمدہ مثل ولایت صغری و کبری و علیا و کمالات نبوت بلکہ تا حقائق ثمنہ وغیرہ بخواجہ عنایت فرمودند بخلافت خود سرافراز ساختہ اند و کرّات و مرّات از زبان مبارک آنحضرت درحق خواجہ شنیدہ شدہ است کہ مے فرمودند کہ وے در محبت و اعتقاد عدیم المثل است انتہے **معاملہ** تاریخ بست و ہشتم ماہ مبارک رمضان ۱۳۰۴ھ تھی کہ راقم کو بعد عشا کے ایک مقام عالی معاینہ مین آیا ظہور نسبت بابرکت حضرت پیرومرشد کا معلوم ہوا وہ کیفیت عیانی اور فیضان معطر تقریر و تحریر سے افزون ہے بعد ازان بذریعہ عرضداشت کے آنجناب کو اطلاع کی جواب مین دستخط خاص سے تحریر فرمایا کہ یہ بہت بڑی بشارت ہے و للہ الحمد **فیض** حضرت پیرومرشد نے فرمایا کہ امام بخاری و مسلم سلطان جی رح کو نہین پاتے اور حضرت نے بھی ایسا ہی فرمایا **دعوت** وہ مقام جس کی طرف آنحضرت صلعم نے خاص و عام کو دعوت کی ہے جنت ہے **اختلاف** حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تجلی ذات بحت کے قائل ہین اور حضرت خواجہ میر درد رح تجلی ذات بے حیلولہ اسماو صفات جائز نہین رکھتے واللہ اعلم **ف** ذات وصفات مین لاعین و لاغیر قول قدیم ہے **فیض** اہل عبادت ہون یا اہل ریاضت جس کے معاملات عالی تر اوسی کی نسبت فائق ہے **لطیفہ** ارواح مشائخ پر فاتحہ پڑہنے سے فتح باب جلد ہوتا ہے **نکتہ** پیش طاق وصول جس قدر بلند ہوگا معاملات بھی عالی ہون گے **معرفت** اتباع سنت ہر ذیل کی نسبت مین عجب معاملہ پیدا ہوتا ہے حسنات الابرار سیآت المقربین **ف** جب تک حضوری آنحضرت صلعم کی نہو سلوک ناتمام ہے **تحقیق** طریقۂ احسنیہ کے بیان مین ایک مکتوب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین نظر سے گذرا **تفصیل** حضرت شاہ غلام علی صاحب نے طریقہ مظہریہ مین ارشاد مفصل فرمایا لہذا اون سے بھی طریقہ جدید پیدا ہوا چنانچہ آپ کو الہام بھی ہوا **اتفاق** ہاتف غیب مشہور ہے اور بعض اکابر نے

فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ولیاءاللہ سے بخلق صوت کلام کرتا ہے **ف** نعمای بہشتی کا اس عالم مین آنا قصہ حضرت مریم سے ظاہر ہے اور اولیاء اللہ سے بھی یہ کرامت منقول ہے **ارشاد** سلوک مصطلح اگرچہ تمام ہوجائے معاملات آلہی کی انتہا نہین ہے قصۃ العشق لا انفصام لہا **نکتہ** میدان وسیع واسطے دیدار رب الارباب کے تمام جنات کے مافوق ہے توسب اہل بہشت اپنے اپنے مقام سے عروج کرکے اوس میدان مین جمع ہون گے اور بحسب مراتب بٹہلائے جائین گے کہ انزلوا الناس منازلہم اوس وقت عرش سے حجاب اوٹہا دیے جائین گے اور قبل دیدار ایک مینہہ خوشبو کا برسیگا اور دور شراب طہور بھی ہوگا اور ہرایک اوس کو اپنے سے اس طرح اقرب دیکھے گا اور باتین کریگا کہ ایک کی دوسرے کو خبر نہ ہوگی اور دیدار آلہی مین ایسے مستغرق ہون گے کہ تمام نعمائے بہشتی کو اوس کے روبرو فراموش کرینگے افاز نا اللہ وایاکم بہذہ النعمۃ العظمیٰ بجاہ حبیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **ذوق طاعت** مشتمل ہے ابواب ثلثہ پر

باب اول قال اللہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم التوحید راس الطاعات واختلف المشائخ فی اقسام التوحید وحدودہ فقال واحد منہم التوحید اسقاط الاضافات فی اقوالہم کثیرۃ جدا کما لا یخفی علی اہل الخبر وقال طائفۃ بوحدۃ الوجود مثل الشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ وایدہ مولانا الجامی قدس اللہ روحہ وانکشف ذلک التوحید علی کثیر من الخواص مع صحۃ الاحوال وہم ارباب الولایۃ افاض اللہ علینا من برکاتہم وقال بہ کثیر من العوام بمحض التقلید فضلوا واضلوا نعوذ باللہ منہم وقال جماعۃ بوحدۃ الشہود مثل الشیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ وایدہ شیخ مشائخنا الکبار قدوۃ المقربین والابرار الشیخ احمد السرہندی قدس اللہ تعالی سرہ بل

اثبت العروج من ذلک المقام ایضا ومنہم من قال بالتطبیق بین القولین
والجمع بین الضدین مثل الشیخ ولی اللہ الدہلوی رحؒ ومنہم من قال بالتوحید
المطلق من تقید الوجود والشہود وہو امام الطریقۃ المحمدیۃ خواجہ ناصر الدہلوی
وخلفہ خواجہ میر درد المحمدی طریقۃ رضی اللہ تعالی عنہما ولا خلاف فی مرتبۃ الاجمال
ان اللہ واحد وعلیہا مدار الایمان واما اقوالہم رحمہم اللہ فمن باب التفصیل الذی
ظہر علی قلوبہم لتفاوت اذواقہم فی العرفان ولا یقبل التوحید الا باقرار الرسالۃ
خلافا للحکماء الفلاسفۃ وغیرہم فان الحکماء خاضوا فی بواطن عالم الاجسام فانکشف
علیہم ان ذلک الاجسام اعتبارات محضۃ وزعموا ان ذلک الوجود الذی ہو حقیقۃ
عالم الاجسام ہو اللہ تعالی وبہ قیام العالم کما تری فی الظاہر ان الاجسام لاختلاف
صورہم اعتبارات شتی ومع ذلک کلہم من العناصر الاربعۃ التی بہا ترکیب العالم
کلہ فان قلت ما الفرق بین الصوفیۃ الوجودیۃ والحکماء الاشراقیین لان المنتھی
واحد قلت سبحان اللہ شتان ما بینہما فان الحکماء ہجرتہم الی حقائق الاشیاء
والصوفیۃ ہجرتہم الی اللہ ورسولہ ونیاتہم صالحۃ وانما الاعمال بالنیات وانما
لامرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ الی آخر الحدیث فالحمد للہ الذی
ہدانا من المختلفات کلہا الی ما ہو شفاء للصدور باب **ثانی** نوع دیگر از طاعت
اطاعت رسول است صلی اللہ علیہ وسلم وآن مبسوط در ہمہ کتاب وسنت آیت
ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ وتدوین مسائل مستنبطہ از آیات واحادیث
ائمہ مجتہدین است فرمودہ اند لفقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد
وماتریدی واشعری رحمہم اللہ متکفل عقائد شدند تا مبتدعے از طرف خود اختراع
ایمانیات نہ کند وصوفیہ کبار اخلاق الٰہیہ واوصاف قدسیہ کہ در نفس مطمئنہ
آنحضرت صلعم مودع بود بہ تصفیۂ قلب وتزکیۂ نفس پرداختہ تکمیل قرب بتحصیل
آن فرمودند کہ قد افلح من زکاہا وقد خاب من دساہا وفلاح موعود مر ہمشہود
ایشان شود ندکہ الاحسان ان تعبد اللہ کانک تراہ اگرچہ رویت نیست مشاہدہ

رویت است کاف تشبیہ اشارت بآن دارد وچون حصول این دولت وابستہ
فضل رحمانی است لہذا اہل کسب را باین حضور عام تسلی شوند کہ فان لم تکن
تراہ فانہ یراک **باب ثالث** تیسری قسم اطاعت کی اطاعت اولوالامر کی
ہے کہ السلطان ظل اللہ تو یہ مرتبہ ظل بہی منجر طرف اوسی اصل کے ہے
اور علمانے اولوالامر سے ایک یہ مراد لی ہے جو مذکور ہوئی دوسرے مراد اولوالامر
سے اصول انسان کہ ماں باپ ہین موافق شرع کے ان کی اطاعت ضرور
ہے تیسرے مراد اولوالامر سے استاذ ہے کہ اوس کی نافرمانی سے انسان
علم ضروری سے محروم رہتا ہے چوتھے مراد اولوالامر سے مرشد ہے کہ اوسکی
اطاعت سے قرب خدا و رسول حاصل ہوتا ہے واللہ اعلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **وسعت بیان** ہے واضح ہو کہ طائفہ صوفیہ
واصلان خدا و تارکان ماسوا ہین لیکن بفحوائے ظہور کثرت در وحدت ان کے
مصطلحات علوم بہی بہت ہین چنانچہ مذکور کتب سلوک و رسائل بشرح و بسط
تمام ہین اور بعض مصطلحات اون کے ساتہہ علمای ظاہر و متکلمین کے متفق
ہین اور بعض حکما کی اصطلاح کے موافق ہین اور بعض مطابق عرف عام کے
اور بعض مصطلح خاص اون کے ہین لہذا مناسب جانا کہ مشتے از خروار تحریر کرکے
فہم من فہم سے مطرب عشق عجب ساز و نوائے دارد ۔ نقش ہر پردہ کہ زد راہ بجائے
دارد ۔ وہو ہذا حیرت جذب و سلوک سیر و طیر صحو و محو تلوین و تمکین
سیر مستدیر و مستطیل سیر قدمی و نظری معیت و اقربیت عینیت و اتحاد
اثنینیت و امتیاز ظلال و مقتضیات و آثار صفات ثمانیہ صفات ثبوتیہ سلبیہ
شیون ذاتیہ لطائف عشرہ ہیئت وحدانی کمالات ولایت و نبوت
حقائق انبیا و آلیہ حضور و شہود جذبات و واردات سکینہ و جمعیت وقوف
قلبی و عددی و زمانی پاس انفاس وجود و عدم فنا و بقا عروج و نزول

یافت و نایافت تجلیات دقائق معارف صباحت و ملاحت تجلی
برقی و دائمی حسن صورت و سیرت تجلی نوری و صوری ایمان حقیقی
نسبت احسان دائرۂ امکان عالم مثال تجرد و امثال مراقبہ مشاہدہ
مکاشفات الہام القائے رحمانی و ملکی خواطر شیطانی و حدیث نفسانی محاسبہ
مجاہدہ حال و مقام ذوق شوق کشف و کرامت نسبت مرادی و مریدی
فتوح غیب و شہادت صلاح قلب اطمینان نفس اعتبارات
مبادی تعینات لاتعین اصل و ظل عکوس ولایت عامہ و خاصہ
ولایت صغریٰ و کبریٰ و علیا ولایت ایمانی و عرفانی و احسانی عالم امر
عالم خلق محکم و متشابہ رموز مقطعات کفر طریقت اسلام حقیقی حجب ظلمانی
و نورانی اسم ذات نفی اثبات عرض و طول نسبت دوام آگاہی
ملک و ملکوت اجسام و ارواح پرداخت نسبت کسب و وہب محبت
ذاتی و صفاتی شریعت طریقت حقیقت معرفت تجلی و استتار بطون و ظہور
سلطان الاذکار سیر مرادی ریاضت و عبادت نسبت ادراکی و کشفی
و جہلی وصول الی اللہ اویسیت ضمنیت فاتحہ مشائخ علم لدنی سیر
الی اللہ و فی اللہ و من اللہ باللہ انتفائے انا نفی خواطر جمع و فرق جمع الجمع
غلبت و استغراق و بیخودی اضمحلال و استہلاک رنگ و بیرنگی قرب
نوافل و فرائض وجود و شہود قطبیت غوثیت فردیت خلت
محبوبیت صرفہ محبت و محبوبیت ممتزجہ عاشقی و معشوقی کشف و قائع
وجدان و عیان قرب امامت و خلافت اجازت مقیدہ و مطلقہ شرح صدر
جہل و نکارت فیض و برکت آزادگی و مشیخت اولیاے عزلت و عشرت
ارادت حقیقی طلب صادق ذکر جنانی و لسانی نسیان ماسوا فطرت و
خلقت سماع اصالت و تبعیت فوائد و زوائد اصول و فروع لعن ناطقہ
مصالح کلی و جزئی مشارب و اقدام استعداد فیض زمانی و مکانی علم و حکمت

جمع وقبول ہمت تصرف حلقۂ توجہ اوراد و وظائف ذکر و فکر
کیف و بے کیف حدوث وقدم کلام و رویت تصفیہ و تزکیہ
تجلیہ خلوت و جلوت فقر و درویشی رو بحق رو بخلق رابطہ انوار
اسرار اشارات حواس خمسہ تقید و اطلاق قبض و بسط سیر
آفاقی و انفسی کمالات رسالت و اولوالعزمی محمدیت خالصہ طفرہ لمعان
وصفا سوز و گداز راز و نیاز عبودیت عبدیت الوہیت تجلی افعال
آداب تخلق باخلاق اللہ اذکار و اشغال تخفیف بار وغیرہ بہت سے
اصطلاحات ہین کل حزب بما لدیہم فرحون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ آنکہ یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ غنیمت باردہ بیان مناقب
طریقۂ حضرات مین بقدر ضرورت تحریر ہوتا ہے ازانجملہ یہ منقبت اکثر خاص و
عام پر ظاہر و باہر ہے کہ اس طریقے کے حضرات مین جو معاملات عالیہ دیکھے
اور سنے جاتے ہین فی زماننا کمیاب تر ہین چنانچہ کسی قدر ضمن رسائل مین
راقم کے مذکور ہوئے ازانجملہ یہ جامعیت اس طریقے کی ظاہر ہے کہ طریقۂ محمدیہ
مروجہ حضرت خواجہ میر درد رضی اللہ عنہ کہ باعتبار اون کے عصر کے خاتم الطرق
اور جامع کمالات قدما و متاخرین بلطف تمام ہے اوس کے فیوض و برکات
بجز ہمارے حضرات کے فی زماننا معلوم نہین ازانجملہ یہ اقربیت و سہولت اس
طریقہ کی مفید عام ہے کہ مراقبات دور و دراز و معمولات طول و طویل ایسے نہین
جس سے حوصلہ و ہمت اہل طلب کی پست ہوجائے بحکم بشروا ولا تنفروا و یسروا
ولا تعسروا بحسب لطف سے وصول و حصول ہوتا ہے اور بحسب اتباع سنت
قرب خدا و رسول سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہین ازانجملہ یہ خصوصیت اکثر تحریر
سے ہویدا ہے کہ معارف و فوائد اس طریقۂ جامع کے اکثر موافق عقل و نقل
و عرف کے خاص فہم و عام پسند اور باعث مزید اعتقاد و تصدیق کمالات

اولیای سابق و متاخرین اور باین ہمہ بجائے خود ایک جدت بہی رکہتے ہین از انجملہ یہ لطف خاص ہے کہ اکثر مصطلحات کتاب و سنت کا بیان اس طریقے مین اصل اصول قرار دیا گیا ہے اور بضرورت افہام وغیرہ اور اصطلاحات کو بہی صرف تحریر کیا ہے سے چہ رامی زند این مطرب مقام شناس + کہ درمیان غزل قول آشنا آورد + از انجملہ یہ قرب جو اس طریقہ کو اپنی اصل سے بحکم اول باخر نسبتے وارد ثابت ہے لہذا ہمارے حضرات اون رسوم سے جو موجب خردہ گیری خلق ہوتے ہین بالکل برکنار ہین اگرچہ خواہ مخواہ ہر ایک رسم و عادت کو داخل کفر و شرک بہی نہین جانتے از انجملہ فروغ اس طریقہ کا اس سے روشن ہے کہ بسبب اتباع سنت و حسن اخلاق حضرات کے اون کی عقیدت اور محبت کو عام نظرون مین قبول تمام ہے کہ علاوہ اہل کمال کے ہر فن کے لوگ اکثر اون کے نیازمند اور بیان اوصاف مین تر زبان ہین للراقم سے مرید ہوتے ہین سب رند و پارسا اوس کے + بہری ہوئی ہے شراب طہور آنکہون مین + بالجملہ اس بیان مجمل سے بہت امور مفصل ہوسکتے ہین والسلام والاکرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **شرح صدر** ہے **لطیفہ** حضرت پیر و مرشد نے فرمایا کہ سیادت بنی فاطمہ کے بنظر نطفہ پاک آنحضرت صلعم کے ایسا شرف ہے جو کسی کی اولاد مین نہین **نقل** ایک بزرگ کا قول ہے کہ مین نے تیس لوگ صحابہ کبار سے پائے کہ اون کو اپنے اوپر خوف نفاق کا تہا تذکرہ اس عرصہ مین جو اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا بحسب شمار گیارہوین بار زیارت حاصل ہوئی بعض ملفوظات جو فرمائے تحریر ہوتے ہین فرمایا ایک بار مجہکو تشنگی غالب تہی اوس وقت ایک فیض آیا جس سے تمام سینہ خنک ہوگیا مانند برف کے فرمایا اولیا زیر قدم انبیا کے ہوتے ہین اور بعض اولیاء اللہ کے قلب مین

سب انبیاء و اولوا العزم کا فیض ہوتا ہے ایک صاحب نے عرض کیا وجود و
شہود مین کیا فرماتے ہین فرمایا ہمارے حضرت کے ہان ان باتون کا ذکر نہین
مسئلہ مسائل کا ذکر ہے فرمایا افسوس لوگ آداب شریعت کا برتاؤ نہین کرتے
ایک بزرگ کسی کو اولیاء اللہ سنکر اون کی زیارت کو گئے دیکھا کہ اونہون نے
اول پائے چپ مسجد مین رکھا وہ پھر کر چلے آئے فرمایا کہ لوگ بعض شخص کو برا
جانتے ہین اور اوسی شخص پر انوار الٰہی برستے ہوتے ہین فرمایا راقم سے کہ تمسے
اور حضرت مخدوم جہانیان رح سے بھی ملاقات ہوتی ہے عرض کیا ایک بار
دیکھا تھا آپ نے اون کی مدح فرمائی فرمایا شاہ نصیر الدین صاحب مجاہد
خلیفہ حضرت شاہ آفاق رضی اللہ عنہ کے تھے **نقل** مین کے لوگ
قرآن شریف کو سن کر گریہ کرتے تھے حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ ہم بھی ایسا
کرتے تھے پھر سخت ہو گئے دل **ف** تہذیب اخلاق باعث حسن معاش
وتصحیح اعمال موجب حسن معاد ہے کونوا بقبول العمل اشد اہتماما من العمل قول حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کا ہے **نقل** فرمایا آنحضرت صلعم نے تین شخص
مرفوع القلم ہین مجنون اور طفل نابالغ اور نائم حتے کہ عذر ساقط ہو **وارد** توارد
عرفان جائز ہے الصوفیۃ کنفس واحد **سر** فضیلت بعض کی بعض پر ثابت
ہے اور فضیلت کلی خصائص جزئیہ پر حاوی ہوتی ہے **عرفان** اگرچہ احاطہ
اوس کا عام ہے لیکن مقام خاص بھی ثابت ہین چنانچہ عرش اور کعبہ اور
دل مومن اور جنات عدن وغیرہ ؎ ان ہلت یاریح الصبا یوما الی ارض الحرم +
بلغ سلامی روضۃ فیہا النبی المحترم + من وجہہ شمس الضحے من خدہ بدر الدجے +
من ذاتہ نور الہدی من کفہ بحر الہمم + **مثال** مثل واسطے اللہ تعالے کے
ممتنع ہے اور مثال جائز ہے کہ وللہ المثل الاعلی تو وہ مثل اعلی سائر کائنات
مین یہی انسان کامل ہے جو اشرف مخلوقات الٰہی ہے اور اصل کل و افضل
رسل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین تو گویا اللہ تعالے ان الفاظ کے پردہ مین

آنحضرت صلعم سے فرماتا ہے کہ میری مثال تم سے ہے ولله در من قال
گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین ❊ ذات حق را آشکارا اندرو
خندان ببین ❊ **ف** قرب صلاح وشہادت وصدیقیت تمام اولیاء الله
مین دائر ہے علی تفاوۃ الاقدام **تاریخ** دوازدہم ذی الحجہ ۱۲۴۹ سنہ یک ہزار
ودوصد وچہل ونہم مین اعلی حضرت شاہ آفاق رضی الله عنہ فی اجازت نامہ
حضرت کو بھیجا تھا چنانچہ لفافہ پر تاریخ مذکور ثبت ہے **رسائل** ہذا مین
اگر کوئی شک وشبہہ ناظرین کو ہووے توکسی عبارت سے انہین رسائل
کی حل ہوسکتا ہے اور اگر کوئی مافی الضمیر اپنا دکھیا چاہے توجواب شافی
حاصل کرسکتا ہے والله اعلم

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ **بزم نشاط** ہے للراقم ـ تجسے ہی جسم وروح کو
یان ارتباط ہے ❊ عالم ترے ظہور سے بزم نشاط ہے ❊ **حضرت** نے فرمایا
کہ چار گھڑی مسئلہ مسائل کا ذکر کرنا افضل ہے رات بھر کے عبادت کرنے
سے **الخیہ** حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنہ فرمودہ اند کہ علم الیقین اولیا
مشکل می شود بناقض لقول مجمع علیہ صوفیہ کہ علمائے ظاہر نیز بآن قائل اند
نبارد ونفی مشاہدہ بطورے نباید دانست کہ خلاف سلف وخلف لازم آید والحمد
لله کہ فقیر راقم ہر چند علم رسمے بقدر ضرور دارد وکتب تصوف وسلوک را از
ہیچ استادے نخواندہ محض تصرف باطن حضرات ست کہ دقائق انوار را
برمن منکشف ساختہ وعجائب اسرار نوختہ لہذا اسطرے چند درمعانی قول مذکور
می نگارد امید کہ منظور نظر ارباب ذوق افتد منہا ہرگاہ علم الیقین صورت پذیر
آمد مقصود حاصل ست زیرا کہ گرفتاری ایقان است نہ ارباب وہم وگمان۔
منہا مفہوم کلام حضرت شیخ ورائیت اوست تعالی شانہ پس این ہم مستلزم
نفی مشاہدہ باطن نیست زیرا کہ اہل نظر قائل تقید او درصورت وتشکل وشغبہ نیستند

بلکه ظهورے از ظهورات آلهی در منظر دل می شناسند منهیا کلام حضرت شیخ که
برین نهج واقع شده بمقتضائے نسبت آنجناب ست و ارباب نسبت
مع الله بحسب معامله ایشان بارب خود کلام می فرمایند چون نسبت انبیا
که حیث نزول دران لازم است برایشان غلبه داشت ازینجاست که
مشاهده باطن را بآن رتبه نمی سنجند منهیا مشکل گفتن دلالت بر تجلی دارد که ظهور
شے در مرتبهٔ ثانیست منهیا بحسب اختلاف اوقات که تجلی کل یوم هو فی شان
ازان مشعراست سخنهای مختلف از دهن عارف کامل که ترجمان آلهی ست
می برآید ے این طائفه گویا بزبان دگراند منهیا مراد ازین مشاهده تجلی صورے
کفر طریقت که در صور این عالم جلوه می نماید گرفته باشند و آن معامله دیگراست
که رایت ربی فی احسن صورة منهیا مقتضائے کلام حضرت شیخ غیرت محب بمحبوب
خود است کما قیل ع غیرت از عشق برم روی تو دیدن ندهم * گوش را نیز
حدیث تو شنیدن ندهم * منهیا منظور ازین بیان نگهداشت مصلحت کلی است
و سنت انبیاست که دعوت ایشان باموری باشد که دران خواص حکم
عوام دارند منهیا تجلی هر سالک بحسب علم اوست بآن سبحانه و تعالی نه مناسب
رتبهٔ الوهیت پس صحیح آمد که علم الیقین مشکل مے شود والله اعلم **رباعیات**
حضرت درد علیه الرحمة کی علم الکتاب سے نقل ہوتی ہین واسطے تفریح خاطر احباب کے

رباعی

هستی و عدم خراب میخانهٔ اوست
امکان و وجوب مست پیمانهٔ اوست
چشم دل تو اگر حقیقت بین است
هر ذرهٔ خلق روزن خانهٔ اوست

گر باد نسیم مست بوے تو گذشت
در فصل بهار مور و نسے تو گذشت
یارب چه قدر بخلق نزدیک تری
هر کس که ز خود گذشت سوی تو گذشت

آن دل که همه وقت بحق آگاه است
خالی ز خیالات گدا و شاه است
در دیدهٔ مردان اهل تحقیق
مصراع دگر ز بهر بیت الله است

از هر بد و نیک چون خوش و شاد شدیم
وارسته ز خار و گل چو شمشاد شدیم

یعنی دل را که باعث تفرقه بود
بستیم بزلف یار و آزاد شدیم

در عجز بساز کبریائیم همه
در کسوت فقر با غنائیم همه

ما درویشان بسان اکسیر ای درد
خاکیم اگرچه کیمیائیم همه

یک عمر قدم براه افسانه زدیم
یک چند در کعبه و بتخانه زدیم

المنة لله که آخر ای درد
در میکده آمدیم و پیمانه زدیم

کیفیت چشم تو بخاطر جا کرد
مستغنیم از کشمکش صهبا کرد

بر دل چو نظر فتاد از خود رفتم
این شیشه مگر نشئه می پیدا کرد

آن جلوه که از طاق شعورم افگند
بر خرمن هوش برق طورم افگند

تا پردهٔ راز اقربیت نه درد
نزدیک شد آن قدر که دورم افگند

آن جلوه بدیدهٔ یار خواهد گردید
رازش همه آشکار خواهد گردید

ما آئینه ایم و خود پرست ست نگار
ناچار بما دوچار خواهد گردید

تا بندهٔ آن حسن و جمالیم همه
وارسته ز هر فکر و خیالیم همه

مستقبل و ماضی علما می دانند
ما درویشیم مست حالیم همه

بی لشکر و فوج بادشائی کردیم
بر مسند فقر کبریائی کردیم

ای درد بدولت فقیری این جا
در کسوت بندگی خدائی کردیم

نسبت ہمارے حضرات کی عجب مجموعہ ہے کہ سالکان طریقہ کو بحسب استعداد اون کے اس طریقہ مین نسبت پیدا ہوتی ہے اور بعض کی نسبت بہ نسبت بعض کے جامع تر ہوتی ہے اور اصل رتبہ ہی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ آنکہ چونکہ صوفیہ کبار عقائد مین تمام اہل سنت و جماعت سے اور اعمال مین صلحا و علما سے اور اخلاق مین اکثر حکما و عقلا سے متفق ہین اور جامع ان تمام مقاصد کی حدیث شریف ہے لہذا راقم نے مناسب جانا

کہ مشارق الانوار سے احادیث متفق علیہ کہ اصح بالاتفاق ہین اقتباس کری
تاکہ ہر نہج کے لوگ اوس سے بہرہ ور ہوسکین لہذا نام اس خلاصہ کا
انوار المشارق رکہا اور احکام مندرجۂ احادیث کو کتب فقہ سے دریافت
کرنا چاہیے **الباب الاول ابن عباس** من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتے
یستوفیہ **ابن عمر** من ابتاع نخلا بعد ان تو بر فثمرہا للذی باعہا الا ان یشترطہا
المبتاع ومن ابتاع عبدا فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع **عائشۃ** من
ابتلی من ہذہ البنات بشیٔ فاحسن الیہن کن لہ ستر امن النار **انس** من احب
ان یسأل عن شیٔ فلیسأل فلا تسالونی عن شیٔ الا اخبرتکم ما دمت فی مقامی
ہذا **عائشۃ** من احدث فی امرنا ہذا ما لیس فیہ فہو رد **ابن مسعود** من احسن
فی الاسلام فلا یواخذ بما عمل فی الجاہلیۃ ومن اساء فی الاسلام اخذ بالاول
والآخر **سعید بن زید** من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقہ الی سبع ارضین **ابوہریرۃ**
من ادرک رکعۃ من الصلوۃ فقد ادرک الصلوۃ **ابوہریرۃ** من ادرک مالہ بعینہ
عند رجل افلس او انسان قد افلس فہو احق بہ من غیرہ **سعد بن ابی وقاص**
من ادعی الی غیر ابیہ وہو یعلم انہ غیر ابیہ فالجنۃ علیہ حرام **ابوہریرۃ** من
اراد اہل المدینۃ بسوء اذابہ اللہ کما یذوب الملح فی الماء **عدی بن حاتم** من
استطاع منکم ان یستتر من النار ولو بشق تمرۃ فلیفعل **ابن عباس** من اسلم
فی تمر فلیسلم فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم **ابن مسعود** من اشتری
محفلۃ فردہا فلیرد معہا صاعا **ابوہریرۃ** من اعتق رقبۃ مومنۃ اعتق اللہ بکل ارب
منہا اربا منہ من النار **ابوہریرۃ** من اعتق شقیصا من مملوک فعلیہ خلاصہ
فی مالہ فان لم یکن لہ مال قوم المملوک قیمۃ عدل ثم استسعے غیر مشقوق علیہ **ابن عمر**
من اعتق عبدا بینہ وبین آخر قوم علیہ فی مالہ قیمۃ عدل لا وکس ولا شطط ثم عتق
علیہ ان کان موسرا **جابر** من اعمر رجلا عمری لہ ولعقبہ فقد قطع قولہ حقہ فیہا
وہے لمن اعمر لہ ولعقبہ **ابوہریرۃ** من اغتسل یوم الجمعۃ غسل الجنابۃ ثم راح فکانما

قرب بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة
الثالثة فکانما قرب کبشا اقرن ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما قرب دجاجة
ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما قرب بیضة فاذا خرج الامام حضرت الملائکة
یستمعون الذکر **سفیان بن ابی زهیر** من اقتنی کلبا لا یغنی عنه زرعا ولا ضرعا
نقص من عمله کل یوم قیراط **جابر** من اکل ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا
ولیقعد فی بیته **انس و ابوهریرة** من اکل من هذه الشجرة فلا یقرب مسجدنا
ابوهریرة من امسک کلبا فانه ینقص کل یوم من عمله قیراط الا کلب حرث
او ماشیة **ابوهریرة** من انفق زوجین فی سبیل الله دعاه خزنة الجنة کل
خزنة باب تقول ای فل هلم فقال ابوبکر رضی الله عنه یا رسول الله ذاک
الذی لا توی علیه قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لارجو ان تکون منهم
عثمان من بنی لله مسجدا یبتغی به وجه الله بنی الله له مثله فی الجنة **ابوهریرة**
من تردی من جبل فقتل نفسه فهو فی نار جهنم یتردی فیها خالدا مخلدا فیها ابدا ومن
تحسی سما فقتل نفسه فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا ومن قتل نفسه
بحدیدة فحدیدته فی یده یتوجأ بها فی بطنه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا **بریدة**
بن الحصیب من ترک صلوة العصر فقد حبط عمله **سعد بن ابی وقاص**
من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلک الیوم سم ولا سحر **عثمان** من توضا نحو
وضوئی هذا ثم قام فرکع رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفر له ما تقدم من ذنبه قاله حین
توضا ثلثا **ابن عمر** من جاء منکم الجمعة فلیغتسل **زید بن خالد الجهنی** من جهز غازیا
فی سبیل الله فقد غزا ومن خلف غازیا فی اهله بخیر فقد غزا **ثابت بن الضحاک**
من حلف بملة غیر الاسلام کاذبا فهو کما قال **ابن مسعود** من حلف علی مال امرء
مسلم بغیر حقه لقی الله وهو علیه غضبان ثم قرأ علینا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
مصداقه من کتاب الله ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا اولئک
لا خلاق لهم فی الآخرة ولا یکلمهم الله ولا ینظر الیهم یوم القیامة ولا یزکیهم ولهم

عذاب الیم ابو ہریرۃ من حلف علی یمین فرای غیرہا خیرا منہا فلیکفر عن یمینہ
ثم لیفعل الذی ہو خیر ابو ہریرۃ من حلف فقال فی حلفہ باللات والعزے
فلیقل لا الہ الا اللہ ابن عمرو ابو ہریرۃ من حمل علینا السلاح فلیس منا ابو ہریرۃ
من دخل دار ابی سفیان فہو آمن ومن القے السلاح فہو آمن ومن اغلق بابہ
فہو آمن قالہ یوم فتح مکۃ ابن عباس من رای من امیرہ شیئا یکرہہ فلیصبر
علیہ فانہ من فارق الجماعۃ فمات فمیتۃ جاہلیۃ ابن عباس من رای منکم رؤیا
فلیقصہا اعبرہا لہ کان یقول لاصحابہ ابو ہریرۃ رانی فی المنام فسیرانی فے الیقظۃ
او لکانما رانی فے الیقظۃ لا یتمثل الشیطان بی ابو ہریرۃ من رانی فے المنام
فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی ابو ہریرۃ من سرہ ان ینظر الی رجل من
اہل الجنۃ فلینظر الی ہذا قالہ لرجل قال دلنی علی عمل اذا عملتہ دخلت الجنۃ قال
تعبد اللہ لا تشرک بہ شیئا وتقیم الصلوۃ المکتوبۃ وتودی الزکوۃ المفروضۃ وتصوم
رمضان فقال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ہذا شیئا ابدا ولا انقص منہ ابو ہریرۃ
من شہد الجنازۃ حتے یصلی علیہا فلہ قیراط ومن شہدہا حتے تدفن فلہ قیراطان
قیل وما القیراطان قال مثل الجبلین العظیمین عبادۃ بن الصامت
من شہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسی
عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاہا الی مریم وروح منہ والجنۃ حق والنار حق ادخلہ
اللہ الجنۃ علی ما کان من العمل ابو سعید من صام یوما فی سبیل اللہ بعد اللہ وجہہ
عن النار سبعین خریفا ابو موسی من صلی البردین دخل الجنۃ سعید بن زید
من ظلم قید شبر من الارض طوقہ اللہ من سبع ارضین ابو ہریرۃ من غدا
الی المسجد او راح اعد اللہ لہ فی الجنۃ نزلا کلما غدا او راح ابو موسی الاشعری
من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ہے العلیا فہو فے سبیل اللہ ابو ہریرۃ من قال حین
یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یأت احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء
بہ الا احد قال مثل ما قال او زاد علیہ ابو ایوب الانصاری من قال

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر
عشر مرار کان کمن اعتق اربعۃ انفس من ولد اسمعیل **ابو ہریرۃ** من قال لا
الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیئ قدیر
فی یوم مائۃ مرۃ کانت لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ
سیئۃ وکانت لہ حرزا من الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد
بافضل مما جاء بہ الا رجل عمل اکثر منہ ومن قال سبحان اللہ وبحمدہ فی یوم مائۃ
مرۃ حطت خطایاہ وان کانت مثل زبد البحر **ابو قتادۃ** من قتل قتیلا لہ علیہ بینۃ
فلہ سلبہ **ابو ہریرۃ** من قذف مملوکہ وہو بری مما قال جلد یوم القیامۃ الا ان
یکون کما قال **ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری** من قرا بالآیتین من
آخر سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ **الربیع بنت معوذ بن عفراء** من کان اصبح
صائما فلیتم صومہ ومن کان اصبح مفطرا فلیتم بقیۃ یومہ **ابو سعید** من کان
اعتکف فلیرجع الی معتکفہ فانی رایت ہذہ اللیلۃ ورایتنی اسجد فی ماء وطین
ابو ہریرۃ من کانت لہ ارض فلیزرعہا او لیمنحہا اخاہ فان ابی فلیمسک ارضہ
انس من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد **عبد الرحمن بن ابی بکر** من کان
عندہ طعام اثنین فلیذہب بثالث ومن کان عندہ طعام اربعۃ فلیذہب
بخامس بسادس اوکما قال **جابر** من کان لہ شریک فی ربعۃ او نخل فلیس لہ
ان یبیع حتی یؤذن شریکہ فان رضی اخذ وان کرہ ترک **ابو ہریرۃ** من کان
منکم مادحا اخاہ لا محالۃ فلیقل احسب فلانا واللہ حسیبہ ولا ازکی علی اللہ احدا
احسب کذا وکذا ان کان یعلم ذلک **ابو ہریرۃ** من کان یؤمن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیکرم جارہ ومن کان
یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت **ابو ہریرۃ** من لا یرحم لا یرحم
عمر من لبس الحریر فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ **عائشۃ** من مات وعلیہ
صیام صام عنہ ولیہ **ابن مسعود** من مات وہو یدعو من دون اللہ ندا دخل النار

ابو ہریرۃ من نسی وہو صائم فاکل او شرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ
عائشۃ من نوقش الحساب عذب ابو ہریرۃ من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ
فے الدین جابر من رجل یتقدمنا فیدر الحوض فیشرب ویسقینا قالہ حین دنا
من ماء من میاہ العرب جابر من لکعب بن الاشرف فانہ قد آذی اللہ
ورسولہ انس من ینظر لنا ما صنع ابوجہل قالہ یوم بدر فانطلق الیہ ابن مسعود
الباب الثانی فی ان — عائشۃ ان ابغض الرجال الی اللہ الالد الخصم
ابو موسی الاشعری ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف ابو ہریرۃ ان احدکم
اذا قام یصلی جاء الشیطان فلبس علیہ حتے لا یدری کم صلی فان وجد احدکم
ذلک فلیسجد سجدتین وہو جالس ابن مسعود ان احدکم یجمع خلقہ فے بطن امہ
اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ
الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع کلمات یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقے او
سعید فو الذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتے ما یکون بینہ وبینہا
الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل
بعمل اہل النار حتے ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل
اہل الجنۃ فیدخلہا انس ان اخوانکم قد قتلوا وانہم قالوا اللہم بلغ عنا نبینا
انا قد لقیناک فرضیت عنا ورضینا عنک جابر ان اخوف ما اخاف علے
امتی عمل قوم لوط ابن مسعود ان اشد الناس عذابا یوم القیمۃ عند اللہ المصورون
عائشۃ ان اصحاب ہذہ الصور یعذبون یوم القیمۃ ویقال لہم احیوا ما خلقتم
سعد بن ابی وقاص ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علے
الناس فحرم من اجل مسألتہ ابو موسی ان الاشعریین اذا ارملوا فی الغزو او قل
طعام عیالہم بالمدینۃ جمعوا ما کان عندہم فے ثوب واحد ثم اقتسموا بینہم
فے اناء واحد بالسویۃ فہم منی وانا منہم جابر وعائشۃ ان البیت الذی فیہ
الصور لا تدخلہ الملائکۃ ابن عمر وعائشۃ ان التلبینۃ تجم فواد المریض وتذہب

بعض الخرن النعمان بن بشیر ان الحلال بین و ان الحرام بین وبینهما مشتبہات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبہات استبرأ لدینه و عرضه ومن وقع فی الشبہات وقع فی الحرام کالراعی یرعی حول الحمی یوشک ان یرتع فیه الا وان لکل ملک حمی الا وان حمی الله محارمه الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله الا وهی القلب عائشة ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف ابوهریرة ان الرحم شجنة من الرحمن فقال الله من وصلک وصلته ومن قطعک قطعته ابوبکرة ان الزمان قد استدار کهیئته یوم خلق الله السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلثة متوالیات ذوالقعدة وذوالحجة والمحرم ورجب مضر الذی بین جمادی وشعبان المغیرة بن شعبة ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد ولا لحیوته فاذا رایتموها فادعوا الله وصلوا حتے تنجلی انس ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ابن مسعود ان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق حتے یکتب صدیقا وان الکذب لیهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب حتے یکتب عند الله کذابا ابوهریرة وابن عباس ان العین حق ابی بن کعب ان الغلام الذی قتله الخضر طبع کافرا ولو عاش لارهق ابویه طغیانا وکفرا ابن عمر ان الفتنة ههنا من حیث یطلع قرن الشیطان قال الصغانی مؤلف ہذا الکتاب ہذا حدیث سمعته من النبی صلے الله علیه وسلم فے المنام قاله وهو یشیر الی الشرق انس ان الله امرنی ان اقرء علیک لم یکن الذین کفروا قال لابی بن کعب فقال ابی وسمانی قال نعم فبکی ابوهریرة ان الله تجاوز لامتی عما حدثت به انفسها مالم تتکلم به او تعمل به ابوهریرة ان الله حبس عن مکة الفیل و سلط علیها رسوله والمؤمنین وانها لم تحل لاحد کان قبلی وانها احلت لی ساعة من نهار وانها لا تحل لاحد بعدی فلا ینفر صیدها ولا یختلی شوکها ولا تحل ساقطتها

الا لمنشد ومن قتل له قتيل فهو بخير النظرين اما ان يفدى واما ان يقيد فقال العباس
الا الاذخر يا رسول الله فانا نجعله فى قبورنا وبيوتنا فقال الا الاذخر فقام ابو شاه
رجل من اهل اليمن فقال اكتبوا لى يا رسول الله فقال اكتبوا لابى شاه
ابو هريرة ان الله خلق الخلق حتى اذا فرغ منهم قامت الرحم فقالت هذا
مقام العائذ من القطيعة قال نعم اما ترضين ان اصل من وصلك واقطع من
قطعك قالت بلى ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرءوا ان شئتم ان
توليتم ان تفسدوا فى الارض وتقطعوا ارحامكم اولئك الذين لعنهم الله فاصمهم و
اعمى ابصارهم **ابو سعيد** ان الله خير عبدا بين الدنيا وبين ما عنده فاختار ذلك
العبد ما عند الله **انس** ان الله عن تعذيب هذا نفسه لغنى **زيد بن ارقم** ان الله
قد صدقك قاله له حين نزلت سورة المنافقين وقد كان اخبر رسول الله صلى الله
عليه وسلم بقول عبد الله بن ابى لا تنفقوا على من عند رسول الله حتى ينفضوا
وقوله لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل **ابو هريرة** ان الله كتب
على ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لا محالة فزنا العينين النظر وزنا اللسان
النطق والنفس تمنى وتشتهى والفرج يصدق ذلك او يكذبه **عبد الله بن عمرو**
ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء
حتى اذا لم يترك عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا
عائشة ان الله لم يامرنا ان نستر الحجارة والطين **ابو هريرة** ان الله ليضحك
من رجلين ويروى يضحك الله الى رجلين يقتل احدهما صاحبه ثم يدخلان
الجنة **ابو موسى** ان الله ليملى للظالم فاذا اخذه لم يفلته ثم قرا وكذلك اخذ ربك
اذا اخذ القرى وهى ظالمة ان اخذه اليم شديد **جابر** ان الله ورسوله حرما
بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام قاله عام الفتح وهو بمكة **ابو هريرة** ان الله ورسوله
يصدقانكم ويعذرانكم قاله للانصار **عائشة** ان الله يحب الرفق فى الامر كله
ابن عمر ان الله يدنى المؤمن فيضع عليه كنفه ويستره ويقول اتعرف ذنب كذا اتعرف

ذنب كذا فيقول نعم اي رب حتى قرره بذنوبه ورأى في نفسه انه هلك قال
سترتها عليك في الدنيا وانا اغفرها لك اليوم فيعطى كتاب حسناته واما الكافرون
والمنافقون فيقول الاشهاد هؤلاء الذين كذبوا على ربهم الا لعنة الله على الظالمين
ابو سعيد ان الله يقول لاهل الجنة يا اهل الجنة فيقولون لبيك ربنا وسعديك
والخير في يديك فيقول هل رضيتم فيقولون وما لنا لا نرضى يا رب وقد اعطيتنا ما
لم تعط احدا من خلقك فيقول الا اعطيكم افضل من ذلك فيقولون يا رب واي
شيء افضل من ذلك فيقول احل عليكم رضواني فلا اسخط عليكم بعده ابدا **ام سلمة**
ان الذي يشرب في اناء الفضة فانما يجرجر في بطنه نار جهنم **انس** ان المؤمن اذا
كان في الصلوة فانما يناجي ربه فلا يبزقن بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره
تحت قدمه **ابو هريرة** ان المؤمن لا ينجس **ابو مسعود عقبة بن عمرو الانصاري**
ان المسلم اذا انفق على اهله نفقة وهو يحتسبها كانت له صدقة **مجاشع بن مسعود**
ان الهجرة قد مضت لاهلها ولكن على الاسلام والجهاد والخير **ابن عمر** ان امامكم حوضا
كما بين جربا واذرح **انس** ان امثل ما تداويتم به الحجامة والقسط البحري
ابو هريرة ان امرأة بغيا رأت كلبا في يوم حار يطيف ببئر قد ادلع لسانه من العطش
فنزعت له بموقها فغفر لها وقال البخاري فنزعت خفها فاوثقته بخمارها فنزعت
له من الماء فغفر لها بذلك **فاطمة بنت قيس** ان ام شريك يأتيها المهاجرون
الاولون فانطلقي الى ابن ام مكتوم الاعمى فانك اذا وضعت خمارك لم يرك
قاله لها حين ارادت ان تعتد وقد طلقها زوجها ابو عمرو بن حفص البتة **ابو سعيد**
ان امة من بني اسرائيل مسخت فلا ادري اي الدواب مسخت **عائشة** ان
اولئك اذا كان فيهم الرجل الصالح فمات بنوا على قبره مسجدا وصوروا فيه تلك الصور
اولئك شرار الخلق عند الله يوم القيامة يعني كنيسة بالحبشة كان يقال لها مارية
ابو سعيد ان اهل الجنة ليتراءون اهل الغرف من فوقهم كما تتراءون الكوكب الدري الغابر
في الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بينهم قالوا يا رسول الله تلك منازل الانبياء

لا يبلغها غيرهم قال بلى والذي نفسي بيده رجال آمنوا بالله وصدقوا المرسلين
النعمان بن بشير ان اهون اهل النار عذابا من له نعلان وشراكان من نار
يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل ما يرى ان احدا اشد منه عذابا وانه لاهونهم عذابا
عائشة ان بلالا يؤذن بليل فكلوا واشربوا حتى يؤذن ابن ام مكتوم ابن مسعود
ان بين يدي الساعة اياما ينزل فيها الجهل ويرفع فيها العلم ويكثر فيها الهرج و
الهرج القتل ابو هريرة ان ثلثة في بني اسرائيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله
ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب اليك قال
لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب
عنه قذره واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال
الابل او قال البقر شك اسحق بن عبد الله احد رواة هذا الحديث الا ان الابرص
او الاقرع قال احدهما الابل وقال الآخر البقر فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله
لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك فقال شعر حسن ويذهب عني
هذا الذي قد قذرني الناس فمسحه فذهب عنه واعطي شعرا حسنا قال فاي المال
احب اليك قال البقر فاعطي بقرة حاملا قال بارك الله لك فيها قال فاتى
الاعمى فقال اي شيء احب اليك قال ان يرد الله الي بصري فابصر به الناس
قال فمسحه فرد الله اليه بصره قال فاي المال احب اليك قال الغنم فاعطي شاة والدا
فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم
قال ثم انه اتى الابرص في صورته وهيئته فقال رجل مسكين قد انقطعت بي الحبال
في سفري فلا بلاغ لي اليوم الا بالله ثم بك اسألك بالذي اعطاك اللون الحسن
والجلد الحسن والمال بعيرا اتبلغ عليه في سفري فقال الحقوق كثيرة فقال انه كأني
اعرفك الم تكن ابرص يقذرك الناس فقيرا فاعطاك الله فقال انما ورثت
هذا المال كابرا عن كابر فقال ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى
الاقرع في صورته وهيئته فقال له مثل ما قال لهذا ورد عليه مثل ما رد على هذا فقال

ان كنت كاذبا فصيرك الله الى ما كنت قال واتى الاعمى فى صورته وهيئته
فقال رجل مسكين وابن سبيل انقطعت بى الحبال فى سفرى فلا بلاغ لى اليوم
الا بالله ثم بك اسألك بالذى رد عليك بصرك شاة اتبلغ بها فى سفرى
فقال قد كنت اعمى فرد الله الى بصرى فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك
اليوم شيئا اخذته لله ويروى لا احمدك اليوم بشئ اخذته لله فقال امسك
مالك فانما ابتليتم فقد رضى عنك وسخط على صاحبيك عائشة ان روح القدس
لا يزال يؤيدك ما نافحت عن الله ورسوله قاله لحسان بن ثابت ابوذر ان
شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلوة عائشة ان
شر الناس عند الله منزلة يوم القيمة عبد اذهب آخرته بدنيا غيره عائشة ان شر الناس
عند الله منزلة يوم القيمة من فرقه الناس اتقاء فحشه ويروى من تركه ابن عمر
ان عاشوراء يوم من ايام الله فمن شاء صامه ابوهريرة ان عفريتا من الجن
تفلت علي البارحة ليقطع علي صلوتى فامكننى الله منه فاخذته فاردت ان اربطه
على سارية من سوارى المسجد حتى تنظروا اليه كلكم فذكرت دعوة اخى سليمان
رب اغفر لى وهب لى ملكا لا ينبغى لاحد من بعدى فرددته خاسئا المسور بن
مخرمة ان فاطمة منى وانى اتخوف ان تفتن فى دينها وانى لست احرم حلالا
ولا احل حراما ولكن والله لا تجتمع بنت رسول الله وبنت عدو الله مكانا واحدا
ابدا سهل بن سعد ان فى الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون
يوم القيامة لا يدخل منه احد غيرهم يقال اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه
احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد ابوسعيد ان فى الجنة شجرة
يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام ما يقطعها ابن مسعود ان فى الصلوة لشغلا
انس ان فى حوضى من الاباريق بعدد نجوم السماء ابوسعيد ان فيك لخصلتين
يحبهما الله الحلم والاناة قاله لاشج عبد القيس انس ان قريشا حديث عهد
بجاهلية ومصيبة وانى اردت ان اجبرهم واتألفهم اما ترضون ان يرجع الناس

بالدنيا وترجعوا برسول الله الى بيوتكم لو سلك الناس واديا وسلكت الانصار شعبا
لسلكت شعب الانصار المغيرة بن شعبة ان كذبا علي ليس ككذب على احد من
كذب علي متعمدا فليتبوء مقعده من النار عائشة ان لصاحب الحق مقالا
انس ان لكل امة امينا وان اميننا ايتها الامة ابو عبيدة بن الجراح
جابر ان لكل نبي حواريا وحواري الزبير انس ان لكل نبي دعوة واني
اختبأت دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة اسامة بن زيد ان لله ما
اخذ وله ما اعطى وكل شئ عنده باجل مسمى ابو هريرة ان لله ملائكة يطوفون
في الطرق يلتمسون اهل الذكر فاذا وجدوا قوما يذكرون الله تنادوا هلموا الى
حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا فاذا تفرقوا عرجوا الى السماء قال فيسألهم
ربهم وهو اعلم بهم منهم من اين جئتم فيقولون جئنا من عند عبادك في الارض
قال فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم منهم ما يقول عبادي قالوا يسبحونك ويكبرونك
ويحمدونك ويهللونك ويمجدونك قال فيقول هل راوني قال فيقولون لا والله
ما راوك قال فيقول كيف لو راوني قال فيقولون لو راوك كانوا اشد لك عبادة
واشد لك تمجيدا واكثر لك تسبيحا قال فيقول فما يسألوني قالوا يسألونك
الجنة قال فيقول وهل راوها قال يقولون لا والله يا رب ما راوها قال فيقول
فكيف لو راوها قال يقولون لو انهم راوها كانوا اشد عليها حرصا واشد لها طلبا
واعظم فيها رغبة قال فمما يتعوذون قال يقولون من النار قال يقول وهل
راوها قال يقولون لا والله يا رب ما راوها قال يقول فكيف لو راوها قال
يقولون لو انهم راوها كانوا اشد منها فرارا واشد لها مخافة قالوا ويستغفرونك
قال فيقول فاشهدكم اني قد غفرت لهم قال يقول ملك من الملائكة رب فيهم
فلان ليس منهم انما جاء لحاجة قال هم القوم لا يشقى جليسهم ابو موسى ان للمومن
في الجنة لخيمة من لؤلؤة واحدة مجوفة طولها في السماء وفي رواية عرضها ستون
ميلا للمومن فيها اهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرى بعضهم بعضا ابن عباس ان الله

دسما قاله حين شرب لبنا ثم دعا بماء فتمضمض رافع بن خديج ان لهذه البهائم
اوابد كاوابد الوحش ابو موسى ان مثل ما بعثني الله به من الهدى والعلم كمثل
غيث اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء وانبتت الكلاء
والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله به الناس فشربوا
منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخرى انما هي قيعان لا تمسك ماء
ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه في دين الله ونفعه الله بما بعثني به فعلم
وعلم ومثل من لم يرفع بذلك راسا ولم يقبل هدى الله الذي ارسلت به ابو هريرة
ان مثلي ومثل الانبياء من قبلي كمثل رجل بنى بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع
لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا
وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبيين ابو موسى ان مثلي ومثل ما
بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم اني رايت الجيش بعيني واني انا
النذير العريان فالنجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم و
كذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل
من اطاعني واتبع ما جئت به ومثل من عصاني وكذب بما جئت به من الحق
حذيفة ان معه ماء ونارا فناره ماء وماؤه نار ابو شريح الخزاعي ان مكة حرمها الله
ولم يحرمها الناس فلا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر ان يسفك بها دما ولا يعضد
بها شجرة فان احد ترخص لقتال رسول الله فقولوا له ان الله قد اذن لرسوله ولم
ياذن لكم وانما اذن لي فيها ساعة من نهار ثم عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالامس
وليبلغ الشاهد الغائب انس ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم ويظهر الجهل
ويفشو الزنى وتشرب الخمر وتذهب الرجال وتبقى النساء حتى يكون لخمسين امراة
قيم واحد ابو سعيد ان من امن الناس علي في صحبته وماله ابا بكر ولو كنت
متخذا خليلا غير ربي لاتخذت ابا بكر خليلا ولكن اخوة الاسلام ومودته لا يبقين في
المسجد باب الا سد الا باب ابي بكر ابو سعيد ان من ضئضئ هذا قوما يقرؤون القرآن

لا یجاوز حناجرہم یقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان یمرقون من الاسلام کما یمرق السہم من الرمیۃ لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد قالہ للذی الخویصرۃ حین قال اتق اللہ یا محمد حین قسم ذہیبۃ فی تربتہا کان بعث بہا علی من الیمن بین الاقرع وعیینۃ وعلقمۃ وزید الخیل ابی بن کعب ان موسی قام خطیبا فی بنی اسرائیل فسئل ای الناس اعلم فقال انا فعتب اللہ علیہ اذ لم یرد العلم الیہ فاوحی اللہ الیہ ان لی عبدا بمجمع البحرین ہو اعلم منک فقال موسی یا رب وکیف لی بہ قال تاخذ معک حوتا فتجعلہ فی مکتل فحیثما فقدت الحوت فہو ثم فاخذ حوتا فجعلہ فی مکتل ثم انطلق وانطلق معہ بفتاہ یوشع بن نون حتی اذا اتیا الصخرۃ وضعا رؤسہما فناما واضطرب الحوت فی المکتل فخرج منہ فسقط فی البحر واتخذ سبیلہ فی البحر سربا وامسک اللہ عن الحوت جریۃ الماء فصار علیہ مثل الطاق فلما استیقظ نسی صاحبہ ان یخبرہ بالحوت فانطلقا بقیۃ یومہما ولیلتہما حتی اذا کان من الغد قال موسی لفتاہ آتنا غداءنا لقد لقینا من سفرنا ہذا نصبا قال ولم یجد موسی النصب حتی جاوز المکان الذی امرہ اللہ تعالی فقال لہ فتاہ ارأیت اذ اوینا الی الصخرۃ فانی نسیت الحوت وما انسانیہ الا الشیطان ان اذکرہ واتخذ سبیلہ فی البحر عجبا قال فکان للحوت سربا ولموسی ولفتاہ عجبا فقال موسی ذلک ما کنا نبغی فارتدا علی آثارہما قصصا قال فرجعا یقصان آثارہما حتی انتہیا الی الصخرۃ فاذا رجل مسجی ثوبا فسلم علیہ موسی فقال الخضر وانی بارضک السلام قال انا موسی قال موسی بنی اسرائیل قال نعم اتیتک لتعلمنی مما علمت رشدا قال انک لن تستطیع معی صبرا یا موسی انی علی علم من علم اللہ علمنیہ لا تعلمہ وانت علی علم من علم اللہ علمک اللہ لا اعلمہ فقال موسی ستجدنی ان شاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا فقال لہ الخضر ان اتبعتنی فلا تسألنی عن شیء حتی احدث لک منہ ذکرا فانطلقا یمشیان علی ساحل البحر فمرت سفینۃ فکلموہم ان یحملوہم فعرفوا الخضر فحملوا بغیر نول فلما رکبا فی السفینۃ ولم یفجأ الا والخضر قد قلع لوحا من الواح السفینۃ بالقدوم فقال لہ موسی قوم حملونا بغیر نول عمدت الی سفینتہم فخرقتہا لتغرق اہلہا لقد جئت شیئا امرا قال الم اقل انک لن تستطیع معی صبرا

قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من امري عسرا قال وقال رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم وكانت الاولى من موسى نسيانا قال وجاء عصفور
فوقع على حرف السفينة فنقر في البحر نقرة فقال له الخضر ما علمي وعلمك من علم الله
الا مثل ما نقص هذا العصفور من هذا البحر ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على
الساحل اذ ابصر الخضر غلاما يلعب مع الغلمان فاخذ الخضر برأسه بيده فاقتلعه
بيده فقتله فقال له موسى اقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال
الم اقل لك انك لن تستطيع معي صبرا قال وهذه اشد من الاولى قال ان
سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى اذا اتيا
اهل قرية استطعما اهلها فابوا ان يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد ان ينقض قال
مائل فقال الخضر بيده فاقامه فقال موسى قوم اتيناهم فلم يطعمونا ولم يضيفونا
لو شئت لاتخذت عليه اجرا قال هذا فراق بيني وبينك سانبئك بتاويل ما لم
تستطع عليه صبرا فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وددنا ان موسى
كان صبر حتى يقص علينا من خبرهما ابن عمر ان ناسا منكم قد اروا ليلة القدر
في السبع الاول واري ناس منكم انها في السبع الغوابر فالتمسوها في العشر الغوابر
عدي بن حاتم ان وسادك لعريض انما هو سواد الليل وبياض النهار قاله
ابن مسعود ان هاتين الصلوتين حولتا عن وقتهما في هذا المكان يعني صلوة المغرب
وصلوة الفجر بمزدلفة ابو مسعود عقبه بن عمرو الانصاري ان هذا اتبعنا فان
شئت ان تأذن له وان شئت رجع قال بل آذن له يا رسول الله قاله
لابي شعيب الانصاري لما دعاه خامس خمسة فاتبعه رجل جابر ان هذا اخترط
على سيفي وانا نائم فاستيقظت وهو في يده صلتا فقال من يمنعك مني فقلت
الله ثلثا عمر ان هذا القرآن انزل على سبعة احرف فاقرؤا ما تيسر منه عائشة
ان هذا شيء كتبه الله على بنات آدم فاقضي ما يقضي الحاج غير ان لا تطوفي بالبيت
حتى تغتسلي قاله لها حين حاضت بسرف عام حجة الوداع ابو موسى ان هذا

قدر والبشري فاقبلا انتما قاله لابي موسى بلال حين قال لاعرابي اكثرت علي من ابشر انس ان
هذه المساجد لاتصلح لشئ من هذا البول والقذر انما هي لذكر الله والصلوة وقراءة القرآن **ابو موسى** ان
هذه النار انما هي عدو لكم فاذا انتم فاطفئوها عنكم **فصل ابو سعيد** اني اعتكفت العشرة الاول التمس
هذه الليلة ثم اعتكفت العشر الاوسط ثم اوتيت فقيل لي انها في العشر الاواخر
فمن احب منكم ان يعتكف فليعتكف **عائشة** اني ذاكر لك امرا فلا عليك ان لاتستعجلي
حتى تستامري ابويك قاله لها **عقبة بن عامر** اني فرط لكم وانا شهيد عليكم واني
والله لانظر الى حوضي الآن واني اعطيت مفاتيح خزائن الارض او مفاتيح الارض
واني والله ما اخاف عليكم ان تشركوا بعدي ولكن اخاف عليكم ان تنافسوا فيها
ابن عمر اني قد خيرت فاخترت ولو اعلم اني ان زدت على السبعين يغفر له
زدت عليها **عمرو بن ابي سلمة وعائشة** اني لاتقاكم لله واخشاكم له وفي رواية
واعلمكم لحدوده **انس** اني لادخل في الصلوة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبي
فاتجوز في صلوتي مما اعلم من شدة وجد امه من بكاءه **ابو موسى** اني لاعرف
اصوات رفقة الاشعريين بالقرآن حين يدخلون بالليل واعرف منازلهم من
اصواتهم بالقرآن بالليل وان كنت لم ار منازلهم حين نزلوا بالنهار ومنهم حكيم
اذا لقي الخيل او قال العدو قال لهم ان اصحابي يامرونكم ان تنظروهم **سعد بن
ابي وقاص** اني لاعطي الرجل وغيره احب الي منه خشية ان يكب في النار
على وجهه **سليمان بن صرد** اني لاعلم كلمة لو قالها لذهب عنه ما يجد لو قال اعوذ
بالله من الشيطان الرجيم لذهب عنه ما يجد **ابن مسعود** اني لاعلم آخر اهل النار
خروجا منها وآخر اهل الجنة دخولا الجنة رجلا يخرج من النار حبوا فيقول الله له
اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملائ فيرجع فيقول يارب وجدتها
ملائ فيقول الله له اذهب فادخل الجنة فياتيها فيخيل اليه انها ملائ فيرجع فيقول
يارب وجدتها ملائ فيقول الله له اذهب فادخل الجنة فان لك مثل الدنيا
عشرة امثالها او ان لك مثل عشرة امثال الدنيا فيقول اتسخر بي او تضحك بي

وانت الملك قال ابن مسعود فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ضحك حتى بدت نواجذه فكان يقال ذاك ادنى اهل الجنة منزلة **عائشة** اني لاعلم اذا كنت عني راضية واذا كنت علي غضبى قالت فقلت ومن اين تعرف ذلك فقال اما اذا كنت عني راضية فانك تقولين لا ورب محمد واذا كنت غضبى قلت لا ورب ابراهيم قلت اجل والله ما اهجر الا اسمك **ابو هريرة** اني لانقلب الى اهلي فاجد التمرة ساقطة على فراشي او في بيتي فارفعها لاكلها ثم اخشى ان تكون صدقة فالقيها **حفصة** اني لبدت راسي وقلدت هديي فلا احل حتى انحر **ابن عمر** اني لست كهيئتكم اني اظل اطعم واسقى **ابو سعيد** اني لم اومر ان انقب عن قلوب الناس ولا اشق بطونهم **انس** اني لم ابعثها اليك لتلبسها وانما بعثت بها اليك لتنتفع بثمنها **ابو حميد** الساعدي اني مسرع فمن شاء منكم فليسرع معي ومن شاء فليمكث قاله منصرفه من تبوك **فصل المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم** انا لا ندري من اذن منكم في ذلك ممن لم ياذن فارجعوا حتى يرفع الينا عرفاؤكم امركم **المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم** انا لم نجئ لقتال احد ولكنا جئنا معتمرين وان قريشا قد نهكتهم الحرب واضرت بهم فان شاؤوا ماددتهم مدة ويخلوا بيني وبين البيت فان اظهر فان شاؤوا ان يدخلوا فيما دخل فيه الناس فعلوا والا فقد جموا وان هم ابوا فوالذي نفسي بيده لاقاتلنهم على امري هذا حتى تنفرد سالفتي او لينفذن الله امره **الصعب بن جثامة** انا لم نرده عليك الا انا حرم قاله **فصل عائشة** انه قد اذن لكن ان تخرجن لحاجتكن **عبد الله بن مغفل** انه لا يصاد به الصيد ولا ينكى به العدو ولكنه يكسر السن ويفقا العين يعني الخذف **عائشة** انه لم يقبض نبي قط حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير **عبد الله بن عمرو** انه لم يكن نبي قبلي الا كان حقا عليه ان يدل امته على خير ما يعلمه لهم وينذرهم شر ما يعلمه لهم وان امتكم هذه جعل عافيتها في اولها وسيصيب آخرها بلاء وامور تنكرونها وتجيء الفتنة فيرقق بعضها بعضا ثم تجيء الفتنة فيقول المؤمن هذه مهلكتي ثم تنكشف وتجيء الفتنة فيقول المؤمن

ہذہ ہذہ فمن احب ان یزحزح عن النار و یدخل الجنة فلتاته منیته و ہو یومن
باللہ و الیوم الآخر و لیأت الی الناس الذی یحب ان یوتی الیہ و من بایع
اماما فاعطاہ صفقة یدہ و ثمرة قلبہ فلیطعہ ان استطاع فان جاء آخر ینازعہ
فاضربوا عنق الآخر **ابو ہریرة** انہ لن یبسط احد ثوبہ حتی اقضی مقالتی ثم یجمع الیہ
ثوبہ الا وعی ما اقول **ابو ہریرة** انہ لیأتی الرجل العظیم السمین یوم القیمة لا یزن
عند اللہ جناح بعوضة اقرؤا فلا نقیم لہم یوم القیامة وزنا **عائشة** انہ لیبکی علیہا
وانہا لتعذب فی قبرہا یعنی یہودیة **فصل عائشة** انہا ابنة ابی بکر قالہ عند
انتصار عائشة من زینب بنت جحش **ابن مسعود** انہا ستکون بعدی اثرة و
امور تنکرونہا قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا قال تودون الحق الذی علیکم و
تسألون اللہ الذی لکم **زید بن ثابت** انہا طیبة و انہا تنفی الخبث کما تنفی النار
خبث الفضة **ام عطیة** واسمہا نسیبة انہا قد بلغت محلہا قالہ حین بعث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بشاة الیہا من الصدقة فبعثت الی عائشة منہا بشیء
فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم الی عائشة فقال ہل عندکم من شیء قالت
لا الا ان نسیبة بعثت الینا من الشاة التی بعثت بہا الیہا **فصل ابو ذر**
انک امرء فیک جاہلیة ہم اخوانکم و خولکم جعلہم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ
تحت یدیہ فلیطعمہ مما یاکل و لیلبسہ مما یلبس و لا تکلفوہم ما یغلبہم فان کلفتموہم فاعینوہم
علیہ قالہ حین عیر غلامہ بامہ **سعد بن ابی وقاص** انک ان تذر ورثتک اغنیاء خیر
من ان تذرہم عالة یتکففون الناس و انک لن تنفق نفقة تبتغی بہا وجہ اللہ الا
اجرت بہا حتی ما تجعل فی فی امراتک قال فقلت یا رسول اللہ اخلف بعد اصحابی
قال انک لن تخلف فتعمل عملا تبتغی بہ وجہ اللہ الا ازددت درجة و رفعة و لعلک ان
تخلف حتی ینتفع بک اقوام و یضر بک آخرون اللہم امض لاصحابی ہجرتہم و لا تردہم
علی اعقابہم لکن البائس سعد بن خولة قالہ لما عادہ **ابن عباس** انک ستاتی
قوما اہل کتاب فاذا جئتہم فادعہم الی ان یشہدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ

فان ہم اطاعوا لک بذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم خمس صلوات فی کل یوم
ولیلۃ فان ہم اطاعوا لک بذلک فاخبرہم ان اللہ فرض علیہم صدقۃ توخذ من
اغنیائہم فترد علی فقرائہم فان ہم اطاعوا لک بذلک فایاک وکرائم اموالہم واتق
دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب **فضل ام سلمۃ** انکم تختصمون الی و
لعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ فمن قطعت لہ
من حق اخیہ شیئا فلا یاخذہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار **جریر** انکم سترون
ربکم کما ترون ہذا لا تضامون فی رویتہ فان استطعتم ان لا تغلبوا علی صلوۃ
قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا فافعلوا ثم قرء وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس و
قبل الغروب **حذیفۃ** انکم لا تدرون لعلکم ان تبتلوا **انس** انکم لستم مثلی انما واللہ
لو تمادی لی الشہر لو صلت وصالا یدع المتعمقون تعمقہم **فصل عائشۃ** انکن
لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس قالہ فی مرضہ الذی توفی
فیہ **فصل ابن عمر** انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر الی
مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیہود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من
یعمل لی الی نصف النہار علی قیراط قیراط فعملت الیہود الی نصف النہار علی قیراط
قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت
النصاری من نصف النہار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من
صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من
صلوۃ العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیہود والنصاری
فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال اللہ تعالی وہل ظلمتکم قالوا لا قال فانہ فضلی
اعطیہ من شئت **سہل بن سعد** انما الاعمال بالخواتیم **البراء بن عازب** انما الخالۃ
ام **اسامۃ بن زید** انما الربوا فی النسیئۃ **جابر** انما المدینۃ کالکیر تنفی خبثہا وتنصع
طیبہا **ابن مسعود** انما انا بشر انسی کما تنسون فاذا نسیت فذکرونی **ام سلمۃ**
انما انا بشر وانہ یاتینی الخصم فلعل بعضہم ان یکون ابلغ من بعض فاحسب انہ صادق

فاقضی لہ فمن قضیت لہ بحق مسلم فانما ہی قطعۃ من النار فلیحملها او یذرہا **عائشۃ**
انما اہلک الذین قبلکم انہم کانوا اذا سرق فیہم الشریف ترکوہ واذا سرق فیہم الضعیف
اقاموا علیہ الحد وایم اللہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت تقطعت یدہا **سھل بن سعد**
انما جعل الاذن من قبل البصر **ابو ہریرۃ** انما جعل الامام لیؤتم بہ فلا تختلفوا علیہ **ابن عباس**
انما حرم من المیتۃ اکلہا **عمار بن یاسر** انما کان یکفیک ان تقول بیدیک ہکذا ثم
ضرب بیدیہ الارض ضربۃ واحدۃ ثم مسح الشمال علی الیمین وظاہر کفیہ ووجہہ و
یروی ثم ضرب بیدیہ الی الارض فنفض بیدیہ فمسح وجہہ وکفیہ قالہ **ابو ہریرۃ** انما ہذا
من اخوان الکہان قالہ لحمل بن مالک بن النابغۃ **زینب بنت جحش** انما ہی اربعۃ اشہر
وعشر وقد کانت احدٰکن فے الجاہلیۃ ترمی بالبعرۃ علی راس الحول **الباب الثالث**
ابو موسیٰ لا احد اصبر علی اذی سمعہ من اللہ انہ یشرک بہ ویجعل لہ الولد ثم ہو یعافیہم
ویرزقہم **ابن مسعود** لا احد اغیر من اللہ ولذلک حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن
ولا احد احب الیہ المدح من اللہ ولذلک مدح نفسہ وفے روایۃ اسماء بنت ابی
بکر لا شئے اغیر من اللہ **ابن مسعود** لا تباشر المرأۃ المرأۃ فتنعتہا لزوجہا کانہ ینظر الیہا
ابو بشیر الانصاری لا تبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃ من وتر او قلادۃ الا قطعت
ابو سعید لا تبیعوا الذہب بالذہب الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا
الورق بالورق الا مثلا بمثل ولا تشفوا بعضہا علی بعض ولا تبیعوا منہا غائبا بناجز **ابن عمر**
لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ابو ہریرۃ** لا تحاسدوا ولا تناجشوا ولا تباغضوا
ولا تدابروا وکونوا عباد اللہ اخوانا **ابو ہریرۃ** لا تخیروا بین الانبیاء **ابو سعید** لا تخیرونی
من بین الانبیاء فان الناس یصعقون یوم القیامۃ فاکون اول من یفیق فاذا
انا بموسے آخذ بقائمۃ من قوائم العرش فلا ادری افاق قبلی ام جزی بصعقۃ الطور
ابن عمر لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسہم ان یصیبکم ما اصابہم الا ان تکونوا باکین
ابو بکرۃ وجریر وابن عمر لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض **انس**
لا تزال جہنم تقول ہل من مزید حتے یضع فیہا رب العزۃ قدمہ فتقول قط قط وعزتک

ویزوی بعضها الی البعض **انس** لاتذرموه دعوه یعنی الاعرابی الذی بال فی المسجد
عبدالرحمن بن سمرة لاتسأل الامارة فانک ان اعطیتها عن غیر مسألة اعنت علیها
وان اعطیتها عن مسألة وکلت الیها **عائشة** لاتسئلنی امرأة منهن الااخبرتها یعنی
باختیار عائشة ایاه **عمر** لاتشتره ولاتعد فی صدقتک وان اعطاکه بدرهم
فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ قالہ حین حمل علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ
الذی کان عندہ فارادان یشتریہ **ابوہریرة** لاتشد الرحال الاالی ثلثة مساجد المسجد
الحرام ومسجد الرسول والمسجد الاقصی **عمر** لاتطرونی کما اطری عیسی بن مریم وقولوا عبداللہ
ورسولہ **عائشة** لاتعجل فان ابابکر اعلم قریش بانسابها وان لی فیهم نسبا حتی
یلخص لک نسبی قالہ لحسان بن ثابت **ابوسعید وابوہریرة** لاتفعل بع الجمع بالدراهم
ثم ابتع بالدراهم جنیبا قالہ لاخی بنی عدی الانصاری وکان قد استعملہ علی خیبر
ابوہریرة لاتقبل صلوة من احدث حتی یتوضأ **ابوہریرة** لاتقتسم ورثتی دینارا
ماترکت بعد نفقة نسائی ومؤنة عاملی فهو صدقة **المقداد بن الاسود** لاتقتلہ فان قتلتہ
فانہ بمنزلتک قبل ان تقتلہ وانک بمنزلتہ قبل ان یقول کلمتہ التی قال قالہ حین سالہ
المقداد عن قتل من اسلم من الکفار بعد ان قطع یدہ فی الحرب **عائشة** لا
تقطع ید السارق الافی ربع دینار فصاعدا **ابوہریرة** لاتقوم الساعة حتی تخرج
نار من ارض الحجاز تضیئ اعناق الابل ببصری **ابوہریرة** لاتقوم الساعة حتی
تضطرب الیات نساء دوس علی ذی الخلصة **ابوہریرة** لاتقوم الساعة حتی تطلع الشمس
من مغربها فاذا رآها الناس آمن من علیها فذاک حین لاینفع نفسا ایمانها لم تکن
آمنت من قبل **عائشة** لاتقوم الساعة حتی تعبد اللات والعزی **ابوہریرة** لا
تقوم الساعة حتی تقاتلوا قوما کان وجوههم المجان المطرقة **ابوہریرة** لاتقوم الساعة
حتی تقاتلوا قوما نعالهم الشعر **ابوہریرة** لاتقوم الساعة حتی تقتتل فئتان دعواهما
واحدة **ابوہریرة** لاتقوم الساعة حتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یهم رب المال من
من یقبل منہ صدقتہ **ابوہریرة** لاتقوم الساعة حتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یالیتنی

مکانہ ابو سعید لاتکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا تکذبوا
علی ہذا حدیث منسوخ صدرہ علی لا تکذبوا علی فانہ من یکذب علی یلج النار
عمر لا تلبسوا الحریر فانہ من لبسہ فی الدنیا لم یلبسہ فی الآخرۃ حذیفۃ بن الیمان
لا تلبسوا الحریر ولا الدیباج ولا تشربوا فی آنیۃ الذہب والفضۃ ولا تاکلوا فی صحافہا
فانہا لہم فی الدنیا ولکم فی الآخرۃ ابن عمر لا تمنعوا اماء اللہ مساجد اللہ ابو ہریرۃ
لا تمنعوا فضل الماء لتمنعوا بہ فضل الکلاء انس لا تنتبذوا فی الدباء ولا فی المزفت
جابر لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجی قالہ لہ ابو ہریرۃ لا تنکح الایم حتی تستامر
ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یا رسول اللہ وکیف اذنہا قال ان تسکت
ابو سعید لا تواصلوا فایکم اراد ان یواصل فلیواصل حتی السحر اسماء بنت ابی بکر
لا توعی فیوعی اللہ علیک ارضخی ما استطعت لا توکی فیوکی اللہ علیک لا تحصی
فیحصی اللہ علیک ابو سعید لا صاعین تمر بصاع ولا صاعین حنطۃ بصاع ولا
درہم بدرہمین عبادۃ بن الصامت لا صلوۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتاب علی لا
طاعۃ فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف جابر لا عدوی ولا طیرۃ ولا غول
ابو ہریرۃ لا فرع ولا عتیرۃ ابن عباس لا مال لک ان کنت صدقت علیہا فہو
بما استحللت من فرجہا وان کنت کذبت علیہا فہو ابعد لک منہا قالہ لرجل من الانصار
لاعن امراتہ فقال یا رسول اللہ مالی ابو بکر وعمر وعلی وعائشۃ لا نورث
ما ترکناہ صدقۃ ابن عباس لا ہجرۃ بعد الفتح انس لا یؤمن احدکم حتی
اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین انس لا یؤمن عبد حتی یحب
لاخیہ ما یحب لنفسہ ابو ہریرۃ لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ابن عمر لا یتحری احدکم
فیصلی عند طلوع الشمس ولا عند غروبہا ابو ہریرۃ لا یتقدمن احدکم رمضان بصوم یوم
او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم صوما فلیصمہ انس لا یتمنین احدکم الموت
لضر نزل بہ عثمان لا یتوضا رجل فیحسن الوضوء فیصلی صلوۃ الا غفر اللہ لہ ما بینہ
وبین الصلوۃ التی تلیہا ابو بردۃ بن نیار لا یجلد احد فوق عشر جلدات الا فی حد من

حدود اللہ ابو ہریرۃ لایجمع بین المرأۃ وعمتہا ولا بین المرأۃ وخالتہا البراء بن عازب
لایحبہم الا مؤمن ولا یبغضہم الا منافق من احبہم احبہ اللہ ومن ابغضہم ابغضہ اللہ یعنی
الانصار ابو بکر لایحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان ابو بکرۃ لایحکم
احد بین اثنین وہو غضبان ابن مسعود لایحل دم امرء مسلم یشہد ان لا الٰہ الا اللہ
وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ
المفارق لجماعۃ ابو ہریرۃ لایحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تسافر مسیرۃ
یوم ولیلۃ ولیس معہا حرمۃ ویروی الا مع ذی محرم علیہا ام سلمۃ لایحل لامرأۃ
مسلمۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد فوق ثلثۃ ایام الا علی زوجہا اربعۃ اشہر و
عشرا سعد بن ابی وقاص لایحل لامرء ان یہجر اخاہ فوق ثلث ابو ہریرۃ
لایخطب احدکم علی خطبۃ اخیہ جبیر بن مطعم لایدخل الجنۃ قاطع ام سلمۃ
لایدخلن ہؤلاء علیکم یعنی المخنثین اسامۃ بن زید لایرث المسلم الکافر ولا الکافر
المسلم ابو ہریرۃ لایزال احدکم فی صلوتہ ما دامت الصلوۃ تحبسہ لایمنعہ ان ینقلب
الی اہلہ الا الصلوۃ المغیرۃ بن شعبۃ لایزال ناس من امتی ظاہرین حتے
یاتیہم امر اللہ وہم ظاہرون ابو ہریرۃ لایسوم المسلم علی سوم اخیہ المسلم
ابو ہریرۃ لایشیر احدکم الی اخیہ بالسلاح فانہ لایدری احدکم لعل الشیطان
ینزع من یدہ فیقع فی حفرۃ من النار ابو ہریرۃ لایصلی احدکم فے الثوب الواحد
لیس علی عاتقہ منہ شئے ابن عمر لایصلین احد الظہر ویروی العصر الا فے
بنی قریظۃ قالہ منصرفہ من الاحزاب عائشۃ لایقولن احدکم خبثت نفسی ولکن لیقل
لقست نفسی ابن عمر لایقیمن احدکم الرجل من مجلسہ ثم یجلس فیہ سعد بن
ابی وقاص لایکید اہل المدینۃ احد الا انماع کما ینماع الملح فے الماء
ابن عمر لایلبس المحرم القمیص ولا العمامۃ ولا البرنس ولا السراویل ولا ثوبا
مسہ ورس ولا زعفران ولا الخفین الا ان لایجد نعلین فلیقطعہما حتے یکونا اسفل
من الکعبین ابن عمر لایلدغ المؤمن من جحر مرتین ابن عمر لایسکن احدکم

ذکرہ بیمینہ وہو یبول ولا یتمسح فی الخلاء بیمینہ ولا یتنفس فی الاناء ابن مسعود
لا یمنعن احدکم اذان بلال من سحورہ فانہ یؤذن او قال ینادی بلیل لیرجع
قائمکم و یوقظ نائمکم لیس الفجر ان یقول ہکذا و جمع بعض الرواۃ کفیہ حتی یقول
ہکذا و مد اصبعیہ السبابتین **ابو ہریرۃ** لا یموت لاحد من المسلمین ثلثۃ من الولد
فتمسہ النار الا تحلۃ القسم **عقبۃ بن عامر** لا ینبغی ہذا للمتقین قالہ عند نزعہ فروج
حریر لبسہ **ابو ہریرۃ** لا یورد ممرض علی مصح **الباب الرابع** **ابن عمر** اذا اتی
احدکم الجمعۃ فلیغتسل **ابو ایوب** اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروہا
ببول ولا بغائط ولکن شرقوا او غربوا **ابو ہریرۃ** اذا احسن احدکم اسلامہ
فکل حسنۃ یعملہا تکتب بعشر امثالہا الی سبع مائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملہا تکتب
بمثلہا حتی یلقی اللہ **عدی بن حاتم** اذا ارسلت کلبک المعلم و ذکرت
اسم اللہ علیہ فکل قال عدی بن حاتم قلت وان قتلن قال وان قتلن مالم یشرکہا
کلب لیس معہا قال قلت فانی ارمی بالمعراض الصید فاصیب قال اذا رمیت
بالمعراض فخزق فکلہ وان اصابہ بعرضہ فلا تاکلہ **ابو موسی** اذا استاذن احدکم
ثلثا فلم یؤذن لہ فلیرجع **ابو ہریرۃ** اذا استیقظ احدکم من منامہ فلیستنثر ثلث
مرات فان الشیطان یبیت عند خیاشیمہ **ابو ہریرۃ** اذا اصبح احدکم یوما صائما
فلا یرفث ولا یجہل فان امرء شاتمہ او قاتلہ فلیقل انی صائم انی صائم **جابر** اذا
اطال احدکم الغیبۃ فلا یطرق اہلہ لیلا **عمر** اذا اعطیت شیئا من غیر مسئلۃ فکل
وتصدق **عمر** اذا اقبل اللیل وادبر النہار وغابت الشمس فقد افطر الصائم
ابو ہریرۃ اذا اقترب الزمان لم تکد رؤیا المؤمن تکذب **ابو قتادۃ الحارث**
بن ربعی اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی **ابن عباس** اذا اکل
احدکم طعاما فلا یمسح یدہ حتی یلعقہا او یلعقہا **ابو بکرۃ** اذا التقی المسلمان بسیفیہما
فالقاتل والمقتول فی النار **ابو ہریرۃ** اذا امن الامام فامنوا فانہ من وافق تامینہ
تامین الملائکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ **ابن عمر** اذا انزل اللہ بقوم عذابا

اصاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم عائشۃ اذا انفقت المرأۃ من طعام
بیتہا غیر مفسدۃ فلہا اجرہا بما انفقت وللزوج بما اکتسب وللخازن مثل ذلک
لا ینقص بعضہم من اجر بعض ابو ہریرۃ اذا انقطع شسع نعل احدکم فلا یمش فی الاخرے
حتی یصلحہا ابو ہریرۃ اذا اوی احدکم الی فراش فلینفض فراشہ بداخلۃ ازارہ فانہ
لا یدری ما خلفہ علیہ ثم یقول باسمک ربی وضعت جنبی وبک ارفعہ ان امسکت
نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ الصالحین ابو ہریرۃ اذا باتت
المرأۃ ہاجرۃ فراش زوجہا لعنتہا الملائکۃ حتے تصبح ابن عمر اذا بایعت فقل لا
خلابۃ ابن عمر اذا بدا حاجب الشمس فاخروا الصلوۃ حتے تبرزوا اذا غاب حاجب
الشمس فاخروا الصلوۃ حتے تغیب ابو ہریرۃ وابو سعید اذا تنخم احدکم
فلا تنخمن قبل وجہہ ولا عن یمینہ ولیبصق عن یسارہ او تحت قدمہ الیسرے
جابر اذا جاء احدکم یوم الجمعۃ وقد خرج الامام فلیرکع رکعتین ابو ہریرۃ اذا
جاء رمضان فتحت ابواب الجنۃ واغلقت ابواب جہنم وسلسلت الشیاطین
مالک بن الحویرث اذا حضرت الصلوۃ فاذنا ثم اقیما ولیؤمکما اکبرکما
قالہ لہ ولصاحب لہ عمرو بن العاص اذا حکم الحاکم فاجتہد ثم اصاب فلہ اجران
واذا حکم واجتہد فاخطأ فلہ اجر انس اذا دعا احدکم فلیعزم المسئلۃ ولا یقولن
اللہم ان شئت فاعطنی فانہ لا مستکرہ لہ ابو ہریرۃ اذا دعا الرجل امرأتہ الی
فراشہ فابت ان تجیٔ فبات غضبان لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح ابو ہریرۃ اذا دعے
احدکم الی الولیمۃ فلیأتہا ابو ہریرۃ اذا رای احدکم ما یکرہ فلیقم فلیصل ولا یحدث
بہ الناس عائشۃ اذا رایت الذین یتبعون ما تشابہ منہ فاولئک الذین سمی اللہ
فاحذروہم عامر بن ربیعۃ بن شمامۃ اذا رایتم الجنازۃ فقوموا حتی تخلفکم انہا
حدیث منسوخ ابو ہریرۃ اذا زنت امۃ احدکم فتبین زناہا فلیجلدہا الحد ولا یثرب
علیہا ثم ان زنت فلیجلدہا الحد ولا یثرب علیہا ثم ان زنت الثالثۃ فتبین زناہا
فلیبعہا ولو بحبل من شعر ویروی ثم لیبعہا فے الرابعۃ انس اذا سلم علیکم اہل الکتاب

فقولوا علیکم ابو ہریرۃ اذا سمعتم الاقامۃ فامشوا الی الصلوۃ وعلیکم السکینۃ والوقار
ولا تسرعوا فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا اسامۃ بن زید اذا سمعتم الطاعون
بارض فلا تدخلوہا واذا وقع بارض وانتم بہا فلا تخرجوا منہا ابو سعید اذا سمعتم
النداء فقولوا مثل ما یقول المؤذن ابو ہریرۃ اذا سمعتم نہاق الحمیر فتعوذوا باللہ من الشیطان
فانہا رأت شیطانا واذا سمعتم صیاح الدیکۃ فاسئلوا اللہ من فضلہ فانہا رأت
ملکا ابو قتادۃ الحارث بن ربعی اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء
واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکرہ بیمینہ ولا یتمسح بیمینہ ابن مسعود اذا شک احدکم
فی صلوتہ فلیتحر الصواب فلیتم علیہ ثم لیسجد سجدتین ابو ہریرۃ اذا قال الامام
سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد فانہ من وافق قولہ قول الملائکۃ
غفرلہ ما تقدم من ذنبہ ابن مسعود اذا قعد احدکم فی الصلوۃ فلیقل
التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ ابو ہریرۃ اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ والامام یخطب فقد
لغوت ابن عمر اذا کان احدکم علی الطعام فلا یعجل حتی یقضی حاجتہ منہ
وان اقیمت الصلوۃ ابن عمر اذا کان احدکم یصلی فلا یبصق قبل وجہہ
فان اللہ قبل وجہہ ابن مسعود اذا کانوا ثلثۃ فلا یتناج اثنان دون واحد
جابر اذا کان واسعا فخالف بین طرفیہ واذا کان ضیقا فاشدد علی حقویک
قالہ ابو ہریرۃ اذا کان یوم الجمعۃ کان علی کل باب من ابواب المسجد
ملائکۃ یکتبون الاول فالاول فاذا جلس الامام طووا الصحف وجاؤا یستمعون الذکر
ابو موسی اذا کان یوم القیمۃ دفع اللہ الی کل مسلم یہودیا او نصرانیا فیقول ہذا
فکاکک من النار ابن عمر اذا مات الرجل عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی
ان کان من اہل الجنۃ فالجنۃ وان کان من اہل النار فالنار ثم یقال ہذا
مقعدک الذی تبعث الیہ یوم القیامۃ ابو موسی اذا مر احدکم فی مسجد او سوق

وبيده نبل فليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها ثم ليأخذ بنصالها ابن عمر اذا نصح العبد لسيده واحسن
عبادة ربه كان له الاجر مرتين عائشة اذا نعس احدكم وهو يصلي فليرقد
حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يذهب
يستغفر فيسب نفسه عائشة اذا وضع العشاء واقيمت الصلوة فابدأوا بالعشاء
ابو هريرة وجابر بن سمرة اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر
فلا قيصر بعده والذي نفس محمد بيده لتنفقن كنوزهما في سبيل الله عبد الله بن زمعة
اذ انبعث اشقاها انبعث لها رجل عزيز عارم منيع في رهطه مثل ابي زمعة

الباب الخامس انس ما احد لكم الا ان تلحقوا بالذود وقاله لرهط من عكل ثمانية
اجتووا المدينة فقالوا يا رسول الله ابغنا رسلا ابو هريرة ما اذن الله لشيء كاذنه للنبي يتغنى بالقرآن يجهر
ابو هريرة ما انزل الله علي فيها شيئا الا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا
يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره قاله حين سئل عن الحمر اسامة بن زيد
ما تركت بعدي فتنة اضر على الرجال من النساء ابن عمر ما تزال المسألة بالعبد
حتى يلقى الله وما في وجهه مزعة ابن عمر ما حق امرئ مسلم تمر عليه ثلث ليال
الا وعنده وصيته المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم ما خلأت القصوى
وما ذاك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل والذي نفسي بيده لا يسألونني خطة
يعظمون فيها حرمات الله الا اعطيتهم اياها انس ما رأينا من شيء وان وجدناه لبحرا
يعني فرس ابي طلحة الذي كان يقال له مندوب ابو سعيد ما رزق العبد رزقا
اوسع عليه من الصبر زيد بن ثابت ما زال بكم صنيعكم حتى ظننت انه سيكتب
عليكم فعليكم بالصلوة في بيوتكم فان خير صلوة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة عائشة
ما زال جبرئيل يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه ابو سعيد ما عليكم ان لا تفعلوا
يعني العزل انس ما كان الله ليسلطك على ذلك او قال علي قاله لصاحبة الشاة
المسمومة كعب بن عجرة ما كنت ارى ان الجهد بلغ بك هذا او يروى بك ما ارى
اما تجد شاة قلت لا قال صم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين لكل مسكين نصف صاع

من طعام و احلق رأسک قال له **انس** ما من احد یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده و رسوله صادقا من قلبه الا حرمه الله علی النار **ابو ہریرۃ** ما من الانبیاء نبی الا
اعطی من الآیات ما مثله آمن علیه البشر و انما کان الذی اوتیته وحیا اوحاه الله
الی فارجوان اکون اکثرہم تابعا یوم القیمۃ **معقل بن یسار** ما من عبد یسترعیه الله
رعیته یموت یوم یموت غاش لرعیته الا حرم الله علیه الجنة **عمرو بن عبسة**
ما منکم رجل یقرب وضوءه فیمضمض و یستنشق و ینتثر الا خرت خطایا وجهه و فیه
و خیاشیمه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا وجهه من اطراف لحیته مع الماء
ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت خطایا یدیه من انامله مع الماء ثم یمسح راسه الا
خرت خطایا راسه من اطراف شعره مع الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت
خطایا رجلیه من انامله مع الماء فان ہو قام فصلی فحمد الله واثنی الیه و مجده بالذی
ہو له اہل و فرغ قلبه لله الا انصرف من خطیئته کہیئته یوم ولدته امه **علی** ما منکم من
احد الا قد کتب مقعده من الجنة و مقعده من النار فقالوا یا رسول الله افلا نتکل علی
کتابنا فقال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اہل السعادۃ فیصیر لعمل السعادۃ
و اما من کان من اہل الشقاوۃ فیصیر لعمل الشقاوۃ ثم قرأ فاما من اعطی واتقی
وصدق بالحسنی الی قوله للعسری **ابن مسعود** ما من مسلم یصیبه اذی من مرض فما سواه
الا حط الله به سیئاته کما تحط الشجرۃ ورقها **عائشة** من مصیبة تصیب المسلم الا
کفر الله بها عنه حتی الشوکة یشاکہا **ابو ہریرۃ** ما من مکلوم یکلم فی سبیل الله الا جاء
یوم القیمۃ و کلمه یدمی اللون لون دم و الریح ریح مسک **ابو ہریرۃ** ما من مولود یولد
الا و الشیطان یمسه حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطان ایاہ الا مریم و ابنہا
انس ما من نبی الا وقد انذر امته الاعور الکذاب الا وانه اعور و ان ربکم
عز و جل لیس باعور مکتوب بین عینیه ک ف ر **عائشة** ما من نبی یموت حتی یخیر
انس ما من نفس تموت لہا عند الله خیر یسرہا انہا ترجع الی الدنیا و ان لہا الدنیا
و ما فیہا الا الشہید فانه یتمنی ان یرجع فیقتل فی الدنیا لما یری من فضل الشہادۃ

عائشة ما ينتظرها من اہل الارض احد غیرکم یعنی صلوٰۃ العشاء ابوہریرہ ما ینقم
ابن جمیل الا انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ و رسولہ واما خالد فانکم تظلمون خالدا قد
احتبس ادراعہ واعتدہ فی سبیل اللہ واما العباس بن عبد المطلب عم رسول اللہ
فہی علیہ ومثلہا معہا انس ما بال اقوام قالوا کذا وکذا لکنی اصلی وانام واصوم
وافطر واتزوج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی قالہ حین سمع ان نفرا من الصحابہ
قال بعضہم لا اتزوج النساء وقال بعضہم لا آکل اللحم وقال بعضہم لا انام علی فراش
عائشة ما بال اقوام یتنزہون عن الشئی اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدہم
لہ خشیۃ سہل بن سعد ما تصنع بازارک ان لبستہ لم یکن علیہا منہ شئے وان
لبستہ لم یکن علیک شئے قالہ لرجل خطب امرأۃ عرضت نفسہا علی النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فلم یردہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم کعب بن مالک ما خلفک الم تکن
قد ابتعت ظہرک قالہ لہ مقدمہ من تبوک ابوہریرۃ ما عندک یا ثمامۃ قالہ لثمامۃ
بن اثال قبل اسلامہ زید بن خالد مالک ولہا دعہا فان معہا حذاءہا و
سقاءہا ترد الماء وتاکل الشجر حتے یجدہا ربہا یعنی ضالۃ الابل سہل بن سعد
ما لی رأیتکم اکثرتم التصفیق من نابہ شئی فی صلوتہ فلیسبح فانہ اذا سبح التفت الیہ و
انما التصفیق للنساء ابن عباس و نحو جابر ما منعک من الحج وفی روایۃ
ابن عباس ما منعک ان تکونی حججت معنا قالت ابو فلان تعنی زوجہا حج علی احدہما
تعنی البعیرین والآخر یسقے ارضا قال فان عمرۃ فی رمضان تقضی حجۃ او حجۃ معی
قالہ لام سنان رافع بن خدیج ما انہر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ لیس السن
والظفر وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشۃ عمر ما جاءک
من ہذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک یعلی بن امیۃ
ما کنت صانعا فی حجک فاصنعہ فی عمرتک یعنی من الاحرام واجتناب الطیب
ابو سعید ما یکن عندی من خیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعف یعفہ اللہ ومن یستغن
یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء خیرا واوسع من الصبر ابوہریرہ

مابین النفختین اربعون عبداللہ بن زید الانصاری مابین بیتی ومنبری
روضۃ من ریاض الجنۃ ابوہریرۃ مابین لابیتہا حرام ابوہریرۃ مابین منکبی
الکافر مسیرۃ ثلثۃ ایام للراکب المسرع فصل عائشۃ یا ابابکر ان لکل قوم عیداً و
ہذا عیدنا ابوبکر یا ابابکر ماظنک باثنین اللہ ثالثہما سہل بن سعد یا ابابکر
ما منعک ان تصلی بالناس حین اشرت الیک ابوذر یا اباذر اتدری این تذہب
ہذہ الشمس قلت اللہ ورسولہ اعلم فقال تذہب تسجد تحت العرش فتستاذن فیؤذن
لہا ویوشک ان تسجد ولا یقبل منہا وتستاذن ولا یؤذن لہا فیقال لہا ارجعی
من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لہا ذلک تقدیر
العزیز العلیم ابوذر یا اباذر اذا طبخت مرقۃ فاکثر ماءہا وتعاہد جیرانک انس
یا اباعمرو ما بال ثابت اشتکی یعنی ثابت بن قیس بن شماس وابو عمرو ہو سعد
بن معاذ وکان قال ثابت انہ من اہل النار فلما اخبر بقولہ قال بل ہو من اہل الجنۃ
انس یا اباعمیر ما فعل النغیر ابوموسیٰ یا اباموسیٰ لقد اعطیت مزماراً من مزامیر
آل داؤد سلمۃ بن الاکوع یا ابن الاکوع ملکت فاسجح ان القوم یقرون
فی قومہم عمر یا ابن الخطاب الا ترضیٰ ان تکون لنا الآخرۃ ولہم الدنیا ویروی
یا ابن الخطاب اولٰئک عجلت لہم طیباتہم فی الحیوۃ الدنیا سہل بن حنیف
یا ابن الخطاب انی رسول اللہ ولن یضیعنی اللہ ابداً انس یا انس کتاب اللہ
یامر بالقصاص ویروی کتاب اللہ القصاص قالہ لانس بن النضر ابوہریرۃ یا بلال
حدثنی بارجیٰ عمل عملتہ عندک فی الاسلام منفعۃ فانی سمعت اللیلۃ خشف نعلیک و
یروی دف نعلیک بین یدی فی الجنۃ قال بلال ما عملت عملاً فی الاسلام
ارجیٰ عندی منفعۃ من انی لم اتطہر طہوراً تاماً فی ساعۃ من لیل او نہار الا صلیت بذلک
الطہور ما کتب اللہ لی ان اصلی انس یا بنی النجار ثامنونی بحائطکم ہذا قالوا لا واللہ
ما نطلب ثمنہ الا الی اللہ ابوہریرۃ یا حسان اجب عن رسول اللہ اللّٰہم ایدہ بروح القدس
الزبیر بن العوام یا زبیر اسق ثم احبس الماء حتیٰ یرجع الی الجدر علی وسعد

بن ابی وقاص یا سعد ارم فداک ابی وامی ابو موسی یا عبد اللہ الا اعلمک
کنزا من کنوز الجنۃ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قالہ لابی موسی عبد اللہ بن عمرو یا عبد اللہ لا تکن
مثل فلان کان یقوم من اللیل فترک قیام اللیل قالہ لہ عبد اللہ بن ابی
اوفی یا فلان انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ ان علیک نہارا قال انزل
فاجدح لنا قال فنزل فجدح فاتاہ بہ فشرب ثم قال بیدہ اذا غابت الشمس من
ہہنا وجاء اللیل من ہہنا فقد افطر الصائم معاذ بن جبل یا معاذ بن جبل ہل
تدری ما حق اللہ علی العباد قال قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فان حق اللہ علی العباد
ان یعبدوہ ولا یشرکوا بہ شیئا یا معاذ بن جبل ہل تدری ما حق العباد علی اللہ
اذا فعلوا ذلک قلت اللہ ورسولہ اعلم قال ان لا یعذبہم المغیرۃ بن شعبۃ یا مغیرۃ
خذ الاداوۃ جابر یا اہل الخندق ان جابرا قد صنع لکم سورا فحیہلا بکم عبد اللہ
بن زید بن عاصم یا معشر الانصار الم اجدکم ضلالا فہداکم اللہ بی وکنتم
متفرقین فالفکم اللہ بی وعالۃ فاغناکم اللہ بی ابو ہریرۃ یا معشر الانصار قلتم
اما الرجل فادرکتہ رغبۃ فی قریتہ قالوا قد کان ذلک قال کلا انی عبد اللہ و
رسولہ ہاجرت الی اللہ والیکم المحیا محیاکم والممات مماتکم ابن مسعود یا معشر الشباب
من استطاع منکم الباءۃ فلیتزوج فانہ اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیہ
بالصوم فانہ لہ وجاء عائشۃ یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی
اذاہ فی اہل بیتی فواللہ ما علمت علی اہلی الا خیرا ولقد ذکروا رجلا ما علمت علیہ الا
خیرا وما کان یدخل علی اہلی الا معی ابو سعید یا معشر النساء تصدقن فانی اریتکن
اکثر اہل النار ابو ہریرۃ یا معشر الیہود اسلموا تسلموا اسامۃ بن زید ای سعد
الم تسمع الی ما قال ابو حباب قال کذا وکذا قالہ لسعد بن عبادۃ عیق عادہ و
ابو حباب ہو عبد اللہ بن ابی المسیب بن حزن ای عم قل لا الہ الا اللہ کلمۃ احاج
لک بہا عند اللہ قالہ لابی طالب عند وفاتہ ابو موسی ایہا الناس اربعوا علی
انفسکم انکم لا تدعون اصم ولا غائبا انکم تدعون سمیعا قریبا وہو معکم قالہ فی سفر وکانوا

يجهرون بالتكبير ام سلمة يا ابنة ابی امیة سألت عن الركعتين بعد العصر وانه
اتانی ناس من عبد القیس بالاسلام من قومهم فشغلونی عن الركعتين بعد الظهر فهما هاتان
عائشة یا ام سلمة لا توذینی فی عائشة فانه والله ما نزل علی الوحی وانا فی
لحاف امرأة منكن غیرها انس یا ام سلیم ما هذا الذی تصنعین قاله حین رآها تجمع
عرقه عائشة یا بریرة هل رأیت منها شیئا یریبک یعنی عائشة قاله حین
قال فیها اهل الافک ما قالوا عائشة یا بنیة الا تحبین ما احب قاله لفاطمة
حین بعثها ازواج النبی صلی الله علیه وآله وسلم الیه ینشدنه العدل فی عائشة عائشة
یا عائشة اشعرت ان الله افتانی فیما استفتیته فیه جاءنی رجلان فقعد احدهما
عند رأسی والآخر عند رجلی فقال الذی عند رأسی للذی عند رجلی او الذی عند
رجلی للذی عند رأسی ما وجع الرجل قال مطبوب قال من طبه قال لبید بن الاعصم
قال فی ای شیء قال فی مشط ومشاطة وجف طلعة ذكر قال فاین هو قال
فی بیر ذی اروان عائشة یا عائشة الامر اشد من ان ینظر بعضهم الی بعض
یعنی یوم القیامة عائشة یا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذی اكلت بخیبر
فهذا اوان وجدت انقطاع ابهری من ذلک السم عائشة یا عائشة ما یؤمننی
ان یكون فیه عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رأی قوم العذاب فقالوا هذا
عارض ممطرنا قاله لما قالت له یا رسول الله اری الناس اذا رأوا الغیم فرحوا رجاء
ان یكون فیه المطر واراک اذا رأیته عرفت فی وجهک الكراهیة عائشة یا
عائشة والله لكان ماءها نقاعة الحناء ولكان نخلها رؤس الشیاطین یعنی بیر
ذی اروان عائشة یا عائشة هذا جبرئیل یقرئک السلام ابو هریرة یا نساء المومنات
لا تحقرن احدكن لجارتها ولو كراع شاة محرق كذا ذكره الاقلیشی والروایة یا نساء
المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة الباب السادس ابو هریرة
لیس الشدید بالصرعة انما الشدید الذی یملک نفسه عند الغضب ابو هریرة لیس الغنی
عن كثرة العرض انما الغنی غنی النفس ابو هریرة لیس المسكین الذی ترده التمرة والتمرتان

ولا اللقمة ولا اللقمتان انما المسكين الذي يتعفف اقرؤا ان شئتم لا يسئلون الناس
الحافا اسماء بنت عميس ليس باحق بي منكم وله ولاصحابه هجرة واحدة ولكم انتم
اهل السفينة هجرتان يعني عمر بن الخطاب رضي الله عنه وكان قال لاسماء حين
قدمت من الحبشة سبقناكم بالهجرة فنحن احق برسول الله منكم عثمان ليس بكذاب
من اصلح بين اثنين فقال خيرا اونمى خيرا ابوهريرة ليس على المسلم في عبده ولا
فرسه صدقة عائشة ليس كذلك ولكن المومن اذا بشر برحمة الله ورضوانه و
جنته احب لقاء الله واحب الله لقاءه وان الكافر اذا بشر بعذاب الله وسخطه
كره لقاء الله وكره الله لقاءه قاله لها حين قالت كلنا يكره الموت جابر ليس
من البر الصيام في السفر ابوموسى ليس منا من حلق ولا خرق ولا سلق انس
ليس من بلد الا سيطؤه الدجال الا مكة والمدينة ليس نقب من انقابها الا عليه
الملائكة صافين يحرسونها فينزل السبخة ثم ترجف المدينة باهلها ثلث رجفات فيخرج
اليه كل كافر ومنافق ابوذر ليس من رجل ادعى لغير ابيه وهو يعلمه الا كفر ومن
ادعى ماليس له فليس منا وليتبوء مقعده من النار ومن دعا رجلا بالكفر او قال
عدو الله وليس كذلك الا حار عليه كذا قال مسلم وقال البخاري لا يرمي رجل رجلا
بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذلك ابن مسعود
ليس منا من ضرب الخدود وشق الجيوب ودعا بدعوى الجاهلية وفي رواية أو
ابن مسعود ليس من نفس تقتل ظلما الا كان على ابن آدم الاول كفل من دمها
لانه سنّ القتل اولا ويروى لانه كان اول من سن القتل ابن مسعود ليس هو
كما تظنون انما هو كما قال لقمان لابنه يابني لا تشرك بالله ان الشرك لظلم عظيم
قاله لما نزلت الذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم فشق ذلك على اصحابه وقالوا
اينا لم يظلم نفسه فصل حفصة نعم الرجل عبد الله لو كان يصلي من الليل ابوهريرة
بئس الطعام طعام الوليمة يدعى اليها الاغنياء ويترك الفقراء ومن ترك الدعوة فقد
عصى الله ورسوله ابن مسعود بئس مالاحدهم ان يقول نسيت آية كيت وكيت

بل هو نسي واستذكروا القرآن فانه اشد تفصيا من صدور الرجال من النعم من عقلها
فضل جابر بينا انا امشي اذ سمعت صوتا من السماء فرفعت رأسي فاذا الملك
الذي جاءني بحراء جالسا على كرسي بين السماء والارض فجئثت منه فرقا فرجعت
فقلت زملوني زملوني فدثروني فانزل الله يا ايها المدثر قم فانذر وربك فكبر
وثيابك فطهر والرجز فاهجر ابن عمر بينا انا نائم اتيت بقدح لبن فشربت منه
حتى اني لارى الري يخرج من اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب
قالوا فما اولته قال العلم ابو سعيد بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون عليّ و
عليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض عليّ عمر بن الخطاب
وعليه قميص يجره قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين ابو هريرة
بينا انا نائم رأيتني في الجنة فاذا امرأة تتوضأ الى جانب قصر فقلت لمن هذا القصر
قالوا لعمر فذكرت غيرته فوليت مدبرا مالك بن صعصعة بينما انا في الحطيم وربما قال
في الحجر مضطجعا اذ اتاني آت فقد قال وسمعته يقول فشق ما بين هذه الى هذه
فاستخرج قلبي ثم اوتيت بطست من ذهب مملوءة ايمانا فغسل قلبي ثم حشي ثم اعيد
ثم اتيت بدابة دون البغل وفوق الحمار ابيض يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت
عليه فانطلق بي جبرئيل حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل
قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قال مرحبا به فنعم المجيء جاء
ففتح فلما خلصت فاذا فيها آدم فقال هذا ابوك آدم فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام
ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح
قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم
قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يحيى وعيسى وهما ابنا خالة قال هذا
يحيى وعيسى فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قالا مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد
بي الى السماء الثالثة فاستفتح فقيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا يوسف

قال ہذا یوسف فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد علی ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی
الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الرابعۃ فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل
ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجی جاء ففتح
فلما خلصت فاذا ادریس قال ہذا ادریس فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتی اتی السماء الخامسۃ فاستفتح قیل من
ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل الیہ قال نعم قیل مرحبا
بہ فنعم المجی جاء فلما خلصت فاذا ہارون قال ہذا ہارون فسلم علیہ فسلمت علیہ
فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح ثم صعد بی حتے اتی السماء السادسۃ
فاستفتح قیل من ہذا قال جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد ارسل
الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجی جاء فلما خلصت فاذا موسی قال ہذا موسی فسلم
علیہ فسلمت علیہ فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبی الصالح فلما تجاوزت بکے
فقیل لہ ما یبکیک قال ابکی لان غلاما بعث بعدی یدخل الجنۃ من امتہ اکثر ممن
یدخلہا من امتی ثم صعد بی الی السماء السابعۃ فاستفتح جبرئیل قیل من ہذا قال
جبرئیل قیل ومن معک قال محمد قیل وقد بعث الیہ قال نعم قیل مرحبا بہ فنعم المجی
جاء فلما خلصت فاذا ابراہیم قال ہذا ابوک ابراہیم فسلم علیہ فسلمت علیہ فرد السلام
علی ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبی الصالح ثم رفعت لی سدرۃ المنتہی فاذا نبقہا
مثل قلال ہجر واذا ورقہا مثل آذان الفیلۃ قال ہذہ سدرۃ المنتہی واذا اربعۃ
انہار نہران ظاہران ونہران باطنان فقلت ما ہذان یا جبرئیل قال اما الباطنان
فنہران فے الجنۃ واما الظاہران فالنیل والفرات ثم رفع لی البیت المعمور ثم
اتیت باناء من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال ہی الفطرۃ
انت علیہا وامتک ثم فرضت علی الصلوۃ خمسین صلوۃ کل یوم فرجعت فمررت
علی موسے فقال بما امرت قلت امرت بخمسین صلوۃ کل یوم قال ان امتک
لا تستطیع خمسین صلوۃ کل یوم وانی واللہ قد جربت الناس قبلک وعالجت بنی

بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسئله التخفيف لامتك فرجعت
فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت
الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسے فقال مثله فرجعت
فامرت بعشر صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل
يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت فقلت امرت بخمس صلوات كل يوم قال ان امتك
لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة
فارجع الى ربك فاسأله التخفيف لامتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكن ارضى واسلم فلما جاوزت
نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي حديث المعراج متفق عليه
لكني تتبعت فيه سياق البخاري ابن عمر بينما ثلثة نفر يمشون اخذهم المطر فاووا الى
غار في جبل فانحطت على فم غارهم صخرة من الجبل فاطبقت عليهم فقال بعضهم لبعض
انظروا اعمالا عملتموها صالحة لله فادعوا الله بها لعله يفرجها عنكم فقال احدهم اللهم
انه كان لي والدان شيخان كبيران وامرأتي ولي صبية صغار ارعى عليهم المواشي
فاذا ارحت عليهم حلبت فبدأت بوالدي فسقيتهما قبل بنے وانه نأى بي ذات
يوم الشجر فلم آت حتى امسيت فوجدتهما قد ناما فحلبت كما كنت احلب فجئت بالحلاب
فقمت عند رؤسهما اكره ان اوقظهما من نومهما واكره ان اسقے الصبية قبلهما
والصبية يتضاغون عند قدمي فلم يزل ذلك دأبي ودابهم حتى طلع الفجر فان
كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء وجهك فافرج لنا منها فرجة نرى منها السماء
ففرج الله منها فرجة فرأوا منها السماء وقال الآخر اللهم انه كانت لي ابنة عم احببتها
كاشد ما يحب الرجال النساء فطلبت اليها نفسها فابت حتے آتيها بمائة دينار
فسعيت حتى جمعت مائة دينار فجئتها بها فلما وقعت بين رجليها قالت يا عبد الله
اتق الله ولا تفتح الخاتم الا بحقه فقمت عنها فان كنت تعلم اني فعلت ذلك ابتغاء
وجهك فافرج لنا منها فرجة ففرج الله لهم وقال الآخر اللهم اني كنت استاجرت
اجيرا بفرق ارز فلما قضے عمله قال اعطني حقي فعرضت عليه حقه فتركه ورغب عنه

فلم ازل ازرعہ حتی جمعت منہ بقرا و رعاءہا فجاءنی فقال اتق اللہ ولا تظلمنی حقی
قلت اذہب الی تلک البقر و رعاءہا فخذہا فقال اتق اللہ ولا تستہزئ بی فقلت
انی لا استہزئ بک خذ تلک البقر و رعاءہا فاخذہ فذہب بہ فان کنت تعلم
انی فعلت ذلک ابتغاء وجہک فافرج ما بقی ففرج اللہ ما بقی **ابو ہریرۃ** بینما
رجل یسوق بقرۃ قد حمل علیہا التفتت الیہ البقرۃ فقالت انی لم اخلق لہذا ولکنی
انما خلقت للحرث فقال الناس سبحان اللہ بقرۃ تکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر و بینما راع فی غنمہ عدا علیہا الذئب
فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتے استنقذہا منہ فالتفت الیہ الذئب فقال لہ
من لہا یوم السبع یوم لیس لہا راع غیری فقال الناس سبحان اللہ ذئب یتکلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اومن بہ انا و ابو بکر و عمر وما ہما ثم
ابو ہریرۃ بینما رجل یمشی بطریق فوجد غصن شوک علی الطریق فاخرہ فشکر اللہ لہ
فغفر لہ **ابو ہریرۃ** بینما رجل یمشی فی حلۃ تعجبہ نفسہ مرجل جمتہ اذ خسف اللہ بہ فہو
یتجلجل بہ الی یوم القیامۃ **فصل جابر** لعن اللہ الذی وسمہ قالہ لما رای حمارا قد وسم
فی وجہہ **ابو ہریرۃ** لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ فتقطع یدہ و یسرق الحبل فتقطع
یدہ **ابن عمر** لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ **عائشۃ**
لعن اللہ الیہود والنصاری اتخذوا قبور انبیاءہم مساجد **فصل ابو ہریرۃ** لو آمن بی
عشرۃ من الیہود لآمن بی الیہود ویروی لو تابعنی عشرۃ من الیہود لم یبق علی
ظہرہا یہودی الا اسلم **ابن عباس** لو ان احدہم اذا اراد ان یاتی اہلہ وقال
بسم اللہ اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فانہ ان یقدر بینہما
ولد فی ذلک لم یضرہ الشیطان ابدا **ابو ہریرۃ** لو ان رجلا اطلع الیک بغیر اذن
فخذفتہ بحصاۃ ففقات عینہ ما کان علیک جناح **ام حبیبۃ بنت ابی سفیان** لو انہا
لم تکن ربیبتی فی حجری ما حلت لی انہا ابنۃ اخی من الرضاعۃ ارضعتنی وایاہا ثویبۃ
فلا تعرضن علی بناتکن ولا اخواتکن یعنی درۃ بنت ابی سلمۃ قالہ لما عرضت

عليه اخبتها عزة **ابن عمر** لو تركته بين يعني ام ابن صيّاد **جابر** لو تركتها ما زال قائما قاله لام مالک حين عصرت العکة التي کانت تهدي فيها للنبي صلی الله عليه وسلم **ابو هريرة** لو تعلمون ما اعلم لبکيتم کثيرا ولضحکتم قليلا **علي** لو خليتموها لتزالوا فيها الى يوم القيمة يعني النار التي اوقدها عبد الله بن حذافة السهمي امير من امرائه **جابر** لو قد جاء مال البحرين قد اعطيتک هکذا وهکذا وهکذا قاله **عمران بن حصين** لو قلتها وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح قاله لاسير من بني عقيل اصابوا معها العضباء فاوثقوه فقال اني مسلم **انس** لو کان لابن آدم واديان من مال لابتغى اليهما ثالثا ولا يملا جوف ابن آدم الا التراب ويتوب الله على من تاب **ابو هريرة** لو يعلم الکافر بکل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بکل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار **ابو جهيم** عبد الله بن الحارث لو يعلم المار بين يدي المصلي ماذا عليه لکان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر بين يديه **ابو هريرة** لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع بجنته احد ولو يعلم الکافر ما عند الله من الرحمة ما قنط من جنته احد **ابو هريرة** لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير لاستبقوا اليه ولو يعلمون ما في العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا **فضل ابن عباس** لولا ان اشق على امتي لامرتهم ان يصلوها کذلک يعني صلوة العشاء قاله حين اخرها **انس** لولا ان معي الهدي لاحللت **انس** لولا اني اخاف ان تکون من الصدقة لاکلتها **ابو هريرة** لولا ان يشق على المسلمين ما تخلفت عن سرية ولکن لا اجد حمولة ولا اجد ما احملهم عليه ويشق على ان يتخلفوا عني **ابو هريرة** لولا بنو اسرائيل لم يخنز اللحم ولولا حواء لم تخن انثى زوجها **فضل ابو هريرة وزيد بن خالد الجهني** ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم بيعوها ولو بضفير يعني الامة غير المحصنة **ابن عباس** ان شئت صبرت ولک الجنة وان شئت دعوت الله ان يعافيک قاله لامرأة کانت تصرع **عائشة** ان شئت فصم

وان شئت فافطر قاله لحمزة بن عمرو الاسلمي وسأله عن الصيام في السفر وكان يسرد
الصوم جابر ان كان عندك ما رابت في شنته والا كرعنا جابر ان كان
في شيئ من ادويتكم خير ففي شرطة محجم اوشربة من عسل اولذعة بنار عقبة بن عامر
ان نزلتم بقوم فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم
حق الضيف الذي ينبغي لهم عمر بن الخطاب ان يكن هو فلن تسلط عليه
وان لم يكن هو فلا خير في قتله يعني ابن صياد حكيم بن حزام خير الصدقة ما كان
عن ظهر غنى ابن مسعود خير الناس قرني ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ثم يجيئ
قوم تسبق شهادة احدهم يمينه ويمينه شهادته انس خير دور الانصار بنو النجار
ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم بنو ساعدة وفي كل دور الانصار
خير ابو هريرة خير نساء ركبن الابل نساء قريش احناه على ولد في صغره وارعاه على
زوج في ذات يده علي خير نسائها مريم بنت عمران وخير نسائها خديجة ابو هريرة
وعائشة احب الاعمال الى الله ادومها وان قل عقبة بن عامر احق الشروط
ان توفوا بها ما استحللتم به الفروج ابو هريرة اخوف ويروى ان اخوف ما اخاف
عليكم ما يخرج الله لكم من زهرة الدنيا قالوا وما زهرة الدنيا يا رسول الله قال
بركات الارض قالوا يا رسول الله وهل ياتي الخير بالشر قال لا ياتي الخير الا بالخير
لا ياتي الخير الا بالخير لا ياتي الخير الا بالخير ان كل ما انبت الربيع يقتل او يلم ويروى يقتل حبطا او يلم
الا آكلة الخضر فانها تاكل حتى اذا امتدت خاصرتاها استقبلت الشمس ثم اجترت
وبالت وثلطت ثم عادت فاكلت ان هذا المال خضرة حلوة فمن اخذه بحقه
ووضعه في حقه فنعم المعونة هو ومن اخذه بغير حقه كان كالذي ياكل ولا يشبع
عائشة اسرعكن لحاقا بي اطولكن يدا ابو هريرة اشعر كلمة تكلمت بها العرب
كلمة لبيد الا كل شيئ ما خلا الله باطل ام حرام بنت ملحان اول جيش من امتي
يغزون البحر قد اوجبوا ام حرام بنت ملحان اول جيش من امتي يغزون
مدينة قيصر مغفور لهم ابو هريرة كل ابن آدم تاكله الارض الا عجب الذنب منه

خلق وفيه تركيب ابو هريرة كل امتي معافى الا المجاهرون وان من الاجهار
ان يعمل العبد بالليل عملا ثم يصبح قد ستره ربه فيقول يا فلان عملت البارحة
كذا وكذا وقد بات يستره ربه ويصبح يكشف ستر الله عنه ابو هريرة كل سلامى
من الناس عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس تعدل بين الاثنين صدقة و
تعين الرجل في دابته فتحمله عليها او ترفع له عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة
وبكل خطوة تمشيها الى الصلوة صدقة وتميط الاذى عن الطريق صدقة ابو موسى
كل شراب اسكر فهو حرام ابن عمر كل شيء بقدر حتى العجز والكيس او الكيس والعجز
ابن عمر كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته ابن عمر كل مسكر خمر وكل مسكر حرام و
من شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها لم يتب لم يشربها في الآخرة ابن
عباس كل مصور في النار جابر كل معروف صدقة ام هانئ بنت ابي طالب
قد اجرنا من اجرت وآمنا من آمنت قاله لها يوم فتح مكة جابر قد اخذت
جملك باربعة دنانير ولك ظهره الى المدينة قاله له ابو هريرة قد عجب الله من صنيعكما
بضيفكما الليلة يعني رجلا من الانصار وامراته ابو هريرة لقد اهلكتم او قطعتم ظهر الرجل
يعني المطري في المدحة المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم لقد رأى هذا ذعرا
يعني احد الرجلين اللذين رجعا بابي بصير من المدينة الباب السابع عائشة
الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف عمر بن الخطاب
الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة وتؤتي الزكوة
وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قاله لجبرئيل حين جاءه على
صورة رجل فقال صدقت قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله و
ملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال
فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه
يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني
عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون

فی البنیان عمر الاعمال بالنیات ولکل امرئ ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ
رسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ہجرتہ الی دنیا یصیبہا او امراۃ یتزوجہا فہجرتہ
الی ما ہاجر الیہ ابوہریرۃ الایمان بضع وسبعون شعبۃ والحیاء شعبۃ من الایمان روایۃ
البخاری وسبعون وروایۃ مسلم سبعون او ستون علی الشک ابن عباس الایم احق
بنفسہا من ولیہا والبکر تستاذن فی نفسہا واذنہا صماتہا انس الایمنون الایمنون
الایمنون النواس بن سمعان البر حسن الخلق انس البرکۃ فی نواصی الخیل
انس البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتہا دفنہا حکیم بن حزام البیعان بالخیار مالم
یتفرقا او قال حتی یتفرقا فان صدقا وبینا بورک لہما فی بیعہما وان کتما وکذبا
محقت برکۃ بیعہما ابوہریرۃ التثاؤب من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم
ما استطاع ابوہریرۃ التصفیح للنساء والتسبیح للرجال سعد بن ابی وقاص الثلث
والثلث کثیر او کبیر قالہ لہ حین قال فی مرضہ افاتصدق بثلثی مالی قال لا قال
فالشطر قال لا قال فالثلث قال الحدیث جابر الحرب خدعۃ عائشۃ الحمی من
فیح جہنم انس وعمران بن حصین الحیاء خیر کلہ ابن عمر الحیاء من الایمان
ابن عمر الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیامۃ ابوہریرۃ الخیل ثلثۃ لرجل اجر
لرجل ستر وعلی رجل وزر فاما الذی لہ اجر فرجل ربطہا فی سبیل اللہ فاطال لہا فی
مرج او روضۃ فما اصابت فی طیلہا ذلک من المرج او الروضۃ کانت لہ حسنات
ولو انہ انقطع طیلہا فاستنت شرفا او شرفین کانت لہ آثارہا وارواثہا حسنات
ولو انہا مرت بنہر فشربت منہ ولم یرد ان یسقیہا کان ذلک حسنات لہ فہی لذلک
الرجل اجر ورجل ربطہا تغنیا وتعففا ثم لم ینس حق اللہ فی رقابہا ولا ظہورہا فہی
لذلک ستر ورجل ربطہا فخرا وریاء ونواء لاہل الاسلام فہی علی ذلک وزر عمر الذہب
بالورق ربوا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربوا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربوا الا
ہاء وہاء ویروی الورق بالورق ربوا الا ہاء وہاء والذہب بالذہب ربوا الا ہاء وہاء ابو
قتادۃ الحارث بن ربعی الرؤیا من اللہ والحلم من الشیطان عائشۃ الرحم

معلقة بالعرش تقول من وصلني وصله الله ومن قطعني قطعه الله ابو هريرة الساعي
على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله قال ابو هريرة واحسبه قال كالقائم
لا يفتر وكالصائم لا يفطر ابو هريرة السفر قطعة من العذاب يمنع احدكم نومه وطعامه
وشرابه فاذا قضى احدكم نهمته من وجهه فليعجل الى اهله ابن عمر الشوم في المرأة
والفرس والدار ابو هريرة التونيز فيه دواء من كل داء الا السام ابو هريرة
الشهداء خمسة المطعون والمبطون والغرق وصاحب الهدم والشهيد في سبيل الله
انس الصبر عند الصدمة الاولى اسامة بن زيد الصلوة امامك ابو هريرة
الصيام جنة ابو شريح العدوي الضيافة ثلثة ايام وجائزته يوم وليلة ولا يحل لرجل
مسلم ان يقيم عند اخيه حتى يؤثمه زاد مسلم قالوا يا رسول الله كيف يؤثمه قال يقيم عنده
ولا شيء له يقريه به انس الطاعون شهادة لكل مسلم ابن عمر الظلم ظلمات
يوم القيامة ابن عباس العائد في هبته كالكلب يعود في قيئه ابو هريرة العجماء
جبار والبير جبار والمعدن جبار وفي الركاز الخمس ابو هريرة العمرة الى العمرة كفارة
لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة ابو هريرة العمرى جائزة جابر العمرى لمن
وهبت له ابو سعيد الغسل يوم الجمعة واجب على كل محتلم وان يستن وان يمس
طيبا ان وجد ابو هريرة الفخر والخيلاء في الفدادين من اهل الوبر والسكينة في
اهل الغنم ابو هريرة الفطرة خمس الختان والاستحداد وقص الشارب وتقليم الاظفار
ونتف الآباط ابو هريرة الكلمة الطيبة صدقة سعيد بن زيد الكماة من المن و
ماؤها شفاء للعين ابو هريرة المؤمن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضا جابر وابن عمر
المؤمن يأكل في معى واحد والكافر يأكل في سبعة امعاء عائشة الماهر بالقرآن
مع السفرة الكرام البررة والذي يقرء القرآن ويتتعتع فيه وهو عليه شاق له اجران
اسماء بنت ابي بكر المتشبع بما لم يعط كلابس ثوبي زور علي المدينة حرم ما بين
عير الى ثور فمن احدث فيها حدثا او آوى محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس
اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة صرف ولا عدل ذمة المسلمين واحدة يسعى بها

اونا ہم فمن اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ
یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ومن والی قوما بغیر اذن موالیہ وفی روایۃ ومن ادعی
الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین
لایقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا **ابن مسعود** المرء مع من احب **ابن عمر** المسلم
اخو المسلم لایظلمہ ولا یسلمہ **البراء بن عازب** المسلم اذا سئل فی القبر یشہد ان لا الہ
الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک قولہ یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت
عبداللہ بن عمرو المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **عبداللہ بن عمرو**
المہاجر من ہجر ما نہی اللہ عنہ **عمر** المیت یعذب فی قبرہ بما نیح علیہ وفی روایۃ
ما نیح علیہ **ابو ہریرۃ** الناس تبع لقریش فی ہذا الشان مسلمہم تبع لمسلمہم وکافرہم
تبع لکافرہم الناس معادن خیارہم فی الجاہلیۃ خیارہم فی الاسلام اذا فقہوا تجدون
من خیر الناس اشد الناس کراہیۃ لہذا الشان حتی یقع فیہ **ابن عمر** الناس کابل
مائۃ لاتجد فیہا راحلۃ واحدۃ **ابن عمر** الوتر رکعۃ من آخر اللیل **عائشۃ** الولاء
لمن اعتق **ابو ہریرۃ** الولد للفراش وللعاہر الحجر **ابو ہریرۃ** الیمین الکاذبۃ منفقۃ
للسلعۃ محقۃ للکسب **ابو ہریرۃ** ایما امرء مسلم اعتق امرءا مسلما استنقذہ اللہ بکل عضو
منہ عضوا منہ من النار **مالک بن بحینۃ** آلصبح اربعا آلصبح اربعا **ابن مسعود**
اترضون ان تکونوا ربع اہل الجنۃ قلنا نعم قال اترضون ان تکونوا ثلث اہل الجنۃ
قلنا نعم قال والذی نفس محمد بیدہ انی لارجو ان تکونوا نصف اہل الجنۃ وذلک
ان الجنۃ لا یدخلہا الا نفس مسلمۃ وما انتم فی اہل الشرک الا کالشعرۃ البیضاء فی
جلد الثور الاسود او کالشعرۃ السوداء فی جلد الثور الاحمر **عمر** اترون ہذہ المرأۃ
طارحۃ ولدہا فی النار قلنا لا واللہ فقال للہ ارحم بعبادہ من ہذہ المرأۃ بولدہا
قالہ حین رای امرأۃ من السبی تسعی اذا وجدت صبیا فی السبی اخذتہ فالزقتہ
ببطنہا فارضعتہ **عائشۃ** اتریدین ان ترجعی الی رفاعۃ لا حتی تذوقی عسیلتہ
ویذوق عسیلتک قالہ لامرأۃ رفاعۃ القرظی وقد طلقہا ثلثا **البراء بن عازب** اتعجبون

من لبين هذه لمناديل سعد بن معاذ في الجنة خير منها والين ابوبكرة ارايت
ان كان اسلم وغفار ومزينة وجهينة خيرا من بني تميم وبني عامر واسد و
غطفان اخابوا وخسروا قال نعم قال فوالذي نفسي بيده انهم لاخير منهم قاله
للاقرع بن حابس حين قال انما بايعك سراق الحجيج من اسلم وغفار ومزينة
وجهينة انس ارايت ان منع الله الثمرة بم يستحل مال اخيه ابن عمر ارايتكم
ليلتكم هذه فان رأس مائة سنة منها لا يبقى ممن هو على ظهر الارض احد ابن عباس
ارايت لو كان على امك دين فقضيته اكان يؤدي عنها قالت نعم قال فصومي
عن امك ابوهريرة ارايتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات
هل يبقى من درنه شيء قالوا لا يبقى من درنه شيء قال فذلك مثل الصلوات الخمس
يمحو الله بهن الخطايا جابر اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما ويروى قم
فاركع ركعتين وتجوز فيهما قاله لسليك الغطفاني حين جاء يوم الجمعة وهو قاعد
على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي ابوهريرة اصدق ذو اليدين كعب بن عجرة
ايؤذيك هوام رأسك قلت نعم قال فاحلق وصم ثلثة ايام او اطعم ستة مساكين
او انسك نسيكة لا ادري باي ذلك بدأ قاله زمن الحديبية ابوهريرة الا احدثكم
حديثا عن الدجال ما حدث به نبي قومه انه اعور وانه يجيء بمثال الجنة والنار
فالتي يقول انها الجنة هي النار واني انذركم كما انذر به نوح قومه علي الا
اخبرك ما هو خير لك منه تسبحين الله ثلثا وثلثين وتحمدين الله ثلثا وثلثين وتكبرين الله
اربعا وثلثين قاله لفاطمة رضي الله عنها حين سألته خادما حارثة بن وهب
الخزاعي الا اخبركم باهل الجنة كل ضعيف متضعف لو يقسم على الله لابره الا اخبركم
باهل النار كل عتل جواظ مستكبر ابو واقد الليثي الا اخبركم عن النفر الثلثة اما
احدهم فاوى الى الله فاواه الله واما الآخر فاستحيى فاستحيى الله منه واما الآخر
فاعرض فاعرض الله عنه عائشة الا استحيي ممن تستحيي منه الملائكة يعني عثمان
بن عفان عمرو بن العاص الا ان آل ابي فلان ليسوا لي باولياء انما وليي الله

وصالح المومنين وزاد البخاري ولكن لهم رحم ابلها ببلالها **ابو مسعود** عقبة بن
عمرو الانصاري الا ان الايمان ههنا وان القسوة وغلظ القلوب فى الفدادين
عند اصول اذناب الابل حيث يطلع قرنا الشيطان فى ربيعة ومضر **المسور بن مخرمة**
الا ان بني هشام بن المغيرة استاذنوني ان ينكحوا ابنتهم علي بن ابي طالب فلا
آذن لهم ثم لا آذن لهم ثم لا آذن لهم الا ان يحب ابن ابي طالب ان يطلق ابنتي
وينكح ابنتهم فانما ابنتي بضعة مني يريبني ما رابها ويوذيني ما آذاها **فاطمة** الا ترضين
ان تكوني سيدة نساء العالمين او سيدة نساء هذه الامة قاله لها **ابن عمر** الا
تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا او
يرحم **عبد الله بن عمرو** الم اخبر انك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل فلا تفعل
فان لعينيك حظا ولنفسك حظا ولاهلك حظا فصم وافطر وصل ونم وصم من كل
عشرة ايام يوما ولك اجر تسعة ويروى فانك اذا فعلت ذلك هجمت عيناك
ونفهت نفسك **عائشة** الم تري ان قومك حين بنوا الكعبة اقتصروا عن قواعد
ابراهيم فقلت يا رسول الله الا تردها على قواعد ابراهيم قال لولا حدثان
قومك بالكفر لفعلت **ابو بكر** الم يأن للرحيل قاله بعد خروجه الى المدينة **ابو هريرة**
افلا اعلمكم شيئا تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد افضل منكم
الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر
كل صلوة ثلثا وثلثين مرة **عائشة** افلا اكون عبدا شكورا قاله حين قيل له اتكلف هذا
وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر **انس** افلا تخرجون مع راعينا في ابله
فتصيبون من ابوالها والبانها قاله للنفر من عكل او عرينة **انس** اليس الذي
امشاه على رجليه فى الدنيا قادرا على ان يمشيه على وجهه يوم القيامة **انس**
اليس يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله يعني مالك بن الدخشم قالوا انه يقول
ذلك وما هو فى قلبه قال لا يشهد احد ان لا اله الا الله واني رسول الله فيدخل النار
او تطعمه **ابو هريرة** اولكلكم ثوبان قاله لسائل ساله عن الصلوة فى ثوب واحد

عائشة ولو اني استقبلت من امري ما استدبرت ما سقت الهدي معي حتى اشتريه ثم احل
كما حلوا جابر اما انك قادم فاذا قدمت فالكيس الكيس قاله لميمونة بنت
الحارث اما انك لو اعطيتها اخوالك كان اعظم لاجرك قاله لها لما اعتقت وليدة
ابن عباس اما انهما ليعذبان وما يعذبان في كبير اما احدهما فكان يمشي بالنميمة
واما الآخر فكان لا يستتر من بوله ويروى لا يستنزه سعد بن ابي وقاص
اما ترضى ان تكون مني بمنزلة هارون من موسى غير انه لا نبي بعدي قاله لعلي
رضي الله عنه عند خروجه الى غزوة تبوك ابو هريرة اما وابيك لتنبأنه ان تصدق
وانت صحيح شحيح تخشى الفقر وتأمل الغنى زاد مسلم وتأمل البقاء ثم اتفقا ولا تمهل حتى
اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد كان لفلان تفرد مسلم بقوله
اما وابيك المسيب بن حزن اما والله لاستغفرن لك ما لم انه عنك فانزل الله
ما كان للنبي والذين آمنوا الى قوله اصحاب الجحيم قاله لابي طالب عند وفاته
ابو هريرة اما يخشى احدكم اذا رفع رأسه قبل الامام ان يحول الله رأسه رأس حمار
او يجعل الله صورته صورة حمار ابو هريرة مثل البخيل والمتصدق مثل رجلين عليهما
جبتان او جنتان من حديد اذا هم المتصدق بصدقة اتسعت عليه حتى تعفي اثره
واذا هم البخيل بصدقة تقلصت عنه وانضمت يداه الى تراقيه وانقبضت كل حلقة
الى صاحبتها فيجتهد ان يوسعها فلا يستطيع ويروى فلا تتسع ابن عمر مثل القرآن
مثل الابل المعقلة ان عقلها صاحبها امسكها وان تركها ذهبت ابو موسى مثل
المؤمن الذي يقرأ القرآن مثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي
لا يقرأ القرآن مثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن
مثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة
ليس لها ريح وطعمها مر جابر مثل المؤمن مثل السنبلة تحركها الريح فتقوم مرة وتقع
اخرى ومثل الكافر مثل الارزة لا تزال قائمة حتى تنقعر جابر مثلي ومثل الانبياء
كرجل بنى دارا فاكملها واحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويعجبون

ويقولون لولا موضع اللبنة زاد مسلم فانا موضع اللبنة جئت ختمت الانبياء ابو سعيد
اياكم والجلوس في الطرقات فقالوا يا رسول الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا ابيتم الا المجلس فاعطوا الطريق حقه
قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام
والامر بالمعروف والنهي عن المنكر عقبة بن عامر اياكم والدخول على النساء فقال
رجل من الانصار يا رسول الله افرأيت الحمو فقال الحمو الموت انس اياكم و
دعوة المظلوم وان كان كافرا ابو هريرة اياكم والوصال البراء بن عازب انا النبي
لا كذب انا ابن عبد المطلب اللهم نزل نصرك قاله يوم حنين ابو هريرة انا
اولى الناس بابن مريم الانبياء اولاد علات وليس بيني وبينه نبي ابو هريرة
انا اولى بالمؤمنين من انفسهم فمن توفي من المؤمنين فترك دينا فعلي قضاؤه ومن
ترك مالا فلورثته جبير انا فرطكم على الحوض عائشة دونكم يا بني ارفدة قاله يوم
عيد للسودان وكانوا يلعبون بالدرق والحراب عائشة على رسلك فاني ارجو
ان يؤذن لي قاله لابي بكر قبل الهجرة صفية بنت حيي على رسلكما انها صفية
بنت حيي ابو موسى على رسلكم اعلمكم وابشروا ان من نعمة الله عليكم انه ليس احد
من الناس يصلي هذه الساعة غيركم او قال ما صلى هذه الساعة احد غيركم قاله حين
اعتم بالصلوة جابر عليكم بالاسود منه فانه اطيب قال جابر فقلت اكنت ترعى
الغنم قال نعم وهل من نبي الا رعاها جابر لك الثمن ولك الجمل لك الثمن ولك الجمل
قاله ابن مسعود وانس لكل غادر لواء يوم القيامة بقدر غدرته ابو هريرة لكل
نبي دعوة يدعو بها فاريد ان شاء الله ان اختبي دعوتي شفاعة لامتي يوم القيامة
ابو هريرة للعبد المملوك المصلح اجران جبير بن مطعم لي خمسة اسماء انا محمد واحمد
وانا الماحي الذي يمحو الله بي الكفر وانا الحاشر الذي يحشر الناس على قدمي و
انا العاقب ابو هريرة لم يتكلم في المهد الا ثلثة عيسى بن مريم وصاحب جريج و
بينا صبي يرضع ابو هريرة لم يكذب ابراهيم النبي قط الا ثلث كذبات ثنتين في

ذات الله قوله انی سقیم وقوله بل فعله کبیرہم ہذا وواحدة فی شان سارة
ابوہریرة لن یدخل احدا منکم عمله الجنة قالوا ولا انت یارسول الله قال ولا
انا الا ان یتغمدنی الله منه بفضل ورحمة **جابر** لما کذبنی قریش قمت فی الحجر
فجلی الله لی بیت المقدس فطفقت اخبرہم عن آیاته وانا انظر الیه **فاطمة بنت**
قیس اما ابوجہم فلا یضع عصاہ عن عاتقه واما معاویة فصعلوک لا مال له انکحی
اسامة قال لہا لما طلقہا زوجہا ابوعمرو بن حفص البتة فخطبہا ابوجہم ومعاویة بن
ابی سفیان **المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم** اما الاسلام فاقبل واما المال
فلست منه فی شئ قاله للمغیرة بن شعبة حین اسلم **عبدالله بن سلام** اما الطرق التی رایت عن یسارک
فہی طرق اصحاب الشمال واما الطرق التی رایت عن یمینک فہی طرق اصحاب الیمین
واما الجبل فہو منزل الشہداء ولن تناله واما العمود فہو عمود الاسلام واما العروة فہو
عروة الاسلام ولن تزال مستمسکا بہا حتی تموت **یعلی بن امیة** اما الطیب الذی
بک فاغسله ثلث مرات واما الجبة فانزعہا ثم اصنع فی عمرتک ما تصنع فی حجک
قاله لرجل جاءہ بالجعرانة قد اہل بالعمرة وہو مصفر لحیته ورأسه وعلیه جبة فقال
انی احرمت بعمرة وانا کما تری **جبیر بن مطعم** اما انا فافیض علی رأسی ثلث
اکف وقال البخاری ثلثا واشار بیدیه کلتیہما قاله حین تماروا فی الغسل عندہ فقال
بعض القوم اما انا فانی اغسل رأسی بکذا وکذا **عائشة** اما انا فقد عافانی الله و
کرہت ان اثیر علی الناس شرا **عبدالله بن سلام** اما اول اشراط الساعة فنار
تحشر الناس من المشرق الی المغرب واما اول طعام یاکله اہل الجنة فزیادة کبد حوت
واذا سبق ماء الرجل ماء المراة نزع الولد واذا سبق ماء المراة نزعت اجابه بہا
حین ساله عنہا قبل اسلامه **المسور بن مخرمة ومروان بن الحکم** اما بعد فان اخوانکم
قد جاءونا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیہم سبیہم فمن احب منکم ان یطیب ذلک
فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظه حتی نعطیه ایاہ من اول ما یفئ الله علینا
فلیفعل یعنی وفد ہوازن **عائشة** اما بعد یا عائشة فانه بلغنی عنک کذا وکذا فان

کنت بریئۃ فسیبرئک اللہ وان کنت الممت بذنب فاستغفری اللہ وتوبی الیہ فان العبد اذا اعترف بذنبہ ثم تاب تاب اللہ علیہ کعب بن مالک اما ہذا فقد صدق فقم حتے یقضی اللہ فیک قالہ لہ **الباب الثامن** **ابوموسی** جنتان من فضۃ آنیتہما ومافیہما وجنتان من ذہب آنیتہما ومافیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الارداء الکبریاء علی وجہہ فے جنۃ عدن **ابوہریرۃ** کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم **ابوہریرۃ** ثلثۃ لایکلمہم اللہ یوم القیامۃ ولاینظر الیہم ولایزکیہم ولہم عذاب الیم رجل علی فضل ماء بالفلاۃ یمنعہ من ابن السبیل ورجل بایع رجلا بسلعۃ بعد العصر فحلف لہ باللہ لاخذہا بکذا وکذا فصدقہ وہو علی غیر ذلک ورجل بایع اماما لایبایعہ الا لدنیا فان اعطاہ منہا وفے وان لم یعط منہا لم یف **ابوموسی** ثلثۃ لہم اجران رجل من اہل الکتاب آمن بنبیہ وآمن بمحمد والعبد المملوک اذا ادی حق اللہ وحق موالیہ ورجل کانت عندہ امۃ یطؤہا فادبہا فاحسن تادیبہا وعلمہا فاحسن تعلیمہا ثم اعتقہا فتزوجہا فلہ اجران **انس** ثلث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواہما وان یحب المرء لایحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فے الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار **عبداللہ بن عمرو** اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتے یدعہا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاہد غدر واذا خاصم فجر **طلحۃ بن عبیداللہ** خمس صلوات فے الیوم واللیلۃ قالہ لرجل سالہ عن الاسلام فقال ہل علی غیرہن فقال لا الا ان تطوع قال وصیام شہر رمضان فقال ہل علی غیرہ فقال لا الا ان تطوع وذکر لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزکوۃ فقال ہل علی غیرہا فقال لا الا ان تطوع فادبر الرجل وہو یقول واللہ لاازید علی ہذا ولاانقص منہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلح ان صدق ویروی افلح وابیہ ان صدق او دخل الجنۃ وابیہ ان صدق

عائشة خمس من الدواب كلهن فاسق يقتلن فے الحرم الغراب والحداة والعقرب
والفارة والكلب العقور ابو هريرة سبعة يظلهم الله فے ظله يوم لا ظل الا ظله امام
عادل وشاب نشأ في عبادة الله ورجل قلبه معلق فے المساجد ورجلان تحابا
فے الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال
انی اخاف الله ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتے لا تعلم شماله ما تنفق يمينه
ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه انس والذی نفسی بيده انكم لاحب
الناس الی مرتين يعنے الانصار ابو هريرة والذی نفسی بيده لاذودن
رجالا عن حوضی كما تذاد الغريبة من الابل عن الحوض ابو هريرة والذی نفسی
بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكما مقسطا فيكسر الصليب ويقتل الخنزير
ويضع الجزية ويفيض المال حتی لا يقبله احد سعد بن ابی وقاص وابو هريرة والذی
نفسی بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك هذه رواية سعد
وفے رواية ابو هريرة قط سالكا فجا قاله لعمر بن الخطاب رضے الله عنه ابو هريرة
والذی نفسی بيده ما من رجل يدعو امرأته الی فراشه فتابی عليه الا كان الذے
فے السماء ساخطا عليها حتے يرضے عنها المسور بن مخرمه ومروان بن الحكم
والله انی لرسول الله وان كذبتمونی اكتب محمد بن عبد الله قاله زمن الحديبية
ابو هريرة والله لان يلج احدكم بيمينه فے اهله آثم له عند الله من ان يعطی كفارته
التی فرض الله عليه ابو هريرة وابو شريح الخزاعی والله لا يؤمن والله لا يؤمن
والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال الذی لا يامن جاره بوائقه البراء بن
عازب والله لولا الله ما اهتدينا * ولا تصدقنا ولا صلينا * فانزلن سكينة علينا *
وثبت الاقدام ان لاقينا * والمشركون قد بغوا علينا * اذا ارادوا فتنة ابينا *
ابو هريرة ستكون فتنة القاعد فيها خير من القائم والقائم فيها خير من الماشے
والماشی خير من الساعی من تشرف لها تستشرفه ومن وجد ملجأ او معاذا فليعذ به
ابو حميد الساعدی ستهب الليلة ريح شديدة فلا يقم فيها احد ممن كان له بعير فليشد

عقالہ قالہ تبوک علی سیخرج قوم فی آخر الزمان حدثاء الاسنان سفہاء الاحلام
یقولون من خیر قول البریۃ یقرؤن القرآن لایجاوز ایمانہم حناجرہم یمرقون
من الدین کما یمرق السہم من الرمیۃ فاینما لقیتموہم فاقتلوہم فان فی قتلہم اجرا
لمن قتلہم عند اللہ یوم القیٰمۃ ابن عباس آمرکم باربع وانہاکم عن اربع الایمان
باللہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ
وان تودوا الخمس ما غنمتم وانہاکم عن الدباء والحنتم والنقیر والمقیر قالہ لوفد عبد القیس
ابن عمر اری رؤیاکم قد تواطأت فی السبع الاواخر فمن کان متحریہا فلیتحرہا
فی السبع الاواخر جابر تبکیہ او لا تبکیہ مازالت الملائکۃ تظلہ باجنحتہا حتی رفعتموہ
یعنی عبد اللہ ابا جابر ابوہریرہ تجدون من شر الناس فیہ ذا الوجہین الذی
یاتی ہولاء بوجہ وہولاء بوجہ فاطمہ بنت قیس تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسولہ
اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبۃ ولا لرہبۃ ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا
نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح
الدجال حدثنی انہ رکب فی سفینۃ بحریۃ مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بہم
الموج شہرا فی البحر ثم ارفؤا الی جزیرۃ فی البحر حتی مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب
السفینۃ فدخلوا الجزیرۃ فلقیتہم دابۃ اہلب کثیر الشعر لایدرون ما قبلہ من دبرہ من
کثرۃ الشعر فقالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسۃ قالوا وما الجساسۃ قالت
ایہا القوم انطلقوا الی ہذا الرجل فی الدیر فانہ الی خبرکم بالاشواق قالوا لما سمت لنا
رجلا فرقنا منہا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ
اعظم انسان رأیناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ
بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن
اناس من العرب رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فصادفنا البحر حین اغتلم فلعب بنا الموج شہرا
ثم ارفأنا الی جزیرتک ہذہ فجلسنا فی اقربہا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب کثیر الشعر
لا ندری ما قبلہ من دبرہ من کثرۃ الشعر فقلنا ویلک ما انت فقالت انا الجساسۃ

قلنا وما الجساسة قالت اعمدوا الى هذا الرجل فى الدير فانه الى خبركم بالاشواق
فاقبلنا اليك سراعا وفزعنا منها ولم نأمن ان تكون شيطانة فقال اخبرونى
عن نخل بيسان قلنا عن اى شانها تستخبر قال اسألكم عن نخلها حتى تثمر قلنا له نعم
قال اما انها توشك الا تثمر قال اخبرونى عن بحيرة طبرية قلنا عن اى شانها
تستخبر قال هل فيها ماء قالوا هى كثيرة الماء قال ان ماءها يوشك ان يذهب
قال اخبرونى عن عين زغر قالوا عن اى شانها تستخبر قال هل فى العين ماء و
هل يزرع اهلها بماء العين قلنا له نعم هى كثيرة الماء واهلها يزرعون من ماءها قال
اخبرونى عن نبى الاميين ما فعل قالوا قد خرج من مكة ونزل يثرب قال اقاتله
العرب قلنا نعم قال كيف صنع بهم فاخبرناه انه قد ظهر على من يليه من العرب
فاطاعوه قال لهم قد كان ذاك قلنا نعم قال اما ان ذاك خير لهم ان يطيعوه وانى
مخبركم عنى انى انا المسيح وانى اوشك ان يؤذن لى فى الخروج فاخرج فاسير
فى الارض فلا ادع قرية الا هبطتها فى الاربعين ليلة غير مكة وطيبة هما محرمتان
على كلتاهما كلما اردت ان ادخل واحدة منها استقبلنى ملك بيده السيف صلتا
يصدنى عنها وان على كل نقب منها ملائكة يحرسونها فطعن رسول الله صلى الله عليه و
سلم بمخصرته فى المنبر هذه طيبة هذه طيبة الا هل كنت حدثتكم ذلك فقال الناس
نعم فانه اعجبنى حديث تميم انه وافق الذى كنت احدثكم عنه وعن المدينة ومكة الا انه
فى بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق ما هو من قبل المشرق
ما هو واوما بيده الى المشرق ابن عمر تطعم الطعام وتقرأ السلام على من عرفت ومن
لم تعرف قاله لرجل قال اى الاسلام خير ابو سعيد تكون الارض يوم القيمة خبزة واحدة
يتكفؤها الجبار بيده كما يتكفؤ احدكم خبزته فى السفر نزلا لاهل الجنة ابو هريرة ننزل غدا
ان شاء الله بخيف بنى كنانة حيث تقاسموا على الكفر يعنى المحصب ابو هريرة
يأتى الشيطان احدكم فيقول من خلق كذا من خلق كذا حتى يقول من خلق ربك
فاذا بلغه فليستعذ بالله ولينته ابو سعيد يأتى على الناس زمان يغزو فئام من الناس

فیقال لهم هل فیکم من رأی رسول الله فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام من الناس
فیقال لهم هل فیکم من رأی من صحب رسول الله فیقولون نعم فیفتح لهم ثم یغزو فئام
من الناس فیقال هل فیکم من رأی من صحب من صحب رسول الله فیقولون نعم
فیفتح لهم انس یتبع المیت ثلثة اهله وماله وعمله فیرجع اثنان ویبقی واحد
یرجع اهله وماله ویبقی عمله ابوهریرة یترکون المدینة علی خیر ما کانت لا یغشاها الا العوافی
وآخر من یحشر راعیان من مزینة یریدان المدینة ینعقان بغنمهما فیجدانها وحوشا
حتی اذا بلغا ثنیة الوداع خرا علی وجوههما ابوهریرة یتعاقبون فیکم ملائکة باللیل و
ملائکة بالنهار ویجتمعون فی صلوة العصر وصلوة الفجر ثم یعرج الذین باتوا فیکم فیسألهم
وهو اعلم بهم کیف ترکتم عبادی فیقولون ترکناهم وهم یصلون واتیناهم وهم یصلون
ابوهریرة یتقارب الزمان وینقص العلم ویلقی الشح وتظهر الفتن ویکثر الهرج
قالوا یا رسول الله ایما هو قال القتل القتل انس یجمع الله الناس یوم القیمة
فیهتمون لذلک فیقولون لو استشفعنا علی ربنا حتی یریحنا من مکاننا هذا فیأتون
آدم فیقولون انت آدم ابو الخلق خلقک الله بیده ونفخ فیک من روحه وامر
الملائکة فسجدوا لک اشفع لنا عند ربک حتی یریحنا من مکاننا فیقول لست هناکم
فیذکر خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا نوحا اول رسول بعثه الله فیأتون
نوحا فیقول لست هناکم فیذکر خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا ابراهیم
الذی اتخذه الله خلیلا فیأتون ابراهیم فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی
اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا موسی الذی کلمه الله واعطاه التوراة فیأتون
موسی فیقول لست هناکم ویذکر خطیئته التی اصاب فیستحیی ربه منها ولکن ائتوا عیسی
روح الله وکلمته فیأتون عیسی روح الله وکلمته فیقول لست هناکم ولکن ائتوا محمدا
عبدا قد غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فیأتونی فاستأذن علی ربی فیؤذن لی
فاذا انا رأیته وقعت ساجدا فیدعنی ما شاء الله ان یدعنی فیقال یا محمد ارفع
رأسک قل تسمع سل تعط اشفع تشفع فارفع رأسی فاحمد ربی بتحمید یعلمنیه ربی ثم اشفع

فيحد لي حدا فاخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود فاقع ساجدا فيدعني ما شاء الله
ان يدعني ثم يقال لي ارفع رأسك يا محمد وقل يسمع وسل تعط واشفع تشفع
فارفع رأسي فاحمد ربي بتحميد يعلمنيه ربي ثم اشفع فيحد لي حدا فاخرجهم من النار
وادخلهم الجنة قال فلا ادري في الثالثة او في الرابعة قال فاقول يا رب ما
بقي في النار الا من حبسه القرآن وفي رواية ثم آتيه الرابعة او اعود الرابعة وذكر
موسى الذي تقدم هو في بعض روايات البخاري ابن عباس يحرم من الرضاع
ما يحرم من النسب ابو هريرة يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة انس
يخرج من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن شعيرة ثم يخرج
من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن برة ثم يخرج من النار
من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يزن ذرة زاد البخاري في رواية
قتادة عن انس من ايمان مكان خير ابو هريرة يدخل الجنة من امتي زمرة هم سبعون
الفا تضيئ وجوههم اضاءة القمر ليلة البدر ابن عمر يدخل الله اهل الجنة الجنة
واهل النار النار ثم يقوم مؤذن بينهم فيقول يا اهل الجنة لا موت ويا اهل النار
لا موت كل خالد فيما هو فيه ابن مسعود يرحم الله موسى لقد اوذي باكثر من هذا
فصبر قاله حين سمع رجلا قال يوم حنين والله ان هذه لقسمة ما عدل فيها ولا اريد
بها وجه الله عائشة يرحم الله لقد اذكرني كذا وكذا آية كنت انسيتها ويروى
اسقطتها من سورة كذا وكذا قاله حين سمع عبد الله بن يزيد الخطمي الانصاري يقرأ
من الليل ابو هريرة يسلم الراكب على الماشي والماشي على القاعد والقليل على الكثير
ابن عمر يطوي الله السموات يوم القيامة ثم يأخذهن بيده اليمنى ثم يقول انا الملك
اين الجبارون اين المتكبرون ثم يطوي الارضين بشماله ثم يقول انا الملك اين الجبارون
اين المتكبرون ابو هريرة يعرق الناس يوم القيامة حتى يذهب عرقهم في الارض
سبعين ذراعا ويلجمهم حتى يبلغ آذانهم عمران بن حصين يعض احدكم يده اخيه
كما يعض الفحل لا دية لك ابو هريرة يعيد احدكم الى جمرة من نار فيجعلها في يده

قاله حین رأی خاتما من ذهب فی ید رجل فنزعه فطرحه فقیل للرجل بعد ما ذهب
رسول الله صلعم خذ خاتمک انتفع به فقال لا والله لا آخذه ابدا وقد طرحه رسول الله
صلی الله علیه وسلم عائشة یغزو جیش الکعبة فاذا کانوا ببیداء من الارض یخسف
باولهم وآخرهم ویبعثون علی نیاتهم ابو سعید یقول الله یا آدم فیقول لبیک وسعدیک
والخیر فی یدیک فیقول اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف
تسع مائة وتسعة وتسعین قال فذلک حین یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملها
وتری الناس سکاری وما هم بسکاری ولکن عذاب الله شدید قال فاشتد
ذلک علیهم فقالوا یا رسول الله اینا ذلک الرجل فقال ابشروا فان من یاجوج وماجوج
الفا ومنکم رجل ثم قال والذی نفسی بیده انی لارجو ان تکونوا ربع اهل الجنة قال
فحمدنا الله وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیده انی لارجو ان تکونوا ثلث اهل الجنة
قال فحمدنا الله وکبرنا ثم قال والذی نفسی بیده انی لارجو ان تکونوا شطر اهل الجنة
ان مثلکم فی الامم کمثل الشعرة البیضاء فی جلد الثور الاسود او کالرقمة فی ذراع الحمار
ابن عمر یقوم الناس لرب العالمین حتی یغیب احدهم فی رشحه الی انصاف اذنیه
جابر بن سمرة یکون بعدی اثنا عشر امیرا قال جابر فقال کلمة لم اسمعها فقال ابی
انه قال کلهم من قریش عبد الله بن سلام یموت عبد الله بن سلام وهو آخذ
بالعروة الوثقی حذیفة ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل
الوکت ثم ینام النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل المجل کجمر دحرجته علی
رجلک فنفط فتراه منتبرا ولیس فیه شیء فیصبح الناس یتبایعون لا یکاد احد یؤدی الامانة
حتی یقال ان فی بنی فلان رجلا امینا حتی یقال للرجل ما اجلده ما اظرفه ما اعقله
وما فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان ابو هریرة ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا
حین یبقی ثلث اللیل الآخر یقول من یدعونی فاستجیب له من یسألنی فاعطیه
من یستغفرنی فاغفر له ابو هریرة یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن
حضره فلا یأخذ منه شیئا انس یهرم ابن آدم وتشب منه اثنتان الحرص

علی المال والحرص علی العمر **ابو ہریرۃ** یہلک الناس ہذا الحی من قریش قالوا فما تأمرنا قال لو ان الناس اعتزلوہم قال ابو ہریرۃ لو شئت ان اسمیہم بنی فلان وبنی فلان **ابن عمر** یہل اہل المدینۃ من ذی الحلیفۃ ویہل اہل الشام من الجحفۃ ویہل اہل نجد من قرن **ابن عمر** ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجاءنی رجلان احدہما اکبر من الآخر فناولتہ الاصغر منہما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر منہما **ابن عمر** ارانی لیلۃ عند الکعبۃ فرأیت رجلا آدم کاحسن ما انت راء من آدم الرجال لہ لمۃ کاحسن ما انت راء من اللمم قد رجلہا فہی تقطر ماء متکئا علی رجلین او علی عواتق رجلین یطوف بالبیت فسألت من ہذا فقیل ہذا المسیح بن مریم ثم اذا انا برجل جعد قطط اعور العین الیمنی کانہا عنبۃ طافیۃ فسألت من ہذا فقیل ہذا المسیح الدجال **سفیان بن ابی زہیر الازدی** تفتح الیمن فیأتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون وتفتح الشام فیأتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون وتفتح العراق فیأتی قوم یبسون فیتحملون باہلیہم ومن اطاعہم والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون **ابو ہریرۃ** تنکح المرأۃ لاربع لمالہا ولحسبہا ولجمالہا ولدینہا فاظفر بذات الدین تربت یداک **اسامۃ بن زید** یؤتی بالرجل یوم القیامۃ فیلقی فی النار فتندلق اقتاب بطنہ فیدور بہا کما یدور الحمار بالرحا فیجتمع الیہ اہل النار فیقولون یا فلان ما لک الم تکن تأمر بالمعروف وتنہی عن المنکر فیقول بلی کنت آمر بالمعروف ولا آتیہ وانہی عن المنکر وآتیہ **انس** یجاء بالکافر یوم القیٰمۃ فیقال لہ ارأیت لو کان لک ملء الارض ذہبا اکنت تفتدی بہ فیقول نعم فیقال لہ انک کنت سئلت ما ہو ایسر من ذلک **ابو ہریرۃ** یحشر الناس علی ثلث طرائق راغبین وراہبین واثنان علی بعیر وثلثۃ علی بعیر واربعۃ علی بعیر وعشرۃ علی بعیر وتحشر بقیتہم النار تقیل معہم حیث قالوا وتبیت معہم حیث باتوا وتصبح معہم حیث اصبحوا وتمسی معہم حیث امسوا **سہل بن سعد** یحشر الناس

يوم القيامة على ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد وقيل ليس فيها
علم من حديث سهل او غيره ابو هريرة يستجاب لاحدكم ما لم يعجل يقول قد دعوت
ربي فلم يستجب لي الباب التاسع ابو ذر اتاني جبرئيل فبشرني انه من مات من امتك
لا يشرك بالله شيئا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى
وان سرق ابو هريرة احتج آدم وموسى فقال موسى يا آدم انت ابونا خيبتنا
واخرجتنا من الجنة فقال له آدم انت موسى اصطفاك الله بكلامه وخط لك التوراة
بيده اتلومني على امر قدره الله علي قبل ان يخلقني باربعين سنة فحج آدم موسى
ابو هريرة اختتن ابراهيم النبي صلى الله عليه وسلم بالقدوم ابو هريرة اذنب عبد
ذنبا فقال اللهم اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى اذنب عبدي ذنبا علم ان
له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي
فقال تبارك وتعالى عبدي اذنب ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ
بالذنب ثم عاد فاذنب فقال اي رب اغفر لي ذنبي فقال تبارك وتعالى
اذنب عبدي ذنبا فعلم ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ بالذنب اعمل ما شئت
فقد غفرت لك قال عبد الاعلى احد رواة هذا الحديث لا ادري اقال في الثالثة
او الرابعة اعمل ما شئت حكيم بن حزام اسلمت على ما سلف لك من خير
قال له البراء بن عازب اشبهت خلقي وخلقي قال لجعفر بن ابي طالب ابو هريرة
اشتد غضب الله على قوم فعلوا بنبيه يشير الى رباعيته اشتد غضب الله على
رجل يقتله رسول الله في سبيل الله ابو هريرة اشترى رجل من رجل عقارا
له فوجد الرجل الذي اشترى العقار في عقاره جرة فيها ذهب فقال له الذي
اشترى العقار خذ ذهبك مني انما اشتريت منك الارض ولم ابتع منك
الذهب فقال للذي اشترى الارض انما بعتك الارض وما فيها فتحاكما الى
رجل فقال الذي تحاكما اليه الكما ولد فقال احدهما لي غلام وقال الآخر لي
جارية فقال انكحا الغلام الجارية وانفقا على انفسكما منه وتصدقا ابن عباس

اصبت بعضا واخطأت بعضا قال له لابی بکر رضی الله عنه جابر اهتز عرش الرحمن
لموت سعد بن معاذ انس بارک الله فی لیلتکما دعا به لابی طلحة وام سلیم
ابو هریرة تحاجت ویروی احتجت النار والجنة فقالت هذه یدخلنی الجبارون
والمتکبرون وقالت هذه یدخلنی الضعفاء والمساکین فقال الله لهذه انت
عذابی اعذب بک من اشاء وقال لهذه انت رحمتی ارحم بک من اشاء
ولکل واحدة منکما ملؤها ابو هریرة جاء ملک الموت الی موسے فقال له اجب
ربک فلطم موسے عین ملک الموت ففقأها فرجع الملک الی الله فقال انک
ارسلتنی الی عبد لک لا یرید الموت وقد فقأ عینی فرد الله الیه عینه وقال ارجع
الی عبدی فقل الحیوة ترید فان کنت ترید الحیاة فضع یدک علی متن ثور فما وارت
یدک من شعرة فانک تعیش بها سنة قال ثم مه قال ثم الموت قال فالآن من
قریب رب ادننی من الارض المقدسة رمیة بحجر قال النبی صلی الله علیه وسلم
والله لو انی عنده لاریتکم قبره الی جنب الطریق عند الکثیب الاحمر ابو هریرة
جعل الله الرحمة مائة جزء فامسک عنده تسعة وتسعین وانزل فی الارض جزءا
واحدا فمن ذلک الجزء یتراحم الخلائق حتے ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشیة
ان تصیبه ابو هریرة خلق الله آدم وطوله ستون ذراعا ثم قال اذهب فسلم علی
اولئک من الملائکة فاستمع ما یحیونک فانها تحیتک وتحیة ذریتک فقال السلام علیکم
فقالوا السلام علیک ورحمة الله فزادوه ورحمة الله وکل من یدخل الجنة
علی صورة آدم قال فلم یزل الخلق ینقص حتے الآن ابو هریرة رای عیسی بن
مریم رجلا یسرق فقال له اسرقت فقال کلا والذی لا اله الا هو فقال عیسی آمنت
بالله وکذبت عینی علیؓ شغلونا عن الصلوة الوسطی صلوة العصر ملأ الله قبورهم و
بیوتهم نارا قاله یوم الخندق ابو سعید صدق الله وکذب بطن اخیک عائشة
صدقنا انهم یعذبون عذابا تسمعه البهائم کلها یعنی عجوزین من عجز یهود المدینة
دخلتا علی عائشة فقالتا ان اهل القبور یعذبون فی قبورهم البراء بن عازب

عمل ہذا یسیرا ویروی قلیلا واجر کثیرا قال فی رجل من بنی النبیت قال اشہد
ان لا الہ الا اللہ وانک عبدہ ورسولہ ثم تقدم فقاتل حتے قتل **ابو ھریرۃ**
غزا نبی من الانبیاء فقال لقومہ لا یتبعنی رجل قد ملک بضع امرأۃ وہو یرید ان
یبنی بہا ولما یبن بہا ولا آخر قد بنے بنیانا ولما یرفع سقفہا ولا آخر قد اشتری
غنما او خلفات وہو ینتظر ولادہا فغزا فدنا من القریۃ حین صلوۃ العصر او قریبا من ذلک
فقال للشمس انت مامورۃ وانا مامور اللہم احبسہا علی شیئا فحبست علیہ حتی فتح اللہ
علیہ قال فجمعوا ما غنموا فاقبلت النار لتاکلہ فابت ان تطعمہ فقال فیکم غلول فلیبایعنی
من کل قبیلۃ رجل فبایعوہ فلصقت ید رجل بیدہ فقال فیکم الغلول فلتبایعنی
قبیلتک فبایعتہ فلصقت یدہ بید رجلین او ثلثۃ فقال فیکم الغلول انتم غللتم فاخرجوا
لہ مثل راس بقرۃ من ذہب فوضعوہ فے المال وہو بالصعید فاقبلت النار فاکلتہ
فلم تحل الغنائم لاحد من قبلنا ذلک بان اللہ رأی ضعفنا وعجزنا فطیبہا لنا **ابو ہریرۃ**
قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا
یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن
بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فے ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق
فقال اللہم لک الحمد علی غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فے ید
سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد علی زانیۃ و
علی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف
بہا عن زناہا ولعل الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف بہا عن
سرقتہ **ابو ہریرۃ** قال رجل لم یعمل حسنۃ قط لاہلہ اذا مات فحرقوہ ثم اذروا نصفہ
فے البر ونصفہ فی البحر فواللہ لئن قدر اللہ علیہ لیعذبنہ عذابا لا یعذبہ احدا من العالمین
فلما مات الرجل فعلوا ما امرہم فامر اللہ البر فجمع ما فیہ وامر البحر فجمع ما فیہ ثم قال
لم فعلت ہذا قال من خشیتک یارب وانت اعلم فغفر اللہ لہ **ابو ہریرۃ** قال سلیمان
بن داود لاطوفن اللیلۃ بمأۃ امرأۃ تلد کل امرأۃ منہن غلاما یقاتل فے سبیل اللہ فقال لہ

الملک قل ان شاء الله فلم یقل ونسی فطاف بهن ولم تلد منهن الا امرأة نصف
انسان لو قال ان شاء الله لم یحنث وکان ارجی لحاجته ویروی تسعین و
یروی سبعین **ابو هریرة** قتل سبعة ثم قتلوه هذا منی وانا منه هذا منی وانا منه
یعنی جلیبیبا **ابو هریرة** قرصت نملة نبیا من الانبیاء فامر بقریة النمل فاحرقت
فاوحی الله الیه ان قرصتک نملة احرقت امة من الامم تسبح **ابو هریرة** کانت
امرأتان معهما ابناهما جاء الذئب فذهب بابن احداهما فقالت لصاحبتها انما
ذهب بابنک وقالت الاخری انما ذهب بابنک فتحاکما الی داود فقضی
به للکبری فخرجتا علی سلیمان ابن داود فاخبرتاه فقال ائتونی بالسکین اشقه بینهما
فقالت الصغری لا تفعل رحمک الله هو ابنها فقضی به للصغری **ابو هریرة** کانت
بنو اسرائیل یغتسلون عراة ینظر بعضهم الی سوأة بعض وکان موسی یغتسل وحده
فقالوا والله ما یمنع موسی ان یغتسل معنا الا انه آدر قال فذهب مرة یغتسل فوضع
ثوبه علی حجر ففر الحجر بثوبه قال فجمح موسی علیه السلام باثره یقول ثوبی حجر ثوبی
حجر حتی نظرت بنو اسرائیل الی سوأة موسی فقالوا والله ما بموسی من باس
فقام الحجر حتی نظر الیه قال فاخذ ثوبه فطفق بالحجر ضربا **ابو هریرة** کان جریج رجلا
عابدا فاتخذ صومعة وکان فیها فاتته امه وهو یصلی فقالت یا جریج فقال
یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما کان من الغد اتته وهو یصلی
فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته فانصرفت فلما
کان من الغد اتته فقالت یا جریج فقال یا رب امی وصلوتی فاقبل علی صلوته
فقالت اللهم لا تمته حتی ینظر الی وجوه المومسات فتذاکر بنو اسرائیل جریجا وعبادته
وکانت امرأة بغی تتمثل بحسنها فقالت ان شئتم لافتننه لکم قال فتعرضت له فلم
یلتفت الیها فاتت راعیا کان یأوی الی صومعته فامکنته من نفسها فوقع علیها
فحملت فلما ولدت قالت هو من جریج فاتوه فاستنزلوه وهدموا صومعته و
جعلوا یضربونه فقال ما شأنکم فقالوا زنیت بهذه البغی فولدت منک فقال

اين الصبي فجاؤا به فقال دعوني حتى اصلي فصلى فلما انصرف اتى بالصبي فطعن
في بطنه وقال يا غلام من ابوك قال فلان الراعي قال فاقبلوا على جريج فجعلوا
يقبلونه ويتمسحون به وقالوا نبني لك صومعتك من ذهب قال لا اعيدوها من
طين كما كانت ففعلوا وبينا صبي يرضع من امه فمر رجل راكب على دابة فارهة
وشارة حسنة فقالت امه اللهم اجعل ابني مثل هذا فترك الثدي واقبل اليه
فنظر اليه فقال اللهم لا تجعلني مثله ثم اقبل على ثديه فجعل يرتضع قال فكاني انظر
الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يحكي ارتضاعه باصبعه السبابة في فمه
فجعل يمصها قال ومروا بجارية وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت وهي
تقول حسبي الله ونعم الوكيل فقالت امه اللهم لا تجعل ابني مثلها فترك الرضاع
ونظر اليها فقال اللهم اجعلني مثلها فهناك تراجعا الحديث فقالت امه حلقى مر
رجل حسن الهيئة فقلت اللهم اجعل ابني مثله فقلت اللهم لا تجعلني مثله ومروا بهذه الامة
وهم يضربونها ويقولون زنيت سرقت فقلت اللهم لا تجعل ابني مثلها فقلت
اللهم اجعلني مثلها قال ان ذاك الرجل كان جبارا فقلت اللهم لا تجعلني مثله و
ان هذه يقولون لها زنيت ولم تزن وسرقت ولم تسرق فقلت اللهم اجعلني
مثلها سلمة بن الاكوع كان خير فرساننا اليوم ابو قتادة وخير رجالتنا سلمة
قاله منصرفه من ذي قرد ابو هريرة كان رجل يداين الناس فكان يقول
لفتاه اذا اتيت معسرا فتجاوز عنه لعل الله يتجاوز عنا قال فلقي الله فتجاوز عنه
عائشة كان عذابا يبعثه الله على من يشاء من عباده فجعله الله رحمة للمؤمنين
ما من عبد يكون في بلدة يكون فيه ويمكث فيه لا يخرج من البلدة صابرا
محتسبا يعلم انه لا يصيبه الا ما كتب الله له الا كان له مثل اجر شهيد قاله لعائشة حين سالته عن الطاعون جندب بن
عبد الله كان فيمن كان قبلكم رجل به جرح فجزع فاخذ سكينا فحز بها يده فما
رقأ الدم حتى مات قال الله تعالى بادرني عبدي بنفسه فحرمت عليه الجنة
ابو سعيد كان فيمن كان قبلكم رجل قتل تسعة وتسعين نفسا فسال عن اعلم اهل الارض

فدل علی راہب فاتاہ فقال انہ قتل تسعۃ وتسعین نفسا فہل لہ من توبۃ فقال
لا فقتلہ فکمل بہ مائۃ ثم سال عن اعلم اہل الارض فدل علی رجل عالم فقال انہ
قتل مائۃ نفس فہل لہ من توبۃ فقال نعم ومن یحول بینہ وبین التوبۃ انطلق الی
ارض کذا وکذا فان بہا اناسا یعبدون اللہ فاعبد اللہ معہم ولا ترجع الی
ارضک فانہا ارض سوء فانطلق حتے اذا نصف الطریق اتاہ الموت فاختصمت
فیہ ملائکۃ الرحمۃ وملائکۃ العذاب فقالت ملائکۃ الرحمۃ جاء تائبا مقبلا بقلبہ
الی اللہ وقالت ملائکۃ العذاب انہ لم یعمل خیرا قط فاتاہم ملک فی صورۃ آدمی
فجعلوہ بینہم فقال قیسوا ما بین الارضین فالی ایتہما کان ادنی فہو لہ فقاسوا فوجدوہ
ادنی الی الارض التی اراد فقبضتہ ملائکۃ الرحمۃ وفی روایۃ فاوحی اللہ الی ہذہ
ان تباعدی والی ہذہ ان تقربی وقال البخاری فنا بصدرہ نحوہا سلمۃ
بن الاکوع کذب من قالہ ان لہ لاجرین وجمع بین اصبعیہ انہ لجاہد مجاہد
قل عربی مشی بہا مثلہ یعنی عامر بن الاکوع اخا سلمۃ وقد اصاب رکبتہ ذباب
سیفہ فمات منہ ابو موسی کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء غیر مریم
بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون ابو مسعود عقبۃ بن عمرو الانصاری
نزل جبرئیل فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ
ثم صلیت معہ ابن مسعود دقالوا اللہ شرکما وقالم شرہا یعنی حیۃ خرجت علیہم
بمنی عائشۃ اریتک فی المنام ثلث لیال جاء بی بک الملک فی سرقۃ من حریر
فیقول ہذہ امرأتک فاکشف عن وجہک فاذا انت ہی فاقول ان یک من
عند اللہ یمضہ جابر اعطیت خمسا لم یعطہن احد من الانبیاء قبلی نصرت بالرعب
مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ
فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ وکان النبی یبعث
الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ ابن عباس امرت ان اسجد علی
سبعۃ اعظم علی الجبہۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا نکفت الثیاب

ولا الشعر ابوبکر وعمر وجابر امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن
قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ ابوہریرۃ امرت بقریۃ
تاکل القری یقولون یثرب وہی المدینۃ تنفی الناس کما ینفی الکیر خبث الحدید
انس وسہل بن سعد الساعدی بعثت انا والساعۃ کہاتین یعنی اصبعیہ
السبابۃ والوسطی ابوہریرۃ بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتے
کنت من القرن الذی کنت منہ ابن عمر بنی الاسلام علی خمس علی ان یوحد اللہ
واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وصیام رمضان والحج فقال رجل لابن عمر الحج
وصیام رمضان قال لا صیام رمضان والحج ہکذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ویروی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ واقام الصلوۃ
وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم رمضان ابوہریرۃ حجبت الجنۃ بالمکارہ وحجبت
النار بالشہوات وروایۃ القضاعی حفت عائشۃ حرمت التجارۃ فی الخمر
ابن عباس عرضت علی الامم فاخذ النبی یمر معہ الامۃ والنبی یمر معہ النفر
والنبی یمر معہ العشرۃ والنبی یمر معہ الخمسۃ والنبی یمر وحدہ فنظرت فاذا سواد کبیر
فقلت یا جبرئیل ہولاء امتی قال لا ولکن انظر الی الافق فنظرت فاذا سواد کبیر
قال ہولاء امتک وہولاء سبعون الفا قدامہم لا حساب علیہم ولا عذاب قلت
ولم قال کانوا لا یکتوون ولا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون الحدیث
متفق علیہ والسیاق للبخاری ابوہریرۃ فقدت امۃ من بنی اسرائیل لا یدری
ما فعلت وانی لا اراہا الا الفار اذا وضع لہا البان الابل لم تشرب واذا وضع لہا
البان الشاۃ شربت ابوہریرۃ قیل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطۃ نغفر
لکم فبدلوا فدخلوا الباب یزحفون علی استاہہم وقالوا حبۃ فی شعرۃ ابن عباس
نصرت بالصبا واہلکت عاد بالدبور انس اتیت علی نہر حافتاہ قباب اللؤلؤ
المجوف فقلت ما ہذا یا جبرئیل قال الکوثر ابن عباس اطلعت فی الجنۃ فرایت
اکثر اہلہا الفقراء واطلعت فی النار فرایت اکثر اہلہا النساء جابر جاورت بحراء شہرا

فلما قضيت جواری نزلت فاستبطنت لبطن الوادی فنوديت فنظرت امامی
وخلفی وعن يمينی وعن شمالی فلم ار احدًا ثم نوديت فنظرت فلم ار احدا ثم نوديت
فرفعت راسی فاذا هو علی العرش فی الهواء يعنی جبريل فاخذتنی رجفة شديدة
فاتيت خديجة فقلت دثرونی فدثرونی فصبوا علی ماء فانزل الله يا ايها المدثر
قم فانذر المسور بن مخرمة خبأت هذا لک خبأت هذا لک قاله لابيه مخرمة يعنی
قباء من ديباج مزررا بالذهب ابو هريرة رأيت عمرو بن عامر الخزاعی يجر
قصبه فی النار کان اول من سيب السوائب ابو موسی رايت فی المنام
انی اهاجر من مکة الی ارض بها نخل فذهب وهلی الی انها اليمامة او هجر فاذا هی
المدينة يثرب ورايت فی رؤيای هذه انی هززت سيفا فانقطع صدره فاذا هو
ما اصيب من المؤمنين يوم احد ثم هززته اخری فعاد احسن ما کان فاذا هو
ما جاء الله به من الفتح واجتماع المؤمنين اسنده مسلم وعلقه البخاری جابر
رايتنی دخلت الجنة فاذا بالرميصاء امرأة ابی طلحة وسمعت خشفة فقلت من هذا
فقال هذا بلال ورايت قصرا بفنائه جارية فقلت لمن هذا فقالوا لعمر بن الخطاب
فاردت ان ادخله فانظر اليه فذکرت غيرتک فوليت مدبرا فبکی عمر وقال
اعليک اغار يا رسول الله سعد بن ابی وقاص عجبت من هولاء اللاتی کن
عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب قاله لعمر بن الخطاب رضی الله عنه
اسامة بن زيد قمت علی باب الجنة فکان عامة من دخلها المساکين واصحاب الجد
محبوسون غير ان اصحاب النار قد امر بهم الی النار وقمت علی باب النار فاذا
عامة من دخلها النساء عائشة کنت لک کابی زرع لام زرع قاله لها واخبر
ابی زرع ما حکت عائشة رضی الله عنها فقالت جلس احدی عشرة امراة فتعاهدن
وتعاقدن ان لا يکتمن من اخبار ازواجهن شيئا قالت الاولی زوجی لحم جمل
غث علی راس جبل لا سهل فيرتقی ولا سمين فينتقل قالت الثانية زوجی
لا ابث خبره انی اخاف ان لا اذره ان اذکره اذکر عجره وبجره قالت الثالثة

زوجي العشنق ان انطق اطلق وان اسكت اعلق قالت الرابعة زوجي كليل
تهامة لا حر ولا قر ولا مخافة ولا سآمة قالت الخامسة زوجي ان دخل فهد وان
خرج اسد ولا يسئل عما عهد قالت السادسة زوجي ان اكل لف وان
شرب اشتف وان اضطجع التف ولا يولج الكف ليعلم البث قالت السابعة
زوجي عياياء او غياياء طباقاء كل داء له داء شجك او فلك او جمع كلا لك قالت
الثامنة زوجي المس مس ارنب والريح ريح زرنب قالت التاسعة زوجي
رفيع العماد طويل النجاد عظيم الرماد قريب البيت من الناد قالت العاشرة
زوجي مالك وما مالك مالك خير من ذلك له ابل كثيرات المبارك قليلات
المسارح اذا سمعن صوت المزهر ايقن انهن هوالك قالت الحادية عشرة زوجي
ابو زرع فما ابو زرع اناس من حلي اذني وملأ من شحم عضدي وبجحني فبجحت الى
نفسي ووجدني في اهل غنيمة بشق فجعلني في اهل صهيل واطيط ودائس ومنق فعنده
اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب فاتقنح ويروى اتقمح ام ابي زرع فما
ام ابي زرع عكومها رداح وبيتها فساح ابن ابي زرع فما ابن ابي زرع مضجعه
كمسل شطبة وتشبعه ذراع الجفرة بنت ابي زرع فما بنت ابي زرع طوع ابيها و
طوع امها وملء كسائها وغيظ جارتها جارية ابي زرع فما جارية ابي زرع لا تبث
حديثنا تبثيثا ولا تنقث ميرتنا تنقيثا ولا تملأ بيتنا تعشيشا خرج ابو زرع والاوطاب
تمخض فلقي امرأة معها ولدان لها كالفهدين يلعبان من تحت خصرها برمانتين فطلقني
ونكحها فنكحت بعده رجلا سريا ركب شريا واخذ خطيا واراح على نعما ثريا واعطاني
من كل رائحة زوجا وقال كلي ام زرع وميري اهلك قالت فلو جمعت كل
شئ اعطانيه بلغ اصغر آنية ابي زرع ابو موسى لست انا حملتكم ولكن الله حملكم قاله لنفر من الاشعريين
ابن عمر لست آكله ولا محرمه يعني الضب جرير هل انت مريحي من ذي الخلصة
اي الكعبة اليمانية الشامية اسامة بن زيد هل ترك لنا عقيل منزلا اسامة بن زيد
هل ترون ما ارى قالوا لا قال فاني لارى مواقع الفتن خلال بيوتكم كمواقع القطر

قاله لما اشرف علی اطم من آطام المدینة ابوھریرۃ وابوسعید ہل تضارون فی القمر لیلة البدر
قالوا لا یا رسول اللہ قال فہل تضارون فی الشمس لیس دونہا سحاب قالوا
لا قال فانکم ترونہ کذلک یجمع اللہ الناس یوم القیامة فیقول من کان یعبد
شیئاً فلیتبعہ فیتبع من کان یعبد الشمس الشمس ویتبع من کان یعبد القمر القمر ویتبع من کان یعبد الطواغیت
الطواغیت وتبقی ہذہ الامة فیہا منافقوہا فیاتیہم اللہ فی صورة غیر صورته التی
یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ باللہ منک ہذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا
جاء ربنا عرفناہ فیاتیہم اللہ فی صورته التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون
انت ربنا فیتبعونہ ویضرب الصراط بین ظہری جہنم فاکون انا وامتی اول من
یجیز ولا یتکلم یومئذ الا الرسل ودعوی الرسل یومئذ اللہم سلم سلم وفی جہنم
کلالیب مثل شوک السعدان ہل رایتم شوک السعدان قالوا نعم یا رسول اللہ قال
فانہا مثل شوک السعدان غیر انہ لا یعلم ما قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم
فمنہم الموبق بعملہ ومنہم المخردل حتی ینجی حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین العباد
واراد ان یخرج برحمته من اراد من اہل النار امر الملائکة ان یخرجوا من النار
من کان لا یشرک باللہ شیئاً ممن اراد اللہ ان یرحمہ ممن یقول لا الہ الا اللہ
فیعرفونہم فی النار یعرفونہم باثر السجود تاکل النار من ابن آدم الا اثر السجود حرم اللہ
علی النار ان تاکل اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیاة
فینبتون منہ کما تنبت الحبة فی حمیل السیل ثم یفرغ اللہ من القضاء بین العباد
ویبقی رجل مقبل بوجہہ علی النار وہو آخر اہل الجنة دخولاً الجنة فیقول ای
رب اصرف وجہی عن النار فانہ قد قشبنی ریحہا واحرقنی ذکاؤہا فیدعو اللہ ماشاء اللہ
ان یدعوہ ثم یقول اللہ ہل عسیت ان فعلت ذلک بک ان تسال غیرہ فیقول
لا اسالک غیرہ فیعطی ربہ من عہود ومواثیق ماشاء اللہ فیصرف اللہ وجہہ عن النار
فاذا اقبل علی الجنة ورآہا سکت ماشاء اللہ ان یسکت ثم یقول یا رب قدمنی
الی باب الجنة فیقول اللہ لہ الیس قد اعطیت عہودک ومواثیقک لا ان لا تسالنی

غیر الذی اعطیتک ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب یدعو اللہ حتے
یقول لا فإذا اعطیت ان اعطیتک ذلک ان تسأل غیرہ فیقول لا وعزتک فیعطی
ربہ ما شاء اللہ من عھود ومواثیق فیقدمہ الی باب الجنة فاذا قام علی باب الجنة
انفھقت لہ الجنة فرای ما فیھا من الحبرة والسرور فیسکت ما شاء اللہ ان یسکت
ثم یقول ای رب ادخلنی الجنة فیقول اللہ لہ الیس قد اعطیت عھودک ومواثیقک
الا تسأل غیر ما اعطیت ویلک یا ابن آدم ما اغدرک فیقول ای رب لا اکونن
اشقی خلقک فلا یزال یدعو اللہ حتی یضحک اللہ منہ فاذا ضحک اللہ منہ قال
ادخل الجنة فاذا دخلھا قال اللہ تمنہ فیسأل ربہ ویتمنی حتے ان اللہ لیذکرہ فیقول
من کذا وکذا حتے اذا انقطعت بہ الامانی قال اللہ لک ذلک ومثلہ معہ **ابو برزة**
ہل تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا اربعة ثم قال وہل
تفقدون من احد قالوا نعم فلانا وفلانا وفلانا ثم قال وہل تفقدون
من احد قالوا لا قال لکنی افقد جلیبیبا فاطلبوہ **سمرة بن جندب** ہل رای منکم احد
رؤیا قلنا لا قال لکنی رایت اللیلة رجلین اتیانی فاخذ بیدی فاخرجانے الی
ارض مقدسة فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ
حتے یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الآخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ فیعود فیصنع مثلہ فقلت
ماہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی رجل مضطجع علے قفاہ ورجل قائم علے
راسہ بفہر او صخرة فیشدخ بہ راسہ فاذا ضربہ تدہدہ الحجر فانطلق الیہ لیاخذہ
فلا یرجع الی ہذا حتے یلتئم راسہ وعاد راسہ کما ہو فعاد الیہ فضربہ فقلت ما ہذا
قالا انطلق فانطلقنا الی ثقب مثل التنور اعلاہ ضیق واسفلہ واسع یتوقد تحتہ نار
فاذا اوقدت ارتفعوا حتے کادوا یخرجون فاذا اخمدت رجعوا فیہا وفیہا رجال
ونساء عراة فقلت ما ہذا قالا انطلق فانطلقنا حتے اتینا علی نہر من دم فیہ رجل
قائم وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارة فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد
ان یخرج رمی الرجل بحجر فی فیہ فردہ حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر

فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى اتينا الى روضة خضراء فيها
شجرة عظيمة وفي اصلها شيخ وصبيان واذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار
يوقدها فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا لم ار قط احسن وافضل منها فيها رجال شيوخ
وشباب ونساء وصبيان ثم اخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فادخلاني دارا هي احسن
وافضل لم ار قط احسن وافضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما انكما قد طوفتماني
الليلة فاخبراني عما رايت قالا نعم اما الرجل الذي رايته يشق شدقه فكذاب يحدث
بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الآفاق فيصنع به الى يوم القيامة والذي رايته يشدخ
راسه فرجل علمه الله القرآن فنام عنه بالليل ولم يعمل فيه بالنهار يفعل به الى يوم القيامة
والذي رايته في النقب فهم الزناة والذي رايته في النهر آكل الربوا والشيخ الذي
رايت في اصل الشجرة ابراهيم والصبيان حوله فاولاد الناس والذي يوقد النار
مالك خازن النار والدار الاولى التي دخلت دار عامة المومنين واما هذه الدار
فدار الشهداء وانا جبرئيل وهذا ميكائيل فارفع راسك فرفعت راسي فاذا فوقي
مثل السحاب ويروى مثل الربابة البيضاء قالا ذاك منزلك فقلت دعاني ادخل
منزلي قالا انه بقي لك عمر لم تستكمله فلو استكملته اتيت منزلك **سهل بن سعد** هل
معك شيء من القرآن قاله لرجل اراد ان يتزوج المراة التي عرضت نفسها على النبي
صلى الله عليه وآله وسلم **ابن عمر** هل وجدتم ما وعد ربكم حقا ثم قال انهم الآن
يسمعون ما اقول قاله لما وقف على قليب بدر **علي** ائتوا روضة خاخ فان بها
ظعينة معها كتاب فخذوه منها قاله لعلي والزبير والمقداد ويروى انطلقوا حتى تاتوا
روضة خاخ قاله لعلي وابي مرثد الغنوي والزبير **ابن عباس** ائتوني بكتاب
اكتب لكم كتابا لا تضلوا بعده ابدا قاله في مرضه **عائشة** ائذنوا له فلبئس ابن العشيرة
او بئس رجل العشيرة ويروى بئس اخو القوم وابن العشيرة يعني رجلا استاذن عليه
عائشة ائذني له فانه عمك تربت يمينك يعني افلح اخا ابي القعيس **ابو هريرة**
ابدأ بمن تعول **ام عطية** ابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها قاله للنساء اللاتي غسلن

قال له قال قلت یا رسول الله اقرء علیک وعلیک انزل قال انی احب ان
اسمعه من غیری فقرأت النساء حتی اذا بلغت فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید
وجئنا بک علی هؤلاء شهیدا رفعت رأسی او غمزنی رجل الی جنبی فرفعت رأسی
فرأیت دموعه تسیل **جندب بن عبد الله** اقرؤا القرآن ما ائتلفت قلوبکم فاذا
اختلفتم فقوموا عنه **انس** التمس لنا غلاما من غلمانکم یخدمنی قال لابی طلحة
ابن عباس الحقوا الفرائض باهلها فما بقی فهو لاولی رجل ذکر **کعب بن مالک**
امسک علیک بعض مالک فهو خیر لک قال له **ابو هریرة** انظروا الی من هو اسفل
منکم ولا تنظروا الی من هو فوقکم فانه اجدر ان لا تزدروا نعمة الله علیکم **سهل بن سعد**
انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتهم ثم ادعهم الی الاسلام واخبرهم بما یجب علیهم من حق الله فیه **عمر** اوف بنذرک قال له
حین قال یا رسول الله انی کنت نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف لیلة وفی روایة فی المسجد الحرام **انس** اولم ولو بشاة
البراء بن عازب اهجهم او هاجهم وجبرئیل معک قال لحسان بن ثابت **ابو ذر**
بشر الکانزین برضف یحمی علیه فی نار جهنم فیوضع علی حلمة ثدی احدهم حتی یخرج
من نغض کتفه ویوضع علی نغض کتفه حتی یخرج من حلمة ثدییه یتزلزل **ابن مسعود**
تسحروا فان فی السحور برکة **حارثة بن وهب الخزاعی** تصدقوا فیوشک الرجل
یمشی بصدقته فیقول الذی اعطیها لو جئتنا بها بالامس قبلتها فاما الآن فلا حاجة لی
بها فلا یجد من یقبلها **ابو موسی** تعاهدوا هذا القرآن فوالذی نفس محمد بیده لهو اشد
تفلتا من الابل فی عقلها **ابو هریرة** تعوذوا بالله من جهد البلاء ودرک الشقاء
وسوء القضاء وشماتة الاعداء **ابن عمر** توضأ واغسل ذکرک ثم نم **عائشة** حجی واشترطی وقولی اللهم محلی
حیث حبستنی قال لضباعة بنت الزبیر لما ارادت ان تحج وکانت وجعة **عبد الله بن عمرو** خذوا القرآن
من اربعة من عبد الله وسالم ومعاذ وابی بن کعب سالم هو مولی ابی حذیفة
عائشة خذوا من الاعمال ما تطیقون فان الله لا یمل حتی تملوا **زید بن خالد**
خذها فانما هی لک او لاخیک او للذئب یعنی ضالة الغنم **جابر** خذ یا جابر فصب
علی وقل بسم الله یعنی ماء کان فی عزلاء الانصاری **عائشة** خذی فرصة من مسک

ویروی مسئلة فتطهری بها عائشة خذی من ماله بالمعروف ما یکفیک و
یکفی ولدک ویروی خذی ما یکفیک و ولدک بالمعروف قاله لهند بنت عتبة
امرأة ابی سفیان ابن عباس دعونی فالذی انا فیه خیر واوصیکم بثلث
اخرجوا المشرکین من جزیرة العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزهم قال وسکت
عن الثالثة او قالها فانسیتها هذا من قول سلیمان بن ابی مسلم جابر دعوها فانها
منتنة یعنی دعوی الجاہلیة ای قول الانصاری حین کسعه المهاجری یا للانصار
ابن عمر دعه فان الحیاء من الایمان قاله لرجل کان یعظ اخاه فی الحیاء
ابو سعید دعه فان له اصحابا یحقر احدکم صلوته مع صلاتهم وصیامه مع صیامهم
یقرؤن القرآن لایجوز تراقیهم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة
ینظر الی نصله فلا یوجد فیه شیئ ثم ینظر الی رصافه فلا یوجد فیه شیئ ثم ینظر الی
نضیه فلا یوجد فیه شیئ ثم ینظر الی قذذه فلا یوجد فیه شیئ سبق الفرث والدم
آیتهم رجل اسود احدی عضدیه مثل ثدی المرأة او مثل البضعة تدردر یخرجون علی
خیر فرقة من الناس ویروی علی حین فرقة جابر دعه لایتحدث الناس ان محمدا
یقتل اصحابه قاله لعمر حین قال دعنی اضرب عنق ہذا المنافق یعنی عبداللہ بن ابیّ
المغیرة بن شعبة دعهما فانی ادخلتهما طاہرتین یعنی الخفین قاله جابر
سم ابنک عبدالرحمن قاله له عمر بن ابی سلمة سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک
انس سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی انس سووا صفوفکم فان تسویة الصفوف
من تمام الصلوة عبداللہ بن مغفل صلوا قبل صلوة المغرب صلوا قبل صلوة المغرب
قال فی الثالثة لمن شاء کراہیة ان یتخذها الناس سنة خباب بن الارتّ
ضعوها مما یلی رأسه واجعلوا علی رجلیه من الاذخر یعنی مصعب بن عمیر حین استشهد
باحد ام سلمة طوفی من وراء الناس وانت راکبة قاله لها لما قالت انی اشتکی
جابر غطوا الاناء واوکوا الاسقیة واغلقوا الباب واطفؤا السراج فان الشیطان
لایحل سقاء ولا یفتح بابا ولا یکشف اناء فان لم یجد احدکم الا ان یعرض علی انائه عودا

ابنتہ وہی زینب زوجۃ ابی العاص بن الربیع وکانت اکبر بناتہ **ابو ذر**
ابردا ابردا وقال انتظر انتظر قالہ للمؤذن بالظہر **کعب بن مالک** ابشر بخیر
یوم مر علیک منذ ولدتک امک قالہ **عمرو بن عوف** ابشروا واملوا ما یسرکم
فواللہ ما الفقر اخشی علیکم ولکنی اخشی علیکم ان تبسط الدنیا علیکم کما بسطت علی من کان
قبلکم فتنافسوہا کما تنافسوہا وتہلککم کما اہلکتہم ویروی وتلہیکم کما الہتہم **عائشۃ**
ابشری یا عائشۃ اما اللہ فقد برأک **عائشۃ** اتقوا النار ولو بشق تمرۃ **ابو ہریرۃ**
اجب عنی اللہم ایدہ بروح القدس قالہ لحسان بن ثابت **ابو ہریرۃ** اجتنبوا السبع
الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ہن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی
حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات
المؤمنات الغافلات **ابن عمر** اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا **ابن عمر** اجیبوا
ہذہ الدعوۃ اذا دعیتم لہا **عائشۃ** ادعی لی ابا بکر اباک واخاک حتی اکتب کتابا
فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویأبی اللہ والمؤمنون الا
ابا بکر **عائشۃ** اذکروا انتم اسم اللہ وکلوا **انس** اذکروا اسم اللہ ولیأکل کل
رجل مما یلیہ **عائشۃ** اذہب فاحث فی افواہہن من التراب یعنی نساء
جعفر بن ابی طالب حین اکثرن البکاء علیہ قالہ لرجل قال لقد غلبتنا یا رسول اللہ
ابو ہریرۃ اذہب فاطعمہ اہلک یعنی عرقا فیہ تمر قالہ للذی اصاب اہلہ فی
رمضان **سہل بن سعد** اذہب فقد ملکتکہا بما معک من القرآن **عائشۃ**
اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم واتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلوتی
عمران بن حصین اذہبی فاطعمی ہذا عیالک واعلمی انا لم نرزأ من مائک
زاد البخاری شیئا ولکن اللہ اسقانا قالہ لصاحبۃ لیلۃ التعریس لذات المزادتین
ابن عباس ارجع فحج مع امرأتک قالہ لرجل قال انی اکتتبت ویروی اکتتبت
فی غزوۃ کذا وکذا وامرأتی حاجۃ **ابو ہریرۃ** ارجع فصل فانک لم تصل **عائشۃ**
ارضعیہ تحرمی علیہ ویذہب الذی فی نفس ابی حذیفۃ قالہ لسہلۃ بنت سہیل بن عمرو

حین قالت یا رسول اللہ انی اری فی وجہ ابی حذیفۃ من دخول سالم فقال ارضعیہ
قالت وکیف ارضعہ وہو رجل کبیر فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وقال قد علمت انہ رجل کبیر **ام سلمۃ** استرقوا لہا فان بہا النظرۃ قالہ حین رای
جاریۃ فی بیت ام سلمۃ فی وجہہا سفعۃ **ابو ہریرۃ** استوصوا بالنساء فان المرأۃ
خلقت من ضلع وان اعوج ما فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ وان
ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء **ابو ہریرۃ** اسرعوا بالجنازۃ فان کانت
صالحۃ قربتموہا الی الخیر وان کانت غیر ذلک کان شرا تضعونہ عن رقابکم **الزبیر**
راسق یا زبیر ثم ارسل الماء الی جارک **ام الحصین** اسمعوا واطیعوا وان استعمل
علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ **عائشۃ** اشتریہا فاعتقیہا فانما الولاء لمن
اعتق **ابو موسی** اشربا منہ وافرغا علی وجوہکما ونحورکما وابشرا یعنی مما اجتمع من
وضوئہ بعد ما مج فیہ قالہ لابی موسی وبلال **ابن عمر وابن مسعود** اشہدوا اشہدوا
ویروی اللہم اشہد قالہ عند انشقاق القمر **انس** اعتدلوا فی سجودکم ولا یبسطن احدکم
ذراعیہ انبساط الکلب **ابو ہریرۃ** اعتقیہا فانہا من ولد اسمعیل قالہ لعائشۃ فی
سبیۃ من بنی تمیم **النعمان بن بشیر** اعدلوا فی اولادکم وفی روایۃ الا تعدلون بین ابنائکم
زید بن خالد اعرف عفاصہا ووکائہا ثم عرفہا سنۃ فان لم تعرف فاستنفقہا
ولتکن ودیعۃ عندک فان جاء طالبہا یوما من الدہر فادہا الیہ یعنی لقطۃ الذہب
والفضۃ **ابو ہریرۃ** اعلموا ان الارض للہ ولرسولہ وانی ارید ان اجلیکم فمن
وجد منکم بمالہ شیئا فلیبعہ والا فاعلموا انما الارض للہ ولرسولہ قالہ للیہود **جابر** اغتسلی
واستثفری بثوب واحرمی قالہ لاسماء بنت عمیس حین ولدت محمد بن ابی بکر فی
حجۃ الوداع بذی الحلیفۃ **ام عطیۃ واسمہا نسیبۃ بنت کعب** اغسلنہا ثلثا او
خمسا او اکثر من ذلک ان رأیتن ذلک واجعلن فی الآخرۃ کافورا او شیئا من
کافور فاذا فرغتن فآذننی **ابن عباس** اغسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبین
ولا تحنطوہ ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیمۃ ملبیا **ابن مسعود** اقرأ علی القرآن

ونذكر اسم الله عليه فليفعل فان الفويسقة تضرم على اهل البيت بيتهم ابو حميد الساعدي
قولوا اللهم صل على محمد وعلى ازواجه وذريته كما صليت على ابراهيم وبارك على
محمد وعلى ازواجه وذريته كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد ابو سعيد
قوموا الى سيدكم او الى خيركم يعني سعد بن معاذ فقعد عند النبي صلى الله عليه وآله وسلم
فقال ان هؤلاء نزلوا على حكمك ابن عباس قوموا عني ولا ينبغي عندي التنازع
ويروى عند نبي تنازع ابو هريرة كخ كخ ارم بها اما علمت انا لا نأكل الصدقة
ويروى لا تحل لنا الصدقة قاله للحسن بن علي رضي الله عنهما حين اخذ تمرة من
تمر الصدقة فجعلها في فيه جابر كل فاني اناجي من لا تناجي يعني الثوم المطبوخ
قاله لرجل من اصحابه ابن عمر كلوا فانه حلال ولكنه ليس من طعامي يعني الضب
ابن عمر كلوا من الاضاحي ثلثا هذا حديث منسوخ بما ذكرنا من قبل ابن عمر
كن في الدنيا كانك غريب او كانك عابر سبيل وعد نفسك في اصحاب القبور
عائشة ليصل احدكم نشاطه فاذا كسل او فتر قعد ويروى فليقعد عائشة
مروا ابا بكر يصلي بالناس سهل بن سعد مري غلامك النجار يعمل لي اعوادا اكلم
الناس عليها انس يسروا ولا تعسروا وسكنوا ولا تنفروا الباب العاشر سهل بن سعد
لاعطين الراية غدا رجلا يفتح الله على يديه يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله
يعني عليا رضي الله عنه قاله يوم خيبر ابن عباس لان يمنح الرجل اخاه ارضه
خير له من ان ياخذ عليها خرجا معلوما ابو سعيد لتتبعن سنن من كان قبلكم شبرا بشبر
وذراعا بذراع حتى لو دخلوا جحر ضب لتبعتموه قلنا يا رسول الله اليهود والنصارى
قال فمن النعمان بن بشير لتسون صفوفكم او ليخالفن الله بين قلوبكم ابن مسعود
لله افرح بتوبة عبده المؤمن من رجل نزل في ارض دوية مهلكة معه راحلته عليها
طعامه وشرابه فوضع رأسه فنام نومة فاستيقظ وقد ذهبت راحلته فطلبها حتى
اذا اشتد عليه الحر والعطش او ما شاء الله قال ارجع الى مكاني الذي كنت فيه فانام
حتى اموت فوضع رأسه على ساعده ليموت فاستيقظ فاذا راحلته عنده عليها زاده

وشرابه علما اشد فرحا بتوبة العبد المؤمن من ہذا براحلتہ وزادہ **سہل بن سعد**
لیدخلن الجنۃ من امتی سبعون الفا او سبعمائۃ الف الشک من ابی حازم
متماسکون آخذ بعضہم بعضا لا یدخل اولہم حتے یدخل آخرہم وجوہہم علی صورۃ القمر
لیلۃ البدر **ابن مسعود** لیرفعن الی رجال منکم حتے اذا اہویت الیہم لانا ولہم اختلجوا
دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لاتدری ما احدثوا بعدک **ابو ہریرۃ**
آیۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان **انس**
ابن اخت القوم منہم **ابن مسعود** اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم قالہ فی
مرضہ حین قال ابن مسعود یا رسول اللہ انک لتوعک وعکا شدیدا **ابو ہریرۃ** احد
جبل یحبنا ونحبہ **عائشۃ** احیانا یأتینی مثل صلصلۃ الجرس وہو اشد علی فیفصم عنی
وقد وعیت ما قال واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعی ما یقول قالہ حین
سالہ الحارث بن ہشام کیف یأتیک الوحی **ابو ایوب** تعبد اللہ ولا تشرک بہ شیئا
وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ وتصل الرحم دع الناقۃ قالہ لاعرابی اخذ بخطام ناقتہ
فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل یدنینی من الجنۃ ویباعدنی من النار **ابو ہریرۃ**
امتی الغر المحجلون یوم القیمۃ من آثار الوضوء **البراء بن عازب** انت اخونا ومولانا
قالہ لزید بن حارثۃ **جابر** انتم الیوم خیر اہل الارض قالہ یوم الحدیبیۃ وکانوا
الفا واربعمائۃ **انس** انت مع من احببت **البراء بن عازب** انت منی وانا
منک قالہ لعلی رضی اللہ عنہ **ابو سعید** اوہ عین الربوا لا تفعل ولکن اذا اردت
ان تشتری التمر فبعہ ببیع آخر ثم اشترہ قالہ لبلال حین جاءہ بتمر برنی وقال کان
عندنا تمر ردی فبعت منہ صاعین بصاع لنطعم النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وفی
روایۃ البخاری اوہ اوہ مرتین **عائشۃ** این انا غدا این انا غدا قالہ فی
مرضہ الذی توفی فیہ **انس** بخ ذلک مال رابح بخ ذلک مال رابح وقد سمعت
ما قلت وانی اری ان تجعلہا فی الاقربین قالہ لابی طلحۃ **عبد اللہ بن سلام**
تلک الروضۃ روضۃ الاسلام وذلک العمود عمود الاسلام وتلک العروۃ عروۃ الوثقی

البراء بن عازب رؤياه عليه حين قص قالہ لہ حتی تموت وانت علی الاسلام

تلک الملائکۃ کانت تسمع لک ولو قرأت لاصبحت یراہا الناس ما تستتر منہم قالہ

لاسید بن حضیر حین قرأ سورۃ الکھف باللیل وعندہ فرس مربوط بشطنین فتغشتہ سحابۃ

فجعلت تدنو وتدنو وجعل فرسہ ینفر منہا **ابن عمر** حسابکما علی اللہ احدکما کاذب

لا سبیل لک علیہا قالہ للمتلاعنین **ابو ہریرۃ** حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادۃ

المریض واتباع الجنائز واجابۃ الدعوۃ وتشمیت العاطس **عبد اللہ بن عمرو** حوضی

مسیرۃ شہر ماءہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من

شرب منہ فلا یظمأ ابدا **ابو ہریرۃ** رأس الکفر نحو المشرق والفخر والخیلاء فی اہل الخیل

والابل والفدادین اہل الوبر والسکینۃ فی اہل الغنم **ابن مسعود** سباب المسلم

فسوق وقتالہ کفر **ابو ہریرۃ** سیحان وجیحان والفرات والنیل کل من انہار الجنۃ

ابو بکرۃ شہرا عید لا ینقصان رمضان وذو الحجۃ **ابو ہریرۃ** صلوۃ الرجل فی

جماعۃ تزید علی صلوتہ فی بیتہ وصلوتہ فی سوقہ بضعا وعشرین درجۃ وذلک ان

احدہم اذا توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی المسجد لا ینہزہ الا الصلوۃ لم یخط خطوۃ الا رفعہ اللہ

بہا درجۃ وحط عنہ بہا خطیئۃ حتے یدخل المسجد فاذا دخل المسجد کان فی الصلوۃ

ما کانت الصلوۃ تحبسہ والملائکۃ یصلون علی احدکم ما دام فے مجلسہ الذی صلی

فیہ یقولون اللہم ارحمہ اللہم اغفر لہ اللہم تب علیہ ما لم یؤذ فیہ ما لم یحدث

فیہ **ابن عمر** صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خفت الصبح فاوتر بواحدۃ **ام قیس**

بنت محصن علام تدغرن اولادکن بہذا العلاق علیکن بہذا العود الہندی

فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب

ابن عمر علی المرء المسلم السمع والطاعۃ فیما احب وکرہ الا ان یؤمر بمعصیۃ فاذا امر

بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ **ابو ہریرۃ** علی انقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلہا الطاعون

ولا الدجال **حذیفۃ** فتنۃ الرجل فی اہلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرہا الصیام

والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر **ابو ہریرۃ** فی الحبۃ السوداء

شفاء من كل داء الا السام ابو هريرة في كل كبد حرى اجر انس قدر حوضي
كما بين ايلة وصنعاء من اليمن وان فيه من الاباريق كعدد نجوم السماء ابو هريرة
قريش والانصار وجهينة ومزينة واسلم واشجع وغفار موالي ليس لهم مولى دون الله
ورسوله عبد الرحمن بن عوف كلا كما قتله يعني ابا جهل قاله لمعاذ بن عمرو بن الجموح
ومعاذ بن عفراء ابو هريرة كلا والذي نفس محمد بيده ان الشملة لتلتهب عليه نارا
اخذها من الغنائم يوم خيبر لم تصبها المقاسم قاله لعبد له اسمه رفاعة ويقال له مدعم
قتل بوادي القرى مقفله من خيبر انس كيف يفلح قوم شجوا نبيهم وكسروا رباعيته
وهو يدعوهم قاله يوم احد علقه البخاري واسنده مسلم ابن مسعود وانس لكل غادر
لواء يوم القيمة بقدر غدرته ابن عباس لم يكن لهم يومئذ حجب ولو كان لهم
لدعا لهم فيه يعني لاهل مكة حين دعا لهم ابراهيم عليه السلام عائشة ليت رجلا
صالحا من اصحابي يحرسني الليلة ابن عباس مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى
قاله لوفد عبد القيس حين قال لهم من القوم او من الوفد فقالوا ربيعة ابو قتادة
الحارث بن ربعي مستريح ومستراح منه قالوا يا رسول الله ما المستريح
والمستراح منه فقال العبد المؤمن يستريح من نصب الدنيا والعبد الفاجر يستريح
منه العباد والبلاد والشجر والدواب ابو هريرة مطل الغني ظلم واذا اتبع احدكم
على ملئ فليتبع عبد الله بن عمرو من الكبائر شتم الرجل والديه قالوا يا رسول الله
وهل يشتم الرجل والديه قال نعم يسب ابا الرجل فيسب اباه ويسب امه فيسب امه
ابن عباس من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى
اما بعد فاني ادعوك بدعاية الاسلام ويروى بداعية الاسلام اسلم تسلم واسلم يؤتك الله
اجرك مرتين وان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى
كلمة سواء بيننا وبينكم الا نعبد الا الله ولا نشرك به شيئا الى قوله فقولوا اشهدوا بانا
مسلمون كتبه الى قيصر ابو هريرة ناركم جزء من سبعين جزءا من نار جهنم قالوا والله
يا رسول الله ان كانت لكافية قال فانها فضلت عليهن بتسعة وستين جزءا كلها

مثل حرها ذا و البخاري نارکم هذه التي يوقد ابن آدم **ام حرام بنت ملحان**
ناس من امتي عرضوا علیّ غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا على الاسرة
او مثل الملوك على الاسرة **ابو هريرة** نحن احق بالشك من ابراهيم اذ قال رب ارني
كيف تحيي الموتى قال اولم تؤمن قال بلى ولكن ليطمئن قلبي ويرحم الله لوطا لقد كان
ياوي الى ركن شديد ولو لبثت في السجن طول لبث يوسف لاجبت الداعي
ابو سعيد ويحك ان الهجرة شانها شديد فهل لك من ابل قال نعم قال
فتعطي صدقتها قال نعم قال فهل تمنح منها قال نعم قال فتحلبها يوم ورودها
قال نعم قال فاعمل من وراء البحار فان الله لن يترك من عملك شيئا قاله
لاعرابي ساله عن الهجرة **ابو بكرة** ويحك قطعت عنق صاحبك ويحك قطعت
عنق صاحبك قاله مرارا **المسور بن مخرمة و مروان بن الحكم**
ويل امه مسعر حرب لو كان له احد يعني ابا بصير **عبد الله بن عمرو** ويل للاعقاب
من النار **ابو هريرة** ويل للعراقيب من النار **زينب بنت جحش** ويل للعرب
من شر قد اقترب فتح اليوم من ردم ياجوج وماجوج مثل هذه وحلق باصبعيه
الابهام والتي تليها فقالت زينب بنت جحش قلت يا رسول الله انهلك وفينا
الصالحون قال نعم اذا كثر الخبث **عائشة** هذا الحمال لا حمال خيبر هذا ابر ربنا
واطهر كان يتمثل به عند نقله اللبن فی بنیان مسجده **المسور بن مخرمة و مروان بن الحكم**
هذا فلان وهو من قوم يعظمون البدن فابعثوها له يعني رجلا من كنانة قال يوم الحديبية
لكفار قريش دعوني آتيه يعني النبي صلى الله عليه وآله وسلم فلما اشرف عليه قال فلما
اشرف مكرز بن حفص قال هذا مكرز بن حفص وهو رجل فاجر وكان قال ايضا لهم
دعوني آتيه **معاوية بن ابي سفيان** هذا يوم عاشوراء ولم يكتب الله عليكم صيامه
وانا صائم فمن احب منكم ان يصوم فليصم ومن احب منكم ان يفطر فليفطر **ابو هريرة**
هذه صدقات قومي يعني بني تميم **ابن عباس** هلا اخذتم اهابها فدبغتموه فانتفعتم
به يعني شاة لميمونة ميتة **ابو هريرة** هم اشد امتي على الدجال يعني بني تميم **ابو ذر**

هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت يا رسول الله فداك ابي وامي من هم قال
هم الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن
يمينه وعن شماله وقليل ما هم من صاحب ابل ولا بقر ولا غنم لا يودي زكوتها الا جاءت
يوم القيمة اعظم ما كانت واسمنه تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما نفدت اخريها عادت
عليه اولها حتى يقضى بين الناس **العباس بن عبد المطلب** هو في ضحضاح
من النار ولولا انا لكان في الدرك الاسفل من النار يعني ابا طالب **انس**
هو لها صدقة ولنا هدية يعني لحما تصدق به على بريرة

الباب الحادي عشر

ابو هريرة
اعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر
ابو هريرة انا عند ظن عبدي بي وانا مع عبدي اذا ذكرني **ابو هريرة** ان الصوم
لي وانا اجزي به **ابو هريرة** يا محمد اني اذا قضيت قضاء فانه لا يرد واني اعطيتك
لامتك ان لا اهلكهم بسنة عامة ولا اسلط عليهم عدوا من سوى انفسهم يستبيح بيضتهم ولو
اجتمع عليهم من باقطارها او قال من بين اقطارها حتى يكون بعضهم يهلك بعضا و
بعضهم يسبي بعضا

الباب الثاني عشر في جوامع الادعية

عائشة اذهب
الباس رب الناس واشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما
كان اذا اشتكى انسان مسحه بيمينه ثم قال **ابن عمر** واذا رجع قال لهن وزاد فيهن
آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق الله وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده **انس** اللهم آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا
عذاب النار كان هذا اكثر دعائه **انس** اللهم اجعل بالمدينة ضعفي ما جعلت بمكة من البركة
ابو هريرة اللهم اجعل رزق آل محمد قوتا **البراء بن عازب** اللهم اسلمت نفسي اليك
ووجهت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك رغبة ورهبة
اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك اللهم آمنت بكتابك الذي انزلت ونبيك
الذي ارسلت **ابن مسعود** اللهم اعني عليهم بسبع كسبع يوسف **انس** اللهم اغثنا
اللهم اغثنا اللهم اغثنا قاله في الاستسقاء **ابو موسى** اللهم اغفر لعبيد ابي عامر اللهم اجعله

یوم القیمۃ فوق کثیر من خلقک او من الناس قال ابو موسی فقلت ولی یا رسول اللہ
فقال اللہم اغفر لعبد اللہ بن قیس ذنبہ وادخلہ یوم القیامۃ مدخلا کریما
زید بن ارقم اللہم اغفر للانصار ولابناء الانصار ولابناء ابناء الانصار ابو ہریرۃ
اللہم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال اللہم اغفر للمحلقین قالوا یا
رسول اللہ وللمقصرین قال اللہم اغفر للمحلقین قالوا یا رسول اللہ وللمقصرین قال و
للمقصرین ابو موسی اللہم اغفر لی خطیئتی وجہلی واسرافی فی امری وما انت اعلم بہ
منی اللہم اغفر لی ہزلی وجدی وخطیئتی وعمدی وکل ذلک عندی عائشۃ
اللہم اغفر لی وارحمنی والحقنی بالرفیق الاعلی دعا بہ عند وفاتہ ام سلیم بنت
ملحان اللہم اکثر مالہ وولدہ وبارک لہ فیما اعطیتہ دعا بہ لانس بن مالک عائشۃ
اللہم الرفیق الاعلی ابو ہریرۃ اللہم انج الولید بن الولید وسلمۃ بن ہشام وعیاش
بن ابی ربیعۃ والمستضعفین بمکۃ اللہم اشدد وطأتک علی مضر اللہم اجعلہا
علیہم سنین کسنی یوسف ابو ہریرۃ اللہم انی احبہ فاحبہ واحب من یحبہ یعنی
الحسن بن علی رضی اللہ عنہما انس اللہم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث
کان یقولہ اذا دخل الخلاء ابو سعید و انس اللہم انی اعوذ بک من الہم والحزن
والعجز والکسل والبخل والجبن وضلع الدین وغلبۃ الرجال ابو بکر اللہم انی ظلمت نفسی
ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت
الغفور الرحیم ابو ہریرۃ اللہم اید وشاؤات بہم ابو ہریرۃ اللہم باعد بینی وبین
خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللہم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب
الابیض من الدنس اللہم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد جریر اللہم ثبتہ واجعلہ
ہادیا مہدیا دعا بہ لہ حین شکی الیہ انہ لا یثبت علی الخیل عائشۃ اللہم حبب الینا
المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد اللہم صححہا وبارک لنا فی مدہا وصاعہا وانقل حماہا فاجعلہا
بالجحفۃ انس اللہم حوالینا ولا علینا ابن عباس اللہم ربنا لک الحمد انت
قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن

ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق و
وعدک الحق ولقاؤک حق و قولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق
ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک آمنت وعلیک توکلت والیک
انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ما قدمت وما اخرت وما اسررت
وما اعلنت ویروی بعد ذلک وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر
لا الہ الا انت او لا الہ غیرک کان یقولہ اذا قام من اللیل یتہجد عبد اللہ بن ابی
اوفی اللہم صل علی آل ابی اوفی انس اللہم علی الآکام والظراب وبطون الاودیۃ
ومنابت الشجر دعا بہ حین استسقی فقیل لہ ہلکت الاموال وانقطعت السبل
فادع اللہ یمسکہا عنا ابن مسعود اللہم علیک بقریش قالہ ثلث مرات ثم قال
اللہم علیک بابی جہل بن ہشام وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبۃ بن ربیعۃ والولید
بن عتبۃ وامیۃ بن خلف وعقبۃ بن ابی معیط وذکر السابع ولم احفظہ قال ابن مسعود
فو الذی بعث محمدا بالحق لقد رأیت الذین سمی صرعی ثم سحبوا الی القلیب قلیب بدر
قال الصغانی مؤلف ہذا الکتاب السابع ہو عمارۃ بن الولید ابن عباس اللہم فقہہ
فی الدین زاد ابو مسعود وعلمہ التأویل دعا بہ لہ لما وضع لہ وضوءہ انس اللہم
لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ عبد اللہ بن ابی اوفی اللہم
منزل الکتاب سریع الحساب اہزم الاحزاب اللہم اہزمہم وزلزلہم دعا بہ علی الاحزاب
عائشۃ بسم اللہ تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا کان اذا اشتکی
الانسان الشیٔ منہ او کانت بہ قرحۃ او جرح قال باصبعہ بالارض ثم رفعہا ابن
عباس لا الہ الا اللہ العلی العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ
رب السموات والارض ورب العرش الکریم کان یقولہ عند الکرب المغیرۃ بن شعبۃ لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر اللہم لا مانع لما
اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد کان یقولہ فی دبر کل صلوۃ
جابر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر لا الہ الا اللہ

وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ قالہ علی الصفا عبد اللہ
بن الزبیر بن العوّام لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
وہو علی کل شئی قدیر لا حول ولا قوۃ الا باللہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ
ولہ الفضل ولہ الثناء الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون کان
یہلل بہن فی دبر کل صلوۃ ابن عمر لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک
ان الحمد والنعمۃ والملک لک لا شریک لک کان یلبی بہذہ التلبیۃ فی حجہ وعمرتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اما بعد
تاریخ الخلفا امام سیوطی علیہ الرحمۃ کی حاوی فضائل وتذکرہ خلفای راشدین
وغیرہم جو اون کے بعد ہین نظر سے گذرے چونکہ بعد انبیاء علیہم السلام کے
صحابۂ کبار واہلبیت نبوی وسائل قرب خدا ورسول باتفاق اہل ظاہر وباطن
ہین لہذا مذکور پر نور خلفاء راشدین رضے اللہ عنہم کا پیشکش اہل نظر ہے
کہ اس سے اصل وسند تمام احوال ومقامات مشائخ کی معلوم ہو سکتی ہے
علاوہ اس کے حاوی منافع کثیر ہے اور نام اس منتخب کا مناقب الخلفا ہے
ابوبکر الصدیق ابوبکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمہ عبد اللہ
بن ابی قحافۃ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ بن کعب
ابن لوی بن غالب القرشی التیمی یلتقی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرۃ
قال النووی فی تہذیبہ وما ذکرناہ من ان اسم ابی بکر عبد اللہ ہو الصحیح المشہور
وقیل اسمہ عتیق والصواب الذی علیہ کافۃ العلماء ان عتیقا لقب لہ لا اسم و
لقب عتیقا لعتقہ من النار کما ورد فی حدیث رواہ الترمذی وقیل لعتاقۃ وجہہ
ای حسنہ وجمالہ (قالہ مصعب بن الزبیر واللیث بن سعد وجماعۃ) وقیل لانہ لم
یکن فی نسبہ شئی یعاب بہ قال مصعب بن الزبیر وغیرہ واجمعت الامۃ علی تسمیتہ
بالصدیق لانہ بادر الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولازم الصدق فلم

فلم تقع منه هناة ما ولا وقفة في حال من الاحوال وكانت له في الاسلام
المواقف الرفيعة منها قصته ليلة الاسراء وثباته وجوابه للكفار في ذلك و
هجرته مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وتركه عياله واطفاله وملازمته في الغار
وسائر الطريق ثم كلامه يوم بدر ويوم الحديبية حين اشتبه على غيره الامر
في تاخر دخول مكة ثم بكاؤه حين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عبدا
خيره الله بين الدنيا والآخرة ثم ثباته يوم وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم
وخطبته الناس وتسكينهم ثم قيامه في قضية البيعة لمصلحة المسلمين ثم اهتمامه في بعث
جيش اسامة بن زيد الى الشام وتصميمه في ذلك ثم قيامه في قتال اهل الردة
ومناظرته للصحابة حتى حجهم بالدلائل وشرح الله صدورهم لما شرح له صدره
من الحق وهو قتال اهل الردة ثم تجهيزه الجيوش الى الشام لفتوحه وامداده بهم
ثم ختم ذلك بهم من احسن مناقبه واجل فضائله وهو استخلافه على المسلمين عمر
رضي الله عنه وكم للصديق من مناقب ومواقف وفضائل لا تحصى هذا
كلام النووي واقول قد اردت ان ابسط ترجمة الصديق بعض البسط ذاكرا
فيه جملة كثيرة مما وقفت عليه من حاله وارتب ذلك فصولا **فصل في اسمه و**
لقبه تقدمت الاشارة الى ذلك قال ابن كثير اتفقوا على ان اسمه
عبد الله بن عثمان الا ما روى ابن سعد عن ابن سيرين ان اسمه عتيق والصحيح انه
لقبه ثم اختلف في وقت تلقيبه به وفي سببه فقيل لعتاقة وجهه اي لجماله (قاله
الليث بن سعد واحمد بن حنبل وابن معين وغيرهم وقال ابو نعيم الفضل بن
دكين لقدمه في الخير وقيل لعتاقة نسبه اي طهارته اذ لم يكن في نسبه شيء يعاب به
وقيل سمي به اولا ثم سمي بعبد الله وروى الطبراني عن القاسم بن محمد انه سأل
عائشة رضي الله عنها عن اسم ابي بكر فقالت عبد الله فقال ان الناس
يقولون عتيق قالت ان ابا قحافة كان له ثلثة اولاد سماهم عتيقا ومعتقا
ومعيتقا واخرج ابن منده وابن عساكر عن موسى بن طلحة قال قلت لابي طلحة

لم سمی ابو بکر عتیقا قال کانت امہ لا یعیش لہا ولد فلما ولدتہ استقبلت بہ البیت
ثم قالت اللہم ان ہذا عتیق من الموت فہبہ لی واخرج الطبرانی عن ابن عباس
قال انما سمی عتیقا لحسن وجہہ واخرج ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
قالت اسم ابی بکر الذی سماہ بہ اہلہ عبد اللہ ولکن غلب علیہ اسم عتیق وفی لفظ
ولکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم سماہ عتیقا واخرج ابو یعلی فی مسندہ وابن سعد
والحاکم وصححہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت واللہ انی لفی بیتی ذات یوم
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فی الفناء والستر بینی وبینہم اذ اقبل
ابو بکر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان ینظر الی عتیق من النار فلینظر الی
ابی بکر وان اسمہ الذی سماہ اہلہ عبد اللہ فغلب علیہ اسم عتیق واخرج الترمذی
والحاکم عن عائشۃ رض ان ابا بکر دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال
یا ابا بکر انت عتیق اللہ من النار فمن یومئذ سمی عتیقا واخرج البزار والطبرانی
بسند جید عن عبد اللہ بن الزبیر قال کان اسم ابی بکر عبد اللہ فقال لہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت عتیق اللہ من النار فسمی عتیقا واما الصدیق فقیل کان
یلقب بہ فی الجاہلیۃ لما عرف منہ من الصدق ذکرہ ابن مسدی وقیل لمبادرتہ
الی تصدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما کان یخبر بہ قال ابن اسحاق
عن الحسن البصری وقتادۃ واول ما اشتہر بہ صبیحۃ الاسراء واخرج الحاکم فی المستدرک
عن عائشۃ رض قالت جاء المشرکون الی ابی بکر فقالوا ہل لک الی صاحبک یزعم
انہ اسری بہ اللیلۃ الی بیت المقدس قال وقال ذلک قالوا نعم فقال لقد صدق
انی لاصدقہ بابعد من ذلک بخبر السماء غدوۃ وروحۃ فلذلک سمی الصدیق
(اسنادہ جید) وقد ورد ذلک من حدیث انس وابی ہریرۃ اسندہما ابن عساکر
وام ہانی (اخرجہ الطبرانی) قال سعید بن منصور فی سننہ حدثنا ابو معشر عن ابی
وہب مولی ابی ہریرۃ قال لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ
فکان بذی طوی قال یا جبریل ان قومی لا یصدقونی قال یصدقک ابو بکر وہو

الصديق واخرجہ الطبرانی فی الاوسط موصولاً عن ابی وہب عن ابی ہریرۃ واخرج
الحاکم فی المستدرک عن النزال ابن سبرۃ قال قلنا لعلیؓ یا امیر المومنین اخبرنا عن
ابی بکر قال ذاک امرء سماہ اللہ الصدیق علی لسان جبرئیل وعلی لسان محمد کان
خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الصلوۃ رضیہ لدیننا فرضیناہ لدنیانا
اسنادہ جید واخرج الدارقطنی والحاکم عن ابی یحیی قال لا احصی کم سمعت علیا
یقول علی المنبر ان اللہ سمی ابا بکر علی لسان نبیہ صدیقا واخرجہ الطبرانی بسند جید
صحیح عن حکیم بن سعد قال سمعت علیا یقول ویحلف لانزل اللہ اسم ابی بکر
من السماء الصدیق وفی حدیث احد اسکن فانما علیک نبی وصدیق وشہیدان
وام ابی بکر بنت عم ابیہ اسمہا سلمی بنت صخر بن عامر بن کعب وتکنی ام الخیر
قالہ الزہری اخرجہ ابن عساکر **فصل فی مولدہ ومنشاہ** ولد بعد مولد النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بسنتین واشہر فانہ مات ولہ ثلاث وستون سنۃ قال ابن کثیر
واما اخرجہ خلیفۃ بن الخیاط عن یزید بن الاصم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
لابی بکر انا اکبر او انت قال انت اکبر وانا اسن منک فہو مرسل غریب جداً
والمشہور خلافہ وانما صح ذلک عن العباس وکان منشاہ بمکۃ لا یخرج منہا الا
لتجارۃ وکان ذا مال جزیل فی قومہ ومروۃ تامۃ واحسان وتفضل فیہم کما
قال ابن الدغنۃ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتکسب المعدوم وتعین
علی نوائب الدہر وتقری الضیف قال النووی وکان من رؤساء قریش
فی الجاہلیۃ واہل مشاورتہم ومحببا فیہم واعلم لمعالمہم فلما جاء الاسلام آثرہ علی
ماسواہ ودخل فیہ اکمل دخول واخرج الزبیر بن بکار وابن عساکر عن معروف
بن خربوذ قال ان ابا بکر الصدیقؓ احد عشرۃ من قریش اتصل بہم شرف الجاہلیۃ
والاسلام فکان الیہ امر الدیات والغرم وذلک ان قریشا لم یکن لہم ملک ترجع
الامور کلہا الیہ بل کان فی کل قبیلۃ ولایۃ عامۃ تکون لرئیسہا فکانت فی بنی ہاشم
السقایۃ والرفادۃ ومعنی ذلک انہ لا یاکل ولا یشرب احد الا من طعامہم واشرابہم

وكانت فی بنی عبد الدار الحجابة واللواء والندوة ای لا یدخل البیت احدالا باذنہم واذا عقدت قریش رایۃ حرب عقدہا لہم بنو عبد الدار واذا اجتمعوا الامر ابرأما ونقضا لا یکون اجتماعہم الا بدار الندوۃ ولا ینفذ الا بہا وکانت لبنی عبد الدار **فصل** کان ابو بکر رض اعف الناس فی الجاہلیۃ اخرج ابن عساکر بسند صحیح عن عائشۃ رض قالت واللہ ما قال ابو بکر شعرا قط فی جاہلیۃ ولا اسلام ولقد ترک ہو وعثمان شرب الخمر فی الجاہلیۃ ؎ واخرج ابو نعیم بسند جید عنہا قالت لقد کان حرم ابو بکر الخمر علی نفسہ فی الجاہلیۃ ؎ واخرج ابن عساکر عن عبد اللہ بن الزبیر قال ما قال ابو بکر شعرا قط ؎ واخرج ابن عساکر عن ابی العالیۃ الریاحی قال قیل لابی بکر الصدیق فی مجمع من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل شربت الخمر فی الجاہلیۃ فقال اعوذ باللہ فقیل ولم قال کنت اصون عرضی واحفظ مروتی فان من شرب الخمر کان ضیعا فی عرضہ ومروتہ قال فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صدق ابو بکر صدق ابو بکر مرتین مرسل غریب سندا ومتنا **فصل فی صفتہ** رض اخرج ابن سعد عن عائشۃ رض ان رجلا قال لہا صفی لنا ابا بکر فقالت رجل ابیض نحیف خفیف العارضین اجنأ لا یتمسک ازارہ یسترخی عن حقویہ معروق الوجہ غائر العینین ناتی الجبہۃ عاری الاشاجع ہذہ صفتہ ؎ واخرج عن عائشۃ رض ان ابا بکر کان یخضب بالحناء والکتم ؎ واخرج عن انس قال قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ ولیس فی اصحابہ اشمط غیر ابی بکر فغلفہا بالحناء والکتم **فصل فی اسلامہ** رض اخرج الترمذی وابن حبان فی صحیحہ عن ابی سعید الخدری قال قال ابو بکر رض الست احق الناس بہا ای الخلافۃ الست اول من اسلم الست صاحب کذا الست صاحب کذا ؎ واخرج ابن عساکر من طریق الحارث عن علی رض قال اول من اسلم من الرجال ابو بکر ؎ واخرج خیثمۃ بسند صحیح عن زید بن ارقم قال اول من صلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق ؎ واخرج ابن سعد عن ابی اروی الدوسی الصحابی رض قال اول من اسلم ابو بکر الصدیق

واخرج الطبرانی فی الکبیر وعبدالله بن احمد فی زوائد الزهد عن الشعبی قال سالت
ابن عباس ای الناس کان اول اسلاماً قال ابوبکر الصدیق الم تسمع قول حسان
حیث یقول **شعرا** اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة ÷ فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا ÷
خیر البریة اتقاها واعدلها ÷ الا النبی واوفاها بما حملا ÷ والثانی التالی المحمود مشهده ÷
واول الناس منهم صدق الرسلا ÷ واخرج ابو نعیم عن فرات بن السائب قال
سالت میمون ابن مهران قلت علی افضل عندک ام ابوبکر وعمر قال فارتعد
حتی سقطت عصاه من یده ثم قال ما کنت اظن ان ابقی الی زمان یعدل بهما
لله درهما کانا راس الاسلام قلت فابوبکر کان اول اسلاما ام علیؓ قال
والله لقد آمن ابوبکر بالنبی صلی الله علیه وسلم زمن بحیری الراهب حین مر به
واختلف فیما بینه وبین خدیجة حین انکحها ایاه وذلک کله قبل ان یولد علی
وقد قال انه اول من اسلم خلائق من الصحابة والتابعین وغیرهم بل ادعی
بعضهم الاجماع علیه وقیل اول من اسلم علی وقیل خدیجة وجمع بین الاقوال
بان ابابکر اول من اسلم من الرجال وعلی اول من اسلم من الصبیان وخدیجة
اول من اسلمت من النساء واول من ذکر هذا الجمع الامام ابوحنیفة رح اخرجه عنه
واخرج ابن ابی شیبة وابن عساکر عن سالم بن ابی الجعد قال قلت لمحمد بن الحنفیة
هل کان ابوبکر اول القوم اسلاما قال لا قلت فبما علا ابوبکر وسبق حتی لا یذکر احد
غیر ابی بکر قال لانه کان افضلهم اسلاما حین اسلم حتی لحق بربه واخرج ابن عساکر
بسند جید عن محمد بن سعد بن ابی وقاص انه قال لابیه سعد اکان ابوبکر الصدیق
اولکم اسلاما قال لا ولکنه اسلم قبله اکثر من خمسة ولکن کان خیرنا اسلاما قال ابن کثیر
الظاهر ان اهل بیته صلی الله علیه وسلم آمنوا قبل کل احد زوجته خدیجة ومولاه
زید وزوجة زید ام ایمن وعلی وورقة انتهی واخرج ابن عساکر عن عیسی بن یزید
قال قال ابوبکر الصدیق کنت جالسا بفناء الکعبة وکان زید بن عمرو بن نفیل
قاعدا فمر به امیة بن ابی الصلت فقال کیف اصبحت یا باغی الخیر قال بخیر قال

هل وجدت قال لا فقال شعر كل دين يوم القيامة الا + ما قضى الله في الحقيقة
بور + اما ان هذا النبي الذي ينتظر منا او منكم قال ولم اكن سمعت قبل ذلك
نبي ينتظر ويبعث قال فخرجت الى ورقة بن نوفل وكان كثير النظر الى السماء كثير
همهمة الصدر فاستوقفته ثم قصصت عليه الحديث فقال نعم يا ابن اخي انا
اهل الكتب والعلوم الا ان هذا النبي الذي ينتظر من اوسط العرب نسبا ولي علم بالنسب
وقومك اوسط العرب نسبا قلت يا عم وما يقول النبي قال يقول ما قيل له
الا انه لا ظلم ولا تظالم ولا يظالم فلما بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت به و
صدقته وقال ابن اسحق حدثني محمد بن عبد الرحمن بن عبد الله بن الحصين التميمي
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما دعوت احدا الى الاسلام الا كانت له
عنه كبوة وتردد ونظر الا ابا بكر ما عتم عنه حين ذكرته وما تردد فيه عتم اي تلبث
قال البيهقي وهذا لانه كان يرى دلائل نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم ويسمع
آثاره قبل دعوته فحين دعاه كان قد سبق له فيه تفكر ونظر فاسلم في الحال
ثم اخرج عن ابي ميسرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا برز سمع من
يناديه يا محمد فاذا سمع الصوت ولى هاربا فاسر ذلك الى ابي بكر وكان صديقا له
في الجاهلية واخرج ابو نعيم وابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما كلمت في الاسلام احدا الا ابى علي وراجعني الكلام الا ابن
ابي قحافة فاني لم اكلمه في شيء الا قبله واستقام عليه واخرج البخاري عن ابي الدرداء
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل انتم تاركون لي صاحبي اني قلت
ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا فقلتم كذبت وقال ابو بكر صدقت

فصل في صحبته ومشاهده قال العلماء صحب ابو بكر النبي صلى الله عليه وسلم
من حين اسلم الى حين توفي لم يفارقه سفرا ولا حضرا الا فيما اذن له صلى الله عليه
وسلم في الخروج فيه من حج وغزو وشهد معه المشاهد كلها وهاجر معه وترك
عياله واولاده رغبة في الله ورسوله صلى الله عليه وسلم وهو رفيقه في الغار

قال تعالیٰ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لاتحزن ان اللہ معنا و
قام بنصر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غیر موضع ولہ الآثار الجمیلۃ فے المشاہد
وثبت یوم احد ویوم حنین وقد فر الناس کما سیاتی فی فصل شجاعتہ اخرج
ابن عساکر عن ابی ہریرۃ قال تباشرت الملائکۃ یوم بدر فقالوا اماترون الصدیق
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العریش واخرج ابو یعلی والحاکم واحمد عن
علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر ولابی بکر مع احدکما جبرئیل و
مع الآخر میکائیل واخرج ابن عساکر عن ابن سیرین ان عبدالرحمن بن ابی بکر
کان یوم بدر مع المشرکین فلما اسلم قال لابیہ لقد اہدفت لی یوم بدر فانصرفت
عنک ولم اقتلک فقال ابو بکر لکنک لو اہدفت لی لم انصرف عنک قال ابن قتیبۃ
معنے اہدفت اشرفت ومنہ قیل للبناء المرتفع ہدف **فصل فی شجاعتہ** وانہ
اشجع الناس اخرج البزار فی مسندہ عن علی انہ قال اخبرونی من اشجع الناس
فقالوا انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منہ ولکن اخبرونی باشجع الناس
قالوا لانعلم فمن قال ابو بکر انہ لما کان یوم بدر فجعلنا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عریشا فقلنا من یکون مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لئلا یہوی الیہ احد
من المشرکین فواللہ ما دنا منا احد الا ابا بکر شاہرا بالسیف علی راس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لایہوی الیہ احد الا ہوی الیہ فہو اشجع الناس قال علیؓ ولقد
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخذتہ قریش فہذا یجاہ وہذا یتلتلہ وہم
یقولون انت الذی جعلت الآلہۃ الہا واحدا قال فواللہ ما دنا منا احد الا ابو بکر
یضرب ہذا ویجاہد ہذا ویتلتل ہذا وہو یقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ
ثم رفع علی بردۃ کانت علیہ فبکے حتے اخضلت لحیتہ ثم قال انشدکم اللہ امؤمن
آل فرعون خیر ام ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبونی فواللہ لساعۃ من ابی بکر
خیر من الف ساعۃ مثل مؤمن آل فرعون ذاک رجل یکتم ایمانہ وہذا رجل اعلن ایمانہ
واخرج البخاری عن عروۃ بن الزبیر قال سالت عبداللہ بن عمرو بن العاص

عن اشد ما صنع المشرکون برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رایت عقبۃ بن ابی معیط
جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی فوضع رداءہ فی عنقہ فخنقہ بہ خنقا شدیدا
فجاء ابوبکر حتی دفعہ عنہ فقال اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاءکم بالبینات
من ربکم و اخرج الہیثم بن کلیب فی مسندہ عن ابی بکر قال لما کان یوم احد انصرف
الناس کلہم عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اول من فاء و سیاتی تتمۃ الحدیث
فی مسند ما رواہ و اخرج ابن عساکر عن عائشۃ رض قال لما اجتمع اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فکانوا ثمانیۃ وثلثین رجلا الح ابوبکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی الظہور فقال یا ابابکر انا قلیل فلم یزل ابوبکر یلح علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حتی ظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و تفرق المسلمون فی نواحی المسجد
کل رجل فی عشیرتہ و قام ابوبکر فی الناس خطیبا فکان اول خطیب دعا الی اللہ و
الی رسولہ و ثار المشرکون علی ابی بکر و علی المسلمین وضربوا فی نواحی المسجد ضربا شدیدا
وسیاتی تتمۃ الحدیث فی ترجمۃ عمر رض و اخرج ابن عساکر عن علی رض قال لما اسلم
ابوبکر اظہر اسلامہ و دعا الی اللہ و الی رسولہ **فصل فی انفاقہ مالہ علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم** وانہ اجود الصحابۃ قال اللہ تعالی وسیجنبہا الاتقی الذی
یؤتی مالہ یتزکی الی آخر السورۃ قال ابن الجوزی اجمعوا علی انہا نزلت فی ابی بکر
و اخرج احمد عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما نفعنی
مال قط ما نفعنی مال ابی بکر فبکی ابوبکر و قال ہل انا و مالی الا لک یا رسول اللہ
و اخرج ابو یعلی من حدیث عائشۃ رض مرفوعا مثلہ قال ابن کثیر و روی ایضا
من حدیث علی و ابن عباس و انس و جابر بن عبد اللہ و ابی سعید الخدری رض
و اخرجہ الخطیب عن سعید بن المسیب مرسلا و زاد و کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقضی فی مال ابی بکر کما یقضی فی مال نفسہ و اخرج ابن عساکر من طرق عن
عائشۃ رض و عروۃ بن الزبیر ان ابابکر رض اسلم یوم اسلم و لہ اربعون الف دینار
وفی لفظ اربعون الف درہم فانفقہا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اخرج

ابو سعید ابن الاعرابی عن ابن عمرؓ قال اسلم ابو بکرؓ یوم اسلم وفی منزلہ اربعون
الف درہم فخرج الی المدینۃ فی الہجرۃ ومالہ غیر خمسۃ آلاف کل ذلک ینفقہ
فی الرقاب والعون علی الاسلام واخرج ابن عساکر عن عائشۃؓ ان ابا بکر
اعتق سبعۃ کلہم یعذب فی اللہ واخرج ابن شاہین فی السنۃ والبغوی فی
تفسیرہ وابن عساکر عن ابن عمر قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ
ابو بکر الصدیق وعلیہ عباءۃ قد خللہا فی صدرہ بخلال فنزل علیہ جبریل علیہ السلام
فقال یا محمد مالی اری ابا بکر علیہ عباءۃ قد خللہا فی صدرہ بخلال فقال یا جبریل
انفق مالہ علی قبل الفتح قال فان اللہ تعالی یقرء علیہ السلام ویقول قل لہ
اراض انت عنی فی فقرک ہذا ام ساخط فقال ابو بکر اسخط علی ربی انا عن ربی
راض انا عن ربی راض انا عن ربی راض (غریب وسندہ ضعیف جدا) واخرج
ابو نعیم عن ابی ہریرۃ وابن مسعود مثلہ وسندہما ضعیف ایضا واخرج ابن عساکر
نحوہ من حدیث ابن عباس واخرج الخطیب بسند واہٍ ایضا عن ابن عباسؓ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ہبط علی جبریل علیہ السلام وعلیہ طنفسۃ وہو متخلل
بہا فقلت لہ یا جبریل ما ہذا قال ان اللہ تعالی امر الملائکۃ ان تتخلل فی السماء کتخلل
ابی بکر فی الارض قال ابن کثیر وہذا منکر جدا وقال ولولا ان ہذا والذی قبلہ
یتداولہ کثیر من الناس لکان الاعراض عنہما اولی واخرج ابو داود والترمذی
عن عمر بن الخطاب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق فوافق
ذلک مالا عندی قلت الیوم اسبق ابا بکر ان سبقتہ یوما فجئت بنصف مالی
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ابقیت لاہلک قلت مثلہ واتی ابو بکر بکل
ما عندہ فقال یا ابا بکر ما ابقیت لاہلک قال ابقیت لہم اللہ ورسولہ فقلت لا اسبقہ
فی شیء ابدا (قال الترمذی حسن صحیح) واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن الحسن البصری
ان ابا بکر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بصدقتہ فاخفاہا فقال یا رسول اللہ ہذہ
صدقتی وللہ عندی معاد وجاء عمر بصدقتہ فاظہرہا فقال یا رسول اللہ ہذہ صدقتی

ولی عند الله مسناد فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما بین صدقتکما کما بین کلمتیکما
(اسناده جید لکنه مرسل) واخرج الترمذی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ الا ابی بکر فان له عندنا
یدا یکافیه الله بہا یوم القیامۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر واخرج
البزار عن ابی بکر الصدیق رض قال جئت بابی قحافۃ الی النبی صلی الله علیه وسلم
فقال ہلا ترکت الشیخ حتی آتیه قال بل ہو احق ان یأتیک قال انا نحفظه لایادی
ابنه عندنا واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما احد عندی اعظم یدا من ابی بکر واسانی بنفسه وماله وانکحنی ابنته

فصل فی علمه وانه اعلم الصحابۃ واذکاہم قال النووی فی تہذیبه ومن خطه
نقلت استدل اصحابنا علی عظم علمه بقوله فی الحدیث الثابت فی الصحیحین والله
لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ والله لو منعونی عقالا کانوا یؤدونه الی
رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتہم علی منعه واستدل الشیخ ابو اسحق بہذا وغیرہ
فی طبقاته علی ان ابا بکر اعلم الصحابۃ لانہم کلہم وقفوا عن فہم الحکم فی المسئلۃ الا
ہو ثم ظہر لہم بمباحثته لہم ان قوله ہو الصواب فرجعوا الیه وروینا عن ابن عمر انه
سئل من کان یفتی الناس فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال
ابو بکر وعمر رض ما اعلم غیرہما واخرج الشیخان عن ابی سعید الخدری قال خطب
رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس وقال ان الله تبارک وتعالی خیر عبدا
بین الدنیا وبین ما عندہ فاختار ذلک العبد ما عند الله تعالی فبکی ابو بکر وقال
نفدیک بآبائنا وامہاتنا فعجبنا لبکائه ان یخبر رسول الله صلی الله علیه وسلم عن
عبد خیر فکان رسول الله صلی الله علیه وسلم ہو المخیر وکان ابو بکر اعلمنا فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر ولو
کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر ولکن اخوۃ الاسلام ومودته لایبقین باب
الا سد الا باب ابی بکر (ہذا کلام النووی) وقال ابن کثیر کان الصدیق رض اقرأ الصحابۃ

اي اعلمهم بالقرآن لانه صلى الله عليه وسلم قدمه اماما للصلوة بالصحابة رض مع قوله
يؤم القوم اقرؤهم لكتاب الله واخرج الترمذي عن عائشة رض قالت قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره وكان مع ذلك
اعلمهم بالسنة كما رجع اليه الصحابة في غير موضع يبرز عليهم بنقل سنن عن النبي صلى الله
عليه وسلم يحفظها هو ويستحضرها عند الحاجة اليها ليست عندهم وكيف لا يكون كذلك
وقد واظب صحبة الرسول صلى الله عليه وسلم من اول البعثة الى الوفاة
وهو مع ذلك من اذكى عباد الله واعقلهم وانما لم يرو عنه من الاحاديث المسندة
الا القليل لقصر مدته وسرعة وفاته بعد النبي صلى الله عليه وسلم والا فلو طالت
مدته لكثر ذلك عنه جدا ولم يترك الناقلون عنه حديثا الا نقلوه ولكن كان
الذين في زمانه من الصحابة لا يحتاج احد منهم ان ينقل عنه ما قد شاركه هو في
روايته فكانوا ينقلون عنه ما ليس عندهم واخرج ابو القاسم البغوي عن ميمون
بن مهران قال كان ابو بكر اذا ورد عليه الخصم نظر في كتاب الله فان وجد فيه
ما يقضي بينهم قضى به وان لم يكن في الكتاب وعلم من رسول الله صلى الله عليه وسلم
في ذلك الامر سنة قضى به فان اعياه خرج فسأل المسلمين وقال اتاني كذا و
كذا فهل علمتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في ذلك بقضاء فربما اجتمع
عليه النفر كلهم يذكر من رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه قضاء فيقول ابو بكر الحمد لله
الذي جعل فينا من يحفظ عن نبينا فان اعياه ان يجد فيه سنة من رسول الله
صلى الله عليه وسلم جمع رؤس الناس وخيارهم فاستشارهم فان اجمع امرهم
على راي قضى به وكان عمر رض يفعل ذلك فان اعياه ان يجد في القرآن والسنة
نظر هل كان لابي بكر فيه فقه فان وجد ابا بكر قد قضى فيه بقضاء قضى به والا دعا
رؤس المسلمين فاذا اجتمعوا على امر قضى به وكان الصديق رض مع ذلك اعلم الناس
بانساب العرب لا سيما قريش اخرج ابن اسحق عن يعقوب بن عتبة عن شيخ
من الانصار قال كان جبير بن مطعم من انسب قريش لقريش والعرب قاطبة

وكان يقول انما اخذت النسب من ابى بكر الصديق وكان ابو بكر الصديق من
انسب العرب وكان الصديق مع ذلك غاية فى علم تعبير الرؤيا وقد كان يعبر
الرؤيا فى زمن النبى صلى الله عليه وسلم وقد قال محمد بن سيرين وهو المقدم
فى هذا العلم بالاتفاق كان ابو بكر اعبر هذه الامة بعد النبى صلى الله عليه وسلم
اخرجه ابن سعد) واخرج الديلمى فى مسند الفردوس وابن عساكر عن سمرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اؤول الرؤيا ابا بكر قال ابن كثير
وكان من افصح الناس واخطبهم قال الزبير بن بكار سمعت بعض اهل العلم يقول
افصح خطباء اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ابو بكر الصديق وعلى بن ابى
طالب رض وسياتى فى حديث السقيفة قول عمر رض وكان من اعلم الناس بالله واخوفهم
له وسياتى من كلامه فى ذلك وفى تعبير الرؤيا ومن خطبه جملة فى فصل مستقل و
من الدال على انه اعلم الصحابة حديث صلح الحديبية حيث سأل عمر رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن ذلك وقال علام نعطى الدنية فى ديننا فاجابه النبى
صلى الله عليه وسلم ثم ذهب الى ابى بكر فسأله عما سأل رسول الله صلى الله عليه
وسلم عنه فاجابه الصديق بمثل جواب النبى صلى الله عليه وسلم سواء بسواء اخرجه
البخارى وغيره وكان مع ذلك اسد الصحابة رأيا واكملهم عقلا واخرج تمام الرازى
فى فوائده وابن عساكر عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول اتانى جبرئيل فقال ان الله يامرك ان تستشير ابا بكر واخرج
الطبرانى وابو نعيم وغيرهما عن معاذ بن جبل ان النبى صلى الله عليه وسلم لما اراد
ان يسرح معاذا الى اليمن استشار ناسا من اصحابه فيهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلى
وطلحة والزبير واسيد بن حضير فتكلم القوم كل انسان برأيه فقال ما ترى يا معاذ
فقلت ارى ما قال ابو بكر فقال النبى صلى الله عليه وسلم ان الله يكره فوق سمائه ان
يخطأ ابو بكر ورواه ابن اسامة فى مسنده ان الله يكره فى السماء ان يخطأ ابو بكر الصديق
فى الارض واخرج الطبرانى فى الاوسط عن سهل بن سعد الساعدى قال قال رسول الله

صلی الله علیه وسلم ان الله یکره ان یخطأ ابو بکر (رجاله ثقات) **فصل** قال النووی
فی تهذیبه الصدیق احد الصحابة الذین حفظوا القرآن کله وذکر هذا ایضا جماعة
منهم ابن کثیر فی تفسیره واما حدیث انس جمع القرآن فی عهد رسول الله صلی الله
علیه وسلم اربعة فمراده من الانصار کما اوضحته فی کتاب الاتقان واما ما اخرجه
ابن ابی داود عن الشعبی قال مات ابو بکر الصدیق رض ولم یجمع القرآن کله فهو مدفوع
او مأول علی ان المراد جمعه فی المصحف علی الترتیب الذی صنعه عثمان رض **فصل**
فی انه افضل الصحابة وخیرهم اجمع اهل السنة ان افضل الناس بعد
رسول الله صلی الله علیه وسلم ابو بکر ثم عمر ثم عثمان ثم علی ثم سائر العشرة ثم
باقی اهل بدر ثم باقی اهل احد ثم باقی اهل البیعة ثم باقی الصحابة هکذا حکی
الاجماع علیه ابو منصور البغدادی روی البخاری عن ابن عمر قال کنا نخیر بین الناس
فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم فنخیر ابا بکر ثم عمر ثم عثمان وزاد الطبرانی
فی الکبیر فیعلم بذلک النبی صلی الله علیه وسلم ولا ینکره واخرج ابن عساکر عن
ابن عمر قال کنا وفینا رسول الله صلی الله علیه وسلم نفضل ابا بکر وعمر وعثمان
وعلیا واخرج ابن عساکر عن ابی هریرة قال کنا معاشر اصحاب رسول الله صلی الله
علیه وسلم ونحن متوافرون نقول افضل هذه الامة بعد نبیها ابو بکر ثم عمر ثم عثمان
ثم نسکت واخرج الترمذی عن جابر بن عبد الله قال قال عمر لابی بکر یا
خیر الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت
ذاک فلقد سمعته یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر واخرج البخاری عن
محمد بن علی بن ابی طالب قال قلت لابی ای الناس خیر بعد رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال ابو بکر قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت
ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین واخرج احمد وغیره عن علی قال خیر
هذه الامة بعد نبیها ابو بکر وعمر قال الذهبی هذا متواتر عن علی فلعن الله الرافضة
ما اجهلهم واخرج الترمذی والحاکم عن عمر بن الخطاب قال ابو بکر سیدنا وخیرنا واحبنا

لعن الله الرافضة

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی لیلی
ان عمر صعد المنبر ثم قال الا ان افضل ہذہ الامۃ بعد نبیہا ابو بکر فمن قال غیر ہذا
فہو مفتر علیہ ما علی المفتری واخرج ایضا عن ابن ابی لیلی قال قال علی لا یفضلنی
احد علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ حد المفتری واخرج عبد الرحمن بن حمید فی مسندہ
وابو نعیم وغیرہ من طرق عن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی وفی
لفظ علی احد من المسلمین بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر وقد ورد ایضا
من حدیث جابر ولفظہ ما طلعت الشمس علی احد منکم افضل منہ اخرجہ الطبرانی وغیرہ
ولہ شواہد من وجوہ اخر تقضی لہ بالصحۃ او الحسن وقد اشار ابن کثیر الی الحکم
بصحتہ واخرج الطبرانی عن سلمۃ بن الاکوع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ابو بکر الصدیق خیر الناس الا ان یکون نبی وفی الاوسط عن سعد بن زرارۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس جبریل اخبرنی ان خیر
امتک بعدک ابو بکر واخرج الشیخان عن عمرو بن العاص قال قلت یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس احب الیک قال عائشۃ قلت من الرجال قال
ابوہا قلت ثم من قال ثم عمر بن الخطاب وقد ورد ہذا الحدیث بدون ثم عمر
فی روایۃ انس وابن عمر وابن عباس واخرج الترمذی والنسائی والحاکم
عن عبد اللہ بن شقیق قال قلت لعائشۃ ای اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت ابو بکر قلت ثم من
قالت ثم عمر قلت ثم من قالت ابو عبیدۃ بن الجراح واخرج
الترمذی وغیرہ عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر وعمر
ہذان سیدا کہول اہل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین
واخرج مثلہ عن علی وفی الباب عن ابن عباس وابن عمر وابی سعید الخدری وجابر
بن عبد اللہ واخرج الطبرانی فی الاوسط عن عمار بن یاسر قال من فضل علی

ابی بکر وعمر احدا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقد ازری علی المہاجرین والانصار واخرج ابن سعید عن الزہری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحسان بن ثابت ہل قلت فی ابی بکر شیئا قال نعم فقال قل وانا اسمع فقال شعر ثانی اثنین فی الغار المنیف وقد ٭ طاف العدو بہ اذ صعد الجبلا ٭ وکان حب رسول اللہ قد علموا ٭ من البریۃ لم یعدل بہ رجلا ٭ فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذہ ثم قال صدقت یا حسان ہو کما قلت فصل روی احمد والترمذی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارحم امتی بامتی ابو بکر واشدہم فی امر اللہ عمر واصدقہم حیاء عثمان واعلمہم بالحلال والحرام معاذ بن جبل وافرضہم زید بن ثابت واقرأہم ابی بن کعب ولکل امۃ امین وامین ہذہ الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح واخرجہ ابو یعلی من حدیث ابن عمر وزاد فیہ واقضاہم علی واخرجہ الدیلمی فی مسند الفردوس من حدیث شداد بن اوس وزاد ابو ذر ازہد امتی واصدقہا وابو الدرداء اعبد امتی واتقاہا ومعویۃ بن ابی سفیان احلم امتی واجودہا وقد سئل شیخنا العلامۃ الکافیجی عن ہذہ التفضیلات ہل تنافی التفضیل السابق فاجاب بانہ لا منافاۃ فصل فی ما انزل من الآیات فی مدحہ او تصدیقہ او امر من شانہ اعلم انی رایت لبعضہم کتابا فی اسماء من نزل فیہم القرآن غیر محرر ولا مستوعب وقد الفت فی ذلک کتابا حافلا مستوعبا محررا وانا الخص ہنا ما یتعلق منہ بالصدیق قال تعالی ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ اجمع المسلمون علی ان الصاحب المذکور ابو بکر وسیاتی فیہا شیء عنہ واخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قولہ تعالی فانزل اللہ سکینتہ علیہ قال علی ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم تزل السکینۃ علیہ واخرج ابن ابی حاتم عن ابن مسعود ان ابا بکر اشتری بلالا من امیۃ بن خلف وابی بن خلف ببردۃ وعشر اواق فاعتقہ اللہ

فانزل اللہ واللیل اذا یغشی الی قولہ ان سعیکم لشتے سعی ابی بکر وامیۃ وابیّ
واخرج ابن جریر عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر قال کان ابوبکر یعتق علی الاسلام
بمکۃ فکان یعتق عجائز ونساء اذا اسلمن فقال ابوہ ای بنی اراک تعتق اناسا ضعافا
فلو انک تعتق رجالا جلدا یقومون معک ویمنعونک ویدفعون عنک قال ای
ابت انا ارید ما عند اللہ قال فحدثنی بعض اہل بیتی ان ہذہ الآیۃ نزلت
فیہ فاما من اعطی واتقے الی آخرہا واخرج ابن ابی حاتم والطبرانی عن عروۃ
ان ابا بکر الصدیق رض اعتق سبعۃ کلہم یعذب فی اللہ وفیہ نزلت وسیجنبہا الاتقی
الی آخر السورۃ واخرج البزار عن عبداللہ بن الزبیر قال نزلت ہذہ الآیۃ وما لاحد
عندہ من نعمۃ تجزی الی آخر السورۃ فی ابی بکر الصدیق واخرج البخاری عن عائشۃ رض
ان ابا بکر لم یکن یحنث فے یمین حتی انزل اللہ کفارۃ الیمین واخرج البزار و
ابن عساکر عن اسید بن صفوان وکانت لہ صحبۃ قال قال علی والذی جاء
بالحق محمد وصدق بہ ابوبکر الصدیق قال ابن عساکر ہٰذا الروایۃ بالحق ولعلہا
قراءۃ لعلی واخرج الحاکم عن ابن عباس فی قولہ تعالی وشاورہم فے الامر
قال نزلت فی ابی بکر وعمر واخرج ابن ابی حاتم عن ابن شوذب قال نزلت
ولمن خاف مقام ربہ جنتان فی ابی بکر رض ولہ طرق اخری ذکرتہا فی اسباب النزول
واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر وابن عباس فے قولہ تعالے و
صالح المومنین قال نزلت فی ابی بکر وعمر رض واخرج عبداللہ بن ابی حمید فی تفسیرہ
عن مجاہد قال لما نزلت ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی قال ابوبکر یا
رسول اللہ ما انزل اللہ علیک خیرا الا اشرکنا فیہ فنزلت ہذہ الآیۃ ہو الذی
یصلی علیکم وملائکتہ واخرج ابن عساکر عن علی بن الحسین ان ہذہ الآیۃ نزلت فی
ابی بکر وعمر وعلی ونزعنا ما فی صدورہم من غل اخوانا علی سرر متقابلین واخرج
ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت فی ابی بکر الصدیق ووصینا الانسان
بوالدیہ احسانا الی قولہ وعد الصدق الذی کانوا یوعدون واخرج ابن عساکر

عن ابن عیینة قال عاتب الله المسلمین کلهم فی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا ابا بکر وحده فانه خرج من المعاتبة ثم قرء الا تنصروه فقد نصره الله اذ اخرجه الذین کفروا ثانی اثنین اذ هما فی الغار **فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله مقرونا بعمر سوی ما تقدم** اخرج الشیخان عن ابی هریرة رض قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بینا راع فی غنمه عدا علیه الذئب فاخذ منها شاة فطلبه الراعی فالتفت الیه الذئب فقال من لها یوم السبع یوم لا راعی لها غیری وبینا رجل یسوق بقرة قد حمل علیها فالتفت الیه فکلمته فقالت انی لم اخلق لهذا ولکنی خلقت للحرث قال الناس سبحان الله بقرة تتکلم قال النبی صلی الله علیه وسلم فانی اومن بذلک وابو بکر وعمر وما ثم ابو بکر وعمر ای لم یکونا فی المجلس شهد لهما بالایمان بذلک لعلمه بکمال ایمانهما واخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی الا له وزیران من اهل السماء ووزیران من اهل الارض فاما وزیرای من اهل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای من اهل الارض فابو بکر وعمر واخرج اصحاب السنن وغیرهم عن سعید بن زید قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وذکر تمام العشرة واخرج الترمذی عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اهل الدرجات العلی لیراهم من تحتهم کما ترون النجم الطالع فی افق السماء وان ابا بکر وعمر منهم واخرجه الطبرانی من حدیث جابر بن سمرة وابی هریرة) واخرج الترمذی عن انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یخرج علی اصحابه من المهاجرین والانصار وهم جلوس فیهم ابو بکر وعمر فلا یرفع الیه احد منهم بصره الا ابو بکر وعمر فانهما کانا ینظران الیه وینظر الیهما ویتبسمان الیه ویتبسم الیهما واخرج الترمذی والحاکم عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد وابو بکر وعمر احدهما عن یمینه والآخر عن شماله وهو آخذ بایدیهما وقال هکذا نبعث

يوم القيمة واخرجه الطبراني في الاوسط عن ابي هريرة م واخرج الترمذي والحاكم عن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من تنشق عنه الارض
ثم ابو بكر ثم عمر واخرج الترمذي والحاكم وصححه عن عبد الله بن حنظلة ان النبي
صلى الله عليه وسلم رأى ابا بكر وعمر فقال هذان السمع والبصر واخرجه الطبراني
من حديث ابن عمر وابن عمرو واخرج البزار والحاكم عن ابي اروى الدوسي
قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم فاقبل ابو بكر وعمر فقال الحمد لله الذي
ايدني بكما ورد هذا ايضا من حديث البراء بن عازب اخرجه الطبراني في الاوسط
واخرج ابو يعلى عن عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتاني
جبريل فقلت يا جبريل حدثني بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتك بفضائل
عمر منذ ما لبث نوح في قومه ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنة من حسنات
ابي بكر واخرج احمد عن عبد الرحمن بن غنم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لابي بكر وعمر لو اجتمعتما في مشورة ما خالفتكما واخرج الطبراني من حديث البراء بن عازب
واخرج ابن سعد عن ابن عمر انه سئل من كان يفتي في زمن رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال ابو بكر وعمر ولا اعلم غيرهما واخرج عن ابي القاسم بن محمد قال
كان ابو بكر وعمر وعثمان وعلي يفتون في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم
واخرج الطبراني عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان لكل نبي
خاصة من امته وان خاصتي من اصحابي ابو بكر وعمر واخرج ابن عساكر عن علي
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله ابا بكر زوجني ابنته وحملني الى دار الهجرة
واعتق بلالا رحم الله عمر يقول الحق وان كان مرا تركه الحق وما له من صديق
رحم الله عثمان تستحيه الملائكة رحم الله عليا اللهم ادر الحق معه حيث دار واخرج
الطبراني عن سهل بن سعد قال لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم من حجة الوداع صعد المنبر
فحمد الله واثنى عليه ثم قال ايها الناس ان ابا بكر لم يسؤني قط فاعرفوا له ذلك
ايها الناس اني راض عنه وعن عمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير وسعد وعبد الرحمن

بن عوف والمهاجرين الاولين فاعرفوا ذلك لهم واخرج عبد الله بن احمد فی
زوائد الزهد عن ابن ابی حازم قال جاء رجل الی علی بن الحسین فقال ما کان
منزلة ابی بکر وعمر من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال کمنزلتهما منه الساعة واخرج
ابن سعد عن بسطام بن مسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لابی بکر وعمر
لا یتأمر علیکما احد من بعدی واخرج ابن عساکر عن انس مرفوعا حب ابی بکر وعمر
ایمان وبغضهما کفر واخرج عن ابن مسعود قال حب ابی بکر وعمر ومعرفتهما من السنة و
اخرج عن انس مرفوعا انی لارجو لامتی فی حبهم لابی بکر وعمر ما ارجو لهم فی قول
لا اله الا الله **فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله وحده سوی ما**
تقدم اخرج الشیخان عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول من انفق زوجین من شیء من الاشیاء فی سبیل الله دعی من ابواب الجنة
یا عبد الله هذا خیر فمن کان من اهل الصلوة دعی من باب الصلوة ومن کان
من اهل الجهاد دعی من باب الجهاد ومن کان من اهل الصدقة دعی من
باب الصدقة ومن کان من اهل الصیام دعی من باب الصیام من باب الریان
فقال ابو بکر ما علی من یدعی من تلک الابواب من ضرورة فهل یدعی منها کلها
احد قال نعم فارجو ان تکون منهم یا ابا بکر واخرج ابن داود والحاکم وصححه عن
ابی هریرة رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انک یا ابا بکر اول
من یدخل الجنة من امتی واخرج الشیخان عن ابی سعید رض قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ان من امن الناس علی فی صحبته وماله ابا بکر ولو کنت متخذا
خلیلا غیر ربی لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکن اخوة الاسلام وقد ورد هذا الحدیث
من روایة ابن عباس وابن الزبیر وابن مسعود وجندب بن عبد الله والبراء
وکعب بن مالک وجابر ابن عبد الله وانس وابی واقد اللیثی وابی المعلی و
عائشة وابی هریرة وابن عمر رض وقد سردت طرقهم فی الاحادیث المتواترة
واخرج البخاری عن ابی الدرداء قال کنت جالسا عند النبی صلی الله علیه وسلم

اذ اقبل ابو بکر فسلم و قال انی کان بینی و بین عمر بن الخطاب شئی فاسرعت الیہ ثم ندمت فسألتہ ان یغفرلی فابی علی فاقبلت الیک فقال یغفر لک یا ابا ابابکر ثلاثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فلم یجدہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمعر حتی اشفق ابو بکر فجثا علی رکبتیہ فقال یا رسول اللہ انا کنت اظلم منہ مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی الیکم فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت و واسانی بنفسہ ومالہ فہل انتم تارکوا لی صاحبی مرتین فما اوذی بعدہا و اخرج ابن عدی من حدیث ابن عمرؓ نحوہ وفیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتوذونی فی صاحبی فان اللہ بعثنی بالہدی و دین الحق فقلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت ولولا ان اللہ سماہ صاحبا لاتخذتہ خلیلا ولکن اخوۃ الاسلام و اخرج ابن عساکر عن المقدام قال استب عقیل بن ابی طالب و ابو بکر قال وکان ابو بکر سبابا اونسابا غیرانہ تحرج من قرابتہ من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاعرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فقال الاتدعون لی صاحبی ما شانکم وشانہ فو اللہ ما منکم رجل الاعلی باب بیتہ ظلمۃ الاباب ابی بکر فان علی بابہ النور فو اللہ لقد قلتم کذبت وقال ابو بکر صدقت وامسکتم الاموال و جادلی بمالہ وخذلتمونی وواسانی واتبعنی واخرج البخاری عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ فقال ابو بکر ان احد شقی ثوبی یسترخی الا ان اتعاہد ذلک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انک لست تصنع ذلک خیلاء واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح منکم الیوم صائما قال ابو بکر انا قال فمن تبع منکم الیوم جنازۃ قال ابو بکر انا قال فمن اطعم منکم الیوم مسکینا قال ابو بکر انا قال فمن عاد الیوم منکم مریضا قال ابو بکر انا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اجتمعن فی امرء الادخل الجنۃ وقد ورد ہذا الحدیث من روایۃ انس

بن مالک وعبد الرحمن بن ابی بکر فحدیث انس اخرجہ (البیاض فی الاصل)
وفی آخرہ وجبت لک الجنۃ وحدیث عبد الرحمن اخرجہ البزار ولفظہ صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الصبح ثم اقبل علی اصحابہ بوجہہ فقال من اصبح
منکم الیوم صائما فقال عمر یا رسول اللہ لم احدث نفسی بالصوم البارحۃ فاصبحت مفطرا فقال ابو بکر ولکن حدثت نفسی بالصوم البارحۃ
فاصبحت صائما فقال ہل احد منکم الیوم عاد مریضا فقال عمر یا رسول اللہ لم نبرح
فکیف نعود المریض فقال ابو بکر بلغنی ان اخی عبد الرحمن بن عوف شاک فجعلت
طریقی علیہ لانظر کیف اصبح فقال ہل منکم احد اطعم الیوم مسکینا فقال عمر صلینا یا
رسول اللہ ثم لم نبرح فقال ابو بکر دخلت المسجد فاذا السائل فوجدت کسرۃ من
خبز الشعیر فی ید عبد الرحمن فاخذتہا ودفعتہا الیہ فقال انت فابشر بالجنۃ
ثم قال کلمۃ ارضی بہا عمر وعمر زعم انہ لم یرد خیرا قط الا سبقہ الیہ ابو بکر واخرج
ابو یعلی عن ابن مسعود رض قال کنت فی المسجد اصلی فدخل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ومعہ ابو بکر وعمر فوجدنی ادعو فقال سل تعطہ ثم قال من احب ان
یقرء القرآن غضا طریا فلیقرء بقراءۃ ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی
ابو بکر فبشرنی ثم اتی عمر فوجد ابا بکر خارجا قد سبقہ فقال انک لسباق بالخیر و
اخرج احمد بسند حسن عن ربیعۃ الاسلمی رض قال جری بینی وبین ابی بکر کلام
فقال لی کلمۃ کرہتہا وندم فقال لی یا ربیعۃ رد علی مثلہا حتی یکون قصاصا
قلت لا افعل قال لتقولن او لاستعدین علیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت ما انا بفاعل فانطلق ابو بکر وجاء اناس من اسلم فقالوا الی رحم اللہ
ابا بکر فی ای شئی یستعدی علیک وہو الذی قال لک ما قال فقلت
اتدرون من ہذا ابو بکر الصدیق ہذا ثانی اثنین وہذا ذو شیبۃ المسلمین ایاکم
لا یلتفت فیراکم تنصرونی علیہ فیغضب فیاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیغضب
لغضبہ فیغضب اللہ لغضبہما فیہلک ربیعۃ وانطلق ابو بکر وتبعتہ وحدی حتی
اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحدثہ الحدیث کما کان فرفع الی رأسہ فقال

یا ربیعۃ مالک والصدیق فقلت یارسول اللہ کان کذا وکذا فقال لی کلمۃ
کرہتہا فقال لی قل کما قلت حتے یکون قصاصا فابیت فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اجل لا ترد علیہ ولکن قل قد غفر اللہ لک یا ابا بکر فقلت
غفر اللہ لک یا ابا بکر و اخرج الترمذی وحسنہ عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار
و اخرج عبداللہ بن احمدؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر
صاحبی ومؤنسی فے الغار واسنادہ حسن) و اخرج البیہقی عن حذیفۃؓ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ طیرا کامثال النجاتی قال ابو بکر
انہا الناعمۃ یارسول اللہ قال انعم منہا من یاکلہا وانت ممن یاکلہا و قد ورد
ہذا الحدیث من روایۃ انس و اخرج ابو یعلی عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عرج بی الی السماء فما مررت بسماء الا وجدت فیہا اسمی محمد
رسول اللہ وابو بکر الصدیق خلفی اسنادہ ضعیف لکنہ ورد ایضا من حدیث
ابن عباس وابن عمر وانس وابی سعید وابی الدرداءؓ باسانید ضعیفۃ یشد بعضہا
بعضا و اخرج ابن ابی حاتم وابو نعیم عن سعید بن جبیرؓ قال قرات عند النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یا ایتہا النفس المطمئنۃ فقال ابو بکر یارسول اللہ ان ھذا
لحسن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ان الملک سیقولہا لک عند الموت
و اخرج ابن ابی حاتم عن عامر بن عبداللہ بن الزبیرؓ قال لما نزلت ولو انا
کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم الآیۃ قال ابو بکر یارسول اللہ لو امرتنی ان اقتل
نفسی لفعلت فقال صدقت و اخرج ابو القاسم البغوی حدثنا داؤد بن عمر حدثنا
عبدالجبار بن الورد عن ابن ابی ملیکۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واصحابہ غدیرا فقال لیسبح کل رجل الی صاحبہ قال فسبح کل رجل حتے بقی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر فسبح رسول اللہ صلعم الی ابی بکر حتے اعتنقہ
وقال لو کنت متخذا خلیلا حتے القی اللہ لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنہ صاحبی تابعہ

وکیع بن عبد الجبار بن الورد (اخرجہ ابن عساکر) وعبد الجبار ثقۃ وشیخہ ابن ابی ملیکۃ امام الا انہ مرسل وہو غریب جدا قلت اخرجہ الطبرانی فی الکبیر وابن شاہین فی السنۃ من وجہ آخر موصولاً عن ابن عباس ؓ واخرج ابن ابی الدنیا فی مکارم الاخلاق وابن عساکر من طریق صدقۃ بن میمون القرشی عن سلیمان بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلثمائۃ وستون خصلۃ اذا اراد اللہ بعبد خیرا جعل فیہ خصلۃ منہا یدخل بہا الجنۃ قال ابو بکر یا رسول اللہ فیّ شئی منہا قال نعم جمیعا من کل ؓ واخرج ابن عساکر من طریق اخری عن صدقۃ القرشی عن رجل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصال الخیر ثلثمائۃ وستون فقال ابو بکر یا رسول اللہ لی منہا شئی قال کلہا فیک فہنیئا لک یا ابا بکر ؓ واخرج ابن عساکر من طریق مجمع بن یعقوب الانصاری عن ابیہ قال ان کانت حلقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتشبک حتی تصیر کالاسوار وان مجلس ابی بکر منہا لفارغ ما یطمع فیہ احد من الناس فاذا جاء ابو بکر جلس ذلک المجلس واقبل علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بوجہہ والقی الیہ حدیثہ وسمع الناس ؓ واخرج ابن عساکر عن انس ؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حب ابی بکر وشکرہ واجب علی کل امتی ؓ واخرج مثلہ من حدیث سہل بن سعد و اخرج عن عائشۃ ؓ مرفوعا الناس کلہم یحاسبون الا ابا بکر **فصل فیما ورد من کلام الصحابۃ والسلف الصالح فی فضلہ** اخرج البخاری عن جابر ؓ قال قال عمر ؓ بن الخطاب ابو بکر سیدنا ؓ واخرج البیہقی فی شعب الایمان عن عمر ؓ قال لو وزن ایمان ابی بکر بایمان اہل الارض لرجح بہم ؓ واخرج ابن ابی خیثمۃ وعبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن عمر ؓ قال ان ابا بکر کان سابقا مبرزا ؓ وقال عمر لوددت انی شعرۃ فی صدر ابی بکر (اخرجہ مسدد فی مسندہ) وقال وددت انی من الجنۃ حیث اری ابا بکر (اخرجہ ابن ابی الدنیا وابن عساکر) وقال لقد کان ریح ابی بکر اطیب من ریح المسک (اخرجہ ابو نعیم) ؓ واخرج ابن عساکر

خصال الخیر

حلقۃ کالاسوار

عن علی انه دخل علی ابی بکر و ہو مسجی فقال ما احد لقی اللہ بصحیفتہ احب الی من
ہذا المسجی و اخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنی عمر بن الخطاب انہ ما سبق ابا بکر الی خیر
قط الا سبقہ بہ و اخرج الطبرانی فی الاوسط عن علی قال والذی نفسی بیدہ
ما استبقنا الی خیر قط الا استبقنا الیہ ابو بکر و اخرج فی الاوسط ایضا عن جحیفۃ
قال قال علی خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر و عمر لا یجتمع
حبی و بغض ابی بکر و عمر فی قلب المومن و اخرج فی الکبیر عن ابی عمر و قال ثلثۃ
من قریش اصبح قریش وجوہا و احسنہا اخلاقا و اثبتہا جنانا ان حدثوک لم یکذبوک
وان حدثتہم لم یکذبوک ابو بکر الصدیق و ابو عبیدۃ بن الجراح و عثمان بن عفان
و اخرج ابن سعد عن ابراہیم النخعی قال کان ابو بکر یسمی الاواہ لرأفتہ و رحمتہ
و اخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال مکتوب فی الکتاب الاول مثل ابی بکر الصدیق
مثل القطر اینما وقع نفع و اخرج ابن عساکر عن الربیع بن انس قال نظرنا فی صحابۃ الانبیاء فما وجدنا نبیا کان لہ صاحب مثل
ابی بکر الصدیق و اخرج عن الزہری قال من فضل ابی بکر انہ لم یشک فی اللہ ساعۃ قط و اخرج عن الزبیر بن بکار قال سمعت بعض
اہل العلم یقول خطباء اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق و علی
ابن ابی طالب الخ و اخرج عن ابی حصین قال ما ولد لآدم فی ذریتہ بعد النبیین
والمرسلین افضل من ابی بکر و لقد قام ابو بکر یوم الردۃ مقام نبی من الانبیاء
فصل اخرج الدینوری فی المجالسۃ و ابن عساکر عن الشعبی قال خص اللہ تبارک
و تعالی ابا بکر باربع خصال لم یخص بہا احدا من الناس سماہ الصدیق ولم یسم
احدا الصدیق غیرہ و ہو صاحب الغار مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رفیقہ
فی الہجرۃ و امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوۃ والمسلمون شہود و اخرج
ابن ابی داؤد فی کتاب المصاحف عن ابی جعفر قال کان ابو بکر یسمع مناجاۃ
جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا یراہ و اخرج الحاکم عن ابن المسیب قال
کان ابو بکر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان الوزیر فکان یشاورہ فی جمیع امورہ

وكان ثانيه في الاسلام وثانيه في الغار وثانيه في العريش يوم بدر و
ثانيه في القبر ولم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقدم عليه احد **فصل**
في الاحاديث والآيات المشيرة الى خلافته وكلام الائمة في ذلك اخرج
الترمذي وحسنه والحاكم وصححه عن حذيفة رض قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اقتدوا بالذين من بعدي ابي بكر وعمر وله اخرجه الطبراني من حديث
ابي الدرداء والحاكم من حديث ابن مسعود رض واخرج ابو القاسم البغوي بسند حسن
عن عبد الله بن عمر رض قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون
خلفي اثنا عشر خليفة ابو بكر لا يلبث الا قليلا صدر هذا الحديث مجمع على صحته وارد
من طرق عدة وقد تقدم شرحه في اول هذا الكتاب وفي الصحيحين في الحديث
السابق انه صلى الله عليه وسلم لما خطب قرب وفاته وقال ان عبدا خيره الله
الحديث وفي آخره لا يبقين باب الا سد الا باب ابي بكر وفي لفظ لهما لا يبقين في المسجد
خوخة الا خوخة ابي بكر قال العلماء هذا اشارة الى الخلافة لانه يخرج منها الى الصلوة
بالمسلمين وقد ورد هذا اللفظ من حديث انس رض ولفظه سدوا هذه الابواب
الشارعة في المسجد الا باب ابي بكر (اخرجه ابن عدي) ومن حديث عائشة رض
اخرجه الترمذي وغيره ومن حديث ابن عباس في زوائد المسند ومن حديث
معاوية ابن ابي سفيان اخرجه الطبراني ومن حديث انس اخرجه البزار) واخرج
الشيخان عن جبير بن مطعم رض قال اتت امرأة الى النبي صلى الله عليه وسلم فامرها
ان ترجع اليه قالت ارايت ان جئت ولم اجدك كانها تقول الموت قال
ان لم تجديني فاتي ابا بكر واخرج الحاكم وصححه عن انس رض قال بعثني بنو المصطلق الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان سله الى من ندفع صدقاتنا بعدك فاتيته
فسالته فقال الى ابي بكر واخرج ابن عساكر عن ابن عباس رض قال جاءت امرأة
الى النبي صلى الله عليه وسلم تسأله شيئا فقال لها تعودين فقالت يا رسول الله ان
عدت فلم اجدك تعرض بالموت فقال ان جئت فلم تجديني فاتي ابا بكر فانه

[illegible]

الخليفة من بعدي وأخرج مسلم عن عائشة رض قالت قال لي رسول الله صلى الله
عليه وسلم في مرضه ادعي لي اباك واخاك حتى اكتب كتابا فاني اخاف ان
يتمنى متمن ويقول قائل انا اولى ويأبى الله والمؤمنون الا ابا بكر وأخرجه
احمد وغيره من طرق عنها وفي بعضها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم
في مرضه الذي فيه مات ادعي لي عبدالرحمن ابن ابي بكر اكتب لابي بكر كتابا
لا يختلف عليه احد من بعدي ثم قال دعيه معاذ الله ان يختلف المؤمنون في
ابي بكر وأخرج مسلم عن عائشة رض انها سئلت من كان رسول الله صلى الله عليه و
سلم مستخلفا لو استخلف قالت ابو بكر فقيل لها ثم من بعد ابي بكر قالت عمر فقيل
لها من بعد عمر قالت ابو عبيدة بن الجراح وأخرج الشيخان عن ابي موسى الاشعري رض
قال مرض النبي صلى الله عليه وسلم فاشتد مرضه فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس
قالت عائشة يا رسول الله انه رجل رقيق القلب اذا قام مقامك لم يستطع
ان يصلي بالناس فقال مري ابا بكر فليصل بالناس فعادت فقال مري ابا بكر فليصل
بالناس فانكن صواحب يوسف فاتاه الرسول فصلى بالناس في حياة رسول الله
صلى الله عليه وسلم هذا الحديث متواتر ورد ايضا من حديث عائشة وابن مسعود
وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن زمعة وابن سعيد وعلي بن ابي طالب رض و
حفصة رض وقد سقطت طرقهم في الاحاديث المتواترة وفي بعضها عن عائشة رض
لقد راجعت رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك وما حملني على كثرة مراجعته
الا انه لم يقع في قلبي ان يحب الناس بعده رجلا قام مقامه ابدا والا كنت ارى
انه لن يقوم احد مقامه الا تشاءم الناس به فاردت ان يعدل ذلك رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن ابي بكر وفي حديث ابن زمعة رض ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم امرهم بالصلوة وكان ابو بكر غائبا فتقدم عمر فصلى فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لا لا يأبى الله والمسلمون الا ابا بكر يصلي بالناس ابو بكر وفي حديث ابن عمر
كبر عمر فسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم تكبيرة فاطلع رأسه مغضبا فقال اين ابن ابي قحافة

قال العلماء فی ہذا الحدیث اوضح دلالۃ علی ان الصدیق افضل الصحابۃ
علی الاطلاق واحقہم بالخلافۃ واولاہم بالامامۃ قال الاشعری قد علم بالضرورۃ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر الصدیق ان یصلی بالناس مع حضور المہاجرین
والانصار مع قولہ یؤم القوم اقرءہم لکتاب اللہ فدل علی انہ کان اقرءہم ای
اعلمہم بالقرآن انتہی وقد استدل الصحابۃ انفسہم بہذا علی انہ احق بالخلافۃ منہم عمر و
سیأتی قولہ فی فصل المبایعۃ ومنہم علی واخرج ابن عساکر عنہ قال لقد امر النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر ان یصلی بالناس وانی لشاہد وما انا بغائب وما بی
مرض فرضینا لدنیانا ما رضی بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدیننا قال العلماء وقد
کان معروفا باہلیۃ الامامۃ فی زمان النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخرج احمد و
ابوداود وغیرہما عن سہل بن سعد قال کان قتال بین بنی عمرو بن عوف
فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہم بعد الظہر لیصلح بینہم وقال یا بلال ان حضرت
الصلوۃ ولم آت فمر ابا بکر فلیصل بالناس فلما حضرت صلوۃ العصر اقام بلال
الصلوۃ ثم امر ابا بکر فصلی واخرج ابو بکر الشافعی فی الغیلانیات وابن عساکر
عن حفصۃ رض انہا قالت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انت مرضت قدمت
ابا بکر قال لست انا اقدمہ ولکن اللہ یقدمہ واخرج الدارقطنی فی الافراد
والخطیب وابن عساکر عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت
اللہ ان یقدمک ثلثا فابی علی الا تقدیم ابی بکر واخرج ابن سعد عن الحسن قال
قال ابو بکر یا رسول اللہ ما ازال ارانی اطأ فی عذرات الناس قال لتکونن
من الناس بسبیل قال ورأیت فی صدری کالرقمتین قال سنتین واخرج ابن
عساکر عن ابی بکرۃ قال اتیت عمر وبین یدیہ قوم یأکلون فرمی ببصرہ فی
مؤخر القوم الی رجل فقال ما تجد فیما تقرأ قبلک من الکتب قال خلیفۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم صدیقہ واخرج ابن عساکر عن محمد بن الزبیر قال ارسلنی
عمر بن عبد العزیز الی الحسن البصری اسألہ عن اشیاء فجئتہ فقلت لہ اشفنی فیما

اختلف الناس فیہ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابابکر فاستوی الحسن قاعدا وقال اوفی شک ھو لا ابالک ای واللہ الذی لا الہ الا ھو لقد استخلفہ ولھو کان اعلم باللہ واتقی لہ واشد لہ مخافۃ من ان یموت علیہا ولم یأمرہ واخرج ابن عدی عن ابی بکر بن عیاش قال قال لی الرشید یا ابابکر کیف استخلف الناس ابابکر الصدیق قلت یا امیر المومنین سکت اللہ وسکت رسولہ وسکت المومنون قال واللہ مازدتنی الا غما قال یا امیر المومنین مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ ایام فدخل علیہ بلال فقال یا رسول اللہ من یصلی بالناس قال مر ابابکر یصلی بالناس فصلی ابوبکر بالناس ثمانیۃ ایام والوحی ینزل فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لسکوت اللہ وسکت المومنون لسکوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعجبہ فقال بارک اللہ فیک وقد استنبط جماعۃ من العلماء خلافۃ الصدیق من آیات القرآن فاخرج البیہقی عن الحسن البصری فی قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ قال ھو واللہ ابوبکر واصحابہ لما ارتدت العرب جاھدھم ابوبکر واصحابہ حتی ردھم الی الاسلام واخرج یونس بن بکیر عن قتادۃ قال لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارتدت العرب فذکر قتال ابی بکر لھم الی ان قال فکنا نتحدث ان ھذہ الآیۃ نزلت فی ابی بکر واصحابہ فسوف یأتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ واخرج ابن ابی حاتم عن جویبر فی قولہ تعالی قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید قال ھم بنوحنیفۃ قال ابن ابی حاتم وابن قتیبۃ ھذہ الآیۃ حجۃ علی خلافۃ الصدیق لانہ الذی دعا الی قتالھم وقال الشیخ ابوالحسن الاشعری سمعت اباالعباس بن شریح یقول خلافۃ الصدیق فی القرآن فی ھذہ الآیۃ قال لان اھل العلم اجمعوا علی انہ لم یکن بعد نزولھا قتال دعوا الیہ الا دعاء ابی بکر لھم وللناس الی قتال اھل الردۃ ومن منع الزکوۃ قال فدل ذلک علی وجوب خلافۃ ابی بکر وافتراض طاعتہ اذ اخبر اللہ ان المتولی عن

ذلک یعذب عذابا الیما قال ابن کثیر ومن فسر القوم بانہم فارس والروم فالصدیق ہوالذی جہز الجیوش الیہم وتمام امرہم کان علی ید عمر وعثمان وہما فرعا الصدیق وقال تعالی وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الآیۃ قال ابن کثیر ہذہ الآیۃ منطبقۃ علی خلافۃ الصدیق واخرج ابن ابی حاتم فی تفسیرہ عن عبد الرحمن بن عبد الحمید المہدی قال ان ولایۃ ابی بکر وعمر فی کتاب اللہ یقول اللہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض الآیۃ واخرج الخطیب عن ابی بکر بن عیاش قال ابو بکر الصدیق خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القرآن لان اللہ تعالی یقول للفقراء المہاجرین الی قولہ اولئک ہم الصادقون فمن سماہ اللہ صادقا فلیس یکذب وہم قالوا یا خلیفۃ رسول اللہ قال ابن کثیر استنباط حسن واخرج البیہقی عن الزعفرانی قال سمعت الشافعی یقول اجمع الناس علی خلافۃ ابی بکر الصدیق وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیرا من ابی بکر فولوہ رقابہم واخرج اسد السنۃ فی فضائلہ عن معاویۃ بن قرۃ قال ما کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشکون ان ابا بکر خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کانوا یسمونہ الا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما کانوا یجتمعون علی خطاء ولا ضلال واخرج الحاکم وصححہ عن ابن مسعودؓ قال ما راہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن وما رآہ المسلمون سیئا فہو عند اللہ سیئ وقد رای الصحابۃ جمیعا ان یستخلف ابا بکر واخرج الحاکم وصححہ الذہبی عن مرۃ الطیب قال جاء ابو سفیان بن حرب الی علی فقال ما بال ہذا الامر فی اقل قریش قلۃ واذلہا ذلا یعنی ابا بکر واللہ لئن شئت لاملأنہا علیہ خیلا ورجالا قال فقال علیؓ لطال ما عادیت الاسلام واہلہ یا ابا سفیان فلم یضرہ ذلک شیئا انا وجدنا ابا بکر لہا اہلا

فصل فی مبایعتہ روی الشیخان ان عمرؓ بن الخطاب خطب الناس مرجعہ من الحج فقال فی خطبتہ قد بلغنی ان فلانا منکم یقول لو مات عمر

بایعت فلانا فلا یغترن امرؤ ان یقول ان بیعة ابی بکر کانت فلتة الا وانہا
کانت کذلک الا ان اللہ وقی شرہا ولیس فیکم الیوم من تقطع الیہ الاعناق مثل
ابی بکر وانہ کان من خیرنا حین توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علیا
والزبیر ومن معہما تخلفوا فی بیت فاطمة وتخلفت الانصار عنا باجمعہا فی سقیفة
بنی ساعدة واجتمع المہاجرون الی ابی بکر فقلت لہ یا ابا بکر انطلق بنا الی اخواننا
من الانصار فانطلقنا نؤمہم حتی لقینا رجلان صالحان فذکرا لنا الذی صنع القوم
فقالا این تریدون یا معشر المہاجرین قلت نرید اخواننا من الانصار فقالا علیکم
ان لا تقربوہم واقضوا امرکم یا معشر المہاجرین فقلت واللہ لناتینہم فانطلقنا حتی
جئناہم فی سقیفة بنی ساعدة فاذا ہم مجتمعون واذا بین ظہرانیہم رجل مزمل
فقلت من ہذا فقالوا ابن عبادة فقلت ما لہ قالوا وجع فلما جلسنا قام خطیبہم فاثنی
علی اللہ بما ہو اہلہ وقال اما بعد فنحن انصار اللہ وکتیبة الاسلام وانتم یا معشر
المہاجرین رہط منا وقد دفت دافة منکم تریدون ان تختزلونا من اصلنا و
تحضنونا من الامر فلما سکت اردت ان اتکلم وقد کنت زورت مقالة اعجبتنی
اردت ان اقولہا بین یدی ابی بکر وقد کنت اداری منہ بعض الحد وہو
کان احلم منی واوقر فقال ابو بکر علی رسلک فکرہت ان اغضبہ وکان اعلم
منی واللہ ما ترک من کلمة اعجبتنی فی تزویری الا قالہا فی بداہتہ وافضل حتی
سکت فقال اما بعد فما ذکرتم من خیر فانتم اہلہ ولم تعرف العرب ہذا الامر الا
لہذا الحی من قریش ہم اوسط العرب نسبا ودارا وقد رضیت لکم احد ہذین الرجلین
ایہما شئتم فاخذ بیدی وبید ابی عبیدة بن الجراح فلم اکرہ مما قال غیرہا و
کان واللہ ان اقدم فتضرب عنقی لا یقربنی ذلک من اثم احب الی من ان اتامر
علی قوم فیہم ابو بکر فقال قائل من الانصار انا جذیلہا المحکک وعذیقہا المرجب
منا امیر ومنکم امیر یا معشر قریش وکثر اللغط وارتفعت الاصوات حتی خشیت
الاختلاف فقلت ابسط یدک یا ابا بکر فبسط یدہ فبایعتہ وبایعہ المہاجرون ثم بایعہ

الا نصار اما واللہ ما وجدنا فیما حضرنا امرا ہوا وفق من مبایعۃ ابی بکر خشینا ان
فارقنا القوم ولم تکن بیعۃ ان یحدثوا بعدنا بیعۃ فاما ان نبایعہم علی مالا نرضی
واما ان نخالفہم فیکون فیہ فساد واخرج النسائی وابو یعلی والحاکم وصححہ عن
ابن مسعود قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الانصار منا امیر
ومنکم امیر فاتاہم عمر بن الخطاب فقال یا معشر الانصار الستم تعلمونا ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قد امر ابابکر ان یؤم الناس فایکم تطیب نفسہ ان یتقدم ابابکر
فقالت الانصار نعوذ باللہ ان نتقدم ابابکر واخرج ابن سعد والحاکم والبیہقی
عن ابی سعید الخدری قال قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجتمع الناس
فی دار سعد بن عبادۃ وفیہم ابو بکر وعمر فقام خطباء الانصار فجعل الرجل منہم یقول
یا معاشر المہاجرین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا استعمل رجلا منکم
قرن معہ رجلا منا فنری ان یلی ہذا الامر رجلان منا ومنکم فتتابعت خطباء الانصار
علی ذلک فقام زید بن ثابت فقال اتعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من المہاجرین وخلیفتہ من المہاجرین ونحن کنا انصار رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فنحن انصار خلیفتہ کما کنا انصارہ ثم اخذ بید ابی بکر فقال ہذا صاحبکم
فبایعہ عمر ثم بایعہ المہاجرون والانصار وصعد ابو بکر المنبر فنظر فی وجوہ القوم
فلم یر الزبیر فدعا بالزبیر فجاء فقال قلت ابن عمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وحواریہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقام فبایعہ ثم نظر فی وجوہ القوم فلم یر علیا فدعا بہ فجاء فقال قلت ابن عم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وختنہ علی ابنتہ اردت ان تشق عصا المسلمین فقال لا تثریب یا خلیفۃ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فبایعہ قال ابن اسحق فی السیرۃ حدثنی الزہری قال حدثنی انس بن مالک
قال لما بویع ابو بکر فی السقیفۃ وکان الغد جلس ابو بکر علی المنبر فقام عمر فتکلم قبل ابی بکر
فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ قد جمع امرکم علی خیرکم صاحب رسول اللہ صلعم وثانی اثنین
اذ ہما فی الغار فقوموا فبایعوہ فبایع الناس ابابکر بیعۃ العامۃ بعد بیعۃ السقیفۃ ثم تکلم ابو بکر

فحمد اللہ و اثنی علیہ ثم قال اما بعد ایہا الناس فانی قد ولیت علیکم ولست بخیرکم
فان احسنت فاعینونی وان اسات فقوّمونی الصدق امانة والکذب خیانة
والضعیف فیکم قوی عندی حتے اریح علیہ حقہ ان شاء اللہ والقوی فیکم ضعیف
حتے آخذ الحق منہ ان شاء اللہ لا یدع قوم الجہاد فے سبیل اللہ الا ضربہم اللہ
بالذل ولا تشیع الفاحشة فی قوم قط الا عمہم اللہ بالبلاء اطیعونی ما اطعت اللہ و
رسولہ فاذا عصیت اللہ ورسولہ فلا طاعة لی علیکم قوموا الی صلوتکم یرحمکم اللہ واخرج
موسی بن عقبة فی مغازیہ والحاکم وصححہ عن عبد الرحمن بن عوف قال خطب ابوبکر
فقال واللہ ما کنت حریصا علی الامارة یوما ولا لیلة قط ولا کنت راغبا فیہا ولا
سألتہا اللہ فی سر ولا علانیة ولکنی اشفقت من الفتنة ومالی فے الامارة من
راحة لقد قلدت امرا عظیما مالی بہ من طاقة ولا ید الا بتقویة اللہ فقال علی والزبیر
ما غضبنا الا لانا اخرنا عن المشورة وانا نری ابابکر احق الناس بہا انہ لصاحب الغار
وانا لنعرف شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالصلوة بالناس
وہو حی واخرج ابن سعد عن ابراہیم التیمی قال لما قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اتی عمر ابا عبیدة بن الجراح فقال ابسط یدک فلا بایعک انک امین ہذہ
الامة علی لسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو عبیدة لعمر ما رایت لک
فہة قبلہا منذ اسلمت اتبایعنی وفیکم الصدیق وثانی اثنین آلفہة ضعف الرای
واخرج ابن سعد ایضا عن محمد ان ابابکر قال لعمر ابسط یدک لابایعک فقال
لہ عمر انت افضل منی فقال لہ ابوبکر انت اقوی منی ثم رد ذلک فقال
عمر فان قوتی لک مع فضلک فبایعہ واخرج احمد عن حمید بن عبد الرحمن بن
عوف قال توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر فے طائفة من المدینة
فجاء فکشف عن وجہہ فقبلہ وقال فدی لک ابی وامی ما اطیبک حیا ومیتا مات
محمد ورب الکعبة فذکر الحدیث قال وانطلق ابوبکر وعمر یتقاودان حتی اتوہم
فتکلم ابوبکر فلم یترک شیئا انزل فی الانصار ولا ما ذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

في شأنهم الا ذكره وقال لقد علمتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لو
سلك الناس واديا وسلكت الانصار واديا لسلكت وادي الانصار ولقد
علمت يا سعد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وانت قاعد قريش ولاة
هذا الامر فبر الناس تبع لبرهم وفاجرهم تبع لفاجرهم فقال له سعد صدقت نحن الوزراء
وانتم الامراء واخرج ابن عساكر عن ابي سعيد الخدري قال لما بويع ابو بكر رأى
من الناس بعض الانقباض فقال ايها الناس ما يمنعكم الست احقكم بهذا الامر
الست اول من اسلم الست الست فذكر خصالا واخرج احمد عن رافع الطائي
قال حدثني ابو بكر عن بيعته وما قالته الانصار وما قاله عمر قال فبايعوني و
قبلتها منهم وتخوفت ان تكون فتنة يكون بعدها ردة واخرج ابن اسحق وابن
عائذ في مغازيه عنه انه قال لابي بكر ما حملك على ان تلي امر الناس وقد نهيتني
ان اتامر على اثنين قال لم اجد من ذلك بدا خشيت على امة محمد صلى الله عليه وسلم
الفرقة واخرج احمد عن قيس بن ابي حازم قال اني لجالس عند ابي بكر الصديق
بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بشهر فذكر قصة فنودي في الناس
الصلوة جامعة فاجتمع الناس وصعد المنبر ثم قال ايها الناس لوددت ان هذا
كفانيه غيري ولئن اخذتموني بسنة نبيكم ما اطيقها ان كان لمعصوما من الشيطان
وان كان لينزل عليه الوحي من السماء واخرج ابن سعد عن الحسن البصري قال لما
بويع ابو بكر قام خطيبا فقال اما بعد فاني وليت هذا الامر وانا له كاره ووالله لوددت
ان بعضكم كفانيه الا وانكم ان كلفتموني ان اعمل فيكم بمثل عمل رسول الله صلى الله
عليه وسلم لم اقم به كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا اكرمه الله بالوحي و
عصمه به الا وانما انا بشر ولست بخير من احدكم فراعوني فاذا رأيتموني استقمت
فاتبعوني واذا رأيتموني زغت فقوموني واعلموا ان لي شيطانا يعتريني فاذا
رأيتموني غضبت فاجتنبوني لا اوثر في اشعاركم وابشاركم واخرج ابن سعد
والخطيب في رواة مالك عن عروة قال لما ولي ابو بكر خطب الناس فحمد الله واثنى

عليه ثم قال اما بعد فانى قد وليت امركم ولست بخيركم ولكنه نزل القرآن وسن
النبي صلى الله عليه وسلم السنن وعلمنا فعلمنا فاعلموا ايها الناس ان اكيس الكيس
التقى و اعجز العجز الفجور وان اقواكم عندي الضعيف حتى آخذ له بحقه وان اضعفكم
عندي القوي حتى آخذ منه الحق ايها الناس انما انا متبع ولست بمبتدع فاذا
احسنت فاعينوني وان انا زغت فقوموني اقول قولي هذا واستغفر الله
لي ولكم قال مالك لايكون احد اماما ابدا الا على هذا الشرط واخرج الحاكم في مستدركه
عن ابي هريرة رض قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم ارتجت مكة فسمع ابو
قحافة ذلك فقال ما هذا قالوا قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امر جلل فمن
قام بالامر بعده قالوا ابنك قال فهل رضيت بذلك بنو عبد مناف وبنو المغيرة
قالوا نعم قال لا واضع لما رفعت ولا رافع لما وضعت واخرج الواقدي من طرق
عن عائشة وابن عمر وسعيد بن المسيب وغيرهم رض ان ابا بكر بويع يوم قبض رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين لاثنتي عشرة ليلة خلت من ربيع الاول سنة
احدى عشرة من الهجرة واخرج الطبراني في الاوسط عن ابن عمر قال لم يجلس
ابو بكر الصديق في مجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم على المنبر حتى لقي الله ولم يجلس
عمر في مجلس ابي بكر حتى لقي الله ولم يجلس عثمان في مجلس عمر حتى لقي الله

فصل في ما وقع في خلافته والذي وقع في ايامه من الامور

الكبار تنفيذ جيش اسامة وقتال اهل الردة ومانعي الزكوة ومسيلمة الكذاب و
جمع القرآن اخرج الاسماعيلي عن عمر رض قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه و
سلم ارتد من ارتد من العرب وقالوا نصلي ولا نزكي فاتيت ابا بكر فقلت
يا خليفة رسول الله تالف الناس وارفق بهم فانهم بمنزلة الوحش فقال رجوت
نصرتك وجئتني بخذلانك جبارا في الجاهلية خوارا في الاسلام بماذا عسيت
ان اتالفهم بشعر مفتعل او بسحر مفترى هيهات هيهات مضى النبي صلى الله عليه وسلم
وانقطع الوحي والله لاجاهدنهم ما استمسك السيف في يدي وان منعوني عقالا

قال عمر فوجدته في ذلك امضى مني واصرم وآدب الناس على امور هانت
على كثيرة من مؤنتهم حين وليتهم و اخرج ابو القاسم البغوي وابو بكر الشافعي
في فوائده وابن عساكر عن عائشة رض قالت لما توفي رسول الله صلى الله عليه و
سلم اشرأبّ النفاق وارتدت العرب وانحازت الانصار فلو نزل بالجبال
الراسيات ما نزل بابي لهاضها فما اختلفوا في نقطة الا طار ابي بغنائها وفصلها
قالوا اين يدفن النبي صلى الله عليه وسلم فما وجدنا عند احد من ذلك علما
فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من نبي يقبض الا دفن
تحت مضجعه الذي مات فيه قالت واختلفوا في ميراثه فما وجدوا عند احد من
ذلك علما فقال ابو بكر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول انا معشر الانبياء
لا نورث ما تركناه صدقة قال الاصمعي الهيض الكسر للعظم والاشرئباب رفع الراس
قال بعض العلماء وهذا اول اختلاف وقع بين الصحابة رض فقال بعضهم ندفنه بمكة
بلده الذي ولد بها وقال آخرون بل بمسجده وقال آخرون بل بالبقيع وقال
آخرون بل ببيت المقدس مدفن الانبياء حتى اخبرهم ابو بكر بما عنده من العلم
قال ابن زنجويه وهذه سنة تفرد بها الصديق من بين المهاجرين والانصار
ورجعوا اليه فيها واخرج البيهقي وابن عساكر عن ابي هريرة قال والذي لا اله الا هو
لولا ان ابا بكر استخلف ما عبد الله ثم قال الثانية ثم قال الثالثة فقيل له مه يا
ابا هريرة فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وجه اسامة بن زيد في سبع
مائة الى الشام فلما نزل بذي خشب قبض النبي صلى الله عليه وسلم وارتدت
العرب حول المدينة واجتمع اليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا
رد هؤلاء توجه هؤلاء الى الروم وقد ارتدت العرب حول المدينة فقال
والذي لا اله الا هو لو جرت الكلاب بارجل ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ما
رددت جيشا وجهه رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا حللت لواء عقده فوجه اسامة
فجعل لا يمر بقبيل يريدون الارتداد الا قالوا لولا ان لهؤلاء قوة ما خرج مثل هؤلاء

له خشب بفتحتين واد على مسيرة ليلة من المدينة ويقال ذو خشب ١٢ مجمع البحار

من عندهم ولكن ندعهم حتى يلقوا الروم فلقوهم فهزموهم وقتلوهم ورجعوا سالمين فثبتوا على الاسلام واخرج عن عروة قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه انفذوا جيش اسامة فسار حتى بلغ الجرف فارسلت اليه امرأته فاطمة بنت قيس تقول لا تعجل فان رسول الله صلى الله عليه وسلم ثقل فلم يبرح حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قبض رجع الى ابي بكر فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثني وانا على غير حالكم هذه وانا اتخوف ان تكفر العرب وان كفرت كانوا اول من يقاتل وان لم تكفر مضيت فان معي سروات الناس و خيارهم فخطب ابو بكر الناس ثم قال والله لئن تختطفني الطير احب الي من ان ابدأ بشيء قبل امر رسول الله صلعم فبعثه قال الذهبي لما اشتهرت وفاة النبي صلى الله عليه وسلم بالنواحي ارتدت طوائف كثيرة من العرب عن الاسلام ومنعوا الزكوة فنهض ابو بكر الصديق لقتالهم فاشار عليه عمر وغيره ان يفتر عن قتالهم فقال والله لو منعوني عقالا او عناقا كانوا يؤدونها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعها فقال عمر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فمن قالها عصم مني ماله ودمه الا بحقها وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة فان الزكوة حق المال وقد قال الا بحقها قال عمر فوالله ما هو الا ان رايت الله شرح صدر ابي بكر للقتال فعرفت انه الحق اخرجه (البياض في الاصل) وعن عروة قال خرج ابو بكر في المهاجرين والانصار حتى بلغ نقعا حذاء نجد وهربت الاعراب بذراريهم فكلم الناس ابا بكر وقالوا ارجع الى المدينة والى الذرية والنساء وامر رجلا على الجيش ولم يزالوا به حتى رجع وامر خالد بن الوليد وقال له اذا اسلموا واعطوا الصدقة فمن شاء منكم فليرجع ورجع ابو بكر الى المدينة واخرج الدارقطني عن ابن عمر قال لما برز ابو بكر واستوى على راحلته اخذ علي بن ابي طالب بزمامها وقال الى اين يا خليفة رسول الله اقول لك ما قال

لك رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم أحد شم سيفك ولا تفجعنا بنفسك وارجع
الى المدينة فوالله لئن فجعنا بك لا يكون للاسلام نظام ابدا وعن حنظلة ابن على
الليثي ان ابا بكر بعث خالدا وامره ان يقاتل الناس على خمس من ترك واحدة
منهن قاتله كما تقاتل من ترك الخمس جميعا على شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وسار خالد ومن
معه في جمادى الآخرة فقاتل بني اسد وغطفان وقتل من قتل واسر من
اسر ورجع الباقون الى الاسلام واستشهد بهذه الوقعة من الصحابة عكاشة
بن محصن وثابت بن اقرم وفي رمضان من هذه السنة ماتت فاطمة بنت
رسول الله صلى الله عليه وسلم سيدة نساء العالمين وعمرها اربع وعشرون سنة
قال الذهبي وليس لرسول الله صلى الله عليه وسلم نسب الا منها فان عقب
ابنته زينب انقرضوا قاله الزبير بن بكار وماتت قبلها بشهر ام ايمن وفي شوال
مات عبد الله بن ابي بكر الصديق ثم سار خالد بجموعه الى اليمامة لقتال مسيلمة
الكذاب في أواخر العام والتقى الجمعان ودام الحصار اياما ثم قتل الكذاب لعنه الله
قتله وحشي قاتل حمزة واستشهد فيها خلق من الصحابة ابو حذيفة بن عتبة وسالم
مولى ابي حذيفة وشجاع بن وهب وزيد بن الخطاب وعبد الله بن سهل و
مالك ابن عمرو والطفيل بن عمرو الدوسي ويزيد بن قيس وعامر بن البكير وعبد الله
بن مخرمة والسائب بن عثمان بن مظعون وعباد بن بشر ومعن بن عدي و
ثابت بن قيس بن شماس وابو دجانة سماك بن حرب وجماعة آخرون تتمة
سبعين وكان لمسيلمة يوم قتل مائة وخمسون سنة ومولده قبل مولد عبد الله
والد النبي صلى الله عليه وسلم وفي سنة اثنتي عشرة بعث الصديق العلاء بن الحضرمي
الى البحرين وكانوا قد ارتدوا فالتقوا بجواثى فنصر المسلمون وبعث عكرمة بن
ابي جهل الى عمان وكانوا ارتدوا وبعث المهاجر بن ابي امية الى اهل النجير
وكانوا ارتدوا وبعث زياد بن لبيد الانصاري الى طائفة من المرتدة وفيها

مات ابو العاص بن الربيع زوج زينب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم والصعب بن جثامة الليثي وابو مرثد الغنوي وفيها بعد فراغ قتال
اہل الردة بعث الصديق رضہ خالد بن الوليد الى ارض البصرة فغزا الابلة فافتتحها
وافتتح مدائن كسرى التي بالعراق صلحا وحربا وفيها اقام الحج ابو بكر الصديق
ثم رجع فبعث عمرو بن العاص والجنود الى الشام فكانت وقعة اجنادين في
جمادى الاولى سنة ثلث عشرة ونصر المسلمون وبشر بها ابو بكر وهو بآخر رمق
واستشهد بها عكرمة بن ابي جهل وهشام بن العاص في طائفة وفيها كانت
وقعة مرج الصفر وهزم المشركون واستشهد بها الفضل بن عباس في طائفة
ذكر جمع القرآن اخرج البخاري عن زيد ابن ثابت قال ارسل الي ابو بكر
مقتل اهل اليمامة وعنده عمر فقال ابو بكر ان عمر اتاني فقال ان القتل قد استحر
يوم اليمامة بالناس واني لاخشى ان يستحر القتل بالقراء في المواطن فيذهب
كثير من القرآن الا ان تجمعوه واني لارى ان تجمع القرآن قال ابو بكر فقلت
لعمر كيف افعل شيئا لم يفعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر هو والله
خير فلم يزل عمر يراجعني فيه حتى شرح الله لذلك صدري فرايت الذي راى
عمر قال زيد وعمر عنده جالس لا يتكلم فقال ابو بكر انك شاب عاقل ولا نتهمك
وقد كنت تكتب الوحي لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتتبع القرآن فاجمعه فوالله
لو كلفني نقل جبل من الجبال ما كان اثقل علي مما امرني به من جمع القرآن فقلت
كيف تفعلان شيئا لم يفعله النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بكر هو والله خير فلم
ازل اراجعه حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر ابي بكر وعمر فتتبعت
القرآن اجمعه من الرقاع والاكتاف والعسب وصدور الرجال حتى وجدت
من سورة التوبة آيتين مع خزيمة بن ثابت لم اجدهما مع غيره لقد جاءكم رسول
من انفسكم الى آخرها فكانت الصحف التي جمع فيها القرآن عند ابي بكر حتى توفاه الله
ثم عند عمر حتى توفاه الله ثم عند حفصة بنت عمر رضہ واخرج ابو يعلى عن علي قال

اعظم الناس اجراً في المصاحف ابو بكر ان ابا بكر كان اول من جمع القرآن
بين اللوحين **فصل في اولياته** منها انه اول من اسلم واول من جمع
القرآن واول من سماه مصحفاً وتقدم دليل ذلك واول من سمي خليفة
اخرج احمد عن ابي بكر بن ابي مليكة قال قيل لابي بكر يا خليفة الله قال انا
خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا راض به ومنها انه اول من ولي الخلافة
وابوه حي واول خليفة فرض له رعيته العطا اخرج البخاري عن عائشة رض قالت
لما استخلف ابو بكر قال لقد علم قومي ان حرفتي لم تكن تعجز عن مؤنة اهلي وشغلت
بامر المسلمين فسيأكل آل ابي بكر من هذا المال ويحترف للمسلمين واخرج ابن سعد
عن عطاء بن السائب قال لما بويع ابو بكر اصبح وعلى ساعده ابراد وهو ذاهب
الى السوق فقال عمر اين تريد قال الى السوق قال تصنع ماذا وقد وليت
امر المسلمين قال فمن اين اطعم عيالي فقال انطلق يفرض لك ابو عبيدة فانطلقا
الى ابي عبيدة فقال افرض لك قوت رجل من المهاجرين ليس بافضلهم ولا
اوكسهم وكسوة الشتاء والصيف اذا اخلقت شيئاً رددته واخذت غيره ففرضا
له كل يوم نصف شاة وما كساه في الراس والبطن واخرج ابن سعد عن ميمون
قال لما استخلف ابو بكر جعلوا له الفين فقال زيدوني فان لي عيالاً وقد شغلتموني
عن التجارة فزادوه خمس مائة واخرج الطبراني في مسنده عن الحسن بن علي بن
ابي طالب قال لما احتضر ابو بكر قال يا عائشة انظري اللقحة التي كنا نشرب
من لبنها والجفنة التي كنا نصطبغ فيها والقطيفة التي كنا نلبسها فانا كنا ننتفع بذلك
حين كنا نلي امر المسلمين فاذا مت فاردديه الى عمر فلما مات ابو بكر ارسلت به الى
عمر فقال عمر رحمك الله يا ابا بكر لقد اتعبت من جاء بعدك واخرج ابن ابي الدنيا
عن ابي بكر بن حفص قال قال ابو بكر لما احتضر لعائشة رض يا بنية انا ولينا امر المسلمين
فلم ناخذ لنا ديناراً ولا درهماً ولكنا اكلنا من جريش طعامهم في بطوننا ولبسنا
من خشن ثيابهم على ظهورنا وانه لم يبق عندنا من فيء المسلمين قليل ولا كثير الا هذا العبد

الحبشی وہذا البعیر الناضح وجرد نذہ القطیفۃ فاذامت فابعثی بہن الی عمر ومنہا انہ اول من اتخذ بیت المال واخرج ابن سعد عن سہل بن ابی حثمۃ وغیرہ ان ابابکر کان لہ بیت مال بالسنح لیس یحرسہ احد فقیل لہ الا تجعل علیہ من یحرسہ قال علیہ قفل فکان یعطی ما فیہ حتی یفرغ فلما انتقل الی المدینۃ حولہ فجعلہ فی دارہ فقدم علیہ مال فکان یقسمہ علی فقراء الناس فیسوی بین الناس فی القسم وکان یشتری الابل والخیل والسلاح فیجعل فی سبیل اللہ واشتری قطائف اتی بہا من البادیۃ ففرقہا فی ارامل المدینۃ فلما توفی ابوبکر ودفن دعا عمر الامناء ودخل بہم فی بیت مال ابی بکر منہم عبدالرحمن بن عوف وعثمان بن عفان ففتحوا بیت المال فلم یجدوا فیہ شیئا لا دینارا ولا درہما قلت وہذا الاثر یرد قول العسکری فی الاوائل ان اول من اتخذ بیت المال عمر وانہ لم یکن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت مال ولا لابی بکر رض وقد رددتہ علیہ فی کتابی الذی صنفتہ فی الاوائل ثم رایت العسکری تنبہ لہ فی موضع آخر من کتابہ فقال ان اول من ولی بیت المال ابو عبیدۃ بن الجراح لابی بکر ومنہا قال الحاکم اول لقب فی الاسلام لقب ابی بکر رض عتیق

فصل

اخرج الشیخان عن جابر رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو جاء مال البحرین اعطیتک ہکذا ہکذا فلما جاء مال البحرین بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابوبکر من کان لہ عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین او عدۃ فلیاتنا فجئت واخبرتہ فقال خذ فاخذت فوجدتہا خمسمائۃ فاعطانی الفا وخمس مائۃ

فصل

فی نبذ من حلمہ وتواضعہ

اخرج ابن عساکر عن انیسۃ قالت نزل علینا ابوبکر ثلث سنین قبل ان یستخلف وسنۃ بعد ما استخلف فکان جواری الحی یاتینہ بغنمہن فیحلبہن لہن واخرج احمد فی الزہد عن میمون بن مہران قال جاء رجل الی ابی بکر فقال السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ قال من بین ہؤلاء اجمعین واخرج ابن عساکر عن ابی صالح الغفاری ان عمر بن الخطاب کان یتعہد

عجوزا كبيرة عمياء في بعض حواشي المدينة من الليل فيستقي لها ويقوم بامرها
فكان اذا جاءها وجد غيره قد سبقه اليها فاصلح ما ارادت فجاءها غير مرة كلا
يسبق اليها فرصده عمر فاذا هو بابي بكر الذي ياتيها وهو يومئذ خليفة
فقال عمر انت هو لعمري وأخرج ابو نعيم وغيره عن عبد الرحمن الاصبهاني قال
جاء الحسن ابن علي الى ابي بكر وهو على منبر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال
انزل عن مجلس ابي فقال صدقت انه مجلس ابيك واجلسه في حجره وبكى فقال
علي والله ما هذا عن امري فقال صدقت والله ما اتهمك **فصل** اخرج
ابن سعد عن ابن عمر قال استعمل النبي صلى الله عليه وسلم ابا بكر على الحج في
اول حجة كانت في الاسلام ثم حج رسول الله صلى الله عليه وسلم في السنة المقبلة
فلما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم واستخلف ابو بكر استعمل عمر بن الخطاب
على الحج ثم حج ابو بكر من قابل فلما قبض ابو بكر واستخلف عمر استعمل عبد الرحمن بن
عوف على الحج ثم لم يزل عمر يحج سنينه كلها حتى قبض فاستخلف عثمان واستعمل
عبد الرحمن بن عوف على الحج **فصل في مرضه ووفاته ووصيته و**
استخلافه عمر اخرج سيف والحاكم عن ابن عمر قال كان سبب موت
ابي بكر وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم كمدا فما زال جسمه يجري حتى مات
يجري اي ينقص وأخرج ابن سعد والحاكم بسند صحيح عن ابن شهاب ان ابا بكر
والحارث بن كلدة كانا ياكلان خزيرة اهديت لابي بكر فقال الحارث لابي بكر
ارفع يدك يا خليفة رسول الله والله ان فيها لسم سنة وانا وانت نموت
في يوم واحد فرفع يده فلم يزالا عليلين حتى ماتا في يوم واحد عند انقضاء السنة
وأخرج الحاكم عن الشعبي قال ماذا نتوقع من هذه الدنيا الدنية وقد سم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وسم ابو بكر وأخرج الواقدي والحاكم عن عائشة رض
قالت كان اول بدء مرض ابي بكر انه اغتسل يوم الاثنين لسبع خلون من
جمادى الآخرة وكان يوما باردا فحم خمسة عشر يوما لا يخرج الى صلوة وتوفي

ليلة الثلثاء لثمان بقين من جمادى الآخر سنة ثلث عشرة وله ثلاث وستون
سنة واخرج ابن سعد وابن ابى الدنيا عن ابى السفر قال دخلوا على
ابى بكر فى مرضه فقالوا يا خليفة رسول الله الا ندعو لك طبيبا ينظر اليك قال
قد نظر الى فقالوا ما قال لك قال انى فعال لما اريد واخرج الواقدى
من طرق ان ابا بكر لما ثقل دعا عبد الرحمن بن عوف فقال اخبرنى عن عمر بن
الخطاب فقال ما تسألنى عن امر الا وانت اعلم به منى فقال ابو بكر وان فقال
عبد الرحمن هو والله افضل من رايك فيه ثم دعا عثمان بن عفان فقال
اخبرنى عن عمر فقال انت اخبرنا به فقال على ذلك فقال اللهم علمى به ان سريرته
خير من علانيته وانه ليس فينا مثله وشاور معهما سعيد بن زيد واسيد بن الحضير
وغيرهما من المهاجرين والانصار فقال اسيد اللهم اعلمه الخير بعدك يرضى للرضى
ويسخط للسخط الذى يسر خير من الذى يعلن ولن يلى هذا الامر احد اقوى عليه منه
ودخل عليه بعض الصحابة فقال له قائل منهم ما انت قائل لربك اذا سألك
عن استخلافك عمر علينا وقد ترى غلظته فقال ابو بكر بالله تخوفنى اقول اللهم
انى استخلفت عليهم خير اهلك ابلغ عنى ما قلت من وراءك ثم دعا عثمان فقال
اكتب بسم الله الرحمن الرحيم هذا ما عهد ابو بكر بن ابى قحافة فى آخر عهده بالدنيا
خارجا منها وعند اول عهده بالآخرة داخلا فيها حيث يؤمن الكافر ويوقن الفاجر
ويصدق الكاذب انى استخلفت عليكم بعدى عمر بن الخطاب فاسمعوا له واطيعوا
وانى لم آل الله ورسوله ودينه ونفسى واياكم خيرا فان عدل فذلك ظنى به و
علمى فيه وان بدل فلكل امرئ ما اكتسب والخير اردت ولا اعلم الغيب وسيعلم الذين
ظلموا اى منقلب ينقلبون والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته ثم امر بالكتاب فختمه
ثم امر عثمان فخرج بالكتاب مختوما فبايع الناس ورضوا به ثم دعا ابو بكر عمر خاليا
فاوصاه بما اوصاه ثم خرج من عنده فرفع ابو بكر يديه وقال اللهم انى لم ارد
بذلك الا صلاحهم وخفت عليهم الفتنة فعملت فيهم بما انت اعلم به واجتهدت لهم رايا

فولیت علیهم خیرهم واقواہم علیهم واحرصهم علی ما ارشدہم وقد حضر فی من امرک ما حضر فاخلفنی فیهم فهم عبادک ونواصیهم بیدک اصلح اللهم ولاتهم واجعله من خلفائک الراشدین واصلح له رعیته واخرج ابن سعد والحاکم عن ابن مسعود قال افرس الناس ثلثة ابوبکر حین استخلف عمر وصاحبة موسے حین قالت استاجرته والعزیز حین تفرس فی یوسف فقال لامرأته اکرمی مثواه واخرج ابن عساکر عن یسار بن حمزة قال لما ثقل ابوبکر اشرف علی الناس من کوة فقال ایہا الناس انی قد عهدت عهدا افترضون به فقال الناس رضینا یا خلیفة رسول الله فقام علی فقال لا نرضے الا ان یکون عمر قال فانه عمر واخرج احمد عن عائشة رض قالت ان ابابکر لما حضرته الوفاة قال اے یوم ہذا قالوا یوم الاثنین قال فان مت من لیلتی فلا تنتظروا بی لغد فان احب الایام واللیالے الی اقربها من رسول الله صلی الله علیه وسلم واخرج مالک عن عائشة رض ان ابابکر نحلها جداد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیة والله ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعز علی فقرا بعدا منک وانی کنت نحلتک جداد عشرین وسقا فلو کنت جددته واحترزته کان لک وانما ہو الیوم مال وارث وانما ہو اخواک واختاک فاقتسموه علی کتاب الله فقالت یا ابت والله لو کان کذا وکذا لترکته انما ہے اسماء فمن الاخری قال ذو بطن ابنة خارجة اراہا جاریة واخرجه ابن سعد وقال فی آخره قال ذات بطن ابنة خارجة قد القی فی روعی انها جاریة فاستوصی بها خیرا فولدت ام کلثوم واخرج ابن سعد عن عروة ان ابابکر اوصے بخمس ماله وقال آخذ من مالی ما اخذ الله من فیئ المسلمین واخرج من وجه آخر عنه قال لان اوصے بالخمس احب الی من ان اوصی بالربع وان اوصے بالربع احب الی من ان اوصے بالثلث ومن اوصے بالثلث لم یترک شیئا واخرج سعید بن منصور فی سننه عن الضحاک ان ابابکر وعلیا اوصیا بالخمس من اموالهما لمن لا یرث من ذوی قرابتهما واخرج عبدالله بن احمد فی زوائد الزہد

[Margin: افرس الناس ثلثة]

[Margin: وصیت بخمس]

عن عائشۃ رض قالت واللہ ما ترک ابو بکر دینارا ولا درہما ضرب اللہ سکتہ و
اخرج ابن سعد وغیرہ عن عائشۃ رض قالت لما ثقل ابو بکر تمثلت بہذا البیت شعر
لعمرک ما یغنی الثراء عن الفتی ÷ اذا حشرجت یوما وضاق بہا الصدر ÷ فکشف
عن وجہہ وقال لیس کذلک ولکن قولی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ
تحید انظروا ثوبی ہذین فاغسلوہما وکفنونی فیہما فان الحی احوج الی الجدید من المیت
واخرج ابو یعلی عن عائشۃ رض قالت دخلت علی ابی بکر وہو فی الموت فقلت شعر
من لا یزال دمعہ مقنعا ÷ فانہ فی مرۃ مدفوق ÷ فقال لا تقولی ہذا ولکن قولی
وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید ثم قال فی ای یوم توفے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت یوم الاثنین قال ارجو فیما بینی وبین اللیل
فتوفی لیلۃ الثلثاء ودفن قبل ان یصبح واخرج عبد اللہ بن احمد فے زوائد الزہد
عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال لما احتضر ابو بکر قعدت عائشۃ رض عند راسہ
فقالت شعر کل ذی ابل موردہا ÷ وکل ذی سلب مسلوب ÷ ففہمہا ابو بکر فقال
لیس کذلک یا ابنتاہ ولکنہ کما قال اللہ وجاءت سکرۃ الموت الآیۃ واخرج احمد
عن عائشۃ رض انہا تمثلت بہذا البیت وابو بکر یقضے شعر وابیض یستسقے الغمام بوجہہ
ثمال الیتامی عصمۃ للارامل ÷ فقال ابو بکر ذاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واخرج عبد اللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن عبادۃ بن قیس قال لما حضرت ابا بکر
الوفاۃ قال لعائشۃ اغسلی ثوبیّ ہذین وکفنینی بہما فانما ابوک احد رجلین اما مکسوا
حسن الکسوۃ او مسلوب اسوء السلب واخرج ابن ابی الدنیا عن ابن ابی ملیکۃ ان
ابا بکر اوصی ان تغسلہ امرأتہ اسماء بنت عمیس ویعینہا عبد الرحمن بن ابی بکر واخرج
ابن سعد عن سعید بن المسیب ان عمر رض صلی علی ابی بکر بین القبر والمنبر وکبر علیہ
اربعا واخرج عن عروۃ والقاسم بن محمد ان ابا بکر اوصے عائشۃ ان یدفن
الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما توفے حفر لہ وجعل راسہ عند کتف
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والصق اللحد بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

واخرج عن ابن عمر قال نزل فی حفرة ابی بکر عمر وطلحة وعثمان وعبد الرحمن بن
ابی بکر واخرج من طرق عدة انه دفن لیلاً واخرج عن ابن المسیب ان ابا بکر لما مات
ارتجت مکة فقال ابو قحافة ما ہذا قالوا مات ابنک قال رزء جلیل من قام
بالامر بعده قالوا عمر قال صاحبه واخرج عن مجاہد ان ابا قحافة رد میراثه
من ابی بکر علی ولد ابی بکر ولم یعش ابو قحافة بعد ابی بکر الا ستة اشہر وایاما و
مات فی المحرم سنة اربع عشرة وہو ابن سبع وتسعین سنة قال العلماء لم یل الخلافة
احد فی حیاة ابیه الا ابو بکر ولم یرث خلیفة ابوه الا ابا بکر واخرج الحاکم عن ابن عمر
قال ولی ابو بکر سنتین وسبعة اشہر وفی تاریخ ابن عساکر بسنده عن الاصمعی قال
قال خفاف بن ندبة السلمی یبکی ابا بکر شعر لیس لحی فاعلمنه بقاء ✤ وکل دنیا امرها
للفناء ✤ والملک فی الاقوام مستودع ✤ عاریة فالشرط فیه الاداء ✤ والمرء یسعی وله
راصد ✤ تندبه العین ونار الصداء ✤ یہرم او یقتل او یقہره ✤ تشکره سقم لیس فیه شفاء
ان ابا بکر ہو الغیث اذا ✤ لم ترزع الجوزاء بقلا بماء ✤ تا لله لا یدرک ایامه ✤ ذو مئزر
ناش ولا ذو رداء ✤ من یسع کے یدرک ایامه ✤ مجتہدا اشتد بارض فضاء ✤

فصل فیما روی عنه من الحدیث المسند قال النووی فی تہذیبه
روی الصدیق عن رسول الله صلی الله علیه وسلم مائة حدیث واثنین و
اربعین حدیثا وسبب قلة روایته انه تقدمت وفاته قبل انتشار الاحادیث
واعتناء التابعین بسماعها وتحصیلها وحفظها قلت وقد ذکر عمر رضی الله عنه فی حدیث البیعة
السابق ان ابا بکر لم یترک شیئا انزل فی الانصار ولا ذکره رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی شانہم الا ذکره وہذا اول دلیل علی کثرة محفوظه من السنة وسعة علمه
بالقرآن وروی عنه عمر وعثمان وعلی وابن عوف وابن مسعود وحذیفه
وابن عمر وابن الزبیر وابن عمرو وابن عباس وانس وزید بن ثابت والبراء
بن عازب وابو ہریرة وعقبة بن الحارث وعبد الرحمن ابنه وزید بن ارقم و
عبد الله بن مغفل وعقبة بن عامر الجہنی وعمران بن حصین وابو برزة الاسلمی و

وابو سعید الخدری وابو موسیٰ الاشعری وابو الطفیل اللیثی وجابر بن عبداللہ وبلال وعائشۃ ابنتہ واسماء ابنتہ ومن التابعین اسلم مولیٰ عمر وواسط البجلی وخلائق وقد رایت ان اسرد احادیثہ ھنا علی وجہ وجیز مبینا عقب کل حدیث من خرجہ وسافردہا بطرقہا فی مسندان شاء اللہ تعالیٰ (۱) حدیث الہجرۃ الشیخان وغیرہما (۲) حدیث البحر ہو الطہور ماءہ والحل میتتہ الدارقطنی (۳) حدیث السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب احمد (۴) حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کتفا ثم صلی لم یتوضأ۔ البزار وابو یعلی (۵) حدیث لا یتوضأ احدکم من طعام اکلہ حل لہ اکلہ۔ البزار (۶) حدیث نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ضرب المصلین۔ ابو یعلی والبزار (۷) حدیث ان آخر صلوٰۃ صلاہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلفہ فی ثوب واحد۔ ابو یعلی (۸) حدیث من سرہ ان یقرأ القرآن غضا کما انزل فلیقرأہ علی قراءۃ ابن ام عبد۔ احمد (۹) حدیث انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی دعاء ادعو بہ فی صلوتی قال قل اللہم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم البخاری ومسلم (۱۰) حدیث من صلی الصبح فہو فی ذمۃ اللہ فلا تخفروا اللہ فی عہدہ فمن قتلہ طلبہ اللہ حتی یکبہ فی النار علی وجہہ۔ ابن ماجۃ (۱۱) حدیث ما قبض نبی قط حتی یؤمہ رجل من امتہ۔ البزار (۱۲) حدیث ما من رجل یذنب ذنبا فیتوضأ فیحسن الوضوء ثم یصلی رکعتین فیستغفر اللہ الا غفر لہ۔ احمد واصحاب السنن الاربعۃ وابن حبان (۱۳) حدیث ما قبض اللہ نبیا الا فی الموضع الذی یحب ان یدفن فیہ۔ الترمذی (۱۴) حدیث لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیائہم مساجد۔ ابو یعلی (۱۵) حدیث ان المیت ینضح علیہ الحمیم ببکاء الحی۔ ابو یعلی (۱۶) حدیث اتقوا النار ولو بشق تمرۃ فانہا تقیم العوج وتدفع میتۃ السوء وتقع من الجائع موقعہا من الشبعان۔ ابو یعلی (۱۷) حدیث فرائض الصدقات بطولہ۔ البخاری وغیرہ (۱۸) حدیث

عن ابن ابی ملکیۃ قال کان ربما سقط الخطام من ید ابی بکر الصدیق فیضرب بذراع ناقتہ فینیخہا فقالوا لہ افلا امرتنا نناولکہ فقال ان حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ان لا اسال الناس شیئا۔ احمد (۱۹) حدیث امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماء بنت عمیس حین نفست بمحمد بن ابی بکر ان تغتسل وتہل۔ البزار والطبرانی (۲۰) حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الحج افضل فقال العج والثج۔ الترمذی وابن ماجۃ (۲۱) حدیث انہ قبل الحجر وقال لولا انی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک ما قبلتک۔ الدارقطنی (۲۲) حدیث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ببراءۃ الی اہل مکۃ لا یحج بعد العام مشرک ولا یطوف بالبیت عریان الحدیث۔ احمد (۲۳) حدیث ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ ومنبری علی ترعۃ من ترع الجنۃ ابو یعلی (۲۴) حدیث انطلاقہ صلی اللہ علیہ وسلم الی دار ابی الہیثم بن التیہان بطولہ۔ ابو یعلی (۲۵) حدیث الذہب بالذہب مثلا بمثل والفضۃ بالفضۃ مثلا بمثل والزائد والمستزید فی النار۔ ابو یعلی والبزار (۲۶) حدیث ملعون من ضار مومنا او مکر بہ۔ الترمذی (۲۷) حدیث لا یدخل الجنۃ بخیل ولا خب ولا خائن ولا سیئ الملکۃ واول من یدخل الجنۃ المملوک اذا اطاع اللہ واطاع سیدہ۔ احمد (۲۸) حدیث الولاء لمن اعتق۔ الضیاء المقدسی فی المختارۃ (۲۹) حدیث لا نورث ما ترکناہ صدقۃ البخاری (۳۰) حدیث ان اللہ اذا اطعم نبیا طعمۃ ثم قبضہ جعلہ للذی یقوم من بعدہ۔ ابو داود (۳۱) حدیث کفر باللہ تبرا من نسب وان دق۔ البزار (۳۲) حدیث انت ومالک لابیک قال ابو بکر وانما یعنی بذلک النفقۃ۔ البیہقی (۳۳) حدیث من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ حرمہا اللہ علی النار۔ البزار (۳۴) حدیث امرت ان اقاتل الناس الحدیث۔ الشیخان وغیرہما (۳۵) حدیث نعم عبد اللہ واخو العشیرۃ خالد بن الولید وسیف من سیوف اللہ سلہ اللہ علی الکفار والمنافقین۔ احمد (۳۶) حدیث

ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر - الترمذی (۳۷) حدیث من ولی من المسلمین
شیئا فامر علیهم احدا محاباۃ فعلیہ لعنۃ اللہ لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا حتی یدخلہ
جہنم ومن اعطی احدا حمی اللہ فقد انتہک من حمی اللہ شیئا بغیر حقہ فعلیہ لعنۃ اللہ -
احمد (۳۸) حدیث تحفۃ اعز ورجبہ - احمد (۳۹) حدیث ما اصر من استغفر و
ان عاد فی الیوم سبعین مرۃ - الترمذی (۴۰) حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم
شاور فی امر الحرب - الطبرانی (۴۱) حدیث لما نزلت من یعمل سوءا یجز بہ
الحدیث - الترمذی وابن حبان وغیرہما (۴۲) حدیث انکم تقرؤن ہذہ الآیۃ
یا ایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم الحدیث - احمد والاربعۃ وابن حبان (۴۳)
حدیث ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما - الشیخان (۴۴) حدیث اللہم طغاوطاعونا -
ابو یعلی (۴۵) حدیث شیبتنی ہود الحدیث - الدارقطنی فی العلل (۴۶)
حدیث الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل الحدیث - ابو یعلی وغیرہ (۴۷)
حدیث قلت یا رسول اللہ علمنی شیئا اقولہ اذا اصبحت واذا امسیت الحدیث -
الہیثم بن کلیب فی مسندہ وہو عند الترمذی وغیرہ من مسند ابی ہریرۃ (۴۸)
حدیث علیکم بلا الہ الا اللہ والاستغفار فان ابلیس قال اہلکت الناس بالذنوب
واہلکونی بلا الہ الا اللہ والاستغفار فلما رایت ذلک اہلکتہم بالاہواء فہم یحسبون
انہم مہتدون - ابو یعلی (۴۹) حدیث لما نزلت لا ترفعوا اصواتکم فوق
صوت النبی قلت یا رسول اللہ واللہ لا اکلمک الا کاخی الہرم (السرار) البزار
(۵۰) حدیث کل میسر لما خلق لہ - احمد (۵۱) حدیث من کذب علی متعمدا
او رد علی شیئا امرت بہ فلیتبوا بیتا فی جہنم - ابو یعلی (۵۲) حدیث ما نجاۃ
ہذا الامر الحدیث فی لا الہ الا اللہ - احمد وغیرہ (۵۳) حدیث اخرج فناد
فی الناس من شہد ان لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ فخرجت فلقینی عمر الحدیث
ابو یعلی وہو محفوظ من حدیث ابی ہریرۃ غریب جدا من حدیث ابی بکر (۵۴)
حدیث صنفان من امتی لا یدخلان الجنۃ المرجئۃ والقدریۃ - الدارقطنی فی العلل

(۵۵) حدیث سلوا اللہ العافیۃ - احمد والنسائی وابن ماجۃ ولہ طرق کثیرۃ عنہ
(۵۶) حدیث کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اراد امرا قال اللہم
خرلی واختر لی - الترمذی (۵۷) حدیث دعاء الدین اللہم فارج الہم الحدیث
البزار والحاکم (۵۸) حدیث کل جسد نبت من سحت فالنار اولی بہ وفی لفظ
لا یدخل الجنۃ جسد غذی بحرام - ابو یعلی (۵۹) حدیث لیس شئ من الجسد
الا وہو یشکو ذرب اللسان - ابو یعلی (۶۰) حدیث ینزل اللہ لیلۃ النصف
من شعبان فیغفر فیہا لکل بشر ما خلا کافرا ورجلا فی قلبہ شحناء الدارقطنی (۶۱)
حدیث ان الدجال یخرج بالمشرق من ارض یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام
کان وجوہہم المجان المطرقۃ (الترمذی وابن ماجۃ (۶۲) حدیث اعطیت
سبعین الفا یدخلون الجنۃ بغیر حساب الحدیث - احمد (۶۳) حدیث الشفاعۃ
بطولہ فی تردد الخلائق الی نبی بعد نبی - احمد (۶۴) حدیث لو سلک الناس
وادیا وسلکت الانصار وادیا لسلکت وادی الانصار - احمد (۶۵) حدیث
قریش ولاۃ ہذا الامر برہم تبع لبرہم وفاجرہم تبع لفاجرہم - احمد (۶۶) حدیث
انہ صلی اللہ علیہ وسلم اوصے بالانصار عند موتہ وقال اقبلوا من محسنہم وتجاوزوا
عن مسیئہم - البزار والطبرانی (۶۷) حدیث انی لاعلم ارضا یقال لہا عمان
ینضح بناحیتہا البحر بہا حی من العرب لو اتاہم رسولی ما رموہ بسہم ولا حجر - احمد
وابو یعلی (۶۸) حدیث ان ابا بکر مر بالحسن وہو یلعب مع الغلمان فاحتملہ
علی رقبتہ وقال بابی شبیہ بالنبی لیس شبیہا بعلی - البخاری قال ابن کثیر وہو
فی حکم المرفوع لانہ فی قوۃ قولہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یشبہ الحسن
(۶۹) حدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یزور ام ایمن - مسلم (۷۰)
حدیث قتل السارق فی الخامسۃ - ابو یعلی والدیلمی (۷۱) حدیث قصۃ احد
الطیالسی والطبرانی (۷۲) حدیث بینا انا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذ رأیتہ یدفع عن نفسہ شیئا ولا اری شیئا قلت یا رسول اللہ ما الذی تدفع قال

الدنیا تطولت لی فقلت الیک عنی فقال لی اما انک لست بمدرکی - البزار
ہذا ما اوردہ ابن کثیر فی مسند الصدیق من الاحادیث المرفوعة وقد فاتہ
احادیث اخری نتبعها لتکملة العدة التی ذکرها النووی (۷۳) حدیث قتلوا القرد
کائنا ما کان من الناس - الطبرانی فی الاوسط (۷۴) حدیث انظروا دور
من تعمرون وارض من تسکنون وفی طریق من تمشون - الدیلمی (۷۵) حدیث
اکثروا الصلوة علی فان الله وکل بقبری ملکا فاذا صلی رجل من امتی قال
لی ذلک الملک ان فلان بن فلان صلی علیک الساعة - الدیلمی (۷۶)
حدیث الجمعة الی الجمعة کفارة لما بینهما والغسل یوم الجمعة کفارة الحدیث العقیلی
فی الضعفاء (۷۷) حدیث انما حر جهنم علی امتی مثل الحمام - الطبرانی (۷۸)
حدیث ایاکم والکذب فان الکذب مجانب للایمان ابن لال فی مکارم الاخلاق
(۷۹) حدیث لبشر بن شهد بدرا بالجنة - الدارقطنی فی الافراد (۸۰) حدیث الدین
رایة الله الثقیلة من ذا الذی یطیق حملها - الدیلمی (۸۱) حدیث سورة یس
تدعی المعمة (المطعمة) الحدیث - الدیلمی والبیہقی فی الشعب (۸۲) حدیث السلطان
العادل المتواضع ظل الله ورمحه فی الارض ویرفع له فی کل یوم ولیلة عمل ستین
صدیقا ابو الشیخ العقیلی فی الضعفاء وابن حبان فی کتاب الثواب (۸۳)
حدیث قال موسی لربه ما جزاء من عزی الثکلی قال اظله فی ظلی - ابن شاہین
فی الترغیب والدیلمی (۸۴) حدیث اللهم اشدد الاسلام بعمر بن الخطاب
الطبرانی فی الاوسط (۸۵) حدیث ما صید صید ولا عضدت عضاة ولا قطعت
وشیجة الا بقلة التسبیح - ابن راہویه فی مسنده (۸۶) حدیث لو لم ابعث فیکم
لبعث عمر الحدیث - دیلمی (۸۷) حدیث لو اتجر اهل الجنة لاتجروا بالبز
ابو یعلی (۸۸) [redacted] ایما من خرج یدعو الی نفسه او الی غیره وعلی الناس امام
فعلیه لعنة الله والملا [redacted] والناس اجمعین فاقتلوه - الدیلمی فی التاریخ (۸۹)
حدیث من کتب عن [redacted] وحدیثا لم یزل یکتب له الاجر ما بقی ذلک العلم والحدیث

الحاکم فی التاریخ (۹۰) حدیث من مشی حافیا فی طاعۃ اللہ لم یسأله اللہ یوم القیمۃ عما افترض علیہ۔ الطبرانی فی الاوسط (۹۱) حدیث من سرہ ان یظله اللہ من فور جہنم ویجعله فی ظله فلا یکن علی المومنین غلیظا ولیکن بہم رحیما۔ ابن لال فی مکارم الاخلاق وابوالشیخ وابن حبان فی الثواب (۹۲) حدیث من اصبح ینوی لہ طاعۃ کتب اللہ لہ اجر یومہ وان عصاہ۔ الدیلمی (۹۳) حدیث ما ترک قوم الجہاد الاعمہم اللہ بالعذاب۔ الطبرانی فی الاوسط (۹۴) حدیث لا یدخل الجنۃ منفتر۔ الدیلمی ولم یسندہ (۹۵) حدیث لا تحقرن احدا من المسلمین فان صغیر المسلمین عند اللہ کبیر الدیلمی (۹۶) حدیث یقول اللہ ان کنتم تریدون رحمتی فارحموا خلقی۔ ابوالشیخ ابن حبان والدیلمی (۹۷) حدیث سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الازار فاخذ بعضلۃ الساق فقلت یا رسول اللہ زدنی فاخذ بمقدم العضلۃ فقلت زدنی قال لا خیر فیما ہو اسفل من ذلک قلت ہلکنا یا رسول اللہ قال یا ابابکر سدد وقارب تنج۔ ابونعیم فی الحلیۃ (۹۸) حدیث کفی وکف علی فالعدل سواء۔ الدیلمی وابن عساکر (۹۹) حدیث لا تغفلوا التعوذ من الشیطان فانکم ان لم تکونوا تروونہ فانہ لیس عنکم بغافل۔ الدیلمی ولم یسندہ (۱۰۰) حدیث من بنی للہ مسجدا بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ۔ الطبرانی فی الاوسط (۱۰۱) حدیث من اکل من ہذہ البقلۃ الخبیثۃ فلا یقربن مسجدنا الطبرانی فی الاوسط (۱۰۲) حدیث رفع الیدین فی الافتتاح والرکوع والسجود (والرفع) البیہقی فی السنن (۱۰۳) حدیث انہ صلی اللہ علیہ وسلم اہدی جملا لابی جہل۔ الاسمٰعیلی فی معجمہ (۱۰۴) حدیث النظر الی علی عبادۃ۔ ابن عساکر

فصل فیما ورد عن الصدیق من تفسیر القرآن

اخرج ابوالقاسم البغوی عن ابن ابی ملیکۃ قال سئل ابوبکر عن آیۃ فقال ای ارض تسعنی او ای سماء تظلنی اذا قلت فی کتاب اللہ مالم یرد اللہ واخرج ابوعبیدۃ عن ابراہیم التیمی قال سئل ابوبکر عن قولہ تعالی وفاکہۃ وابا فقال ای سماء تظلنی

او اي ارض تقلني ان قلت في كتاب الله ما لا اعلم واخرج البيهقي وغيره عن ابي بكر انه سئل عن الكلالة فقال اني ساقول فيها برايي فان يكن صوابا فمن الله وان يكن خطأ فمني ومن الشيطان اراه ما خلا الولد والوالد فلما استخلف عمر قال اني لاستحيي ان ارد شيئا قاله ابو بكر واخرج ابو نعيم في الحلية عن الاسود بن هلال قال قال ابو بكر لاصحابه ما تقولون في هاتين الآيتين ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا والذين آمنوا ولم يلبسوا ايمانهم بظلم قالوا ثم استقاموا فلم يذنبوا ولم يلبسوا ايمانهم بخطيئة قال لقد حملتموها على غير المحمل ثم قال قالوا ربنا الله ثم استقاموا فلم يميلوا الى آلهة غيره ولم يلبسوا ايمانهم بشرك واخرج ابن جرير عن عامر بن سعد البجلي عن ابي بكر الصديق في قوله تعالى للذين احسنوا الحسنى وزيادة قال النظر الى وجه الله تعالى واخرج ابن جرير عن ابي بكر في قوله تعالى ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا قال قد قالها ناس فمن مات عليها فهو ممن استقام

فصل فيما روي عن الصديق رض من الآثار الموقوفة قولا او قضاء او خطبة او دعاء

اخرج اللالكائي في السنة عن ابن عمر قال جاء رجل الى ابي بكر فقال ارايت الزنا بقدر قال نعم قال فان الله قدره علي ثم يعذبني قال نعم يا ابن اللخناء اما والله لو كان عندي انسان امرت ان يجأ انفك واخرج ابن ابي شيبة في مصنفه عن الزبير ان ابا بكر قال وهو يخطب الناس يا معشر الناس استحيوا من الله فوالذي نفسي بيده اني لاظل حين اذهب الى الغائط في الفضاء مغطيا راسي استحياء من الله و اخرج عبد الرزاق في مصنفه عن عمرو بن دينار قال قال ابو بكر استحيوا من الله فوالله اني لادخل الكنيف فاسند ظهري الى الحائط حياء من الله واخرج ابو داود في سننه عن ابي عبد الله الصنابحي انه صلى وراء ابي بكر الصديق المغرب فقرأ في ركعتين الاوليين بام القرآن وسورة من قصار المفصل وقرأ في الثالثة ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا الآية واخرج ابن ابي خيثمة وابن عساكر عن ابن عيينة

قال كان ابو بكر اذا عزى رجلا قال ليس مع العزاء مصيبة وليس مع الجزع
فائدة الموت اهون مما قبله واشد مما بعده اذكروا فقد رسول الله صلى الله
عليه وسلم تصغر مصيبتكم واعظم الله اجركم واخرج ابن ابى شيبة والدارقطنى
عن سالم بن عبيد وهو صحابى قال كان ابو بكر الصديق يقول لى قم بينى و
بين الفجر حتى اتسحر واخرج عن ابى قلابة وابى السفر قال كان ابو بكر الصديق
يقول اجيفوا الباب حتى نتسحر واخرج البيهقى وابو بكر بن زياد النيسابورى فى
كتاب الزيادات عن حذيفة بن اسيد قال لقد ادركت ابا بكر وعمر وما يضحيان
ارادة ان يستن بهما واخرج ابو داؤد عن ابن عباس قال شهدت على ابى بكر الصديق
انه قال كلوا الطافى من السمك واخرج الشافعى فى الام عن ابى بكر الصديق انه
كره بيع اللحم بالحيوان واخرج البخارى عنه انه جعل الجد بمنزلة الاب يعنى فى الميراث واخرج ابن ابى شيبة
فى مصنفه عن عطاء عن ابى بكر قال الجد بمنزلة الاب مالم يكن اب دونه وابن الابن بمنزلة الابن مالم يكن
دونه واخرج عن القاسم ان ابا بكر اتى رجل انتفى من ابيه فقال ابو بكر اضرب الراس فان الشيطان فى الراس
واخرج عن ابن داب) مالك قال كان ابو بكر اذا صلى على الميت قال اللهم
عبدك اسلمه الاهل والمال والعشيرة والذنب عظيم وانت غفور رحيم واخرج
سعيد بن منصور فى سننه عن عمر ان ابا بكر قضى لعاصم بن عمر بن الخطاب لام عاصم
وقال ريحها وشمها ولطفها خير لك منك واخرج البيهقى عن قيس بن ابى حازم
قال جاء رجل الى ابى بكر فقال ان ابى يريد ان ياخذ مالى كله يحتاجه فقال لابيه
انما لك من ماله ما يكفيك فقال يا خليفة رسول الله اليس قد قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انت ومالك لابيك فقال نعم وانما يعنى بذلك النفقة واخرج
احمد عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان ابا بكر وعمر كانا لا يقتلان الحر بالعبد
واخرج البخارى عن ابن ابى مليكة عن جده ان رجلا عض يد رجل فاندر ثنيته
فاندرها ابو بكر واخرج ابن ابى شيبة والبيهقى عن عكرمة ان ابا بكر قضى فى الاذن
بخمس عشرة من الابل وقال يوارى شينها الشعر والعمامة واخرج البيهقى وغيره

عن ابی عمران الجونی ان ابا بکر بعث جیوشا الی الشام وامر علیهم یزید بن
ابی سفیان فقال انی موصیک بعشر خلال لا تقتلوا امرأة ولا صبیا ولا کبیرا هرما
ولا تقطع شجرا مثمرا ولا تخرب عامرا ولا تعقرن شاة ولا بعیرا الا لمأکلة ولا تفرقن
نخلا ولا تحرقنه ولا تغلل ولا تجبن و اخرج احمد وابو داود والنسائی عن ابی برزة
الاسلمی قال غضب ابو بکر من رجل فاشتد غضبه جدا فقلت یا خلیفة رسول الله
اضرب عنقه قال ویلک ما ہی لاحد بعد رسول الله صلی الله علیہ وسلم و اخرج
سیف فی کتاب الفتوح عن شیوخه ان المهاجرین امیة وکان امیرا علی الیمامة
رفع الیه امرأتان مغنیتان غنت احدہما بشتم النبی صلی الله علیہ وسلم فقطع یدہا
ونزع ثنیتها وغنت الاخری بهجاء المسلمین فقطع یدہا ونزع ثنیتها فکتب الیه ابو بکر
بلغنی الذی فعلت فی المرأة التی تغنت بشتم النبی صلی الله علیہ وسلم فلولا ما سبقتنی
فیها لامرتک بقتلها لان حد الانبیاء لیس یشبه الحدود فمن تعاطی ذلک من مسلم
فهو مرتد او معاہد فهو محارب غادر و اما التی تغنت بهجاء المسلمین فان کانت ممن
یدعی الاسلام فادب وتعدیة دون المثلة وان کانت ذمیة فلعمری لما صفحت
عنه من الشرک اعظم ولو کنت تقدمت الیک فی مثل ہذا البلغت مکروہا فاقبل الدعة
وایاک والمثلة فی الناس فانها مأثم ومنفرة الا فی قصاص و اخرج مالک و
الدارقطنی عن صفیة بنت ابی عبیدة ان رجلا وقع علی جاریة بکر واعترف
فامر به فجلد ثم نفاه الی فدک و اخرج ابو یعلی عن محمد بن حاطب قال جیئ الی
ابی بکر برجل قد سرق وقد قطعت قوائمه فقال ابو بکر ما اجد لک شیئا الا ما
قضی فیک رسول الله صلی الله علیہ وسلم یوم امر بقتلک فانه کان اعلم بک
فامر بقتله اخرج مالک عن القاسم بن محمد ان رجلا من اہل الیمن اقطع الید
والرجل قدم فنزل علی ابی بکر فشکی الیه ان عامل الیمن ظلمه فکان یصلی من اللیل
فیقول ابو بکر وابیک ما لیلک بلیل سارق ثم انهم افتقدوا حلیا لاسماء بنت
عمیس امرأة ابی بکر فجعل یطوف معهم ویقول اللهم علیک بمن بیت اہل ہذا البیت

الصالح فوجد دا الحلی عند صائغ زعم ان الاقطع جاءہ بہ فاعترف الاقطع او شہد
علیہ فامر بہ ابو بکر فقطعت یدہ الیسری وقال ابو بکر واللہ لدعاءہ علی نفسہ اشد
عندی علیہ من سرقتہ واخرج الدارقطنی عن انس ان ابا بکر قطع فی مجن قیمتہ
خمسۃ دراہم واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابی صالح قال لما قدم اہل الیمن زمان
ابی بکر وسمعوا القرآن جعلوا یبکون فقال ابو بکر ہکذا کنا ثم قست القلوب قال
ابو نعیم ای قویت واطمانت بمعرفۃ اللہ تعالی واخرج البخاری عن ابن عمر قال
قال ابو بکر ارقبوا محمدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی اہل بیتہ واخرج ابو عبید فی الغریب
عن ابی بکر قال طوبی لمن مات فی النانات ای فی اول الاسلام قبل تحرک الفتن
واخرج الاربعۃ ومالک عن قبیصۃ قال جاءت الجدۃ الی ابی بکر الصدیق تسألہ
میراثہا فقال مالک فی کتاب اللہ وما علمت لک فی سنۃ نبی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم شیئا فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرۃ بن شعبۃ
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس فقال ابو بکر ہل معک
غیرک فقام محمد بن مسلمۃ فقال مثل ما قال المغیرۃ فانفذہ لہا ابو بکر واخرج
مالک والدارقطنی عن القاسم بن محمد ان جدتین آتتا ابا بکر تطلبان میراثہما ام
ام وام اب فاعطی المیراث ام الام فقال لہ عبد الرحمن بن سہل الانصاری
وکان ممن شہد بدرا وہو اخو بنی حارثۃ فقال یا خلیفۃ رسول اللہ اعطیت التی
لو انہا ماتت لم یرثہا فقسمہ بینہما واخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن عائشۃ حدیث
امرأۃ رفاعۃ التی طلقت منہ وتزوجت بعدہ عبد الرحمن بن الزبیر فلم یستطع
ان یغشاہا وارادت العود الی رفاعۃ فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا حتی تذوقی عسیلتہ ویذوق عسیلتک وہذا القدر فی الصحیح وزاد عبد الرزاق
فقعدت ثم جاءتہ فاخبرتہ انہ قد مسہا فمنعہا ان ترجع الی زوجہا الاول وقال
اللہم ان کان انما بہا ان ترجع الی رفاعۃ فلا یتم لہا نکاحہ مرۃ اخری ثم اتت
ابا بکر وعمر فی خلافتہما فمنعاہا واخرج البیہقی عن عقبۃ بن عامر ان عمرو بن العاص

وشرحبيل بن حسنة بغشاه بريدا الى ابى بكر براس بنان بطريق الشام فلما قدم على
ابى بكر انكر ذلك فقال له عقبة يا خليفة رسول الله فانهم يصنعون ذلك بنا قال
افيستنان بفارس والروم لا يحمل الى راس انما يكفي الكتاب والخبر واخرج البخاري
عن قيس بن ابى حازم قال دخل ابو بكر على امرأة من احمس يقال لها زينب فرآها
لا تتكلم فقال ما لها لا تتكلم فقالوا حجت مصمتة قال لها تكلمي فان هذا لا يحل هذا من عمل الجاهلية
فتكلمت فقالت من انت قال امرؤ من المهاجرين قالت اى المهاجرين قال
من قريش قالت من اى قريش قال انك لسئول انا ابو بكر قالت من بقاؤنا
على هذا الامر الصالح الذى جاء الله به بعد الجاهلية قال بقاؤكم عليه ما استقامت
ائمتكم قالت وما الائمة قال اوما كان لقومك رؤس واشراف يأمرونهم قالت
بلى قال فهم اولئك الناس واخرج البخاري عن عائشة رض قالت لابى بكر غلام
يخرج له الخراج وكان ابو بكر ياكل من خراجه فجاء يوما بشئ فاكل منه ابو بكر فقال
له الغلام تدرى ما هذا فقال ابو بكر ما هو قال كنت تكهنت لانسان في الجاهلية وما احسن
الكهانة الا انى خدعته فلقيني فاعطاني هذا الذى اكلت منه فادخل ابو بكر يده
فقاء كل شئ في بطنه واخرج احمد في الزهد عن ابن سيرين قال لم اعلم احدا استقاء
من طعام اكله غير ابى بكر وذكر القصة واخرج النسائى عن اسلم ان عمر اطلع على
ابى بكر وهو آخذ بلسانه فقال هذا الذى اوردني الموارد واخرج ابو عبيد في الغريب
عن ابى بكر انه مر بعبد الرحمن بن عوف وهو يماظ جاره فقال له لا تماظ جارك فانه
يبقى ويذهب عنك الناس المماظة المنازعة والمخاصمة واخرج ابن عساكر عن موسى
بن عقبة ان ابا بكر الصديق كان يخطب فيقول الحمد لله رب العالمين احمده واستعينه
ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فانه قد دنا اجلى واجلكم واشهد ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من
كان حيا ويحق القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما
فقد ضل ضلالا مبينا اوصيكم بتقوى الله والاعتصام بامر الله الذى شرع لكم

وبما لكم به فان جوامع هدى الاسلام بعد كلمة الاخلاص السمع والطاعة لمن ولاه الله
امركم فانه من يطع الله واولى الامر بالمعروف والنهى عن المنكر فقد افلح وادى الذى
عليه من الحق واياكم واتباع الهوى فقد افلح من حفظ من الهوى والطمع والغضب
واياكم والفخر وما فخر من خلق من تراب ثم الى التراب يعود ثم ياكله الدود ثم هو اليوم
حي وغدا ميت فاعملوا يوما بيوم وساعة بساعة وتوقوا دعاء المظلوم وعدوا انفسكم
فى الموتى واصبروا فان العمل كله بالصبر واحذروا والحذر ينفع واعملوا والعمل يقبل
واحذروا ما حذركم الله من عذابه وسارعوا فيما وعدكم الله من رحمته وافهموا
تفهموا واتقوا وتوقوا فان الله قد بين لكم ما اهلك به من كان قبلكم وما نجى به من
نجى قبلكم قد بين لكم فى كتابه حلاله وحرامه وما يحب من الاعمال وما يكره فانى لا آلوكم
ونفسى والله المستعان ولا حول ولا قوة الا بالله واعلموا انكم ما اخلصتم لله من اعمالكم
فربكم اطعتم وحظكم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم به لدينكم فاجعلوه نوافل بين ايديكم تستوفوا
بسلفكم وتعطوا جزاءكم حين فقركم وحاجتكم اليها ثم تفكروا عباد الله فى اخوانكم و
صحابتكم الذين مضوا قد وردوا على ما قدموا فاقاموا عليه وحلوا فى الشقاء والسعادة
فيما بعد الموت ان الله ليس له شريك وليس بينه وبين احد من خلقه نسب يعطيه
به خيرا ولا يصرف عنه سوءا الا بطاعته واتباع امره فانه لا خير فى خير بعده النار
ولا شر فى شر بعده الجنة اقول قولى هذا واستغفر الله لى ولكم وصلوا على نبيكم صلى الله
عليه وسلم والسلام عليه ورحمة الله وبركاته واخرج الحاكم والبيهقى عن عبد الله بن
عكيم قال خطبنا ابو بكر الصديق فحمد الله واثنى عليه بما هو له اهل ثم قال اوصيكم
بتقوى الله وان تثنوا عليه بما هو له اهل وان تخلطوا الرغبة بالرهبة فان الله
تعالى اثنى على زكريا واهل بيته فقال انهم كانوا يسارعون فى الخيرات ويدعوننا
رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين ثم اعلموا عباد الله ان الله قد ارتهن بحقه انفسكم
واخذ على ذلك مواثيقكم واشترى منكم القليل الفانى بالكثير الباقى وهذا
كتاب الله فيكم لا يطفأ نوره ولا تنقضى عجائبه فاستضيئوا بنوره وانتصحوا كتابه

واستضیئوا منه لیوم الظلمة فانه انما خلقکم لعبادته ووکل بکم کراما کاتبین یعلمون ما تفعلون ثم اعلموا عباد الله انکم تغدون وتروحون فی اجل قد غیب عنکم علمه فان استطعتم ان تنقضی الآجال وانتم فی عمل الله فافعلوا ولن تستطیعوا ذلک الا باذن الله سابقوا فی آجالکم قبل ان تنقضی آجالکم فتردکم الی سوء اعمالکم فان قوما جعلوا آجالهم لغیرهم ونسوا انفسهم فانهاکم ان تکونوا امثالهم فالوحا الوحا ثم النجا النجا فان وراءکم طالبا حثیثا امره سریع واخرج ابن ابی الدنیا واحمد فی الزهد وابو نعیم فی الحلیة عن یحیی بن ابی کثیر ان ابا بکر کان یقول فی خطبته این الوضاة الحسنة وجوههم المعجبون بشبابهم این الملوک الذین بنوا المدائن وحصنوها این الذین کانوا یعطون الغلبة فی مواطن الحرب قد تضعضع ارکانهم حین اخنی بهم الدهر واصبحوا فی ظلمات القبور الوحا الوحا ثم النجا النجا واخرج احمد فی الزهد عن سلمان قال اتیت ابا بکر فقلت اعهد الیّ فقال یا سلمان اتق الله واعلم انه سیکون فتوح فلا اعرفن ما کان حظک منها ما جعلته فی بطنک او القیته علی ظهرک واعلم انه من صلی الصلوات الخمس فانه یصبح فی ذمة الله ویمسی فی ذمة الله تعالی فلا تقتلن احدا من اهل ذمة الله فتخفر الله فی ذمته فیکبک الله فی النار علی وجهک واخرج عن ابی بکر قال یقبض الصالحون الاول فالاول حتی یبقی من الناس حثالة کحثالة التمر او الشعیر لا یبالی الله بهم واخرج سعید بن منصور فی سننه عن معاویة بن قرة ان ابا بکر الصدیق رض کان یقول فی دعائه اللهم اجعل خیر عمری آخره وخیر عملی خواتمه وخیر ایامی یوم لقائک واخرج احمد فی الزهد عن الحسن قال بلغنی ان ابا بکر کان یقول فی دعائه اللهم انی اسألک الذی هو خیر لی فی عاقبة الامر اللهم اجعل آخر ما تعطینی الخیر رضوانک والدرجات العلی من جنات النعیم واخرج عن عرفجة قال قال ابو بکر من استطاع ان یبکی فلیبک والا فلیتباک واخرج عن عزرة عن ابی بکر قال اهلکهن الاحمران الذهب والزعفران واخرج عن مسلم بن یسار عن ابی بکر قال قال ان المسلم لیوجر فی کل شیئ حتی فی النکبة وانقطاع شسعه

والبضاعة تكون فی کمہ فیفقدہا فیفزع لہا فیجدہا فی ضبنہ وآخرج عن میمون بن مہران قال اتی ابوبکر بغراب وافر الجناحین فقلبہ ثم قال ما صید من صید ولا عضدت من شجرۃ الا ضیعت من التسبیح وآخرج البخاری فی الادب وعبداللہ بن احمد فی زوائد الزہد عن الصنابحی انہ سمع ابابکر یقول ان دعاء الاخ لاخیہ فی اللہ یستجاب وآخرج عبداللہ فی زوائد الزہد عن عبید بن عمیر عن لبید الشاعر انہ قدم علی ابی بکر فقال ع الا کل شئ ما خلا اللہ باطل + فقال صدقت فقال ع وکل نعیم لامحالۃ زائل + فقال کذبت عند اللہ نعیم لایزول فلما ولی قال ابوبکر ربما قال الشاعر الکلمۃ من الحکمۃ

فصل فی کلماتہ الدالۃ علی شدۃ خوفہ من ربہ

اخرج ابو احمد الحاکم عن معاذ بن جبل قال دخل ابوبکر حائطا واذا بدبسی فی ظل شجرۃ فتنفس الصعداء ثم قال طوبی لک یا طیر تاکل من الشجر وتستظل بالشجر وتصیر الی غیر حساب یالیت ابابکر مثلک وآخرج ابن عساکر عن الاصمعی قال کان ابوبکر اذا مدح قال اللہم انت اعلم منی بنفسی وانا اعلم بنفسی منہم اللہم اجعلنی خیرا مما یظنون واغفرلی مالا یعلمون ولا تواخذنی بما یقولون وآخرج احمد فی الزہد عن ابی عمران الجونی قال قال ابوبکر الصدیق لوددت انی شعرۃ فی جنب عبد مؤمن وآخرج احمد فی الزہد عن مجاہد قال کان ابن الزبیر اذا قام فی الصلوۃ کانہ عود من الخشوع قال وحدثت ان ابابکر کان کذلک وآخرج عن الحسن قال قال ابوبکر واللہ لوددت انی کنت ہذہ الشجرۃ توکل وتعضد وآخرج عن قتادۃ قال بلغنی ان ابابکر قال وددت انی خضرۃ تاکلنی الدواب وآخرج عن ضمرۃ بن حبیب قال حضرت الوفاۃ ابنا لابی بکر الصدیق فجعل الفتی یلحظ الی وسادۃ فلما توفی قالوا لابی بکر راینا ابنک یلحظ الی وسادۃ فدفعوہ عن الوسادۃ فوجدوا تحتہا خمسۃ دنانیر او ستۃ فضرب ابوبکر بیدہ علی الاخری یسترجع ویقول انا للہ وانا الیہ راجعون یا فلان ما احسب جلدک یتسع لہا وآخرج عن ثابت البنانی ان ابابکر کان یتمثل شعر لاتزال تنعی حبیبا حتے تکونہ + وقد یرجو الفتی الرجاء یموت دونہ

لہ الضبن بالمعنی الکشح والابط رجمع البحار

و اخرج ابن سعد عن ابن سیرین قال لم یکن احد بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اہیب لما لا یعلم من ابی بکر ولم یکن احد بعد ابی بکر اہیب لما لا یعلم من
عمر وان ابا بکر نزلت فیہ قضیۃ فلم یجد لہا فی کتاب اللہ اصلا ولا فی السنۃ
اثرا فقال اجتہد رایی فان یکن صوابا فمن اللہ وان یکن خطا فمنی واستغفر اللہ

فصل فیما ورد عنہ من تعبیر الرؤیا اخرج سعید بن منصور عن سعید بن المسیب
قال رأت عائشۃ رض کانہ وقع فی بیتہا ثلاثۃ اقمار فقصتہا علی ابی بکر وکان من
اعبر الناس فقال ان صدقت رؤیاک لیدفنن فی بیتک خیر اہل الارض ثلثا
فلما قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عائشۃ ہذا خیر اقمارک واخرج ایضا
عن عمرو بن شرحبیل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی اردفت
غنم سود ثم اردفتہا غنم بیض حتی ما تری السود فیہا قال ابوبکر یا رسول اللہ
اما السود فانہا العرب یسلمون ویکثرون والغنم البیض الاعاجم یسلمون حتی
لا یری العرب فیہم من کثرتہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک عبرہا
الملک سحرا وله عن ابن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیتنی
علی بیر انزع فیہا فوردتنی غنم سود ثم ردفہا غنم عفر فقال ابوبکر دعنی اعبرہا
فذکر نحوہ واخرج ابن سعد عن محمد بن سیرین قال کان اعبر ہذہ الامۃ
بعد نبیہا ابوبکر واخرج ابن سعد عن ابن شہاب قال رأی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رؤیا فقصہا علی ابی بکر فقال رأیت کانی استبقت انا وانت درجۃ
فسبقتک بمرقاتین ونصف قال یا رسول اللہ یقبضک اللہ الی مغفرۃ ورحمۃ
واعیش بعدک سنتین ونصفا واخرج عبد الرزاق فی مصنفہ عن ابی قلابۃ
ان رجلا قال لابی بکر الصدیق رأیت فی النوم انی ابول دما قال انت
رجل تاتی امراتک وہی حائض فاستغفر اللہ ولا تعد فائدۃ اخرج البیہقی
فی الدلائل عن عبد اللہ بن بریدۃ قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عمرو بن العاص فی سریۃ فیہم ابوبکر وعمر فلما انتہوا الی مکان الحرب

امرہم عمرو ان لا ینوروا نارا فغضب عمر فہم ان یاتیہم فنہاہ ابوبکر واخبرہ انہ
لم یستعملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیک الا لعلمہ بالحرب فسکت عنہ
واخرج البیہقی من طریق ابی معشر عن بعض مشیختہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال انی لاؤمر الرجل علی القوم فیہم من ہو خیر منہ لانہ ایقظ عینا وابصر بالحرب
فصل اخرج خلیفۃ بن خیاط واحمد بن حنبل وابن عساکر عن یزید بن الاصم
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انا اکبر او انت قال انت اکبر واکرم
وانا اسن منک مرسل غریب جدا فان صح عد ہذا الجواب من فرط ذکائہ و
ادبہ والمشہور ان ہذا الجواب للعباس وقد وقع ایضا لسعید بن یربوع اخرجہ
الطبرانی ولفظہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ اینا اکبر قال انت
اکبر واخیر منی وانا اقدم واخرج ابو نعیم ان ابا بکر قیل لہ یا خلیفۃ رسول اللہ الا تستعمل
اہل بدر قال انی اری مکانہم ولکنی اکرہ ان ادنسہم بالدنیا واخرج احمد
فی الزہد عن اسمعیل بن محمد ان ابا بکر قسم قسما فسوی فیہ بین الناس فقال لہ
عمر تسوی بین اصحاب بدر وسواہم من الناس فقال ابو بکر انما الدنیا بلاغ
وخیر البلاغ اوسعہ وانما فضلہم فی اجورہم **فصل** اخرج احمد فی الزہد
عن ابی بکر بن حفص قال بلغنی ان ابا بکر کان یصوم الصیف ویفطر الشتاء
واخرج ابن سعد عن حیان الصائغ قال کان نقش خاتم ابی بکر نعم القادر اللہ
فائدۃ اخرج الطبرانی عن موسی بن عقبۃ قال لا نعلم اربعۃ ادرکوا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم وابناؤہم الا ہؤلاء الاربعۃ ابو قحافۃ وابنہ ابو بکر الصدیق
وابنہ عبد الرحمن وابو عتیق بن عبد الرحمن واسمہ محمد واخرج ابن مندۃ و
ابن عساکر عن عائشۃ رض قالت ما اسلم ابو احد من المہاجرین الا ابو ابی بکر
فائدۃ اخرج ابن سعد والبزار بسند حسن عن انس قال کان اسن اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر الصدیق وسہیل بن عمرو بن بیضاء **فائدۃ**
اخرج البیہقی فی الدلائل عن اسماء بنت ابی بکر قالت لما کان عام الفتح خرجت

[illegible]

انتسر لابی قحافہ فلقیتہا الخیل و فی عنقہا طوق من ورق فاقطعہ انسان من عنقہا فلما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسجد قام ابو بکر وقال انشد باللہ والاسلام طوق اختی فواللہ ما اجابہ احد ثم قال الثانیۃ فما اجابہ احد ثم قال یا اخت احتسبی طوقک فواللہ ان الامانۃ الیوم فی الناس لقلیل

عمر بن الخطاب ہو عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی امیر المومنین ابو حفص القرشی العدوی الفاروق اسلم فی السنۃ السادسۃ من النبوۃ ولہ سبع وعشرون سنۃ قالہ الذہبی وقال النووی ولد عمر بعد الفیل بثلث عشرۃ سنۃ وکان من اشراف قریش والیہ کانت السفارۃ فی الجاہلیۃ وکانت قریش اذا وقعت الحرب بینہم او بینہم وبین غیرہم بعثوہ سفیرا اے رسولا واذا نافرہم منافر او فاخرہم مفاخر بعثوہ منافرا او مفاخرا واسلم قدیما بعد اربعین رجلا واحدی عشرۃ امراۃ وقیل بعد تسعۃ وثلاثین رجلا وثلث وعشرین امراۃ وقیل بعد خمسۃ واربعین رجلا واحدی عشرۃ امراۃ فما ہو الا ان اسلم فظہر الاسلام بمکۃ وفرح بہ المسلمون قال وہو احد السابقین الاولین واحد العشرۃ المشہود لہم بالجنۃ واحد الخلفاء الراشدین واحد اصہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد کبار علماء الصحابۃ وزہادہم روی لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسمائۃ حدیث وتسعۃ وثلثون حدیثا روی عنہ عثمان ابن عفان وعلی وطلحۃ وسعد وابن عوف وابن مسعود وابو ذر وعمرو بن عبسۃ وابنہ عبد اللہ وابن عباس وابن الزبیر وانس وابو ہریرۃ وعمرو بن العاص وابو موسے الاشعری والبراء بن عازب وابو سعید الخدری وخلائق آخرون من الصحابۃ وغیرہم رضی اللہ عنہم اقول وانا الخص ہنا فصولا فیہا جملۃ من الفوائد تتعلق بترجمتہ

فصل فی الاخبار الواردۃ فی اسلامہ اخرج الترمذی عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام باحب ہذین الرجلین الیک بعمر بن الخطاب او بابی جہل

بن ہشام واخرجہ الطبرانی من حدیث ابن مسعود وانس رض واخرج الحاکم عن ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب
خاصۃ واخرج الطبرانی فی الاوسط من حدیث ابی بکر الصدیق وفی الکبیر
من حدیث ثوبان واخرج احمد عن عمر قال خرجت اتعرض رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فوجدتہ قد سبقنی الی المسجد فقمت خلفہ فاستفتح سورۃ الحاقۃ فجعلت
اتعجب من تالیف القرآن فقلت واللہ ہذا شاعر کما قالت قریش فقرأ انہ لقول
رسول کریم وما ہو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون الآیات فوقع فی قلبی الاسلام
کل موقع واخرج ابن ابی شیبۃ عن جابر قال کان اول اسلام عمر ان عمر
قال ضرب اختی المخاض لیلا فخرجت من البیت فدخلت فی استار الکعبۃ
فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل الحجر وعلیہ تبان[1] وصلی اللہ ما شاء اللہ ثم انصرف
فسمعت شیئا لم اسمع مثلہ فخرج فاتبعتہ فقال من ہذا فقلت عمر فقال یا عمر ما تدعنی
لا لیلا ولا نہارا فخشیت ان یدعو علی فقلت اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ
فقال یا عمر اسرہ قلت لا والذی بعثک بالحق لاعلنہ کما اعلنت الشرک واخرج
ابن سعد وابو یعلی والحاکم والبیہقی فی الدلائل عن انس رض قال خرج عمر متقلدا سیفہ
فلقیہ رجل من بنی زہرۃ فقال این تعمد یا عمر فقال ارید ان اقتل محمدا قال
وکیف تامن من بنی ہاشم وبنی زہرۃ وقد قتلت محمدا فقال ما اراک الا قد
صبوت قال افلا ادلک علی العجب ان ختنک واختک قد صبوا وترکا دینک
فمشی عمر فاتاہما وعندہما خباب فلما سمع بحس عمر تواری فی البیت فدخل فقال
ما ہذہ الہینمۃ وکانوا یقرؤن طہ قالا ما عدا حدیثا تحدثناہ بیننا قال فلعلکما قد
صبوتما فقال لہ ختنہ یا عمر ان کان الحق فی دینک فوثب علیہ عمر فوطیہ وطیا شدیدا
فجاءت اختہ لتدفعہ عن زوجہا فنفحہا نفحۃ بیدہ فدمی وجہہا فقالت وہی غضبیٰ
وان کان الحق فی غیر دینک انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
فقال عمر اعطونی الکتاب الذی ہو عندکم فاقرأہ وکان عمر یقرأ الکتاب فقالت

[1] لہ بت طیلسان خز وصوف ۱۲ منتخب من المنتخب ۱۲

اختہ انک رجس وانہ لا یمسہ الا المطہرون فقم فاغتسل او توضأ فقام فتوضأ ثم
اخذ الکتاب فقرأ طہ حتے انتہے الی اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ
لذکری فقال عمر دلونی علی محمد فلما سمع خباب قول عمر خرج فقال ابشر یا عمر فانی
ارجو ان تکون دعوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لک لیلۃ الخمیس اللہم اعز الاسلام
بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فے
اصل الدار التی فے اصل الصفا فانطلق عمر حتے اتے الدار وعلی بابہا حمزۃ و
طلحۃ وناس فقال حمزۃ ہذا عمر ان یرد اللہ بہ خیرا یسلم وان یرد غیر ذلک یکن قتلہ
علینا ہینا قال والنبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل اوحی الیہ فخرج حتی اتی عمر
فاخذ بمجامع ثوبہ وحمائل السیف فقال ما انت بمنتہ یا عمر حتے ینزل اللہ بک من الخزی
والنکال ما انزل بالولید بن المغیرۃ فقال عمر اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک عبد اللہ
ورسولہ واخرج البزار والطبرانی وابو نعیم فے الحلیۃ والبیہقی فی الدلائل عن
اسلم قال قال لنا عمر کنت اشد الناس علے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فبینا انا فے یوم حار بالہاجرۃ فی بعض طریق مکۃ اذ لقینی رجل فقال عجبا لک
یا ابن الخطاب انک تزعم انک وانک وقد دخل علیک الامر فے بیتک قلت
وما ذاک قال اختک قد اسلمت فرجعت مغضبا حتے قرعت الباب قیل من
ہذا قلت عمر فتبادروا فاختفوا منی وقد کانوا یقرؤن صحیفۃ بین ایدیہم ترکوہا
ونسوہا فقامت اختی تفتح الباب فقلت یا عدوۃ نفسہا اصبوت وضربتہا بشئ کان
فی یدی علی رأسہا فسال الدم وبکت فقالت یا ابن الخطاب ما کنت فاعلا
فافعل فقد صبوت قال ودخلت حتی جلست علی السریر فنظرت الی الصحیفۃ فقلت
ما ہذا ناولینیہا قالت لست من اہلہا انک لا تطہر من الجنابۃ وہذا کتاب لا یمسہ الا
المطہرون فما زلت بہا حتی ناولتنیہا ففتحتہا فاذا فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم فلما
مررت باسم من اسماء اللہ تعالی ذعرت منہ فالقیت الصحیفۃ ثم رجعت الے
نفسی فتناولتہا فاذا فیہا سبح للہ ما فی السموات والارض فذعرت فقرأت

الی آمنوا باللہ ورسولہ فقلت اشہد ان لا الٰہ الا اللہ فخرجوا الیّ مبادرین وکبروا
وقالوا البشر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا یوم الاثنین فقال اللھم
اعز دینک باحب الرجلین الیک اما ابوجہل بن ہشام واما عمر ودلونی علی
النبی صلعم فی بیت باسفل الصفا فخرجت حتی قرعت الباب فقالت من
قلت ابن الخطاب وقد علموا شدتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما اجترء
احد یفتح الباب حتی قال صلی اللہ علیہ وسلم افتحوا لہ ففتحوا الی فاخذ رجلان
بعضدی حتی اتیا بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال خلوا عنہ ثم اخذ بمجامع
قمیصی وجذبنی الیہ ثم قال اسلم یا ابن الخطاب اللھم اہدہ فتشہدت فکبر المسلمون
تکبیرۃ سمعت بفجاج مکۃ وکانوا مستخفین فلم اشاء ان اری رجلا یضرب ویضرب الا
رأیتہ ولا یصیبنی من ذلک شیٔ فجئت الی خالی ابی جہل بن ہشام وکان شریفا
فقرعت علیہ الباب فقال من ہذا قلت ابن الخطاب وقد صبوت فقال لا تفعل
ثم دخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیٔ فذہبت الی رجل من عظماء
قریش فنادیتہ فخرج الی فقلت لہ مثل مقالتی لخالی وقال لی مثل ما قال
خالی فدخل واجاف الباب دونی فقلت ما ہذا الشیٔ ان المسلمون یضربون وانا
لا اضرب فقال لی رجل اتحب ان یعلم باسلامک قلت نعم قال فاذا جلس الناس
فی الحجر فأت فلانا الرجل لم یکن یکتم السر فقل لہ فیما بینک وبینہ انی قد صبوت
فانہ قل ما یکتم السر فجئت وقد اجتمع الناس فی الحجر فقلت فیما بینی وبینہ انی قد
صبوت قال او قد فعلت قلت نعم فنادی باعلی صوتہ ان ابن الخطاب
قد صبا فبادروا الیّ فما زلت اضربہم ویضربونی واجتمع علیّ الناس فقال خالی
ما ہذہ الجماعۃ قیل عمر قد صبا فقام علی الحجر فاشار بکمہ الا انی قد اجرت ابن اختی
فتکشفوا عنی لا اشاء ان اری احدا من المسلمین یضرب ویضرب الا رأیتہ فقلت
ما ہذا الشیٔ قد یصیبنی فاتیت خالی فقلت جوارک رد علیک فما زلت اضرب
واضرب حتی اعز اللہ الاسلام واخرج ابو نعیم فی الدلائل وابن عساکر عن ابن عباسؓ

قال سألت عمر لأي شيء سميت الفاروق فقال أسلم حمزة قبلي بثلاثة أيام فخرجت إلى المسجد فأسرع أبو جهل إلى النبي صلى الله عليه وسلم يسبه فأخبر حمزة فأخذ قوسه وجاء إلى المسجد إلى حلقة قريش التي فيها أبو جهل فاتكأ على قوسه مقابل أبي جهل فنظر إليه فعرف أبو جهل الشر في وجهه فقال مالك يا أبا عمارة فرفع القوس فضرب بها أخدعيه فقطعه فسالت الدماء فأصلحت ذلك قريش مخافة الشر قال ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف في دار الأرقم ابن أبي الأرقم المخزومي فانطلق حمزة فأسلم فخرجت بعد ثلاثة أيام فإذا فلان المخزومي فقلت أرغبت عن دين آبائك واتبعت دين محمد فقال إن فعلت فقد فعله من هو أعظم عليك حقا مني قلت ومن هو قال أختك وختنك فانطلقت فوجدت همهمة فدخلت فقلت ما هذا فما زال الكلام بيننا حتى أخذت برأس ختني فضربته فأدميته فقامت إلى أختي فأخذت برأسي وقالت قد كان ذلك على رغم أنفك فاستحييت حين رأيت الدماء فجلست وقلت أروني هذا الكتاب فقالت إنه لا يمسه إلا المطهرون فقمت فاغتسلت فأخرجوا إلي صحيفة فيها بسم الله الرحمن الرحيم فقلت أسماء طيبة طاهرة طه ما أنزلنا عليك القرآن لتشقى إلى قوله له الأسماء الحسنى فتعظمت في صدري وقلت من هذا فرت قريش فأسلمت وقلت أين رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فإنه في دار الأرقم فأتيت فضربت الباب فاستجمع القوم فقال لهم حمزة ما لكم قالوا عمر قال وعمر افتحوا له الباب فإن أقبل قبلنا منه وإن أدبر قتلناه فسمع ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فخرج فتشهد عمر فكبر أهل الدار تكبيرة سمعها أهل مكة قلت يا رسول الله ألسنا على الحق قال بلى قلت ففيم الإخفاء فخرجنا صفين أنا في أحدهما وحمزة في الآخر حتى دخلنا المسجد فنظرت قريش إلي وإلى حمزة فأصابتهم كآبة شديدة فسماني رسول الله صلى الله عليه وسلم الفاروق يومئذ لأنه ظهر الإسلام وفرق بين الحق والباطل وأخرج ابن سعد عن ذكوان قال قلت لعائشة من سمى عمر الفاروق قالت النبي

صلی اللہ علیہ وسلم واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابن عباس رض قال لما اسلم
عمر نزل جبرئیل فقال یا محمد لقد استبشر اہل السماء باسلام عمر واخرج البزار
والحاکم وصححہ عن ابن عباس رض قال لما اسلم عمر قال المشرکون قد انتصف
القوم الیوم منا وانزل اللہ یا ایہا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین
واخرج البخاری عن ابن مسعود رض قال ما زلنا اعزۃ منذ اسلم عمر واخرج ابن سعد
والطبرانی عن ابن مسعود رض قال کان اسلام عمر فتحا وکانت ہجرتہ نصرا وکانت
امامتہ رحمۃ ولقد رأینا وما نستطیع ان نصلی الی البیت حتے اسلم عمر فلما اسلم
عمر قاتلہم حتے ترکونا فصلینا واخرج ابن سعد والحاکم عن حذیفۃ قال لما اسلم
عمر کان الاسلام کالرجل المقبل لا یزداد الا قربا فلما قتل عمر کان الاسلام کالرجل
المدبر لا یزداد الا بعدا واخرج الطبرانی عن ابن عباس رض قال اول من جہر بالاسلام
عمر بن الخطاب اسنادہ صحیح حسن واخرج ابن سعد عن صہیب قال لما اسلم عمر رض
ظہر الاسلام ودعی الیہ علانیۃ وجلسنا حول البیت حلقا وطفنا بالبیت وانتصفنا
ممن غلظ علینا ورددنا علیہ بعض ما یاتی بہ واخرج ابن سعد عن اسلم مولی عمر قال
اسلم عمر فی ذی الحجۃ السنۃ السادسۃ من النبوۃ وہو ابن ست وعشرین سنۃ

فصل فی ہجرتہ اخرج ابن عساکر عن علی قال ما علمت احدا ہاجرا لا
مختفیا الا عمر بن الخطاب فانہ لما ہم بالہجرۃ تقلد سیفہ وتنکب قوسہ وانتضے سفی
یدہ اسہما واتی الکعبۃ واشراف قریش بفنائہا فطاف سبعا ثم صلی رکعتین
عند المقام ثم اتی حلقہم واحدۃ واحدۃ فقال شاہت الوجوہ من اراد ان تثکلہ
امہ ویؤتم ولدہ وترمل زوجتہ فلیلقنے وراء ہذا الوادی فما تبعہ منہم احد و
اخرج عن البراء رض قال اول من قدم علینا من المہاجرین مصعب بن عمیر ثم
ابن ام مکتوم ثم عمر بن الخطاب سفے عشرین راکبا فقلنا ما فعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ قال ہو علے اثری ثم قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابوبکر رض
معہ قال النووی شہد عمر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المشاہد کلہا وکان

ممن ثبت معہ یوم احد فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ غیر ما
تقدم فی ترجمۃ الصدیق رضؓ اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ
الی جانب قصر قلت لمن ہذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتک فولیت مدبرا فبکی
(عمر) وقال علیک اغار یا رسول اللہ واخرج الشیخان عن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال بینا انا نائم شربت یعنی اللبن حتے انظر الری یجری
فی اظفاری ثم ناولتہ عمر قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم واخرج الشیخان
عن ابی سعید الخدری رضؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا
نائم رایت الناس عرضوا علی وعلیہم قمص فمنہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما یبلغ دون
ذلک وعرض علی عمر وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال الدین
واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ مالقیک الشیطان سالکا فجًا قط الا سلک
فجا غیر فجک واخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لقد کان فیما قبلکم من الامم ناس محدثون فان یکن فی امتی احد
فانہ عمر ای ملہمون واخرج الترمذی عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ قال ابن عمر ما نزل بالناس امر قط
فقالوا وقال الا نزل القرآن علی نحو ما قال عمر واخرج الترمذی والحاکم وصححہ
عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان
عمر بن الخطاب (واخرجہ الطبرانی عن ابی سعید الخدری وعصمۃ بن مالک واخرجہ
ابن عساکر من حدیث ابن عمر) واخرج الترمذی عن عائشۃ رضؓ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر
واخرج ابن ماجۃ والحاکم عن ابی بن کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اول من یصافحہ الحق عمر واول من یسلم علیہ واول من یاخذہ بیدہ فیدخل الجنۃ

واخرج ابن ماجة والحاکم عن ابی ذر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ان الله وضع الحق علی لسان عمر یقول به واخرج احمد والبزار عن ابی هریرة قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله جعل الحق علی لسان عمر وقلبه واخرجه
الطبرانی من حدیث عمر بن الخطاب وبلال ومعاویة بن ابی سفیان وعائشة رض
واخرجه ابن عساکر من حدیث ابن عمر واخرج ابن منیع فی مسنده عن علی رض قال
کنا اصحاب محمد لا نشک ان السکینة تنطق علی لسان عمر واخرج البزار عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عمر سراج اهل الجنة واخرجه ابن عساکر
من حدیث ابی هریرة والصعب بن جثامة واخرج البزار عن قدامة بن مظعون
عن عمه عثمان بن مظعون قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا غلق الفتنة
واشار بیده الی عمر لا یزال بینکم وبین الفتنة باب شدید الغلق ما عاش هذا
بین اظهرکم واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس رض قال جاء جبرئیل
الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال اقرأ عمر السلام واخبره ان غضبه عز ورضاه حکم
واخرج ابن عساکر عن عائشة رض ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الشیطان
یفرق من عمر واخرج احمد من طریق بریدة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال
ان الشیطان لیفرق منک یا عمر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس رض قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ما فی السماء ملک الا وهو یوقر عمر ولا فی الارض شیطان
الا وهو یفرق من عمر واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی هریرة رض قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله باهی باهل عرفة عامة وباهی بعمر خاصة
واخرج فی الکبیر مثله من حدیث ابن عباس رض واخرج الطبرانی والدیلمی عن الفضل
بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحق بعدی مع عمر حیث کان
واخرج الشیخان عن ابن عمر وابی هریرة رض قالا قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم بینا انا نائم رأیتنی علی قلیب علیها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذها
ابو بکر فنزع ذنوبا او ذنوبین وفی نزعه ضعف والله یغفر له ثم جاء عمر فاستقی فاستحالت

فی یدہ غربا فلم ار عبقریا من الناس یفری فریہ حتی روی الناس وضربوا بعطن
قال النووی فی تہذیبہ قال العلماء ہذا اشارۃ الی خلافۃ ابی بکر وعمر و
کثرۃ الفتوح وظہور الاسلام فی زمن عمر واخرج الطبرانی عن سدیسۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لم یلق عمر منذ اسلم الا خر لوجہہ (واخرجہ
الدارقطنی فی الافراد من طریق سدیسۃ عن حفصۃ) واخرج الطبرانی عن ابی بن
کعب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی جبریل لیبک الاسلام
علی موت عمر واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من ابغض عمر فقد ابغضنی ومن احب عمر فقد احبنی وان اللہ
باہی بالناس عشیۃ عرفۃ عامۃ وباہی بعمر خاصۃ وانہ لم یبعث اللہ نبیا الا کان
فی امتہ محدث وان یکن فی امتی منہم احد فہو عمر قالوا یا رسول اللہ کیف محدث
قال تتکلم الملائکۃ علی لسانہ اسنادہ حسن **فصل فی اقوال الصحابۃ والسلف فیہ**
قال ابو بکر الصدیق رض ما علی ظہر الارض رجل احب الی من عمر اخرجہ ابن عساکر وقیل
لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر قال اقول لہ ولیت علیہم
خیرہم (اخرجہ ابن سعد) وقال علی رض اذا ذکر الصالحون فحی ہلا بعمر ما کنا نبعد
ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر (اخرجہ الطبرانی فی الاوسط) وقال ابن عمر ما رایت
احدا قط بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حین قبض احد ولا اجود من عمر
(اخرجہ ابن سعد) وقال ابن مسعود لو ان علم عمر وضع فی کفۃ میزان ووضع علم
احیاء الارض فی کفۃ لرجح علم عمر بعلمہم ولقد کانوا یرون انہ ذہب بتسعۃ اعشار العلم
(اخرجہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم) وقال حذیفۃ کان علم الناس کان مدسوسا
فی حجر عمر وقال حذیفۃ واللہ ما اعرف رجلا لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم الا عمر رض وقالت
عائشۃ رض وذکرت عمر کان واللہ احوذیا نسیج وحدہ وقال معاویۃ رض اما ابو بکر
فلم یرد الدنیا ولم تردہ واما عمر فارادتہ الدنیا ولم یردہا واما نحن فتمرغنا فیہا ظہرا لبطن
(اخرجہ الزبیر بن بکار فی الموفقیات) وقال جابر رض دخل علی عمر وہو مسجی فقال

رحمۃ اللہ علیک ما من احد احب الیّ ان القے اللہ بما فی صحیفتہ بعد صحبۃ النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من ہذا المسجی (اخرجہ الحاکم) وقال ابن مسعودؓ اذا ذکر الصالحون
فحی ہلا بعمر ان عمر کان اعلمنا بکتاب اللہ وافقہنا فے دین اللہ تعالی (اخرجہ
الطبرانی والحاکم) وسئل ابن عباس عن ابی بکر فقال کان کالخیر کلہ وسئل
عن عمر فقال کان کالطیر الحذر الذی یری ان لہ بکل طریق شرکا یاخذہ
وسئل عن علی فقال ملئ عزما وحزما وعلما ونجدۃ اخرجہ فے الطیوریات واخرج
الطبرانی عن عمیر بن ربیعۃ ان عمر بن الخطاب قال لکعب الاحبار کیف تجد
نعتی قال اجد نعتک قرنا من حدید قال وما قرن من حدید قال امیر شدید
لا تاخذہ فی اللہ لومۃ لائم قال ثم مہ قال ثم یکون من بعدک خلیفۃ تقتلہ فئۃ
ظالمۃ قال ثم مہ قال ثم یکون البلاء واخرج احمد والبزار والطبرانی عن ابن مسعودؓ
قال فضل عمر بن الخطاب الناس باربع بذکر الاسری یوم بدر امر بقتلہم فانزل اللہ
لولا کتاب من اللہ سبق الآیۃ وبذکر الحجاب امر نساء النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان
یحتجبن فقالت لہ زینب وانک علینا یا ابن الخطاب والوحی ینزل سفے بیوتنا
فانزل اللہ فاذا سألتموہن متاعا الآیۃ وبدعوۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم اللہم
ایدالاسلام بعمر وبرایہ فی ابی بکر کان اول من بایعہ واخرج ابن عساکر عن مجاہد
قال کنا نحدث ان الشیاطین کانت مصفدۃ فی امارۃ عمر فلما اصیب بثت
واخرج عن سالم بن عبد اللہ قال ابطأ خبر عمر علے ابی موسے فاتی امراۃ فی بطنہا
شیطان فسالہا عنہ فقالت حتے یجیئنی شیطانی فجاء فسالتہ عنہ فقال ترکتہ
موتزرا بکساء یہنأ ابل الصدقۃ وذاک رجل لا یراہ الشیطان الا خر لمنخریہ الملک
بین عینیہ وروح القدس ینطق بلسانہ فصل قال سفیان الثوری من زعم انّ
علیا کان احق بالولایۃ من ابی بکر وعمر فقد خطأ ابا بکر وعمر والمہاجرین والانصار
وقال شریک لیس یقدم علیا علی ابی بکر وعمر احد فیہ خیر وقال ابواسامۃ
اتدرون من ابو بکر وعمر ہما ابو الاسلام وامہ وقال جعفر الصادق انا بری من ذکر

(۱) ازالۃ الخفاء (۲) تحفہ

ابابکر وعمر الا بخیر فصل فی موافقات عمرؓ قد وصلها بعضهم الی اکثر من عشرین اخرج ابن مردویہ عن مجاہد قال کان عمر یرےٰ الرای فینزل بہ القرآن واخرج ابن عساکر عن علی قال ان فے القرآن لرایا من رای عمر واخرج ابن عمر مرفوعا ما قال الناس فی شئے وقال فیہ عمر الا جاء القرآن بنحو ما یقول عمر واخرج الشیخان عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یارسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وقلت یارسول اللہ یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امرتہن یحتجبن فنزلت آیۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فے الغیرۃ فقلت عسے ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک واخرج مسلم عن عمر قال وافقت ربی فی ثلث فے الحجاب وفے اساری بدر وفی مقام ابراہیم ففی ہذا الحدیث خصلۃ رابعۃ وفے التہذیب للنووی نزل القرآن بموافقتہ فی اسری بدر وفے الحجاب وفی مقام ابراہیم وفی تحریم الخمر فزاد خصلۃ خامسۃ وحدیثہا فے السنن ومستدرک الحاکم انہ قال اللہم بین لنا فے الخمر بیانا شافیا فانزل اللہ تحریمہا واخرج ابن ابی حاتم فے تفسیرہ عن انس قال قال عمر وافقت ربی فی اربع نزلت ہذہ الآیۃ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الآیۃ فلما نزلت قلت انا فتبارک اللہ احسن الخالقین فزاد فی ہذا الحدیث خصلۃ سادسۃ وللحدیث طریق آخر عن ابن عباس اوردتہ فے تفسیر المسند ثم رایت فی کتاب فضائل الامامین لابی عبد اللہ الشیبانی قال وافق عمر ربہ فے احد وعشرین موضعا فذکر ہذہ الستۃ وزاد ۷ قصۃ عبد اللہ بن ابی قلت حدیثہا فی الصحیح عنہ قال لما توفی عبد اللہ بن ابی دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوٰۃ علیہ فقام الیہ فقمت حتے وقفت فی صدرہ فقلت یارسول اللہ اعلی عدو اللہ ابن ابی القائل یوما کذا وکذا فواللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ولا تصل علی احد منہم مات ابدا الآیۃ ۸ یسئلونک عن الخمر الآیۃ ۹ یاایہا الذین آمنوا لاتقربوا الصلوٰۃ

۷

۸-۹

الآیۃ قلت ہما مع آیۃ المائدۃ خصلۃ واحدۃ والثلثۃ فی الحدیث السابق
10 ۱۰ لما اکثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاستغفار لقوم قال عمر سواء
علیہم فانزل اللہ سواء علیہم استغفرت لہم الآیۃ قلت اخرجہ الطبرانی عن ابن
11 عباس ۱۱ لما استشار صلی اللہ علیہ وسلم الصحابۃ فی الخروج الی بدر اشار عمر بالخروج
12 فنزلت کما اخرجک ربک من بیتک الآیۃ ۱۲ لما استشار الصحابۃ فی
قصۃ الافک قال عمر من زوجکہا یا رسول اللہ قال اللہ قال افتظن ان
13 ربک دلس علیک فیہا سبحانک ہذا بہتان عظیم فنزلت کذلک ۱۳ قصتہ
فی الصیام لما جامع زوجتہ بعد الانتباہ وکان ذلک محرما فی اول الاسلام
14 فنزل احل لکم لیلۃ الصیام الآیۃ قلت اخرجہ احمد فی مسندہ ۱۴ قولہ تعالی
من کان عدوا لجبریل الآیۃ قلت اخرجہ ابن جریر وغیرہ من طرق عدیدۃ و
اقربہا للموافقۃ ما اخرجہ ابن ابی حاتم عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان یہودیا
لقی عمر فقال ان جبریل الذی یذکر صاحبکم عدو لنا فقال لہ عمر من کان عدوا للہ
وملائکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکافرین فنزلت علی لسان
15 عمر ۱۵ قولہ تعالی فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ قلت اخرج قصتہا ابن
ابی حاتم وابن مردویہ عن ابی الاسود قال اختصم رجلان الی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقضی بینہما فقال الذی قضی علیہ ردنا الی عمر بن الخطاب
فاتیا الیہ فقال الرجل قضی لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ہذا
فقال ردنا الی عمر فقال اکذاک قال نعم فقال عمر مکانکما حتی اخرج الیکما
فخرج الیہما مشتملا علی سیفہ فضرب الذی قال ردنا الی عمر فقتلہ وادبر الآخر
فقال یا رسول اللہ قتل عمر واللہ صاحبی فقال ما کنت اظن ان یجترئ عمر
علی قتل مؤمن فانزل اللہ فلا وربک لا یؤمنون الآیۃ فاہدر دم الرجل وبرئ
16 عمر من قتلہ ولہ شاہد موصول اوردتہ فی التفسیر المسند ۱۶ الاستیذان
فی الدخول وذلک انہ دخل علیہ غلامہ وکان نائما فقال اللہم حرم الدخول

۱۷-۱۸ فنزلت آية الاستيذان ۱۷ قوله في اليهود انهم قوم بهت ۱۸ قوله
ثلة من الاولين وثلة من الآخرين قلت اخرج قصتها ابن عساكر في تاريخه
۱۹ عن جابر بن عبد الله وهي في اسباب النزول ۱۹ رفع تلاوة الشيخ والشيخة
۲۰ اذا زنيا الآية ۲۰ قوله يوم احد لما قال ابو سفيان افي القوم فلان لا تجيبه
فوافقه رسول الله صلى الله عليه وسلم قلت اخرج قصته احمد في مسنده قال
ويضم الى هذا ما اخرجه عثمان بن سعيد الدارمي في كتاب الرد على الجهمية
من طريق ابن شهاب عن سالم بن عبد الله ان كعب الاحبار قال ويل
لملك الارض من ملك السماء فقال عمر الا من حاسب نفسه فقال كعب والذي
نفسي بيده انها في التوراة لتابعتها فخر عمر ساجدا ثم رأيت في الكامل
لابن عدي من طريق عبد الله بن نافع وهو ضعيف عن ابيه عن ابن عمر
ان بلالا كان يقول اذا اذن اشهد ان لا اله الا الله حي على الصلوة
فقال له عمر قل في اثرها اشهد ان محمدا رسول الله فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم قل كما قال عمر **فصل في كراماته** اخرج البيهقي وابو نعيم كلاهما
في دلائل النبوة واللالكائي في شرح السنة والدير عاقولي في فوائده
وابن الاعرابي في كرامات الاولياء والخطيب في رواة مالك عن نافع
عن ابن عمر قال وجه عمر جيشا وراس عليهم رجلا يدعى سارية فبينا عمر
يخطب جعل ينادي يا سارية الجبل ثلاثا ثم قدم رسول الجيش فسأله عمر فقال
يا امير المؤمنين هزمنا فبينا نحن كذلك اذ سمعنا صوتا ينادي يا سارية الجبل
ثلاثا فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله قال قيل لعمر انك كنت تصيح بذلك
وذلك الجبل الذي كان سارية عنده بنهاوند من ارض العجم قال ابن حجر
في الاصابة اسناده حسن واخرج ابن مردويه من طريق ميمون بن مهران
عن ابن عمر قال كان عمر يخطب يوم الجمعة فعرض في خطبته ان قال يا
سارية الجبل من استرعى الذئب ظلم فالتفت الناس بعضهم لبعض فقال لهم

علی الیمن حین ما قال فلما فرغ سالوه فقال وقع فی خلدی ان المشرکین ہزموا
اخواننا وانہم یمرون بجبل فان عدلوا الیہ قاتلوا من وجہ واحد وان
جاوزوا ہلکوا فخرج منی ما تزعمون انکم سمعتموہ قال فجاء البشیر بعد شہر
فذکر انہم سمعوا صوت عمر فی ذلک الیوم قال فعدلنا الی الجبل ففتح اللہ
علینا واخرج ابو نعیم فی الدلائل عن عمرو بن الحارث قال بینا عمر یخطب
یوم الجمعۃ اذ ترک الخطبۃ فقال یا ساریۃ الجبل مرتین او ثلثا ثم اقبل
علی خطبتہ فقال بعض الحاضرین لقد جن انہ لمجنون فدخل علیہ عبد الرحمن
بن عوف وکان یطمئن الیہ فقال انک لتجعل لہم علی نفسک مقالا بینا انت
تخطب اذ انت تصیح یا ساری الجبل ای شیء ہذا قال انی واللہ ما ملکت
ذلک رایتہم یقاتلون عند جبل یؤتون من بین ایدیہم ومن خلفہم فلم املک
ان قلت یا ساریۃ الجبل لیلحقوا بالجبل فلبثوا الی ان جاء رسول ساریۃ بکتابہ
ان القوم لقونا یوم الجمعۃ فقاتلناہم حتی اذا حضرت الجمعۃ سمعنا منادیا ینادی
یا ساری الجبل مرتین فلحقنا بالجبل فلم نزل قاہرین لعدونا حتی ہزمہم اللہ
وقتلہم فقال اولئک الذین طعنوا علیہ دعوا ہذا الرجل فانہ مصنوع لہ واخرج
ابو القاسم بن بشران فی فوائدہ من طریق موسی بن عقبۃ عن نافع عن
ابن عمر قال قال عمر بن الخطاب لرجل ما اسمک قال جمرۃ قال ابن من
قال ابن شہاب قال ممن قال من الحرقۃ قال این مسکنک قال الحرۃ
قال بایہا قال بذات لظی فقال عمر ادرک اہلک فقد احترقوا فرجع الرجل
فوجد اہلہ قد احترقوا (اخرج مالک فی الموطا عن یحیی بن سعید نحوہ واخرجہ
ابن درید فی الاخبار المنثورۃ وابن الکلبی فی الجامع وغیرہم) وقال
ابو الشیخ فی کتاب العظمۃ حدثنا ابو الطیب حدثنا علی بن داود حدثنا عبد اللہ
بن صالح حدثنا ابن لہیعۃ عن قیس بن الحجاج عمن حدثہ قال لما فتحت مصر
اتی عمرو بن العاص حین دخل یوم من اشہر العجم فقالوا یا ایہا الامیر

حدیث ۱۱۱

حدیث ۱۱۲

ان لنیلنا ہذا سنتہ لا یجری الا بہا قال وما ذاک قالوا اذا کان احدی عشر
لیلۃ تخلو من ہذا الشہر عمدنا الی جاریۃ بکر بین ابویہا فارضینا ابویہا و
جعلنا علیہا من الثیاب والحلی افضل ما یکون ثم القیناہا فی ہذا النیل
فقال لہم عمرو ان ہذا لا یکون ابدا فی الاسلام یہدم ما کان قبلہ فاقاموا
والنیل لا یجری قلیلا ولا کثیرا حتی ہموا بالجلاء فلما رای ذلک عمرو کتب
الی عمر بن الخطاب بذلک فکتب لہ ان قد اصبت بالذی فعلت
وان الاسلام یہدم ما کان قبلہ وبعث ببطاقۃ فی داخل کتابہ وکتب
الی عمرو انی قد بعثت الیک ببطاقۃ فی داخل کتابی فالقہا فی النیل
فلما قدم کتاب عمر الی عمرو بن العاص اخذ البطاقۃ ففتحہا فاذا فیہا
من عبد اللہ عمر امیر المؤمنین الی نیل مصر اما بعد فان کنت تجری
من قبلک فلا تجر وان کان اللہ یجریک فاسال الواحد القہار ان یجریک
فالقی البطاقۃ فی النیل قبل الصلیب بیوم فاصبحوا وقد اجراہ اللہ تعالی
ستۃ عشر ذراعا فی لیلۃ واحدۃ فقطع اللہ تلک السنۃ عن اہل مصر
الی الیوم واخرج ابن عساکر عن طارق بن شہاب قال ان کان الرجل
لیحدث عمر بالحدیث فیکذبہ الکذبۃ فیقول احبس ہذہ ثم یحدثہ بالحدیث
فیقول احبس ہذہ فیقول لہ کل ما حدثتک حق الا ما امرتنی ان احبسہ واخرج
عن الحسن قال ان کان احد یعرف الکذب اذا حدث فہو عمر بن الخطاب
واخرج البیہقی فی الدلائل عن ابی ہدبۃ الحمصی قال اخبر عمر بان اہل العراق
قد حصبوا امیرہم فخرج غضبان فصلی فسہا فی صلوتہ فلما سلم قال اللہم انہم
قد لبسوا علی فالبس علیہم وعجل علیہم الغلام الثقفی یحکم فیہم بحکم الجاہلیۃ لا یقبل
من محسنہم ولا یتجاوز عن مسیئہم قلت اشار بہ الی الحجاج قال ابن لہیعۃ وما
ولد الحجاج یومئذ فصل فی نبذ من سیرتہ اخرج ابن سعد عن الاحنف
بن قیس قال کنا جلوسا بباب عمر فمرت جاریۃ فقالوا سریۃ امیر المؤمنین

فقال ما ہی لامیر المؤمنین بسریتہ ولاتحل لہ انہا من مال اللہ فقلنا فما ذا
یحل لہ من مال اللہ تعالی قال انہ لایحل لعمر من مال اللہ الاحلتین حلۃ للشتاء
وحلۃ للصیف وما حج بہ واعتمر وقوتی وقوت اہلی کرجل من قریش لیس
باغناہم ولاباقفرہم ثم انا بعد رجل من المسلمین وقال خزیمۃ بن ثابت
کان اذا استعمل عاملا کتب لہ واشترط علیہ ان لایرکب برذونا ولایاکل
نقیا ولایلبس رقیقا ولایغلق بابہ دون ذوی الحاجات فان فعل فقد
حلت علیہ العقوبۃ وقال عکرمۃ بن خالد وغیرہ ان حفصۃ وعبداللہ وغیرہما
کلموا عمر فقالوا لو اکلت طعاما طیبا کان اقوی لک علی الحق قال اکلکم
علی ہذا الرای قالوا نعم قال قد علمت نصحکم ولکنی ترکت صاحبی علی جادۃ
فان ترکت جادتہما لم ادرکہما فی المنزل قال واصاب الناس سنۃ فما
اکل عامئذ سمنا ولا سمینا وقال ابن ابی ملیکۃ کلم عقبۃ بن فرقد عمر فی طعامہ
فقال ویحک اکل طیباتی فی حیاتی الدنیا واستمتع بہا وقال الحسن دخل
عمر علی ابنہ عاصم وہو یاکل لحما فقال ما ہذا فقال قرمنا الیہ قال اوکلما
قرمت الی شیء اکلتہ کفی بالمرء سرفا ان یاکل کل ما اشتہی وقال اسلم
قال عمر لقد خطر علی قلبی شہوۃ السمک الطری قال فرحل یرفا راحلتہ وسار
اربعا مقبلا واربعا مدبرا واشتری مکتلا فجاء بہ وعمد الی الراحلۃ فغسلہا
فاتی عمر فقال انطلق حتی انظر الی الراحلۃ فنظر وقال نسیت ان تغسل ہذا
العرق الذی تحت اذنہا عذبت بہیمۃ فی شہوۃ عمر لا واللہ لایذوق عمر
مکتلک وقال قتادۃ کان عمر یلبس وہو خلیفۃ جبۃ من صوف مرقوعۃ
بعضہا بادم ویطوف فی الاسواق علی عاتقہ الدرۃ یؤدب بہا الناس
ویمر بالنکث والنوی فیلتقطہ ویلقیہ فی منازل الناس لینتفعون بہ وقال
انس رایت بین کتفی عمر اربع رقاع فی قمیصہ وقال ابوعثمان النہدی رایت
علی عمر ازارا مرقوعا بادم وقال عبداللہ بن عامر بن ربیعۃ حججت مع عمر

فما ضرب فسطاطا ولا خباء كان يلقي الكساء والنطع على الشجرة ويستظل تحته
وقال عبد الله بن عيسى كان في وجه عمر بن الخطاب خطان اسودان من البكاء
وقال الحسن كان عمر يمر بالآية من ورده فيسقط حتى يعاد منها اياما وقال
انس دخلت حائطا فسمعت عمر يقول وبيني وبينه جدار عمر بن الخطاب
امير المؤمنين بخ والله لتتقين الله ابن الخطاب او ليعذبنك الله وقال
عبد الله بن عامر بن ربيعة رايت عمر اخذ تبنة من الارض فقال ليتني هذه
التبنة ياليتني لم اك شيئا ليت امي لم تلدني وقال عبيد الله بن عمر بن
حفص حمل عمر بن الخطاب قربة على عنقه فقيل له في ذلك فقال
ان نفسي اعجبتني فاردت ان اذلها وقال محمد بن سيرين قدم صهر لعمر
عليه فطلب ان يعطيه من بيت المال فانتهره عمر وقال اردت ان القى
الله ملكا خائنا ثم اعطاه من صلب ماله عشرة آلاف درهم وقال النخعي
كان عمر يتجر وهو خليفة وقال انس تقرقر بطن عمر من اكل الزيت عام الرمادة
وكان قد حرم على نفسه السمن فنقر بطنه باصبعه وقال انه ليس عندنا غيره
حتى يحيى الناس وقال سفيان بن عيينة قال عمر بن الخطاب احب الناس
الي من رفع الي عيوبي وقال اسلم رايت عمر بن الخطاب ياخذ باذن الفرس
وياخذ بيده الاخرى اذنه ثم ينزو على متن الفرس وقال ابن عمر
ما رايت عمر غضب قط فذكر الله عنده او خوف او قرا عنده انسان آية
من القرآن الا وقف عما كان يريد وقال بلال لاسلم كيف تجدون عمر
فقال خير الناس الا انه اذا غضب فهو امر عظيم فقال بلال لو كنت عنده
اذا غضب قرات عليه القرآن حتى يذهب غضبه وقال الاحوص بن حكيم
عن ابيه اتي عمر بلحم فيه سمن فابى ان ياكلهما وقال كل واحد منهما ادم اخرج
هذه الآثار كلها ابن سعد واخرج ابن سعد عن الحسن قال قال عمر هان شيء
اصلح به قوما ان ابدلهم اميرا مكان امير **فصل في صفته رضي الله عنه**

اخرج ابن سعد والحاكم عن زر قال خرجت مع اهل المدينة فی يوم عيد
فرأيت عمر يمشی حافيا شيخا اصلع آدم اعسر طوالا مشرفا على الناس كانه
على دابة قال الواقدی لا يعرف عندنا ان عمر كان آدم الا ان يكون
رآه عام الرمادة فانه كان تغير لونه حين اكل الزيت واخرج ابن سعد
عن ابن عمر انه وصف عمر فقال رجل ابيض تعلوه حمرة طوال اصلع اشيب
واخرج عن عبيد بن عمير قال كان عمر يفوق الناس طولا واخرج عن
سلمة بن الاكوع قال كان عمر رجلا ايسر يعنی يعمل بيديه جميعا واخرج
ابن عساكر عن ابی رجاء العطاردی قال كان عمر رجلا طويلا جسيما اصلع
شديد الصلع ابيض شديد الحمرة فی عارضيه خفة سبلته كبيرة وفی اطرافها
صهبة وفی تاريخ ابن عساكر من طرق ان ام عمر بن الخطاب حنتمة بنت
هشام بن المغيرة اخت ابی جهل بن هشام فكان ابو جهل خاله **فصل**
فی خلافته ولی الخلافة بعهد من ابی بكر فی جمادی الآخرة سنة
۱۳ ثلث عشرة قال الزهری استخلف عمر يوم توفی ابوبكر وهو يوم الثلثاء
لثمان بقين من جمادی الآخرة (اخرجه الحاكم) فقام بالامر اتم قيام و
۱۴ كثرت الفتوح فی ايامه ففی سنة اربع عشرة فتحت دمشق ما بين صلح و
عنوة وحمص وبعلبك صلحا والبصرة والابلة كلاهما عنوة وفيها جمع عمر
الناس على صلوة التراويح (قاله العسكری فی الاوائل) وفی سنة خمس
۱۵ عشرة فتحت الاردن كلها عنوة الا طبرية فانها فتحت صلحا وفيها كانت
وقعة اليرموك والقادسية (قال ابن جرير) وفيها مصر سعد الكوفة وفيها
فرض عمر الفروض ودون الدواوين واعطى الاعطاء على السابقة وفی
۱۶ سنة ست عشرة فتحت الاهواز والمدائن واقام بها سعد الجمعة فی
ايوان كسرى وهی اول جمعة جمعت بالعراق وذلك فی صفر وفيها
كانت وقعة جلولاء وهزم فيها يزدجرد بن كسرى وتقهقر الی الری و

فيها جمع عمر الناس على صلوة التراويح

فيها فتحت تكريت وفيها سار عمر ففتح بيت المقدس وخطب بالجابية
خطبته المشهورة وفيها فتحت قنسرين عنوة وحلب وانطاكية ومنبج صلحا و
سروج عنوة وفيها فتحت قرقيسياء صلحا وفي ربيع الاول كتب التاريخ
من الهجرة بمشورة علي وفي سنة سبع عشرة زاد عمر في المسجد النبوي وفيها ١٧
كان القحط بالحجاز وسمي عام الرمادة واستسقى عمر للناس بالعباس اخرج ابن سعد
عن نيار الاسلمي ان عمر لما خرج يستسقي خرج وعليه برد رسول الله صلى الله
عليه وسلم واخرج عن ابن عون قال اخذ عمر بيد العباس ثم رفعها وقال
اللهم انا نتوسل اليك بعم نبيك ان تذهب عنا المحل وان تسقينا الغيث
فلم يبرحوا حتى سقوا فاطبقت السماء عليهم اياما وفيها فتحت الاهواز صلحا
وفي سنة ثماني عشرة فتحت جنديسابور صلحا وحلوان عنوة وفيها كان ١٨
طاعون عمواس وفيها فتحت الرها وسميساط (شميساط) عنوة وحران ونصيبين
وطائفة من الجزيرة عنوة وقيل صلحا والموصل ونواحيها عنوة وفي سنة
تسع عشرة فتحت قيسارية عنوة وفي سنة عشرين فتحت مصر عنوة وقيل مصر ۱۹-
كلها صلحا الا الاسكندرية فعنوة وقال علي بن رباح المغرب كله عنوة و
فيها فتحت تستر وفيها هلك قيصر عظيم الروم وفيها اجلى عمر اليهود عن خيبر وعن
نجران وقسم خيبر ووادي القرى وفي سنة احدى وعشرين فتحت الاسكندرية ۲۱
عنوة ونهاوند ولم يكن للاعاجم بعدها جماعة وبرقة وغيرها وفي سنة اثنتين ۲۲
وعشرين فتحت آذربيجان عنوة وقيل صلحا والدينور عنوة وماسبذان عنوة
وهمدان عنوة وطرابلس المغرب والري وعسكر وقومس وفي سنة ثلث و ۲۳
عشرين كان فتح كرمان وسجستان ومكران من بلاد الجبل واصبهان و
نواحيها وفي آخرها كانت وفاة سيدنا عمر رض بعد صدوره من الحج شهيدا
قال سعيد بن المسيب لما نفر عمر من منى اناخ بالابطح ثم استلقى ورفع يديه
الى السماء وقال اللهم كبرت سني وضعفت قوتي وانتشرت رعيتي فاقبضني اليك

ابتداء سنہ ہجری

عام الرمادہ

غير مضيع ولا مفرط فما انسلخ ذو الحجة حتى قتل (اخرجه الحاكم) وقال ابو صالح
السمان قال كعب الاحبار لعمر اجدك في التوراة تقتل شهيدا قال واني لي
بالشهادة وانا بجزيرة العرب وقال اسلم قال عمر اللهم ارزقني شهادة
في سبيلك واجعل موتي في بلد رسولك (اخرجه البخاري) وقال معدان
بن ابي طلحة خطب عمر فقال رايت كان ديكا نقرني نقرة او نقرتين و
اني لا اراه الا حضور اجلي وان قوما يامرونني ان استخلف وان الله لم يكن
ليضيع دينه ولا خلافته فان اجل بي امر فالخلافة شورى بين هؤلاء
الستة الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو راض عنهم (اخرجه الحاكم)
قال الزهري كان عمر رض لا ياذن لصبي قد احتلم في دخول المدينة حتى
كتب اليه المغيرة بن شعبة وهو على الكوفة يذكر غلاما عنده صنعا ويستاذنه
ان يدخل المدينة ويقول ان عنده اعمالا كثيرة فيها منافع للناس انه
حداد نقاش نجار فاذن له ان يرسله المدينة وضرب عليه المغيرة مائة درهم
في الشهر فجاء الى عمر يشتكي شدة الخراج فقال ما خراجك بكثير فانصرف ساخطا
يتذمر فلبث عمر ليالي ثم دعاه فقال الم اخبر انك تقول لو اشاء لصنعت رحى
تطحن بالريح فالتفت الى عمر عابسا وقال لاصنعن لك رحى يتحدث الناس
بها فلما ولى قال عمر لاصحابه اوعدني العبد آنفا ثم اشتمل ابو لؤلؤة على
خنجر ذي راسين نصابه في وسطه فكمن في زاوية من زوايا المسجد في الغلس
فلم يزل هناك حتى خرج عمر يوقظ الناس للصلوة فلما دنا منه طعنه ثلاث
طعنات (اخرجه ابن سعد) وقال عمرو بن ميمون الانصاري ان ابا لؤلؤة
عبد المغيرة طعن عمر بخنجر له راسان وطعن معه اثني عشر رجلا مات منهم ستة
فالقى عليه رجل من اهل العراق ثوبا فلما اغتم فيه قتل نفسه وقال
ابو رافع كان ابو لؤلؤة عبد المغيرة يصنع الارحاء وكان المغيرة يستغله كل يوم
اربعة دراهم فلقي عمر فقال يا امير المؤمنين ان المغيرة قد اثقل علي فكلمه فقال

احسن الى مولاك ومن نية عمر ان يكلم المغيرة فيه فغضب وقال يسع الناس
كلهم عدله غيري واضمر قتله واتخذ خنجرا وشحذه وسمه وكان عمر يقول اقيموا
صفوفكم قبل ان يكبر فجاء فقام حذاءه في الصف وضربه في كتفه وفي
خاصرته فسقط عمر وطعن ثلثة عشر رجلا معه فمات منهم ستة وحمل عمر الى اهله
وكادت الشمس تطلع فصلى عبد الرحمن بن عوف بالناس باقصر سورتين و
اتي عمر بنبيذ فشربه فخرج من جرحه فلم يتبين فسقوه لبنا فخرج من جرحه فقالوا
لا باس عليك فقال ان يكن بالقتل باس فقد قتلت فجعل الناس يثنون
عليه ويقولون كنت وكنت فقال اما والله وددت اني خرجت منها
كفافا لا علي ولا لي وان صحبة رسول الله صلى الله عليه وسلم سلمت لي واثنى
عليه ابن عباس فقال لو ان لي طلاع الارض ذهبا لافتديت به من
هول المطلع وقد جعلتها شورى في عثمان وعلي وطلحة والزبير وعبد الرحمن
بن عوف وسعد وامر صهيبا ان يصلي بالناس واجل الستة ثلثا اخرجه الحاكم
وقال ابن عباس كان ابو لؤلؤة مجوسيا وقال عمرو بن ميمون قال
عمر الحمد لله الذي لم يجعل منيتي بيد رجل يدعي الاسلام ثم قال لابنه يا عبد الله
انظر ما علي من الدين فحسبوه فوجدوه ستة وثمانين الفا ونحوها فقال
ان وفى مال آل عمر فاده من اموالهم والا فاسئل في بني عدي فان لم تف
اموالهم فاسئل في قريش اذهب الى ام المؤمنين عائشة فقل يستاذن عمر
ان يدفن مع صاحبيه فذهب اليها فقالت كنت اريده تعني المكان
لنفسي ولاوثرنه اليوم على نفسي فاتى عبد الله فقال قد اذنت فحمد الله
تعالى وقيل له اوص يا امير المؤمنين واستخلف قال ما ارى احدا احق
بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو
عنهم راض فسمى الستة وقال يشهد عبد الله بن عمر معهم وليس له من الامر شيء
فان اصابت الامرة سعدا فهو ذاك والا فليستعن به ايكم ما امر فاني لم اعزله

من عجز ولا اخیانۃ ثم قال اوصے الخلیفۃ من بعدی بتقوی اللہ واوصیہ
بالمہاجرین والانصار واوصیہ باہل الامصار خیرا فے مثل ذلک من الوصیۃ
فلما توفی خرجنا بہ نمشی فسلم عبداللہ بن عمر وقال عمر یستاذن فقالت عائشۃ
ادخلوہ فادخل فوضع ہناک مع صاحبیہ فلما فرغ من دفنہ ورجعوا اجتمع
ہولاء الرہط فقال عبدالرحمن بن عوف اجعلوا امرکم الے ثلثۃ منکم فقال
الزبیر قد جعلت امری الی علیؓ وقال سعد قد جعلت امری الی عبدالرحمن
وقال طلحۃ قد جعلت امری الی عثمان وقال فخلا ہولاء الثلثۃ فقال عبدالرحمن
انا لا ارید ہا فایکما یبرأ من ہذا الامر ونجعلہ الیہ واللہ علیہ والاسلام لینظرن
افضلہم فی نفسہ ولیحرص علی صلاح الامۃ فسکت الشیخان علیؓ وعثمان
فقال عبدالرحمن اجعلوا الیّ واللہ علیّ لا آلوکم عن افضلکم قالا نعم فخلا بعلیؓ و
قال لک من القدم فے الاسلام والقرابۃ من رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم ما قد علمت اللہ علیک لئن امرتک لتعدلن ولئن امرت علیک لتسمعن
ولتطیعن قال نعم ثم خلا بالآخر فقال لہ کذلک فلما اخذ میثاقہما بایع عثمان و
بایعہ علیؓ وفی مسند احمد عن عمر انہ قال ان ادرکنی اجلے وابو عبیدۃ
بن الجراح حیے استخلفتہ فان سالنی ربی قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ان لکل نبی امینا وامینی ابو عبیدۃ بن الجراح فان ادرکنی
اجلے وقد توفے ابو عبیدۃ استخلفت معاذ بن جبل فان سألنے ربی
لم استخلفتہ قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ یحشر یوم القیامۃ
بین یدی العلماء نبذۃ وقد ماتا فی خلافتہ وفے المسند ایضا عن ابی رافع
انہ قیل لعمر عند موتہ فے الاستخلاف فقال قد رایت من اصحابی حرصا
سیئا ولو ادرکنی احد رجلین ثم جعلت ہذا الامر الیہ لوثقت بہ سالم مولے
ابی حذیفۃ وابو عبیدۃ بن الجراح اصیب عمر یوم الاربعاء لاربع البقین
من ذی الحجۃ ودفن یوم الاحد مستہل المحرم الحرام ولہ ثلث وستون سنۃ

وقیل ست وستون سنة وقیل احدی وستون وقیل ستون ورجحه
الواقدی وقیل تسع وخمسون وقیل خمس او اربع وخمسون وصلی علیه
صہیب فی المسجد وفی تہذیب المزنی کان نقش خاتم عمر کفی بالموت واعظا
واخرج الطبرانی عن طارق بن شہاب قال قالت ام ایمن یوم قتل عمر
الیوم وہی الاسلام واخرج عن عبد الرحمن بن یسار (بشار) قال شہدت
موت عمر فانکسفت الشمس یومئذ (رجاله ثقات) **فصل فی اولیات عمر**
قال العسکری ہو اول من سمی امیر المؤمنین واول من کتب التاریخ
من الہجرة واول من اتخذ بیت المال واول من سن قیام شہر رمضان
واول من عس[1] بالليل واول من عاقب علی الہجاء واول من ضرب
فی الخمر ثمانین واول من حرم المتعة واول من نہی عن بیع امہات الاولاد
واول من جمع الناس فی صلوة الجنائز علی اربع تکبیرات واول من
اتخذ الدیوان واول من فتح الفتوح ومسح السواد واول من حمل الطعام
من مصر فی بحر ایلة الی المدینة واول من احتبس صدقة فی الاسلام
واول من اعال الفرائض واول من اخذ زکوة الخیل واول من
قال اطال الله بقاءک (قاله لعلی) واول من قال ایدک الله (قاله لعلی)
ہذا آخر ما ذکره العسکری وقال النووی فی تہذیبه ہو اول من اتخذ
الدرة وکذا ذکره ابن سعد فی الطبقات قال ولقد قیل بعده لدرة عمر
اہیب من سیفکم قال وہو اول من استقضی القضاة فی الامصار و
اول من مصر الامصار الکوفة والبصرة والجزیرة والشام ومصر وموصل
واخرج ابن عساکر عن اسمعیل بن زیاد قال مر علی بن ابی طالب علی المساجد
فی رمضان وفیہا القنادیل فقال نور الله علی عمر فی قبره کما نور علینا فی
مساجدنا **فصل** قال ابن سعد اتخذ عمر دار الدقیق فجعل فیہا الدقیق والسویق
والتمر والزبیب وما یحتاج الیه یعین به المنقطع ووضع فیما بین مکة والمدینة

[1] له قال فی مجمع البحار فی حدیث عمر انه کان یعس بالمدینة ای یطوف بالليل یحرس الناس ویکشف اہل الریبة ۱۲

بالطريق ما يصلح من ينقطع به وهدم المسجد النبوي وزاد فيه ووسعه وفرشه بالحصباء وهو الذي اخرج اليهود من الحجاز الى الشام واخرج اهل نجران الى الكوفة وهو الذي اخر مقام ابراهيم الى موضعه اليوم وكان ملصقا بالبيت **فصل في نبذ من اخباره وقضاياه** اخرج العسكري في الاوائل والطبراني في الكبير والحاكم من طريق ابن شهاب ان عمر بن عبد العزيز سال ابا بكر بن سليمان بن ابي حثمة لاي شئ كان يكتب من خليفة رسول الله في عهد ابي بكر ثم كان عمر كتب اولا من خليفة ابي بكر فمن اول من كتب من امير المؤمنين فقال حدثتني الشفاء وكانت من المهاجرات ان ابا بكر كان يكتب من خليفة رسول الله وكان عمر يكتب من خليفة خليفة رسول الله حتى كتب عمر الى عامل العراق ان يبعث اليه رجلين جلدين يسالهما عن العراق واهله فبعث اليه لبيد بن ربيعة وعدي بن حاتم فقدما المدينة ودخلا المسجد فوجدا عمرو بن العاص فقال استاذن لنا على امير المؤمنين فقال عمرو انتما والله اصبتما اسمه فدخل عليه عمرو فقال السلام عليك يا امير المؤمنين فقال ما بدا لك في هذا الاسم لتخرجن مما قلت فاخبره وقال انت الامير ونحن المؤمنون فجرى الكتاب بذلك من يومئذ وقال النووي في تهذيبه سماه بهذا الاسم عدي بن حاتم ولبيد بن ربيعة حين وفدا عليه من العراق وقيل سماه به المغيرة بن شعبة وقيل ان عمر قال للناس انتم المؤمنون وانا اميركم فسمي امير المؤمنين وكان قبل ذلك يقال له خليفة خليفة رسول الله فعدلوا عن تلك العبارة لطولها واخرج ابن عساكر عن معاوية بن قرة قال كان يكتب من ابي بكر خليفة رسول الله فلما كان عمر بن الخطاب ارادوا ان يقولوا خليفة خليفة رسول الله قال عمر هذا يطول قالوا لا ولكنا امرناك علينا فانت اميرنا قال نعم انتم المؤمنون وانا اميركم فكتب امير المؤمنين واخرج البخاري

ابتداء تاریخ ہجری

فی تاریخہ عن ابن المسیب قال اول من کتب التاریخ عمر بن الخطاب
لسنتین ونصف من خلافتہ فکتب لست عشرۃ من الہجرۃ بمشورۃ علی و
اخرج السلفی فی الطیوریات بسند صحیح عن ابن عمر عن عمر انہ اراد ان یکتب
السنن فاستخار اللہ شہرا فاصبح وقد عزم لہ ثم قال انی ذکرت قوما کانوا
قبلکم کتبوا کتابا فاقبلوا علیہ وترکوا کتاب اللہ و اخرج ابن سعد عن
شداد قال کان اول کلام تکلم بہ عمر حین صعد المنبر ان قال اللہم
انی شدید فلینی وانی ضعیف فقونی وانی بخیل فسخنی و اخرج ابن سعد و
سعید بن منصور وغیرہما من طرق عن عمر انہ قال انی انزلت نفسی من
مال اللہ منزلۃ والی الیتیم من مالہ ان ایسرت استعففت وان افتقرت
اکلت بالمعروف فان ایسرت قضیت و اخرج ابن سعد عن ابن عمر ان
عمر بن الخطاب کان اذا احتاج اتی صاحب بیت المال فاستقرضہ
فربما اعسر فیاتیہ صاحب بیت المال یتقاضاہ فیلزمہ فیحتال لہ عمر وربما
خرج عطاوہ فقضاہ و اخرج ابن سعد عن ابن البراء بن معرور ان
عمر خرج یوما وکان قد اشتکی شکوی فنعت لہ العسل وفی بیت المال
عکۃ فقال ان اذنتم لی فیہا اخذتہا والا فہی علی حرام فاذنوا لہ و اخرج
عن سالم بن عبد اللہ ان عمر کان یدخل یدہ فی دبرۃ البعیر ویقول
انی لخائف ان اسال عما بک و اخرج عن ابن عمر قال کان عمر اذا اراد
ان ینہی الناس عن شیء تقدم الی اہلہ فقال لا اعلمن احدا وقع فی
شیء مما نہیت عنہ الا اضعفت علیہ العقوبۃ و رویناہ من غیر وجہ ان عمر بن الخطاب
خرج ذات لیلۃ یطوف بالمدینۃ وکان یفعل ذلک کثیرا اذ مر بامراۃ
من نساء العرب مغلقا علیہا بابہا وہی تقول شعر تطاول ہذا اللیل تسری
کواکبہ * وارقنی ان لا ضجیع الاعبہ * فواللہ لولا اللہ تخشی عواقبہ * لزعزع من
ہذا السریر جوانبہ * ولکننی اخشی رقیبا موکلا * بانفسنا لا یفتر الدہر کاتبہ *

مخافة ربی والحیاء یصدنی ٭ واکرم بعلی ان تنال مراکبہ ٭ فکتب الی عماله بالغزو ان لا یجمر احد اکثر من اربعة اشهر واخرج ابن سعد عن فاذان عن سلمان ان عمر قال له املک انا ام خلیفة فقال له سلمان ان انت جبیت من ارض المسلمین درہما او اقل او اکثر ثم وضعته فی غیر حقه فانت ملک غیر خلیفة فاستعبر عمر واخرج عن سفیان بن ابی العرجاء قال قال عمر بن الخطاب واللہ ما ادری اخلیفة انا ام ملک فان کنت ملکا فهذا امر عظیم فقال قائل یا امیر المؤمنین ان بینهما فرقا قال ما هو قال الخلیفة لا یاخذ الا حقا ولا یضعه الا فی حق وانت بحمد اللہ کذلک والملک یعسف الناس فیاخذ من ہذا ویعطی ہذا فسکت عمر واخرج عن ابن مسعود قال رکب عمر فرسا فانکشف ثوبه عن فخذه فرای اهل نجران بفخذه شامة سوداء فقالوا ہذا الذی نجد فی کتابنا انه یخرجنا من ارضنا واخرج عن سعد الجاری ان کعب الاحبار قال لعمر انا نجدک فی کتاب اللہ علی باب من ابواب جهنم تمنع الناس ان یقعوا فیها فاذا مت لم یزالوا یقتحمون فیها الی یوم القیامة واخرج عن ابی معشر قال حدثنا اشیاخنا ان عمر قال ان ہذا الامر لا یصلح الا بالشدة التی لا جبریة فیها وباللین الذی لا وہن فیه واخرج ابن ابی شیبة فی المصنف عن حکیم بن عمیر قال کتب عمر بن الخطاب الا لا یجلدن امیر جیش ولا سریة احدا الحد حتی یطلع الدرب لئلا تحمله حمیة الشیطان ان یلحق بالکفار واخرج ابن ابی حاتم فی تفسیره عن الشعبی قال کتب قیصر الی عمر بن الخطاب ان رسلی اتتنی من قبلک فزعمت ان قبلکم شجرة لیست بخلیقة شیء من الشجر تخرج مثل آذان الحمیر ثم تنشق عن مثل اللؤلؤ ثم تخضر فیکون کالزمرد الاخضر ثم تحمر فیکون کالیاقوت الاحمر ثم ینیع فینضج فیکون کاطیب فالوذج اکل ثم ییبس فیکون عصمة للمقیم وزادا للمسافر فان تکن رسلی صدقتنی فلا ادری ہذه الشجرة الا من شجر الجنة فکتب الیه عمر من عبد اللہ عمر

فیہ لا تجمروا الجیش فتفتنوہم تجمیر الجیش جمعهم فی الثغور وحبسهم عن العود الی اہلهم ۱۲ مجمع البحار

امير المؤمنين الى قيصر ملك الروم ان رسلك قد صدقوك هذه الشجرة عندنا
هي الشجرة التي انبتها الله على مريم حين نفست بعيسى ابنها فاتق الله ولا تتخذ
عيسى الها من دون الله فان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب الآية
واخرج ابن سعد عن ابن عمر ان عمر امر عماله فكتبوا امولهم منهم سعد بن ابي
وقاص فشاطرهم عمر في اموالهم فاخذ نصفا واعطاهم نصفا واخرج
عن الشعبي ان عمر كان اذا استعمل عاملا كتب ماله واخرج عن ابي امامة بن
سهل بن حنيف قال مكث عمر زمانا لا ياكل من مال بيت المال شيئا حتى
دخلت عليه في ذلك خصاصة فارسل الى اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم
فاستشارهم فقال قد شغلت نفسي في هذا الامر فما يصلح لي منه فقال علي
غداء وعشاء فاخذ بذلك عمر واخرج عن ابن عمر ان عمر حج فانفق في حجته
ستة عشر دينارا فقال يا عبد الله اسرفنا في هذا المال واخرج عبد الرزاق
في مصنفه عن قتادة والشعبي قال جاءت عمر امراة فقالت زوجي
يقوم الليل ويصوم النهار فقال عمر لقد احسنت الثناء على زوجك فقال
كعب بن سوار لقد شكت فقال عمر كيف قال تزعم انه ليس لها من زوجها
نصيب قال فاذا قد فهمت ذلك فاقض بينهما فقال يا امير المؤمنين
احل الله له من النساء اربعا فلها من كل اربعة ايام يوم ومن كل اربع ليال
ليلة واخرج عن ابن جريج قال اخبرني من اصدقه ان عمر بينا هو يطوف
سمع امراة تقول شعر تطاول هذا الليل واسود جانبه * وارقني ان لا خليل
الاعبه * فلولا حذار الله لا شيء مثله * لزعزع من هذا السرير جوانبه *
فقال عمر ومالك قالت اغزيت زوجي منذ اشهر وقد اشتقت اليه
قال اردت سوءا قالت معاذ الله قال فاملكي عليك نفسك فانما هو
البريد اليه فبعث اليه ثم دخل على حفصة فقال اني سائلك عن امر قد اهمني
فافرجيه عني كم تشتاق المراة الى زوجها فخفضت راسها واستحيت قال

فان الله لا يستحيي من الحق فاستشارت بيده ثلثة اشهر والا فاربعة اشهر
فكتب عمر ان لا تحبس الجيوش فوق اربعة اشهر واخرج عن جابر بن عبد الله
انه جاء الى عمر يشكو اليه ما يلقى من النساء فقال عمر انا لنجد ذلك حتى انى
لاريد الحاجة فتقول لي ما تذهب الا الى فتيات بني فلان تنظر اليهن
فقال له عبد الله بن مسعود اما بلغك ان ابراهيم عليه السلام شكى الى الله
خلق سارة فقيل له انها خلقت من ضلع فالبسها على ما كان فيها ما لم تر عليها
خربة في دينها واخرج عن عكرمة بن خالد قال دخل ابن لعمر بن
الخطاب عليه وقد ترجل ولبس ثيابا حسانا فضربه عمر بالدرة حتى ابكاه
فقالت له حفصة لم ضربته قال رايته قد اعجبته نفسه فاحببت ان اصغرها اليه
واخرج عن معمر عن ليث بن ابي سليم ان عمر بن الخطاب قال لا تسموا الحكم
ولا ابا الحكم فان الله هو الحكم ولا تسموا الطريق السكة واخرج البيهقي في
شعب الايمان عن الضحاك قال قال ابو بكر والله لوددت انى
كنت شجرة الى جنب الطريق فمر على بعير فاخذني فادخلني فاه فلاكني
ثم ازدردني ثم اخرجني بعرا ولم اكن بشرا فقال عمر يا ليتني كنت كبش اهلي
سمنوني ما بدا لهم حتى اذا كنت كاسمن ما يكون زارهم من يحبون فذبحوني
لهم فجعلوا بعضي شواء وبعضه قديدا ثم اكلوني ولم اكن بشرا واخرج
ابن عساكر عن ابي البختري قال كان عمر بن الخطاب يخطب على المنبر
فقام اليه حسين بن علي فقال انزل عن منبر ابي فقال عمر منبر ابيك لا منبر
ابي من امرك بهذا فقام علي فقال والله ما امره بهذا احد اما لاوجعنك
يا غدر فقال لا توجع ابن اخي فقد صدق منبر ابيه اسناده صحيح واخرج
الخطيب في الرواة عن مالك من طريقه عن ابن شهاب عن ابي سلمة بن
عبد الرحمن وسعيد بن المسيب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان
كانا يتنازعان في المسئلة بينهما حتى يقول الناظر انهما لا يجتمعان ابدا فما

ازرا دبلعو فرو بردن ٣ غنچہ

يفتر فان الاعلى احسنه واجمله واخرج ابن سعد عن الحسن قال اول خطبة خطبها عمر حمد الله واثنے عليه ثم قال اما بعد فقد ابتليت بكم وابتليتم بى وخلفت فيكم بعد صاحبى فمن كان بحضرتنا باشرناه بانفسنا ومن غاب عنا وليناه اهل القوة والامانة ومن يحسن نزده حسنا ومن يسئ نعاقبه ويغفر الله لنا ولكم واخرج عن جبير بن الحويرث ان عمر بن الخطاب رض استشار المسلمين فى تدوين الديوان فقال له على تقسم كل سنة ما اجتمع اليك من مالٍ ولا تمسك منه شيئا وقال عثمان ارے مالا كثيرا يسع الناس وان لم يحصوا حتے يعرف من اخذ ممن لم ياخذ خشيت ان يلتبس الامر فقال له الوليد بن هشام بن المغيرة يا امير المومنين قد جئت الشام فرائت ملوكها قد دونوا ديوانا وجندوا جنودا فدون ديوانا وجند جنودا فاخذ بقوله فدعا عقيل بن ابى طالب ومخرمة بن نوفل وجبير بن مطعم وكانوا من نساب قريش فقال اكتبوا الناس على منازلهم فكتبوا فبدؤا ببنى هاشم ثم اتبعوهم ابا بكر وقومه ثم عمر وقومه على الخلافة فلما نظر فيه عمر قال ابدؤا بقرابة النبے صلے الله عليه وسلم الاقرب فالاقرب حتے تضعوا عمر حيث وضعه الله واخرج عن سعيد بن المسيب قال دوّن عمر الديوان فى المحرم سنة عشرين واخرج عن الحسن قال كتب عمر الى حذيفة ان اعط الناس اعطيتهم وارزاقهم فكتب اليه انا قد فعلنا وبقے شئ كثير فكتب اليه عمر انه فيئهم الذے افاء الله عليهم ليس هو لعمر ولا لآل عمر اقسمه بينهم واخرج ابن سعد عن جبير ابن مطعم قال بينا عمر واقف على جبال عرفة سمع رجلا يصرخ ويقول يا خليفة يا خليفة فسمعه رجل آخر وهم يعتافون فقال مالك فك الله لهواتك فاقبلت على الرجل فصحت عليه فقال جبير فانے الغد واقف مع عمر على العقبة يرميها اذ جاءت حصاة عائرة (عابرة) ففقت راس عمر ففصدت فسمعت رجلا

من الجبل يقول اشعرت ورب الكعبة لا يقف عمر ہذا الموقف بعد العام ابدا قال
جبیر فاذا ہو الذی صرخ فینا بالامس فاشتد ذلک علیّ واخرج عن عائشة
رضہ قالت لما کان آخر حجة حجہا عمر بامہات المومنین اذا صدرنا عن عرفة
مررت بالمحصب فسمعت رجلا علی راحلتہ یقول این کان عمر امیر المومنین
فسمعت رجلا آخر یقول ہہنا کان امیر المومنین فاناخ راحلتہ ثم
رفع عقیرتہ فقال شعر علیک سلام من امام و بارکت + ید الله فی
ذاک الادیم الممزق + فمن یسع او یرکب جناحے نعامتہ + لیدرک
ما قدمت بالامس یسبق + قضیت امورا ثم غادرت بعدہا + بوائق
فی اکمامہا لم تفتق + فلم یتحرک ذاک الراکب ولم یدر من ہو فکنا نتحدث
انہ من الجن فقدم عمر من تلک الحجة فطعن (بالخنجر) فمات رضہ واخرج
عن عبد الرحمن بن ابزے عن عمر انہ قال ہذا الامر فی اہل بدر ما بقی منہم
احد ثم فی اہل احد ما بقی منہم احد و فی کذا و کذا ولیس فیہا لطلیق
ولا لولد طلیق ولا لمسلمة الفتح شئے واخرج عن النخعے ان رجلا قال لعمر
الا تستخلف عبد الله بن عمر فقال قاتلک الله والله ما اردت الله بہذا استخلف
رجلا لم یحسن ان یطلق امرأتہ واخرج عن شداد بن اوس عن کعب
قال کان فی بنے اسرائیل ملک اذا ذکرناہ ذکرنا عمر واذا ذکرنا عمر ذکرناہ
وکان الی جنبہ نبی یوحی الیہ فاوحے الله الی النبے صلے الله علیہ وسلم
ان یقول لہ اعہد عہدک واکتب الیّ وصیتک فانک میت الے ثلثة
ایام فاخبرہ النبی بذلک فلما کان الیوم الثالث وقع بین الجدر وبین السریر
ثم جار الے ربہ فقال اللہم ان کنت تعلم انی کنت اعدل فی الحکم واذا
اختلفت الامور اتبعت ہداک وکنت کذا وکنت کذا فزد فی عمری حتے یکبر
طفلے وتربو امتی فاوحی الله الی النبے صلعم انہ قد قال کذا وکذا وقد صدق
وقد زدتہ فی عمری خمس عشرة سنة ففے ذلک ما یکبر طفلہ وتربو امتہ فلما

طعن عمر قال کعب لئن سال عمر ربہ لیبقینہ اللہ فاخبر بذلک عمر فقال
اللھم اقبضنی الیک غیر عاجز ولا ملوم واخرج عن سلیمان بن یسار ان الجن
ناحت علی عمر واخرج الحاکم عن مالک بن دینار قال سمع صوت بجبل
تبالہ حین قتل عمر رضہ شعر لیبک علی الاسلام من کان باکیا ٭ فقد
اوشکوا صرعی وماقدم العھد ٭ وادبرت الدنیا وادبر خیرہا ٭ وقد ملہا
من کان یوقن بالوعد ٭ واخرج ابن ابی الدنیا عن یحیی بن ابی راشد
البصری قال قال عمر لابنہ اقتصد وافی کفنی فانہ ان کان لی
عند اللہ خیر ابدلنی ما ہو خیر منہ وان کنت علی غیر ذلک سلبنی فاسرع سلبی
واقتصد وافی حفرتی فانہ ان کان لی عند اللہ خیر اوسع لی فیہا مد بصری
وان کنت علی غیر ذلک ضیقہا علی حتی تختلف اضلاعی ولا تخرج معی امراۃ
ولا تزکونی بمالیس فی فان اللہ ہو اعلم بی فاذا خرجتم فاسرعوا فی المشی
فانہ ان کان لی عند اللہ خیر قدمتمونی الی ما ہو خیر لی وان کنت
علی غیر ذلک القیتم عن رقابکم شرا تحملونہ **فصل** اخرج ابن عساکر عن ابن
عباس ان العباس قال سالت اللہ حولا بعد ما مات عمر ان یرینیہ
فی المنام فرایتہ بعد حول وہو یسلت العرق عن جبینہ فقلت بابی انت
وامی یا امیر المؤمنین ما شانک فقال ہذا اوان فرغت وان کاد عرش
عمر لیھد لولا انی لقیت رؤفا رحیما واخرج ایضا عن زید بن اسلم ان
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رای عمر فی المنام فقال کیف صنعت قال
متی فارقتکم قال منذ اثنتی عشرۃ سنۃ قال انما انفلت الآن من الحساب
واخرج ابن سعد عن سالم بن عبد اللہ بن عمر قال سمعت رجلا من الانصار
یقول دعوت اللہ ان یرینی عمر فی المنام فرایتہ بعد عشر سنین وہو یمسح العرق
عن جبینہ فقلت یا امیر المؤمنین ما فعلت قال الآن فرغت ولولا رحمۃ ربی
لھلکت واخرج الحاکم عن الشعبی قال رثت عاتکۃ بنت زید بن عمرو

ابن نفیل عمر فقالت شعر عین جودی بعبرۃ ونحیب ✤ ولا تملی علے الامام الصلیب ✤ فجعتنی المنون بالفارس المعلم ✤ یوم الہیاج والتانیب ✤ عصمۃ الدین والمعین علی الدھر ✤ وغیث الملہوف والمکروب ✤ قل لاہل الضراء والبؤس موتوا ✤ اذ سقتنا المنون کاس شعوب ✤ فصل مات فی ایام عمرؓ من الاعلام عتبۃ بن غزوان والعلاء بن الحضرمی وقیس بن السکن وابو قحافۃ والد الصدیق وسعد بن عبادۃ وسہیل بن عمرو وابن ام مکتوم المؤذن وعیاش بن ابی ربیعۃ وعبد الرحمن اخو الزبیر بن العوام وقیس بن ابی صعصعۃ احد من جمع القرآن ونوفل بن الحارث بن عبد المطلب واخوہ ابو سفیان وماریۃ ام السید ابراہیم و ابو عبیدۃ بن الجراح ومعاذ بن جبل ویزید بن ابی سفیان وشرحبیل بن حسنۃ والفضل بن العباس وابو جندل بن سہیل وابو مالک الاشعری وصفوان بن المعطل وابی بن کعب وبلال المؤذن واسید بن الحضیر والبراء بن مالک اخو انس وزینب بنت جحش وعیاض بن غنم وابو الہیثم بن التیہان وخالد بن الولید والجارود سید بنی عبد القیس والنعمان بن مقرن وقتادۃ بن النعمان والاقرع بن حابس وسودۃ بنت زمعۃ وعویم بن ساعدۃ وغیلان الثقفی وابو محجن الثقفی وخلائق آخرون من الصحابۃ رضؓ

عثمان بن عفانؓ

عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیۃ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی الاموی ابو عمرو ویقال ابو عبد اللہ و ابو لیلی ولد فی السنۃ السادسۃ من الفیل واسلم قدیما وہو ممن دعاہ الصدیق الی الاسلام وہاجر الہجرتین الاولی الی الحبشۃ والثانی الی المدینۃ وتزوج رقیۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل النبوۃ وماتت عندہ فی لیالی غزوۃ بدر فتاخر عن بدر لتمریضہا باذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وضرب له بسهمه وأجره فهو معدود في البدريين لذلك وجاء البشير بنصر المسلمين ببدر يوم دفنوها بالمدينة فزوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم بعدها أختها ام كلثوم وتوفيت عنده سنة تسع من الهجرة وقال العلماء ولا يعرف احد تزوج بنتي نبي غيره ولذلك سمي ذا النورين فهو من السابقين الاولين واول المهاجرين واحد العشرة المشهود لهم بالجنة واحد الستة الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو عنهم راض واحد الصحابة الذين جمعوا القرآن بل قال ابن عباد لم يجمع القرآن من الخلفاء الا هو والمامون وقال ابن سعد استخلفه رسول الله صلى الله عليه وسلم على المدينة في غزوته الى ذات الرقاع والى غطفان روى له عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مائة حديث وستة واربعون حديثا روى عنه زيد بن خالد الجهني وابن الزبير والسائب بن يزيد وانس بن مالك وزيد بن ثابت وسلمة بن الاكوع وابو امامة الباهلي وابن عباس وابن عمر وعبد الله بن مغفل وابو قتادة وابو هريرة وآخرون من الصحابة رض وخلائق من التابعين واخرج ابن سعد عن عبد الرحمن بن حاطب قال ما رايت احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا حدث اتم حديثا ولا احسن من عثمان بن عفان الا انه كان رجلا يهاب الحديث واخرج عن محمد بن سيرين قال كان اعلمهم بالمناسك عثمان وبعده ابن عمر واخرج البيهقي في سننه عن عبد الله بن عمر بن ابان الجعفي قال قال لي خالي حسين الجعفي تدري لم سمي عثمان ذا النورين قلت لا قال لم يجمع بين ابنتي نبي منذ خلق الله آدم الى ان تقوم الساعة غير عثمان فلذلك سمي ذا النورين واخرج ابو نعيم عن الحسن قال انما سمي عثمان ذا النورين لانه لا نعلم احدا اغلق بابه على ابنتي نبي غيره واخرج خيثمة في فضائل الصحابة وابن عساكر عن علي بن ابي طالب انه سئل عن عثمان فقال ذاك امرء يدعى في الملا الاعلى ذا النورين كان ختن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم علی ابنتیہ و اخرج المالینی بسند فیہ ضعف عن سہل بن سعد
قال قیل لعثمان ذو النورین لانہ ینتقل من منزل الی منزل فی الجنۃ
فتبرق لہ برقتین فلذلک قیل لہ ذلک قال انہ کان یکنی فی الجاہلیۃ
ابا عمرو فلما کان فی الاسلام ولدت لہ رقیۃ عبد اللہ فاکتنی بہ وامہ
اروی بنت کریز بن (ربیعۃ بن) حبیب بن عبد شمس وامہا ام حکیم البیضاء
بنت عبد المطلب بن ہاشم توامۃ ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فام عثمان بنت عمۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن اسحق وکان اول الناس
اسلاما بعد ابی بکر وعلی وزید ابن حارثۃ و اخرج ابن عساکر من طرق
ان عثمان کان رجلا ربعۃ لیس بالقصیر ولا بالطویل حسن الوجہ ابیض مشربا
صفرتا (حمرۃ) بوجہہ نکتات جدری کثیر اللحیۃ عظیم الکرادیس[1] بعید ما بین المنکبین
خدل الساقین طویل الذراعین شعرہ قد کسا ذراعیہ جعد الراس اصلع
احسن الناس ثغرا جمتہ اسفل من اذنیہ یخضب بالصفرۃ وکان قد شد
اسنانہ بالذہب و اخرج ابن عساکر عن عبد اللہ بن حزم المازنی قال
رایت عثمان بن عفان فما رایت قط ذکرا ولا انثی احسن وجہا منہ و
اخرج عن موسی بن طلحۃ قال کان عثمان بن عفان اجمل الناس و
اخرج ابن عساکر عن اسامۃ بن زید قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم الی منزل عثمان بصحفۃ فیہا لحم فاذا دخلت فاذا رقیۃ رض جالسۃ
فجعلت مرۃ انظر الی وجہ رقیۃ ومرۃ انظر الی وجہ عثمان فلما رجعت سألنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لی دخلت علیہما قلت نعم قال فہل
رایت زوجا احسن منہما قلت لا یا رسول اللہ و اخرج ابن سعد عن محمد
بن ابراہیم بن الحارث التیمی قال لما اسلم عثمان بن عفان اخذہ عمہ
الحکم بن ابی العاص بن امیۃ فاوثقہ رباطا وقال ترغب عن ملۃ آبائک
الی دین محدث واللہ لا ادعک ابدا حتی تدع ما انت علیہ فقال عثمان واللہ

[1] کردوس استخوانہا مفاصل کہ دو کلّہ باشند چون دو کتف و زانوہا ۱۲ منتخب

لا ادعه ابداً ولا افارقه فلما راى الحکم صلابته فی دینه ترکه واخرج ابو یعلے
عن انس قال اول من هاجر من المسلمین الی الحبشة باهله عثمان بن عفان
فقال النبی صلے الله علیه وسلم صحبهما الله ان عثمان لاول من هاجر
الی الله باهله بعد لوط واخرج ابن عدی عن عائشة رض قالت لما زوج النبی
صلی الله علیه وسلم ابنته ام کلثوم بعثمان قال لها ان بعلک اشبه الناس
بجدک ابراهیم وابیک محمد واخرج ابن عدی وابن عساکر عن ابن عمر
قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم انا نشبه عثمان بابینا ابراهیم

فصل فی الاحادیث الواردة فی فضله غیر ما تقدم

اخرج الشیخان
عن عائشة رض ان النبی صلی الله علیه وسلم جمع ثیابه حین دخل عثمان و
قال الا استحیی من رجل تستحیی منه الملائکة واخرج البخاری عن ابی
عبد الرحمن السلمی ان عثمان حین حوصر اشرف علیهم فقال انشدکم بالله ولا
انشد الا اصحاب النبی صلے الله علیه وسلم الستم تعلمون ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم قال من جهز جیش العسرة فله الجنة فجهزتهم الستم تعلمون
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من حفر بیر رومة فله الجنة فحفرتها
فصدقوه بما قال واخرج الترمذی عن عبد الرحمن بن خباب قال شهدت
النبی صلے الله علیه وسلم وهو یحث علے جیش العسرة فقال عثمان بن
عفان یا رسول الله علی مائة بعیر باحلاسها واقتابها فی سبیل الله ثم حض
علی الجیش فقال عثمان یا رسول الله علی مائتا بعیر باحلاسها واقتابها فی
سبیل الله ثم حض علی الجیش فقال عثمان یا رسول الله علی ثلثمائة بعیر باحلاسها
واقتابها فی سبیل الله فنزل رسول الله صلے الله علیه وسلم وهو یقول ما علی
عثمان ما عمل بعد هذه واخرج الترمذی عن انس والحاکم وصححه عن
عبد الرحمن بن سمرة قال جاء عثمان الے النبی صلی الله علیه وسلم بالف
دینار حین جهز جیش العسرة فنثرها فی حجره فجعل رسول الله صلے الله علیه وسلم

یقلبہا و یقول ماضر عثمان ما عمل بعد الیوم مرتین و اخرج الترمذی عن
انس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعۃ الرضوان کان عثمان
بن عفان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی اہل مکۃ فبایع الناس
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان فی حاجۃ اللہ و حاجۃ رسولہ
فضرب باحدی یدیہ علی الاخرے فکانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعثمان خیرا من ایدیہم لانفسہم و اخرج الترمذی عن ابن عمر قال
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنۃ فقال یقتل فیہا ہذا مظلوما لعثمان
و اخرج الترمذی و الحاکم وصححہ و ابن ماجۃ عن مرۃ بن کعب قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر فتنۃ یقربہا فمر رجل متقنع فے ثوب
فقال ہذا یومئذ علی الہدی فقمت الیہ فاذا ہو عثمان بن عفان فاقبلت
الیہ بوجہی فقلت ہذا قال نعم و اخرج الترمذی و الحاکم عن عائشۃ رض
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا
فان ارادک المنافقون علی خلعہ فلا تخلعہ حتے تلقانے و اخرج الترمذے
عن عثمان انہ قال یوم الدار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عہد الیّ
عہدا فانا صابر علیہ و اخرج الحاکم عن ابی ہریرۃ قال اشتری عثمان الجنۃ
من النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرتین ثم حفر بیر رومۃ و حیث جہز جیش العسرۃ
و اخرج ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
عثمان من اشبہ اصحابی بی خلقا و اخرج الطبرانی عن عصمۃ بن مالک
قال قال لما ماتت بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت عثمان
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوجوا عثمان لو کان لی ثالثۃ لزوجتہ
و ما زوجتہ الا بالوحی من اللہ و اخرج ابن عساکر عن علیؓ رض سمعت النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعثمان لو ان لی اربعین ابنۃ زوجتک واحدۃ
بعد واحدۃ حتے لا یبقے منہن واحدۃ و اخرج ابن عساکر عن زید بن ثابت

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول مر بي عثمان وعندي
ملك من الملائكة فقال شهيد يقتله قومه انا نستحيي منه واخرج ابو يعلى
عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الملائكة لتستحيي من عثمان
كما تستحيي من الله ورسوله واخرج ابن عساكر عن الحسن انه ذكر عنده حياء
عثمان فقال ان كان ليكون جوف البيت والباب عليه مغلق فيضع ثوبه
ليفيض عليه الماء فيمنعه الحياء ان يرفع صلبه **فصل في خلافته** بويع بالخلافة
بعد دفن عمر بثلث ليال فروي ان الناس كانوا يجتمعون في تلك الايام
الى عبد الرحمن بن عوف يشاورونه ويناجونه فلا يخلو به رجل ذو راي فيعدل
بعثمان احدا ولما جلس عبد الرحمن للمبايعة حمد الله واثنى عليه وقال
في كلامه اني رايت الناس يابون الا عثمان (اخرجه ابن عساكر عن المسور
بن مخرمة) وفي رواية اما بعد يا علي فاني قد نظرت في الناس فلم ارهم
يعدلون بعثمان فلا تجعلن على نفسك سبيلا ثم اخذ بيد عثمان فقال نبايعك
على سنة الله وسنة رسوله وسنة الخليفتين بعده فبايعه عبد الرحمن وبايعه
المهاجرون والانصار واخرج ابن سعد عن انس قال ارسل عمر الى
ابي طلحة الانصاري قبل ان يموت بساعة فقال كن في خمسين من الانصار
مع هؤلاء النفر اصحاب الشورى فانهم فيما احسب يجتمعون في بيت فقم على
ذلك الباب باصحابك فلا تترك احدا يدخل عليهم ولا تتركهم يمضي اليوم الثالث
حتى يؤمروا احدهم وفي مسند احمد عن ابي وائل قال قلت لعبد الرحمن بن
عوف كيف بايعتم عثمان وتركتم عليا فقال ما ذنبي قد بدات بعلي فقلت
ابايعك على كتاب الله وسنة رسوله وسيرة ابي بكر وعمر فقال فيما استطعت
ثم عرضت ذلك على عثمان فقال نعم ويروى ان عبد الرحمن قال
لعثمان خلوة ان لم ابايعك فمن تشير علي قال علي وقال لعلي ان لم ابايعك
فمن تشير علي قال عثمان ثم دعا الزبير فقال ان لم ابايعك فمن تشير علي

فقال علي او عثمان ثم دعا سعدا فقال من تشير علي فاما انا وانت فلا نريدها
فقال عثمان ثم استشار عبد الرحمن الاعيان فراى هوا اكثرهم في عثمان
واخرج ابن سعد والحاكم عن ابن مسعود رضا انه قال لما بويع عثمان امرنا
خير من بقي ولم نال وفي هذه السنة من خلافته فتحت الري وكانت فتحت
وانتقضت وفيها اصاب الناس رعاف كثير فقيل لها سنة الرعاف واصاب
عثمان رعاف حتى تخلف عن الحج واوصى وفيها فتح من الروم حصون كثيرة
وفيها ولى عثمان الكوفة سعد بن ابي وقاص وعزل المغيرة وفي سنة
٢٥ خمس وعشرين عزل عثمان سعدا عن الكوفة وولى الوليد بن عقبة بن ابي معيط
وهو صحابي اخو عثمان لامه وذلك اول ما نقم عليه لانه آثر اقاربه بالولايات
وحكي ان الوليد صلى بهم الصبح اربعا وهو سكران ثم التفت اليهم فقال
٢٦ ازيدكم وفي سنة ست وعشرين زاد عثمان في المسجد الحرام ووسعه واشترى
٢٧ اماكن للزيادة وفيها فتحت سابور وفي سنة سبع وعشرين غزا معاوية قبرس
فركب البحر بالجيوش وكان معهم عبادة بن الصامت وزوجته ام حرام بنت
ملحان الانصارية فسقطت عن دابتها فماتت شهيدة هناك وكان النبي
صلى الله عليه وسلم اخبرها بهذا الجيش ودعا لها بان تكون منهم فدفنت بقبرس و
فيها فتحت ارجان ودارابجرد وفيها عزل عثمان عمرو بن العاص عن مصر و
ولى عليها عبد الله بن سعد بن ابي سرح فغزا افريقية فافتتحها سهلا وجبلا
فاصاب كل انسان من الجيش الف دينار وقيل ثلاثة آلاف دينار ثم
فتحت الاندلس في هذا العام لطيفة كان معاوية يلح على عمر بن الخطاب في
غزوة قبرس وركوب البحر لها فكتب عمر الى عمرو بن العاص ان صف لي البحر و
راكبه فكتب اليه اني رايت خلقا كبيرا يركبه خلق صغير ان ركد خرق القلوب وان
تحرك اراع العقول تزداد فيه العقول قلة والسيئات كثرة وهم فيه كدود على
عود ان مال غرق وان نجا برق فلما قرا عمر الكتاب كتب الى معاوية والله لا احمل

فيه مسلما ابدا قال ابن جرير فغزا معاوية قبرس في ايام عثمان فصالحه
اهلها على الجزية وفي سنة تسع وعشرين فتحت اصطخر عنوة وفسا وغير ذلك و ٢٩
فيها زاد عثمان في مسجد المدينة ووسعه وبناه بالحجارة المنقوشة وجعل عمده
من حجارة وسقفه بالساج وجعل طوله ستين ومائة ذراع وعرضه خمسين ومائة
ذراع وفي سنة ثلثين فتحت جور وبلاد كثيرة من ارض خراسان وفتحت ٣٠
نيشابور صلحا وقيل عنوة وطوس وسرخس كلاهما صلحا وكذا مرو وبيهق ولما
فتحت هذه البلاد الواسعة كثر الخراج على عثمان واتاه المال من كل وجه
حتى اتخذ له الخزائن وادر الارزاق وكان يامر للرجل بمائة الف بدرة في
كل بدرة اربعة آلاف اوقية وفي سنة احدى وثلاثين (البياض في الاصل) ٣١
وفي سنة خمس وثلاثين كان مقتل عثمان قال الزهري ولي عثمان الخلافة ٣٥
اثنتي عشرة سنة يعمل ست سنين لا ينقم الناس عليه شيئا وانه لاحب الى قريش من
عمر بن الخطاب لان عمر كان شديدا عليهم فلما وليهم عثمان لان لهم ووصلهم
ثم توانى في امرهم واستعمل اقرباءه واهل بيته في الست الاواخر وكتب
لمروان بخمس افريقية واعطى اقرباءه واهل بيته المال وتاول في ذلك
الصلة التي امر الله بها وقال ان ابا بكر وعمر تركا من ذلك ما هو لهما واني
اخذته فقسمته في اقربائي فانكر الناس عليه ذلك (اخرجه ابن سعد) واخرج ابن عساكر
من وجه آخر عن الزهري قال قلت لسعيد بن المسيب هل انت مخبري
كيف كان قتل عثمان وما كان شان الناس وشانه ولم خذله اصحاب محمد
صلى الله عليه وسلم فقال ابن المسيب قتل عثمان مظلوما ومن قتله كان ظالما
ومن خذله كان معذورا فقلت كيف كان ذلك قال ان عثمان لما ولي
كره ولايته نفر من الصحابة لان عثمان كان يحب قومه فولي الناس اثنتي
عشرة سنة وكان كثيرا ما يولي بني امية ممن لم يكن له مع رسول الله صلى الله عليه
وسلم صحبة فكان يجيء من امرائه ما ينكره اصحاب محمد وكان عثمان يستعتب

فيهم فلا يعزلهم فلما كان في الست الاواخر استاثر بني عمه فولاهم وما اشرك
معهم وامرهم بتقوى الله فولى عبد الله بن ابي سرح مصر فمكث عليها
سنين فجاء اهل مصر يشكونه ويتظلمون منه وقد كان قبل ذلك من عثمان
هناة الى عبد الله بن مسعود وابي ذر وعمار بن ياسر فكانت بنو هذيل و
بنو زهرة في قلوبهم ما فيها لحال ابن مسعود وكانت بنو غفار واحلافها
ومن غضب لابي ذر في قلوبهم ما فيها وكانت بنو مخزوم قد حنقت[له] على
عثمان لحال عمار بن ياسر وجاء اهل مصر يشكون من ابن ابي سرح فكتب اليه
كتابا يتهدده فيه فابى ابن ابي سرح يقبل ما نهاه عنه عثمان وضرب
من اتاه من قبل عثمان من اهل مصر ممن كان اتى عثمان فقتله فخرج
من اهل مصر سبعمائة رجل فنزلوا المسجد وشكوا الى الصحابة في مواقيت الصلوة
ما صنع ابن ابي سرح بهم فقام طلحة بن عبيد الله فكلم عثمان بكلام شديد و
ارسلت عائشة رض اليه فقالت تقدم اليك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
وسالوك عزل هذا الرجل فابيت فهذا قد قتل منهم رجلا فانصفهم من عاملك
ودخل عليه علي بن ابي طالب فقال انما يسألونك رجلا مكان رجل وقد ادعوا
قبله دما فاعزله عنهم واقض بينهم فان وجب عليه حق فانصفهم منه فقال لهم
اختاروا رجلا اوليه عليكم مكانه فاشار الناس عليه بمحمد بن ابي بكر فقالوا
استعمل علينا محمد بن ابي بكر فكتب عهده وولاه وخرج معهم عدد من المهاجرين
والانصار ينظرون فيما بين اهل مصر وابن ابي سرح فخرج محمد ومن معه فلما
كان على مسيرة ثلثة ايام من المدينة اذا هم بغلام اسود على بعير يخبط البعير
خبطا كانه رجل يطلب او يطالب فقال له اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم
ما قصتك وما شانك كانك هارب او طالب فقال لهم انا غلام امير المؤمنين
وجهني الى عامل مصر فقال له رجل هذا عامل مصر قال ليس هذا اريد واخبر بامره
محمد بن ابي بكر فبعث في طلبه رجلا فاخذه فجاء به اليه فقال غلام من انت

[له] بفتحتين خشم و خشم گرفتن ١٢ منتخب

فاقبل مرة يقول انا غلام امير المؤمنين و مرةً يقول انا غلام مروان حتى عرفه
رجل انه لعثمان فقال له محمد الى من ارسلت قال الى عامل مصر قال بماذا
قال برسالة قال معك كتاب قال لا ففتشوه فلم يجدوا معه كتابا و كانت
معه اداوة قد يبست فيها شئ يتقلقل فحركوه ليخرج فلم يخرج فشقوا الاداوة
فاذا فيها كتاب من عثمان الى ابن ابى سرح فجمع محمد من كان عنده من المهاجرين
والانصار وغيرهم ثم فك الكتاب بمحضر منهم فاذا فيه اذا اتاك محمد و فلان
و فلان فاحتل في قتلهم و ابطل كتابه وقر على عملك حتى يأتيك رأيي
و احبس من يجيء الي يتظلم منك ليأتيك رأيي في ذلك ان شاء الله تعالى
فلما قرءوا الكتاب فزعوا و ازمعوا فرجعوا الى المدينة وختم محمد الكتاب بخواتيم نفر
كانوا معه و دفع الكتاب الى رجل منهم وقدموا المدينة فجمعوا طلحة والزبير و
عليا وسعدا ومن كان من اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ثم فضوا الكتاب
بمحضر منهم واخبروهم بقصة الغلام واقرءوهم الكتاب فلم يبق احد من اهل المدينة
الا حنق على عثمان وزاد ذلك من كان غضب لابن مسعود وابي ذر و عمار بن ياسر
حنقا وغيظا و كان اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم فلحقوا بمنازلهم ما منهم احد
الا وهو مغتم لما قرءوا الكتاب و حاصر الناس عثمان و اجلب عليه محمد بن ابى بكر
ببني تيم وغيرهم فلما راى ذلك علي بعث الى طلحة والزبير وسعد و عمار و نفر
من الصحابة كلهم بدري ثم دخل على عثمان ومعه الكتاب والغلام والبعير فقال
له علي هذا الغلام غلامك قال نعم قال والبعير بعيرك قال نعم قال فانت
كتبت هذا الكتاب قال لا وحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب و لا امرت به ولا علم
لي به قال له علي فالخاتم خاتمك قال نعم قال فكيف يخرج غلامك ببعيرك و
بكتاب عليه خاتمك لا تعلم به فحلف بالله ما كتبت هذا الكتاب ولا امرت به ولا وجهت
هذا الغلام الى مصر قط و اما الخط فعرفوا انه خط مروان وشكوا في امر عثمان و
سالوه ان يدفع اليهم مروان فابى و كان مروان عنده في الدار فخرج

له اداوة یعنی آبدستان اداوی

اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ غضبان وشکوا فی امرہ وعلموا ان عثمان
لایحلف بباطل الا ان قوما قالوا لن یبرأ عثمان من قلوبنا الا ان یدفع الینا
مروان حتے نبحثہ ونعرف حال الکتاب وکیف یامر بقتل رجل من اصحاب
محمد صلے اللہ علیہ وسلم بغیر حق فان یکن عثمان کتبہ عزلناہ وان یکن مروان
کتبہ علی لسان عثمان نظرنا مایکون منا فی امر مروان ولزموا بیوتہم وابی عثمان
ان یخرج الیہم مروان وخشے علیہ القتل وحاصر الناس عثمان ومنعوہ الماء
فاشرف علے الناس فقال افیکم علی فقالوا لا قال افیکم سعد قالوا لا فسکت
ثم قال الا احد یبلغ علیا بہ فیسقینا ماءً فبلغ ذلک علیا فبعث الیہ بثلث قرب
مملوۃ ماءً فما کادت تصل الیہ وجرح بسببہا عدۃ من موالی بنی ہاشم و
بنی امیۃ حتی وصل الماء الیہ فبلغ علیا ان عثمان یراد قتلہ فقال انما اردنا
منہ مروان فاما قتل عثمان فلا فقال للحسن والحسین اذہبا بسیفکما حتے تقوما علے
باب عثمان فلا تدعا احدًا یصل الیہ وبعث الزبیر ابنہ وبعث طلحۃ ابنہ
وبعث عدۃ من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابناءہم یمنعون الناس ان
یدخلوا علی عثمان ویسالونہ اخراج مروان فلما رای ذلک محمد بن ابے بکر
ورمی الناس عثمان بالسہام حتے خضب الحسن بالدماء علے بابہ واصاب مروان
سہم وہو فے الدار وخضب محمد بن طلحۃ وشج قنبر مولے علی فخشی محمد بن ابی بکر
ان یغضب بنو ہاشم لحال الحسن والحسین فیثیرو نہا فتنۃ فاخذ بید الرجلین
فقال لہما ان جاءت بنو ہاشم فراوا الدماء علی وجہ الحسن کشفوا الناس
عن عثمان وبطل ما نرید ولکن مروا بنا حتے نتسور علیہ الدار فنقتلہ من غیر ان یعلم بہ
احد فتسور محمد وصاحباہ من دار رجل من الانصار حتے دخلوا علی عثمان
ولا یعلم احد ممن کان معہ لان کل من کان معہ کانوا فوق البیوت ولم یکن
معہ الا امراتہ فقال لہما محمد مکانکما فان معہ امراتہ حتے ابدأکما بالدخول فاذا
انا ضبطتہ فادخلا فتوجیاہ حتے تقتلاہ فدخل محمد فاخذ بلحیتہ فقال لہ عثمان

والله لو رآك أبوك لساءه مكانك مني فتراخت يده ودخل الرجلان عليه فتوجياه
حتى قتلاه وخرجوا هاربين من حيث دخلوا وصرخت امرأته فلم يسمع صراخها لما
كان في الدار من الجلبة وصعدت امرأته إلى الناس فقالت ان أمير المؤمنين
قد قتل فدخل الناس فوجدوه مذبوحا وبلغ الخبر عليا وطلحة والزبير وسعدا
ومن كان بالمدينة فخرجوا وقد ذهبت عقولهم للخبر الذي أتاهم حتى دخلوا
على عثمان فوجدوه مقتولا فاسترجعوا وقال علي لابنيه كيف قتل أمير المؤمنين
وأنتما على الباب ورفع يده فلطم الحسن وضرب صدر الحسين وشتم محمد بن طلحة
وعبد الله بن الزبير وخرج وهو غضبان حتى أتى منزله وجاء الناس يهرعون
إليه فقالوا له نبايعك فمد يدك فلا بد من أمير فقال علي ليس ذلك إليكم إنما
ذلك إلى أهل بدر فمن رضي به أهل بدر فهو خليفة فلم يبق أحد من أهل بدر
إلا أتى عليا فقالوا له ما نرى أحدا أحق بها منك مد يدك نبايعك فبايعوه
وهرب مروان وولده وجاء علي إلى امرأة عثمان فقال لها من قتل
عثمان قالت لا أدري دخل عليه رجلان لا أعرفهما ومعهما محمد بن أبي بكر و
أخبرت عليا والناس بما صنع محمد فدعا علي محمدا فسأله عما ذكرت امرأة عثمان
فقال محمد لم تكذب قد والله دخلت عليه وأنا أريد قتله فذكرني أبي فقمت عنه
وأنا تائب إلى الله تعالى والله ما قتلته ولا أمسكته فقالت امرأته صدق
ولكنه أدخلهما وأخرج ابن عساكر عن كنانة مولى صفية وغيره قالوا قتل
عثمان رجل من أهل مصر أزرق أشقر يقال له حمار وأخرج أحمد عن المغيرة
بن شعبة أنه دخل على عثمان وهو محصور فقال إنك إمام العامة وقد نزل
بك ما ترى وإني أعرض عليك خصالا ثلاثا اختر إحداهن إما أن تخرج فتقاتلهم
فإن معك عددا وقوة وأنت على الحق وهم على الباطل وإما أن نخرق لك
بابا سوى الباب الذي هم عليه فتقعد على رواحلك فتلحق بمكة فإنهم لن يستحلوك
وأنت بها وإما أن تلحق بالشام فإنهم أهل الشام وفيهم معاوية فقال عثمان

اما ان اخرج فاقاتل فلن اکون اول من خلف رسول الله صلی الله علیہ وسلم فی امتہ بسفک الدماء واما ان اخرج الی مکة فانی سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول یلحد رجل من قریش بمکة یکون علیہ نصف عذاب العالم فلن اکون انا واما ان الحق بالشام فلن افارق دار ہجرتی ومجاورة رسول الله صلی الله علیہ وسلم واخرج ابن عساکر عن ابی ثور الفہمی قال دخلت علی عثمان وہو محصور فقال لقد اختبات عند ربی عشرا انی لرابع اربعة فی الاسلام وانکحنی رسول الله صلی الله علیہ وسلم ابنتہ ثم توفیت فانکحنی ابنتہ الاخری وما تغنیت ولا تمنیت ولا وضعت یمینی علی فرجی منذ بایعت بہا رسول الله صلی الله علیہ وسلم وما مرت بی جمعة منذ اسلمت الا وانا اعتق فیہا رقبة الا ان لا یکون عندی شیء فاعتقہا بعد ذلک ولا زنیت فی جاہلیة ولا اسلام قط ولا سرقت فی جاہلیة ولا اسلام قط ولقد جمعت القرآن علی عہد رسول الله صلی الله علیہ وسلم وکان قتل عثمان فی اوسط ایام التشریق من سنة خمس وثلثین وقیل بل قتل یوم الجمعة لثمان عشرة خلت من ذی الحجة ودفن لیلة السبت بین المغرب والعشاء فی حش کوکب بالبقیع وہو اول من دفن بہ وقیل کان قتلہ یوم الاربعاء وقیل یوم الاثنین لست بقین من ذی الحجة وکان لہ یوم قتل اثنتان وثمانون سنة وقیل احدی وثمانون سنة وقیل اربع وثمانون وقیل ست وثمانون وقیل ثمانون اوتسع وثمانون وقیل تسعون قال قتادة صلی علیہ الزبیر ودفنہ وکان اوصی بذلک الیہ واخرج ابن عدی وابن عساکر من حدیث انس مرفوعا ان لله سیفا مغمودا فی غمدہ مادام عثمان حیا فاذا قتل عثمان جرد ذلک السیف فلم یغمد الی یوم القیامة تفرد بہ عمرو بن فائد ولہ مناکیر واخرج ابن عساکر عن یزید بن ابی حبیب قال بلغنی ان عامة الرکب الذین ساروا الی عثمان عامتہم جنوا

واخرج عن حذیفۃ قال اول الفتن قتل عثمان وآخر الفتن خروج الدجال
والذی نفسی بیدہ لایموت رجل وفی قلبہ مثقال حبۃ من حب قتل عثمان
الاتبع الدجال ان ادرکہ وان لم یدرکہ آمن بہ فی قبرہ واخرج عن ابن عباس
قال لولم یطلب الناس بدم عثمان لرموا بالحجارۃ من السماء واخرج عن الحسن
قال قتل عثمان وعلی غائب فی ارض لہ فلما بلغہ قال اللھم انی لم ارض و
لم امال واخرج الحاکم وصححہ عن قیس بن عباد قال سمعت علیا یوم الجمل یقول
اللھم انی ابرأ الیک من دم عثمان ولقد طاش عقلی یوم قتل عثمان وانکرت
نفسی وجاؤنی للبیعۃ فقلت واللہ انی لاستحیی ان ابایع قوما قتلوا عثمان
وانی لاستحیی من اللہ ان ابایع وعثمان لم یدفن بعد فانصرفوا فلما رجع الناس
فسالونی البیعۃ قلت اللھم انی مشفق مما اقدم علیہ ثم جاءت عزیمۃ فبایعت
فقالوا یا امیر المؤمنین فکانما صدع قلبی وقلت اللھم خذ منی لعثمان حتی ترضی
واخرج ابن عساکر عن ابی خلدۃ الحنفی قال سمعت علیاً یقول ان بنی امیۃ
یزعمون انی قتلت عثمان ولا واللہ الذی لا الہ الا ھو ما قتلت ولا مالیت
ولقد نہیت فعصونی واخرج عن سمرۃ قال ان الاسلام کان فی حصن حصین
وانہم ثلموا فی الاسلام ثلمۃ بقتلہم عثمان لا تسد الی یوم القیامۃ وان اہل المدینۃ
کانت فیہم الخلافۃ فاخرجوہا ولم تعد فیہم واخرج عن محمد بن سیرین قال
لم تفقد الخیل البلق فی المغازی والجیوش حتی قتل عثمان ولم یختلف فی الاہلۃ
حتی قتل عثمان ولم ترھذہ الحمرۃ التی فی آفاق السماء حتی قتل الحسین
واخرج عبدالرزاق فی مصنفہ عن حمید بن ہلال قال کان عبداللہ بن سلام
یدخل علی محاصری عثمان فیقول لا تقتلوہ فواللہ لا یقتلہ رجل منکم الا لقی اللہ
اجذم لا یدلہ وان سیف اللہ لم یزل مغمودًا وانکم واللہ ان قتلتموہ لیسلنہ اللہ
ثم لا یغمدہ عنکم ابدا وما قتل نبی قط الا قتل بہ سبعون الفا ولا خلیفۃ الا قتل بہ
خمسۃ وثلثون الفا قبل ان یجتمعوا واخرج ابن عساکر عن عبدالرحمن ابن مہدی

قال خصلتان لعثمان ليستا لابی بکر و لا لعمر صبره علی نفسه حتے قتل وجمعه الناس علے المصحف وآخرج الحاکم عن الشعبے قال ماسمعت من مراثی عثمان احسن من قول کعب بن مالک حیث قال شعر فکف یدیه ثم اغلق بابه * وایقن ان الله لیس بغافل * وقال لاہل الدار لاتقتلوهم * عفا الله عن کل امرٔ لم یقاتل * فکیف رایت الله صب علیهم * العداوة والبغضاء بعد التواصل * وکیف رایت الخیر ادبر بعده * عن الناس ادبار الریاح الجوافل * **فصل** اخرج ابن سعد عن موسے بن طلحة قال رایت عثمان یخرج یوم الجمعة وعلیه ثوبان اصفران فیجلس علی المنبر فیؤذن المؤذن وهو یتحدث یسأل الناس عن اسعارهم وعن اخبارهم و عن مرضاهم وآخرج عن عبدالله الرومی قال کان عثمان یلے وضوء اللیل بنفسه فقیل له لو امرت بعض الخدم فکفوک قال لا اللیل لهم یستریحون فیه وآخرج ابن عساکر عن عمرو عن عثمان بن عفان قال کان نقش خاتم عثمان آمنت بالذی خلق فسوی وآخرج ابونعیم فے الدلائل عن ابن عمر ان جهجاه الغفاری قام الے عثمان وهو یخطب فاخذ العصا من یده فکسرها علے رکبته فما حال الحول حتے ارسل الله فے رجله الاکلة منها **فصل فی اولیات عثمان** رض قال العسکری فے الاوائل هو اول من اقطع القطائع واول من حمی الحمی وآول من خفض صوته بالتکبیر وآول من خلق المسجد وآول من امر بالاذان الاول فی الجمعة وآول من رزق المؤذنین و اول من ارتج علیه فے الخطبة فقال ایها الناس ان اول مرکب صعب وان بعد الیوم ایاما وان اعش تاتکم الخطبة علی وجهها وما کنا خطباء وسیعلمنا الله (اخرجه ابن سعد) واول من قدم الخطبة فی العید علے الصلوة وآول من فوض الی الناس اخراج زکوٰتهم واول من ولی الخلافة فی حیاة امه واول من اتخذ صاحب شرطة واول من اتخذ مقصورة فی المسجد خوفا ان یصیبه ما اصاب عمر

هذا ما ذكره العسكري قال واول ما وقع الاختلاف بين الامة فخطا بعضهم بعضا
في زمانه في اشياء نقموها عليه وكانوا قبل ذلك يختلفون في الفقه ولا يخطي
بعضهم بعضا قلت بقي من اوائله انه اول من هاجر الى الله باهله من هذه الامة
كما تقدم واول من جمع الناس على حرف واحد في القراءة واخرج
ابن عساكر عن حكيم بن عباد بن حنيف قال اول منكر ظهر بالمدينة حين فاضت
الدنيا وانتهى سمن الناس طيران الحمام والرمي على الجلاهقات فاستعمل
عليها عثمان رجلا من بني ليث سنة ثمان من خلافته فقصها وكسر الجلاهقات
فصل مات في ايام عثمان من الاعلام سراقة بن مالك بن جعشم وجبار
بن صخر وحاطب بن ابي بلتعة وعياض بن زهير وابو اسيد الساعدي و
اوس بن الصامت والحرث بن نوفل وعبد الله بن حذافة وزيد بن
خارجة الذي تكلم بعد الموت ولبيد الشاعر والمسيب والد سعيد ومعاذ بن
عمرو بن الجموح ومعبد بن العباس ومعيقيب بن ابي فاطمة الدوسي وابو لبابة
بن عبد المنذر ونعيم بن مسعود الاشجعي وآخرون من الصحابة ومن غير الصحابة
الحطيئة الشاعر وابو ذويب الشاعر الهذلي **علي رض بن ابي طالب** علي رض بن
ابي طالب (واسم ابي طالب عبد مناف) بن عبد المطلب (واسمه شيبة)
بن هاشم (واسمه عمرو) بن عبد مناف (واسمه المغيرة) بن قصي (واسمه زيد)
بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوي بن غالب بن فهر بن مالك بن نضر
بن كنانة ابو الحسن وابو تراب كناه بها النبي صلى الله عليه وسلم وامه فاطمة
بنت اسد بن هاشم وهي اول هاشمية ولدت هاشميا قد اسلمت وهاجرت
وعلي رض احد العشرة المشهود لهم بالجنة واخو رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمواخاة
وصهره على فاطمة سيدة نساء العالمين رض واحد السابقين الى الاسلام و
احد العلماء الربانيين والشجعان المشهورين والزهاد المذكورين والخطباء
المعروفين واحد من جمع القرآن وعرضه على رسول الله صلى الله عليه وسلم

وعرض عليه ابو الاسود الدئلي و ابو عبد الرحمن السلمي وعبد الرحمن بن ابي
ليلى وهو اول خليفة من بني ہاشم و ابو السبطين اسلم قديما بل قال
ابن عباس و انس و زيد بن ارقم وسلمان الفارسي وجماعة انه اول من اسلم
ونقل بعضهم الاجماع عليه واخرج ابو يعلى عن علي رض قال بعث رسول الله
صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين واسلمت يوم الثلثاء وكان عمره حين اسلم
عشر سنين وقيل تسع وقيل ثمان وقيل دون ذلك وقال الحسن بن
زيد بن الحسن ولم يعبد الاوثان قط لصغره (اخرجه ابن سعد) ولما ہاجر صلى الله
عليه وسلم الى المدينة امره ان يقيم بعده بمكة اياما حتى يودي عنه امانة
الودائع والوصايا التي كانت عند النبي صلى الله عليه وسلم ثم يلحقه باهله
ففعل ذلك وشهد مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بدرا واحدا وسائر المشاہد
الا تبوك فان النبي صلى الله عليه وسلم استخلفه على المدينة وله في جميع المشاہد
آثار مشهورة واعطاه النبي صلى الله عليه وسلم اللواء في مواطن كثيرة وقال
سعيد بن المسيب اصابت عليا يوم احد ست عشرة ضربة وثبت في الصحيحين
انه صلى الله عليه وسلم اعطاه الراية في يوم خيبر واخبر ان الفتح يكون على يديه
واحواله في الشجاعة وآثاره في الحروب مشهورة وكان علي شيخا (سمينا) اصلع
كثير الشعر ربعة الى القصر عظيم البطن عظيم اللحية جدا قد ملات ما بين منكبيه بيضاء
كانها قطن آدم شديد الادمة قال جابر بن عبد الله حمل علي الباب على ظهره
يوم خيبر حتى صعد المسلمون عليه ففتحوها وانهم جروه بعد ذلك فلم يحمله الا اربعون
رجلا (اخرجه ابن عساكر) واخرج ابن اسحق في المغازي وابن عساكر عن
ابي رافع ان عليا تناول بابا عند الحصن حصن خيبر فترس به عن نفسه فلم يزل
في يده وهو يقاتل حتى فتح الله علينا ثم القاه فلقد رايتنا ثمانية نفر نجهد ان نقلب
ذلك الباب فما استطعنا ان نقلبه وروى البخاري في الادب عن سهل
بن سعد قال ان كان احب اسماء علي رض اليه ابو تراب وان كان ليفرح

ان یدعی بہا وما سماہ ابو تراب الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک انہ
غاضبت یوما فاطمۃ فخرج فاضطجع الی الجدار فی المسجد فجاءہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وقد امتلأ ظہرہ ترابا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح التراب عن
ظہرہ ویقول اجلس ابا تراب روی لہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خمسمائۃ حدیث وستۃ وثمانون حدیثا روی عنہ بنوہ الثلثۃ الحسن
والحسین ومحمد ابن الحنفیۃ وابن مسعود وابن عمر وابن عباس وابن الزبیر
وابو موسے وابو سعید وزید بن ارقم وجابر بن عبد اللہ وابو امامۃ
وابو ہریرۃ وخلائق من الصحابۃ والتابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین

فصل فی الاحادیث الواردۃ فی فضلہ

قال الامام احمد بن حنبل
ما ورد لاحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل
ما ورد لعلیؓ رضؓ (اخرجہ الحاکم) واخرج الشیخان عن سعد بن ابی وقاص
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلف علی بن ابی طالب فی غزوۃ
تبوک فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان فقال اما ترضی
ان تکون منی بمنزلۃ ہارون من موسے غیر انہ لانبی بعدی (اخرجہ
احمد والبزار من حدیث ابی سعید الخدری والطبرانی من حدیث اسماء
بنت قیس وام سلمۃ وحبشی بن جنادۃ وابن عمر وابن عباس وجابر بن
سمرۃ والبراء بن عازب وزید بن ارقم) واخرجا عن سہل بن سعد ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ
علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فبات الناس یدوکون
لیلتہم ایہم یعطاہا فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کلہم یرجوان یعطاہا فقال این علیؓ بن ابی طالب فقیل ہو یشتکی عینیہ قال
فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ ودعا لہ
فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ یدوکون ای یخوضون ویتحدثون

و قد اخرج ہذا الحدیث الطبرانی من حدیث ابن عمر و علی بن ابی لیلے
و عمران بن حصین و البزار من حدیث ابن عباس) و آخرج مسلم عن سعد
بن ابی وقاص قال لما نزلت ہذہ الآیۃ ندع ابناءنا و ابناءکم دعا
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علیا و فاطمۃ و حسنا و حسینا فقال اللہم ہؤلاء
اہلی و آخرج الترمذی عن ابی سریحۃ او زید بن ارقم عن النبی صلے اللہ علیہ
وسلم قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ (و اخرجہ احمد عن علی و ابی ایوب
الانصاری و زید بن ارقم و عمرو ذی مرو ابو یعلے عن ابی ھریرۃ
و الطبرانی عن ابن عمر و مالک بن الحویرث و حبشی بن جنادۃ و جریر و سعد
ابن ابی وقاص و ابی سعید الخدری و انس و البزار عن ابن عباس و
عمارۃ و بریدۃ و فے اکثرہا زیادۃ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ
و لاحمد عن ابی الطفیل قال جمع علی الناس فی الرحبۃ ثم قال لہم انشد باللہ
کل امرء مسلم سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یوم غدیر خم ما قال لما
قام فقام الیہ ثلثون من الناس فشہدوا عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ و عاد من عاداہ
و آخرج الترمذی و الحاکم و صححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ و اخبرنی انہ یحبہم قیل یا رسول اللہ سمہم
لنا قال علی منہم یقول ذلک ثلثا و ابو ذر و المقداد و سلمان و آخرج الترمذی
و النسائی و ابن ماجۃ عن حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی منی و انا من علیؓ اخرج الترمذی عن ابن عمر قال آخی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علیؓ تدمع عیناہ فقال یا
رسول اللہ آخیت بین اصحابک و لم تواخ بینی و بین احد فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا و الآخرۃ و آخرج مسلم عن علے
قال و الذی فلق الحبۃ و برء النسمۃ انہ لعہد النبی الامی الی انہ لایحبنی الا مومن

ولا یبغضنی الا منافق واخرج الترمذی عن ابی سعید الخدری قال کنا
نعرف المنافقین ببغضھم علیاً واخرجہ البزار والطبرانی فی الاوسط عن
جابر ابن عبداللہ واخرج الترمذی والحاکم عن علی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا ہذا حدیث حسن علی الصواب لا
صحیح کما قال الحاکم ولا موضوع کما قالہ جماعۃ منھم ابن الجوزی والنووی
وقد بینت حالہ فی التعقبات علی الموضوعات واخرج الحاکم وصححہ عن
علی قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقلت یا رسول اللہ
بعثتنی وانا شاب اقضی بینھم ولا ادری ما القضاء فضرب صدری بیدہ
ثم قال اللھم اہد قلبہ وثبت لسانہ فوالذی فلق الحبۃ ما شککت فی
قضاء بین اثنین واخرج ابن سعد عن علی انہ قیل لہ مالک اکثر
اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا قال انی کنت اذا سالتہ انبانی
واذا سکت ابتدانی واخرج عن ابی ہریرۃ رض قال قال عمر بن الخطاب
علی اقضانا واخرج عن ابن مسعود رض قال کنا نتحدث ان اقضی اہل المدینۃ
علی واخرج ابن سعد عن ابن عباس قال اذا حدثنا ثقۃ عن علی الفتیا
لا نعدوہا واخرج عن سعید بن المسیب قال کان عمر بن الخطاب یتعوذ باللہ
من معضلۃ لیس لہا ابو حسن واخرج عنہ قال لم یکن احد من الصحابۃ یقول
سلونی الا علی واخرج ابن عساکر عن ابن مسعود قال افرض اہل المدینۃ
واقضاہا علی بن ابی طالب واخرج عن عائشۃ ان علیا ذکر عندہا فقالت
اما انہ اعلم من بقی بالسنۃ وقال مسروق انتہی علم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی عمر وعلی وابن مسعود وعبداللہ رض وقال عبداللہ بن عیاش
بن ابی ربیعۃ کان لعلی ما شئت من ضرس قاطع فی العلم وکان لہ البسطۃ
فی العشیرۃ والقدم فی الاسلام والصہر برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والفقہ
فی السنۃ والنجدۃ فی الحرب والجود فی المال واخرج الطبرانی فی الاوسط

بسند ضعیف عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الناس من شجر شتی وانا وعلی من شجرۃ واحدۃ واخرج الطبرانی وابن
ابی حاتم عن ابن عباس قال ما انزل اللہ یا ایہا الذین آمنوا الا وعلی
امیرہا وشریفہا ولقد عاتب اللہ اصحاب محمد فی غیر مکان وما ذکر علیا
الا بخیر واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال ما نزل فی احد من کتاب اللہ
تعالی ما نزل فی علی واخرج ابن عساکر عن ابن عباس قال نزلت
فی علی ثلثمائۃ آیۃ واخرج البزار عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لعلی لا یحل لاحد ان یجنب فی ہذا المسجد غیری وغیرک واخرج الطبرانی
والحاکم وصححہ عن ام سلمۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
غضب لم یجترء احد ان یکلمہ الا علی واخرج الطبرانی والحاکم عن ابن مسعود رض
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال النظر الی علی عبادۃ اسنادہ حسن واخرجہ
الطبرانی والحاکم ایضا من حدیث عمران بن حصین واخرجہ ابن عساکر من
حدیث ابی بکر الصدیق وعثمان بن عفان ومعاذ بن جبل وانس وثوبان
وجابر بن عبد اللہ وعائشۃ رض واخرج الطبرانی فی الاوسط عن ابن عباس
قال کانت لعلی ثمانی عشرۃ منقبۃ ما کانت لاحد من ہذہ الامۃ واخرج
ابو یعلی عن ابی ہریرۃ قال قال عمر بن الخطاب لقد اعطی علی ثلث خصال
لان یکون لی خصلۃ منہا احب الی من ان اعطی حمر النعم فسئل وما ہی قال
تزوجہ ابنتہ فاطمۃ وسکناہ المسجد لا یحل لی فیہ ما یحل لہ والرایۃ یوم خیبر وروی
احمد بسند صحیح عن ابن عمر نحوہ واخرج احمد وابو یعلی بسند صحیح عن علی
قال ما رمدت ولا صدعت منذ مسح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجہی و
تفل فی عینی یوم خیبر حین اعطانی الرایۃ واخرج ابو یعلی والبزار عن سعد
بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من آذی علیاً
فقد آذانی واخرج الطبرانی بسند صحیح عن ام سلمۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال من احب عليا فقد احبنی ومن احبنی فقد احب الله ومن ابغض عليا
فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض الله واخرج احمد والحاکم وصححه عن
ام سلمة سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول من سب عليا فقد سبنی
واخرج احمد والحاکم بسند صحيح عن ابی سعيد الخدری ان رسول الله صلی الله
عليه وسلم قال لعلی انک تقاتل علی القرآن کما قاتلت علی تنزيله واخرج
البزار وابو يعلی والحاکم عن علی قال دعانی رسول الله صلی الله عليه وسلم
فقال ان فيک مثلا من عيسی ابغضته اليهود حتی بهتوا امه واحبته النصاری
حتی انزلوه بالمنزل الذی ليس به الا وانه يهلک فیّ اثنان محب مفرط
يفرطنی بما ليس فیّ ومبغض يحمله شنآنی علی ان يبهتنی واخرج الطبرانی
فی الاوسط والصغير عن ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلی الله عليه
وسلم يقول علی مع القرآن والقرآن مع علیّ ولا يفترقان حتی يردا علیّ الحوض
واخرج احمد والحاکم بسند صحيح عن عمار بن ياسر ان النبی صلی الله عليه وسلم
قال لعلیّ اشقی الناس رجلان احيمر (احمر) ثمود الذی عقر الناقة والذی
يضربک يا علی علی هذه يعنی قرنه حتی تبتل منه هذه يعنی لحيته وقد ورد ذلک
من حديث علی وصهيب وجابر بن سمرة وغيرهم واخرج الحاکم وصححه
عن ابی سعيد الخدری قال اشتکی الناس عليا فقام رسول الله صلی الله عليه
وسلم فينا خطيبا فقال لا تشکوا عليا فوالله انه لاخيشن فی ذات الله او فی
سبيل الله فصل قال ابن سعد بويع علیؓ بالخلافة الغد من قتل عثمان
بالمدينة فبايعه جميع من کان بها من الصحابة رض ويقال ان طلحة والزبير بايعا
کارهين غير طائعين ثم خرجا الی مکة وعائشة رض بها فاخذاها وخرجا بها الی البصرة
يطلبون بدم عثمان وبلغ ذلک عليًا فخرج الی العراق فلقی بالبصرة طلحة
والزبير وعائشة ومن معهم وهی وقعة الجمل وکانت فی جمادی الآخرة
۳۶ سنة ست وثلاثين وقتل بها طلحة والزبير وغيرهما وبلغت القتلی ثلثة عشر الفا

واقام عليّ بالبصرة خمس عشرة ليلة ثم انصرف الى الكوفة ثم خرج عليه
معاوية بن ابي سفيان ومن معه بالشام فبلغ عليا فسار فالتقوا بصفين في
۳۷ صفر سنة سبع وثلثين ودام القتال بها ايام فرفع اهل الشام المصاحف
يدعون الى ما فيها مكيدة من عمرو بن العاص فكره الناس الحرب وتداعوا
الى الصلح وحكموا الحكمين فحكم عليّ ابا موسى الاشعري وحكم معاوية عمرو بن العاص
وكتبوا بينهم كتابا على ان يوافوا راس الحول باذرح فينظروا في امر الامة
فافترق الناس ورجع معاوية الى الشام وعلي الى الكوفة فخرجت عليه
الخوارج من اصحابه ومن كان معه وقالوا لا حكم الا لله وعسكروا بحروراء
فبعث اليهم ابن عباس فخاصمهم وحجهم فرجع منهم قوم كثير وثبت قوم وساروا
الى النهروان فعرضوا السبيل فسار اليهم علي فقتلهم بالنهروان وقتل منهم ذا الثدية
۳۸ وذلك سنة ثمان وثلثين واجتمع الناس باذرح في شعبان من هذه السنة
وحضرها سعد بن ابي وقاص وابن عمر وغيرهما من الصحابة فقدم عمرو
ابا موسى الاشعري مكيدة منه فتكلم فخلع عليا وتكلم عمرو فاقر معاوية وبايع له
فتفرق الناس على هذا وصار علي في خلاف من اصحابه حتى صار يعض
على اصبعه ويقول اعصى ويطاع معاوية وانتدب ثلثة نفر من الخوارج
عبد الرحمن بن ملجم المرادي والبرك بن عبد الله التميمي وعمرو بن بكير التميمي
فاجتمعوا بمكة وتعاهدوا وتعاقدوا ليقتلن هؤلاء الثلثة علي بن ابي طالب
ومعاوية بن ابي سفيان وعمرو بن العاص ويريحوا العباد منهم فقال ابن ملجم
انا لكم بعلي وقال البرك انا لكم بمعاوية وقال عمرو بن بكير انا اكفيكم عمرو
بن العاص وتعاهدوا على ان ذلك يكون في ليلة واحدة ليلة حادي عشر او
ليلة سابع عشر رمضان ثم توجه كل منهم الى المصر الذي فيه صاحبه فقدم ابن ملجم
الكوفة فلقي اصحابه من الخوارج فكانهم ما يريدون الى ليلة الجمعة سابع عشر
رمضان سنة اربعين فاستيقظ علي سحرا فقال لابنه الحسن رايت الليلة

رسول الله صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله ما لقیت من امتک من الاودؓ واللدد
فقال لا ادع الله علیهم فقلت اللهم ابدلنی بهم خیرا لی منهم وابدلهم بی شرا لهم منی
ودخل ابن النباح المؤذن علی ذلک فقال الصلوة فخرج علی من الباب
ینادی ایها الناس الصلوة الصلوة فاعترضه ابن ملجم فضربه بالسیف فاصاب
جبهته الی قرنه ووصل الی دماغه فشد علیه الناس من کل جانب فامسک واوثق
واقام علی الجمعة والسبت وتوفی لیلة الاحد وغسله الحسن والحسین وعبد الله
بن جعفر وصلی علیه الحسن ودفن بدار الامارة بالکوفة لیلا ثم قطعت اطراف
ابن ملجم وجعل فی قوصرة واحرقوه بالنار هذا کله کلام ابن سعد وقد احسن
فی تلخیصه هذه الوقائع ولم یوسع فیها الکلام کما صنع غیره لان هذا هو اللائق
بهذا المقام وقال صلی الله علیه وسلم اذا ذکر اصحابی فامسکوا وقال حسب
اصحابی القتل وفی المستدرک عن السدی قال کان عبد الرحمن بن ملجم المرادی
عشق امرأة من الخوارج یقال لها قطام فنکحها واصدقها ثلثة آلاف درهم
وقتل علیؓ وفی ذلک قال الفرزدق شعر فلم ار مهرا ساقه ذو سماحة + کمهر
قطام بین غیر معجم + ثلثة آلاف وعبد وقینة + وضرب علیؓ بالحسام المصمم +
فلا مهر اغلی من علی وان غلا + ولا فتک الا دون فتک ابن ملجم + وقال
ابو بکر بن عیاش عمی قبر علی لئلا ینبشه الخوارج وقال شریک نقله ابنه
الحسن الی المدینة وقال المبرد عن محمد بن حبیب اول من حول من قبر الی
قبر علیؓ واخرج ابن عساکر عن سعید بن عبد العزیز قال لما قتل علی بن ابی
طالبؓ حملوه لیدفنوه مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فبینما هم فی مسیرهم لیلا
اذ ند الجمل الذی هو علیه فلم یدر این ذهب ولم یقدر علیه قال فلذلک
یقول اهل العراق هو فی السحاب وقال غیره ان البعیر وقع فی بلاد طیئ
فاخذوه ودفنوه وکان لعلی حین قتل ثلث وستون سنة وقیل اربع
وستون سنة وقیل خمس وستون وقیل سبع وخمسون وقیل ثمان وخمسون

وكان له تسع عشرة سرية فصل في نبذ من اخبار علي وقضاياه
وكلماته رض قال سعيد بن منصور في سننه حدثنا هشيم حدثنا حجاج
حدثني شيخ من فزارة سمعت عليا يقول الحمد لله الذي جعل عدونا يسالنا
عما نزل به من امر دينه ان معاوية كتب الي يسالني عن الخنثى المشكل
فكتبت اليه ان يورثه من قبل مباله وقال هشيم عن مغيرة عن الشعبي
عن علي مثله واخرج ابن عساكر عن الحسن قال لما قدم علي البصرة قام
اليه ابن الكواء وقيس بن عباد فقالا له الا تخبرنا عن مسيرك هذا الذي
سرت فيه تتولى على الامة تضرب بعضهم ببعض اعهد من رسول الله صلى الله
عليه وسلم عهده اليك فحدثنا فانت الموثوق المامون على ما سمعت فقال
اما ان يكون عندي عهد من النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فلا والله
لئن كنت اول من صدق به فلا اكون اول من كذب عليه ولو كان عندي
من النبي صلى الله عليه وسلم عهد في ذلك ما تركت اخا بني تيم بن مرة و
عمر بن الخطاب يقومان على منبره ولقاتلتهما بيدي ولو لم اجد الا بردي هذا
ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقتل قتلا ولم يمت فجاءة مكث في مرضه
اياما وليالي ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ثم ياتيه المؤذن فيؤذنه بالصلوة فيامر ابا بكر فيصلي بالناس وهو يرى
مكاني ولقد ارادت امراة من نسائه ان تصرفه عن ابي بكر فابى وغضب
وقال انتن صواحب يوسف مروا ابا بكر يصلي بالناس فلما قبض الله نبيه صلى الله
عليه وسلم نظرنا في امورنا فاخترنا لدنيانا من رضيه نبي الله صلى الله عليه وسلم
لديننا فكانت الصلوة اصل الاسلام وهو امير الدين وقوام الدين فبايعنا
ابا بكر وكان لذلك اهلا لم يختلف عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم نقطع
منه البراءة فاديت الى ابي بكر حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جنوده
وكنت آخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي

فلما قبض ولاها عمر فاخذها بسنة صاحبه ومايعرف من امره فبايعنا عمر ولم يختلف
عليه منا اثنان ولم يشهد بعضنا على بعض ولم نقطع منه البراءة فاديت الى عمر
حقه وعرفت له طاعته وغزوت معه في جيوشه وكنت آخذ اذا اعطاني
واغزو اذا اغزاني واضرب بين يديه الحدود بسوطي ولما قبض تذكرت في
نفسي قرابتي وسابقتي وسالفتي وفضلي وانا اظن ان لا يعدل بي ولكن
خشي ان لا يعمل الخليفة بعده ذنبا الالحقه في قبره فاخرج منها نفسه وولده ولو
كانت محاباة منه لآثر بها ولده فبرئ منها الى رهط من قريش ستة انا احدهم
فلما اجتمع الرهط ظننت ان لا يعدلوا بي فاخذ عبد الرحمن بن عوف
مواثيقنا على ان نسمع ونطيع لمن ولاه الله امرنا ثم اخذ بيد عثمان بن عفان
وضرب بيده على يده فنظرت في امري فاذا طاعتي قد سبقت بيعتي واذا
ميثاقي قد اخذ لغيري فبايعنا عثمان فاديت حقه وعرفت له طاعته
وغزوت معه في جيوشه وكنت آخذ اذا اعطاني واغزو اذا اغزاني
واضرب بين يديه الحدود بسوطي فلما اصيب نظرت في امري فاذا الخليفتان
اللذان اخذاها بعهد رسول الله صلى الله عليه وسلم اليهما بالصلوة قد مضيا
وهذا الذي قد اخذ له الميثاق قد اصيب فبايعني اهل الحرمين واهل هذين
المصرين فوثب فيها من ليس مثلي ولا قرابته كقرابتي ولا علمه كعلمي ولا سابقته
كسابقتي وكنت احق بها منه واخرج ابو نعيم في الدلائل عن جعفر بن محمد
عن ابيه قال عرض لعلي رجلان في خصومة فجلس في اصل جدار فقال
له رجل الجدار يقع فقال علي امض كفى بالله حارسا فقضى بينهما فقام ثم سقط
الجدار وفي الطيوريات بسنده الى جعفر بن محمد عن ابيه قال قال رجل
لعلي بن ابي طالب نسمعك تقول في الخطبة اللهم اصلحنا بما اصلحت به الخلفاء
الراشدين المهديين فمن هم فاغرورقت عيناه فقال هم حبيباي ابو بكر و
عمر اماما الهدى وشيخا الاسلام ورجلا قريش المقتدى بهما بعد رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من اقتدی بہا عصم ومن اتبع آثارہا ہدی صراط المستقیم
ومن تمسک بہا فہو من حزب اللہ واخرج عن عبد الرزاق عن حجر المدری
قال قال لی علی بن ابی طالب کیف بک اذا امرت ان تلعننی قلت
وکائن ذلک قال نعم قلت فکیف اصنع قال العنی ولا تبرأ منی قال
فامرنی محمد بن یوسف اخو الحجاج وکان امیرا علی الیمن ان العن علیًّا
فقلت ان الامیر امرنی ان العن علیًّا فالعنوہ لعنہ اللہ فما فطن لہا الا رجل
واخرج الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الدلائل عن زاذان ان
علیا حدث بحدیث فکذبہ رجل فقال لہ علی ادعو علیک ان کنت کاذبا
قال ادع فدعا علیہ فلم یبرح حتی ذہب بصرہ واخرج عن زر بن حبیش
قال جلس رجلان یتغدیان مع احدہما خمسۃ ارغفۃ ومع الآخر ثلثۃ ارغفۃ
فلما وضعا الغذاء بین ایدیہما مر بہما رجل فسلم فقالا اجلس وتغد فجلس واکل
معہما واستووا فی اکلہم الارغفۃ الثمانیۃ فقام الرجل وطرح الیہما ثمانیۃ
دراہم وقال خذاہا عوضا مما اکلت لکما ونلتہ من طعامکما فتنازعا فقال
صاحب الخمسۃ الارغفۃ لی خمسۃ دراہم ولک ثلثۃ وقال صاحب الارغفۃ
الثلثۃ لا ارضی الا ان تکون الدراہم بیننا نصفین فارتفعا الی امیر المومنین
علی فقصا علیہ قصتہما فقال لصاحب الثلثۃ قد عرض علیک صاحبک ما
عرض وخبزہ اکثر من خبزک فارض بالثلثۃ فقال واللہ لا رضیت عنہ الا
بمر الحق فقال علی لیس لک فی مر الحق الا درہم واحد ولہ سبعۃ دراہم
فقال الرجل سبحان اللہ قال ہو ذلک قال فعرفنی الوجہ فی مر الحق حتی
اقبلہ فقال علی الیس للثمانیۃ الارغفۃ اربعۃ وعشرون ثلثا اکلتموہا وانتم
ثلثۃ انفس ولا یعلم الاکثر منکم اکلا ولا الاقل فتحملون فی اکلکم علی السواء
قال فاکلت انت ثمانیۃ اثلاث وانما لک تسعۃ اثلاث واکل صاحبک
ثمانیۃ اثلاث ولہ خمسۃ عشر ثلثا اکل منہا ثمانیۃ ویبقی لہ سبعۃ اکلہا صاحب الدراہم

واکل لک واحدا من تسعة فلک واحد بواحدک ولہ سبعة فقال الرجل
رضیت الآن وآخرج ابن ابی شیبة فی المصنف عن عطاء قال
اتی علی برجل وشہد علیہ رجلان انہ سرق فاخذ فی شئ من امور الناس
وتہدد شہود الزور وقال لا اوتی بشاہد زور والا فعلت بہ کذا وکذا ثم طلب
الشاہدین فلم یجدہما فخلی سبیلہ وقال عبد الرزاق فی المصنف حدثنا الثوری
عن سلیمان الشیبانی عن رجل عن علی انہ اتی برجل فقیل لہ زعم ہذا انہ
احتلم بامی فقال اذہب فاقمہ بالشمس فاضرب ظلہ وآخرج ابن عساکر
من طریق جعفر بن محمد عن ابیہ ان خاتم علی بن ابی طالب کان من
ورق نقشہ نعم القادر اللہ وآخرج عن عمرو بن عثمان بن عفان قال
کان نقش خاتم علی الملک للہ وآخرج عن المدائنی قال لما دخل علی الکوفة
دخل علیہ رجل من حکماء العرب فقال واللہ یا امیر المؤمنین لقد زنت الخلافة
وما زانتک ورفعتہا وما رفعتک وہی کانت احوج الیک منک الیہا
وآخرج عن مجمع ان علیا کان یکنس بیت المال ثم یصلی فیہ رجاء ان یشہد لہ
انہ لم یحبس فیہ المال علی المسلمین وقال ابو القاسم الزجاجی فی امالیہ حدثنا
ابو جعفر محمد بن رستم الطبری حدثنا ابو حاتم السجستانی حدثنی یعقوب بن اسحاق
الحضرمی حدثنا سعید (سلیمان) بن اسلم الباہلی حدثنا ابی عن جدی عن
ابی الاسود الدئلی او قال عن جدی ابی الاسود عن ابیہ قال دخلت علی
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرایتہ مطرقا مفکرا فقلت فیم تفکر یا امیر المؤمنین
قال انی سمعت ببلدکم ہذا لحنا فاردت ان اصنع کتابا فی اصول العربیة
فقلت ان فعلت ہذا احییتنا وبقیت فینا ہذہ اللغة ثم اتیتہ بعد ثلث فالقی الی
صحیفة فیہا بسم اللہ الرحمن الرحیم الکلام کلہ اسم وفعل وحرف فالاسم ما
انبأ عن المسمی والفعل ما انبأ عن حرکة المسمی والحرف ما انبأ عن معنی لیس باسم
ولا فعل ثم قال تتبعہ وزد فیہ ما وقع لک واعلم یا ابا الاسود ان الاشیاء ثلثة

ظاہر ومضمر وشئے لیس بظاہر ولا مضمر وانما یتفاضل العلماء فی معرفۃ ما لیس بظاہر
ولا مضمر قال ابو الاسود فجمعت منہ اشیاء عرضتہا علیہ فکان من ذلک
حروف النصب فذکرت منہا انّ وانّ ولیت ولعل وکانّ ولم اذکر
لکن فقال لی لم ترکتہا فقلت لم احسبہا منہا فقال بل ہی منہا فزدہا فیہا
واخرج ابن عساکر عن ربیعۃ بن ناجد قال قال علیؓ کونوا فی الناس
کالنحلۃ فی الطیر انہ لیس فی الطیر شئے الا وہو یستضعفہا ولو یعلم الطیر ما فی
اجوافہا من البرکۃ لم یفعلوا ذلک بہا خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم و
زائلوہم باعمالکم وقلوبکم فان للمرء ما اکتسب وہو یوم القیمۃ مع من احبّ
واخرج عن علی قال کونوا بقبول العمل اشد اہتماما منکم بالعمل فانہ لن
یقبل عمل مع التقوی وکیف یقبل عمل یتقبل واخرج عن یحیی بن جعدۃ
قال قال علی بن ابی طالب یا حملۃ القرآن اعملوا بہ فانما العالم من علم
ثم عمل بما علم ووافق علمہ عملہ وسیکون اقوام یحملون العلم لا یجاوز تراقیہم
ویخالف سریرتہم علانیتہم ویخالف عملہم علمہم یجلسون حلقا فیباہی بعضہم بعضا
حتے ان الرجل لیغضب علے جلیسہ ان یجلس الے غیرہ ویدعہ اولئک لا تصعد
اعمالہم فی مجالسہم تلک الی اللہ واخرج عن علی قال التوفیق خیر قائد
وحسن الخلق خیر قرین والعقل خیر صاحب والادب خیر میراث والوحشۃ
اشد من العجب واخرج عن الحارث قال جاء رجل الے علی فقال اخبرنی
عن القدر فقال طریق مظلم لا تسلکہ قال اخبرنی عن القدر قال بحر عمیق
لا تلجہ قال اخبرنی عن القدر قال سر اللہ قد خفی علیک فلا تفتشہ قال اخبرنی
عن القدر قال یا ایہا السائل ان اللہ خلقک لما شاء او لما شئت قال بل
لما شاء قال فیستعملک لما شاء واخرج عن علے قال ان للنکبات نہایات
لا بد لاحد اذا نکب من ان ینتہی الیہا فینبغی للعاقل اذا اصابتہ نکبۃ ان
ینام لہا حتے تنقضی مدتہا فان فی دفعہا قبل انقضاء مدتہا زیادۃ فی مکروہہا

واخرج عن علی انہ قیل لہ ما السخاء قال ما کان منہ ابتداء فاما ما کان من مسئلۃ فحیاء وتکرم واخرج عن علیؓ انہ اتاہ رجل فاثنیٰ علیہ فاطراہ وکان قد بلغہ عنہ قبل ذلک فقال لہ علی انی لست کما تقول وانا فوق ما فی نفسک واخرج عن علی قال جزاء المعصیۃ الوہن فی العبادۃ والضیق فی المعیشۃ والنقص فی اللذۃ قال لاینال شہوۃ حلالا الا جاءہ ماینقصہ واخرج عن علی بن ربیعۃ ان رجلا قال لعلی ثبتک اللہ وکان یبغضہ قال علی صدرک واخرج عن الشعبی قال کان ابوبکر یقول الشعر وکان عمر یقول الشعر وکان عثمان یقول الشعر وکان علی اشعر الثلثۃ واخرج عن نبیط الاشجعی قال قال علی بن ابی طالب شعر اذا اشتملت علی الیاس القلوب ✣ وضاق لما بہ صدر الرحیب ✣ واوطنت المکارہ واطمانت ✣ وارست فی اماکنہا الخطوب ✣ ولم یر لانکشاف الضر وجہ ✣ ولا اغنی بحیلتہ الاریب ✣ اتاک علی قنوط منک غوث ✣ یجیء بہ القریب المستجیب ✣ وکل الحادثات اذا تناہت ✣ فموصول بہا الفرج القریب ✣ واخرج عن الشعبی قال قال علی ابن ابی طالب لرجل وکرہ لہ صحبۃ رجل شعر لاتصحب اخا الجہل وایاک وایاہ ✣ فکم من جاہل اردی حلیما حین واخاہ ✣ یقاس المرء بالمرء اذا ما ہو ماشاہ ✣ وللشیٔ من الشیٔ مقائیس واشباہ ✣ قیاس النعل بالنعل اذا ما ہو حاذاہ ✣ وللقلب علی القلب دلیل حین یلقاہ ✣ واخرج عن المبرد قال کان مکتوبا علی سیف علیؓ بن ابی طالب شعر للناس حرص علی الدنیا وتدبیر ✣ وصفوہا لک ممزوج بتکدیر ✣ لم یرزقوہا بعقل عند ماقسمت ✣ لکنہم رزقوہا بالمقادیر ✣ کم من ادیب لبیب لا تساعدہ ✣ ومائق نال دنیاہ بتقصیر ✣ لو کان عن قوۃ او عن مغالبۃ ✣ طار البزاۃ بارزاق العصافیر ✣ واخرج عن حمزۃ بن حبیب الزیات قال کان علیؓ بن ابی طالب یقول شعر لاتفش سرک الا الیک ✣ فان لکل نصیح نصیحا ✣

فاني رايت غواة الرجال + لا يدعون اديبا صحيحا + واخرج عن عقبة
بن ابي الصهبار قال لما ضرب ابن ملجم عليا دخل عليه الحسن وهو باك
فقال له علي يا بني احفظ عني اربعا واربعا قال وما هن يا ابت قال
اغنى الغنى العقل واكبر الفقر الحمق واوحش الوحشة العجب واكرم الكرم
حسن الخلق قال فالاربع الاخر قال اياك ومصاحبة الاحمق فانه يريد
ان ينفعك فيضرك واياك ومصادقة الكذاب فانه يقرب عليك البعيد و
يبعد عليك القريب واياك ومصادقة البخيل فانه يقعد عنك احوج ما
تكون اليه واياك ومصادقة الفاجر فانه يبيعك بالتافه واخرج
ابن عساكر عن علي انه اتاه يهودي فقال له متى كان ربنا فتمعر وجه
علي وقال لم يكن فكان هو كان ولا كينونة كان بلا كيف كان ليس له
قبل ولا غاية انقطعت الغايات دونه فهو غاية كل غاية فاسلم اليهودي
واخرج الدراج في جزئه المشهور بسند مجهول عن ميسرة عن شريح القاضي
قال لما توجه علي الى صفين افتقد درعا له فلما انقضت الحرب و رجع
الى الكوفة اصاب الدرع في يد يهودي فقال لليهودي الدرع درعي
لم ابع ولم اهب فقال اليهودي درعي وفي يدي فقال نصير الى القاضي
فتقدم علي فجلس الى جنب شريح وقال لولا ان خصمي يهودي لاستويت معه
في المجلس ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اصغروهم من حيث
اصغرهم الله فقال شريح قل يا امير المؤمنين فقال نعم هذا الدرع التي
في يد هذا اليهودي درعي لم ابع ولم اهب فقال شريح ايش تقول يا يهودي
قال درعي وفي يدي فقال شريح الك بينة يا امير المؤمنين قال نعم
قنبر والحسن يشهدان ان الدرع درعي فقال شريح شهادة الابن لا تجوز للاب
فقال علي رجل من اهل الجنة لا تجوز شهادته سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم يقول الحسن والحسين سيدا شباب اهل الجنة فقال اليهودي

امير المؤمنين قد مضى الى قاضيه وقاضيه تقضى عليه اشهد ان هذا
هو الحق اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله وان الدرع درعك

فصل واما كلامه فى تفسير القرآن فكثير وهو مستوفى فى
كتابنا التفسير المسند باسانيده وقد اخرج ابن سعد عن على قال
والله ما نزلت آية الا وقد علمت فيما نزلت واين نزلت وعلى من نزلت
ان ربى وهب لى قلبا عقولا ولسانا ناطقا واخرج ابن سعد وغيره
عن ابى الطفيل قال قال على سلونى عن كتاب الله فانه ليس من آية
الا وقد عرفت بليل نزلت ام بنهار ام فى سهل ام فى جبل واخرج
ابن ابى داود عن محمد بن سيرين قال لما توفى رسول الله صلى الله
عليه وسلم ابطأ على عن بيعة ابى بكر فلقيه ابو بكر فقال اكرهت امارتى
فقال لا ولكن آليت ان لا ارتدى بردائى الا الى الصلوة حتى اجمع القرآن
فزعموا انه كتبه على تنزيله فقال محمد لو اصيب ذلك الكتاب كان فيه العلم

فصل فى نبذ من كلماته الوجيزة المختصرة البديعة قال على رض
الحزم سوء الظن اخرجه ابو الشيخ بن حبان) وقال القريب من قربته المودة
وان بعد نسبه والبعيد من باعدته العداوة وان قرب نسبه ولا شئ اقرب
من يد الى جسد وان اليد اذا فسدت قطعت واذا قطعت حسمت (اخرجه
ابو نعيم وقال خمس خذوهن عنى لا يخافن احد منكم الا ذنبه ولا يرجو
الا ربه ولا يستحيى من لا يعلم ان يتعلم ولا يستحيى من يعلم اذا سئل عما لا يعلم
ان يقول الله اعلم وان الصبر من الايمان بمنزلة الراس من الجسد اذا
ذهب الصبر ذهب الايمان واذا ذهب الراس ذهب الجسد (اخرجه
ابن منصور فى سننه) وقال الفقيه كل الفقيه من لم يقنط الناس من رحمة الله
ولم يرخص لهم فى معاصى الله ولم يؤمنهم من عذاب الله ولم يدع القرآن
رغبة عنه الى غيره انه لا خير فى عبادة لا علم فيها ولا علم لا فهم معه ولا قراءة

لاتدبر فیہا (اخرجہ ابو الضریس فی فضائل القرآن) وقال وابردہا علی کبدی
اذا سئلت عما لا اعلم ان اقول اللہ اعلم (اخرجہ ابن عساکر) وقال
من اراد ان ینصف الناس من نفسہ فلیحب لہم ما یحب لنفسہ (اخرجہ ابن عساکر)
وقال سبع من الشیطان شدۃ الغضب وشدۃ العطاس و
شدۃ التثاؤب والقیئ والرعاف والنجوی والنوم عند الذکر وقال
کلوا الرمان بشحمہ فانہ دباغ المعدۃ (اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی
زوائد المسند) وقال قراءتک علی العالم وقراءۃ العالم علیک سواء (اخرجہ
الحاکم فی التاریخ) وقال یاتی علی الناس زمان المومن فیہ اذل من الامۃ
(اخرجہ سعید بن منصور) ولابی الاسود الدئلی یرثی علیاً شعر الا یا عین
ویحک اسعدینا + الا تبکی امیر المومنینا + وتبکی ام کلثوم علیہ + بعبرتہا
وقد رات الیقینا + الا قل للخوارج حیث کانوا + فلا قرت عیون الحاسدینا
افی شہر الصیام فجعتمونا + بخیر الناس طرا اجمعینا + قتلتم خیر من رکب المطایا +
وذللہا ومن رکب السفینا + ومن لبس النعال ومن حذاہا + ومن
قرء المثانی والمئینا + وکل مناقب الخیرات فیہ + وحب رسول
رب العالمینا + لقد علمت قریش حیث کانت + بانک خیرہم حسبا ودینا +
اذا استقبلت وجہ ابی حسین + رایت البدر فوق الناظرینا + وکنا قبل مقتلہ
بخیر + نری مولی رسول اللہ فینا + یقیم الحق لا یرتاب فیہ + ویعدل فی العدی
والاقربینا + ولیس بکاتم علما لدیہ + ولم یخلق من المتکبرینا + کان الناس اذ فقدوا علیا
نعام حار فی بلد سنینا + فلا تشمت معاویۃ بن صخر + فان بقیۃ الخلفاء فینا + **فصل**
مات فی ایام علی من الاعلام موتا وقتلا حذیفۃ بن الیمان والزبیر بن العوام وطلحۃ
وزید بن صوحان وسلمان الفارسی وہند بن ابی ہالۃ واویس القرنی وخباب
بن الارت وعمار بن یاسر وسہل بن حنیف وتمیم الداری وخوات بن جبیر وشرحبیل ابن السمط
وابو میسرۃ البدری وصفوان بن عسال وعمرو بن عبسۃ وہشام بن حکیم وابو رافع مولی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآخرون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ ایک مدت سے کتاب مستطاب علم الکتاب مصنفہ حضرت
خواجہ میر درد محمدی نسباً و طریقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دل چاہتا تھا
کہ مطبوع ہو کر اشاعت پذیر ہووے لیکن وہ ضخیم سلوک و
تصوف کا ایک سو گیارہ رسالہ پر مشتمل ہے اور فی زماننا ہمت ابنای
روزگار کی کتب مطولہ کی سیر سے قاصر ہے اور نیز اکثر مباحث مسطورہ
اوس کے درمیان اہل سلوک کے دائر بھی نہین لہذا مناسب جانا کہ
بعض عبارات مفیدہ خاص و عام اوس کتاب مبارک کی بطور ملخص کے
نقل کی جاوین کہ القلیل یدل علی الکثیر اور نام اس خلاصہ کا
برکات محمدیہ رکھا **اثبات مراتب و شواہد اقربیت و**
اظہار دلائل اربعہ انکشاف حقیقت باید دانست کہ
حق سبحانہ بجال ہر موجود از موجودات علویہ و سفلیہ ہمہ وقت حاضر و
ناظر است و ذرہ ذرہ از احوال کلیات و جزئیات اینہا باخبر لا یعزب
عنہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء و ہر آن فیض آلہی بہر موجود
بر سبیل تواتر میرسد و ہریک از عقول و نفوس و افلاک و کواکب و
عناصر و موالید موافق قابلیت و استعداد خود اخذ فیض مے نماید و
او تعالیٰ بجال ظاہر و باطن ہمہ مخلوقات خود عالم ست و معاملات گوناگون
با بندگان خویش بمیان می آرد پس او سبحانہ شما را می بیند چنانچہ
شما خود را می بینید و کلام شما را مے شنود چنانچہ شما کلام خود را می شنوید
و از خطرات و نیات شما واقف ست چنانچہ شما از خطرات و نیات خود
واقف ہستید و ہو معکم اینما کنتم غرض کہ او را با بندگان خود و بندگانرا
با او عجب معیتے و نسبتی ست کہ چنانچہ باید از طاقت بشری بیان آن
نمے آید مگر آنچہ بموجب خلق الانسان علمہ البیان موافق مقدور بشریست

عرفا بیان مے فرمایند بیشتر عوام فہم نمایند یا ننمایند و ما علی الرسول الا البلاغ و آین حقیقت منکشف می شود بر نفس و ثابت مے گردد در دل از چہار چیز یا بالنقل اعنی بیقین آوردن بر آیات و احادیث و باور داشتن اقوال بزرگان و مرشدان چنانچہ مؤمنین صلحا و معتقدین باصفا را می باشد و یا بالعقل اعنے بتالیف قضایاے قیاسیہ و اقامت برہان چنانچہ عقلا و حکما را نصیب ست و یا بالملکہ اعنے بمواظبۃ اشغال و اذکار و حصول دوام توجہ الی اللہ بنہج مجہول الکیفیۃ بطرف ذات بے کیف چنانچہ سالکان فی سبیل اللہ و ذاہبان الی اللہ را میسر مے گردد و یا بالکاشفہ اعنے بمعاملہ انکشاف حقیقت بے دخل ارادہ و قصد خود محض باجتبار الٰہی کما تقع المعاملات الانبیاء و الاولیاء علیہم السلام پس انچہ بر ما بنقل ثابت شدہ است آنست کہ حق تعالے می فرماید فاینما تولوا فثم وجہ اللہ و ہم می فرماید و ہو معکم اینما کنتم و ما یکون من نجوی ثلثۃ الا و ہو رابعہم و لا خمسۃ الا و ہو سادسہم و لا ادنی من ذلک و لا اکثر الا ہو معہم و امثال این آیات و احادیث بسیار ست کہ دلالت بر معیت حق سبحانہ با خلق و علم باحوال ہر موجود و دیدن و شنیدن و دانستن اعمال و اقوال و نیات بندگان می نماید کہ تمام قرآن شریف و کتب احادیث از بیان ہمین قسم امور مملوست و زبانی بزرگان زمان خود کہ ما را اعتقاد بحقیقت ایشان بدرجہ حق الیقین ست و اعقل و اصدق و اعدل الناس بالتحقیق بودہ اند کہ ہرگز احتمال خطا و تفاوت و تجاوز از حقیقت و صداقت و عدالت در احوال و اقوال و اعمال ایشان امکان ندارد نیز شنیدہ شد کہ در فلان وقت حق تعالی چنین تجلی فرمودہ و در فلان معاملہ چنان الہام نمودہ و در فلان عبادت چنین قرب حاصل شدہ و در فلان امر چنان

تائید منجانب الله خلاف رسم و عادت بطور رسیده و امثال این معاملات بے شمار است که تمام عمر در تجربهٔ آن صرف شده و در خارج بالبداهة آثار و نتایج آن معلوم گشته که مطلق گنجایش شبهه و تردد نمانده امّا آنچه بعقل یافته شده آن است که نزد ارباب معقول هم ثابت ست که تصرفات و تاثیرات مجردات در همه مادیات ساری و جاری است چنانچه نفوس و عقول را متصرف و موثر می دانند پس واجب تعالی که نزد ایشان هم از عقل و نفس الطف و برتر است بطریق اولے از هر موجود بهر موجود نزدیکتر و قریب تر باشد و معیة بی کیف او را بهر مخلوق حاصل بود و امثال این دلائل و براهین بسیار است که از صاحبان عقول صحیحه پوشیده نیست امّا آنچه بلکه در ادراک خود آمده آنست که بعنایت الٰهی بسبب کثرت مراقبات و مواظبت اشغال و دوام حالت حضور مع الله کیفیتے در باطن پیدا شده که هر آن قوت دراکه بلا رجوع به دلائل و براهین نقلیه و عقلیه بےشک و شبهه بنهجی ادراک هستی حق می نماید که نفس در انکار آن عاجز است و هرگز شبهات و وساوس هیچ یکے از شیاطین الانس و الجن خلل انداز اطمینان قلبی نمی شود اشهد ان لا اله الا الله و لا حول و لا قوة الا بالله عنان اختیار همه کس بدست اوست هر کرا خواهد مؤمن سازد و هر کرا خواهد بکفر اندازد من یهدی الله فلا مضل له و من یضلله فلا هادی له امّا آنچه بالمکاشفه بر خویش روشن شده آنست که الحمد لله بموجب تحدیث نعمة الله گفته مے آید که اکثر اوقات معاملاتے بمیان می آرند و مکشوفاتے کشف مے فرمایند که بموجب گفته جد بزرگوار من حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند رضی الله تعالیٰ عنه همه امور اجمالی تفصیلی شده و استدلالی کشفے گشته نسبت موروثی بفرزندان ایشان ظاهر گردید و حق به مرکز رسید بلکه نسبت اصل الاصل که نسبت محمدیة باشد علی صاحبها الصلوة والسلام سادات بنی فاطمه را نواخت و شرف

محمدیہ خالصہ مشرف ساخت اللھم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی

ابراهیم و علی آل ابراهیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت

علی ابراهیم و علی آل ابراهیم انک حمید مجید الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ ہمہ منازل و مقامات طی گشت و نقطۂ اخیرہ دائرہ بنقطۂ اولی پیوست لہ الحمد فی الاولی و الآخرہ کشف ظہور طریقۂ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ حقیقت این معاملہ آنست کہ جناب ہدایت مآب حضرت امیر المحمدیین حضرت خواجہ محمد ناصر محمدی ایدنا اللہ بنصرہ سرہ و قدسنا برکۃ برہ در ایام ظہور این معاملہ تا ہفت شبانہ روز ساکت ماندند و ہرگز متوجہ باین عالم ناسوت نہ شدند و از مقتضیات بشریہ کہ خوردن و نوشیدن وغیرہا باشد ہیچ بعمل نیاوردند و تنہا در حجرۂ خاص کہ معین بود تشریف داشتند ہمین در وقت نماز ہای مفروضہ ما غلامان برای اقتدا حاضر می شدیم و چہ نویسیم کہ ازین امر در ان ایام بر ما بندگان چہ حالت گذشتہ و چون ہر وقت دروازہ حجرہ بند می بود بندہ تنہا بران آستان افتادہ می ماند و شب و روز سر بر دہلیز نہادہ آہستہ آہستہ زار زار میگریست و بخوردن و خفتن اصلا میل نمی کرد و یک وقت بموجب حکم حضرت والدہ صاحبہ علیہا الرحمۃ والغفران کہ بتاکید در محل می طلبیدند و در حضور خود امر بخوردن طعام مے فرمودند بنا بر امتثال چند لقمہ بتکلف مے خوردم و باز شتاب بر در حجرہ حاضر می شدم و دیگر اعزہ و خدام در اوقات نماز ہا می آمدند و بعد ازان بمکانہای خود می رفتند اما بندہ ہمانجا بر زمین افتادہ می ماند ہر چند والدہ صاحبہ را این قسم تنہا افتادہ ماندن من گوارا نمی شد و بسیار قلق داشتند و آدمان را تقید مے کردند کہ نزد من حاضر باشند لیکن بندہ ہیچ کس را نزد یک آمدن نمیدادم و انچہ از جنس فرش خواب و تکیہ ہا وغیرہ میفرستادند ہیچ چیز را ازان بکار نمی بردم

وبهان عنوان بے اختیاری قدری بخفتم بهرحال چون روز هشتم حضرت
ذوالافضال عم نواله از راه عنایت بر کمال آن با جلال وجمال رالسوئے
ناگرفتاران عالم ناسوت فرستاد ومتوجه گردانید بعد افاقه چون باب
حجره را بدست مبارک کشادند وبنده را بر نهج مذکور بر دروازه افتاده
دیدند بحر بخشش نهایت بجوش آمد ونسیم قبول بغایت وزید وبدست
شریف خویش از زمین برداشته بکنار عنایت وشفقت رسانیده بوسه
بر پیشانی داده بسیار کلمات بشارات که حالا از زبان من بر نمے آیند
درحق این غلام خود فرمودند فالحمد لله الذی جعلنی اول المحمدیین
المخلصین وانی امرت ان اکون اول من اسلم واول من بایع علیه
ابی فی هذه الطریقة الوثیقة العلیة الخاتمة والحمد لله رب العالمین و
ارشاد نمودند که ای محمدی قلق واضطراب مکن بلکه شادی وخوشے نما
که او سبحانه ما محمدیان را بعجب عنایت خاص نواخته وبعجب شرف
مشرف ساخته که روح مقدس حضرت امام حسن علی جده وعلیه السلام
نزول فرموده بود وتا این قدر مدت همین جا تشریف داشت و
القاء نسبت خاص کرده فرمود که این نسبت را باستیان وبندگان برسان
وان شاء الله العزیز شروع این نسبت که الحال شده در وقت حضرت
صاحب الزمان مهدی موعود صلی الله علی محمد وآله ظهور تمام خواهد نمود
پس فرمودند عرض کردم در جناب حضرت امام که این طریقه را طریق
حسن گویانم که ازین جناب ارشاد شده وهم طرف لطف وارد که راه نیک است
حضرت امام انگشت مبارک خود را در دهن شریف گرفته فرمودند که اے
فرزند این کار دیگر انست کار نیست اگر اراده ما چنین می بود در وقت خود
طریق خویش را اسمی باسم خود چون دیگران می گردانیدیم ما همه فرزندان را
بجز عینیت گم ایم وغریق یک قلزم نام ما نام محمد است ونشان ما نشان محمد

محبت ما محبت محمد است و دعوت ما دعوت محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم
این طریقہ را طریقۂ محمدیہ باید گفت کہ ہمان طریق محمد است علیہ السلام
وما از طرف خود چیزے بران نیفزودہ ایم سلوک ما سلوک نبویست وطریقۂ
ما طریق محمدی انتہی ملخصًا ومنہا چون سالک را حضورے در باطن
پیدا می شود و آگاہی بحق سبحانہ در دل ظہورمے نماید و اکثر اوقات
او تعالی را حاضر و ناظر با خود می یابد وکیفیات وحالات سرور وانشراح
وانبساط وخوف وادب وشوق حسب اختلاف اوقات بسبب آن حضور
مع اللہ در او ہویدا می گردد این زمان او را داخل در دائرہ ولایت عامہ
کہ ولایت صغری ست می شمارند و باب تجلی افعالی بر قلب او درین جا
کشادہ می شود و اذواق و مواجید غریبہ رومی دہد و در زمرۂ عوام الاولیا
محسوب مے گردد و چون در باطن او شہود قوی و معیت راسخہ ظہور میکند
کہ افضل الایمان ان تعلم ان اللہ معک حیثما کنت و معاملہ کالمحسوس
بحاسۂ بصر می شود و معاملات الہامات بر نہج بے کیفی و تنزیہے بیان می آید
وجواب و سوال با رب خود بلا واسطہ مظاہر مشہود کردہ مے شود و
قرب دائمی پیدا می گردد او را فائز بمرتبۂ ولایت خاصہ کہ ولایت
کبری است میدانند و دروازہ تجلی صفاتی بر قلب او درین موطن
کشادہ می شود و لبنایات و الطاف خاصہ مشرف می شود و در زمرۂ
خواص اولیا شمار کردہ می آید و چون او را استغراق کلی در شہود و سہیان تام
میسر مے گردد و مطلق از شعور خودی پاک مے شود و بکلیہ مانند ملائکۂ
مہیمنین مستغرق در مشاہدہ می گردد و ہمگی حال او موافق لا یعصون اللہ
ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون می شود بالغ بمرتبۂ ولایت اخص کہ ولایت
علیاست می شناسند و راہ تجلی شیونات ذاتیہ بر قلب او درین مقام
کشادہ می شود و حیرت و استہلاک تام نصیب می گردد و در زمرۂ اخص الخواص

اولیا شمرده می آید و چون در او جامعیت مراتب عروج و نزول و توجه
بسوی خلق و حق بجد اعتدال پیدا مے گردد و آن ہمہ معاملات از
علم الیقین و عین الیقین گذشتہ بحق الیقین مے پیوندد و بالکل خفا و غطاء
آفاقی و انفسی برطرف می شود و کار و بار تربیت باو سپرد می گردد و امور ملہمہ
او تماما مبرا از غلط و خطا و تردد و شبہہ می شود مشرف بشرف کمالات
نبوت یقین مے کنند و ظہور تجلی ذاتی مصطلح سلوک درین مرتبہ می شود
و نیابت انبیا علیہم السلام و خلافۃ اللہ جل شانہ حاصل می گردد و در زمرۂ
کانبیاء بنی اسرائیل حساب کرده می آید و باقی دیگر ہمہ مقامات جزئیہ
مثل کمالات رسالت و اولوالعزمی و قیومیت و خلت و محبت صرفہ و
محبوبیت ممتزجہ و محبوبیت خالصہ و حقیقت کعبہ و حقیقۃ قرآنی و حقیقت صلوۃ
و معبودیۃ صرفہ کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ بان ایما فرموده اند
و در رسائل بزرگان مجددیہ مفصل مذکور است در ضمن این مرتبۂ کلیہ
کمالات نبوت ست حق تعالے ہر کرا می خواہد از برگزیدگان خود ازین
امور جزئیہ نیز می نوازد و نصب بمنصبے می فرماید یا ہمہ مناصب عطا مے نماید
ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم و از گذشت این ہمہ
مراتب کلیہ و جزئیہ مرتبۂ محمدیت خالصہ است علے صاحبہا الصلوۃ و التحیۃ
کہ محدد این ہمہ مراتب و محیط ہمہ ہاست و توہم تفوق بران ناشے از جہل و
خطا کہ ممتنع التجوز است زیرا کہ کمالات نبوت کہ مرتبۂ کلیہ عالیہ است نیز
معنے عام است و متعلق بہ نبوت مطلقہ است و شامل است نبوت ہر نبی را
و لہذا خصائص جزئیہ آن مثل کمالات رسالت و اولوالعزمے و غیرہما
اشرف و فوق آن نظر بخصوصیت آنہا بزرگان متقدم بیان فرموده اند
و ہر یک منصبے را زیر قدم ہر یک نبی محسوس نموده اند و منصب محمدیت خالصہ
مفہوم اخص است و متشبث بذیل اشرف المخلوقات علیہ الصلوۃ و التسلیمات

پس اجمع وارفع از ہمہ مراتب ست و فوق ہمہ مناصب و ہر کمالی و فضلی کہ
فرض کردہ شود از جزئیات و فروعات اوست و تحت او مادون این مرتبہ
عالیہ جامعہ شاملہ خاتمہ است و باین مرتبہ قصوی کہ خاتمۃ المراتب ست
او سبحانہ ہر کرا از عترت رسول خود علیہ السلام مشرف ساخت ساخت و ہر کرا
می سازد می سازد و ہر کرا خواہد نواخت خواہد نواخت کہ این منصب صاحبیہ
محمدیت خالصہ مخصوص ذوات عالیات ایشان است کہ در اصل
خلقت موجود بلمعات ہمان نور محمدی شدہ اند و استعداد لعشوبیہ است
دارند و اکنون ان شاء اللہ العزیز بتصدق رسول اللہ و توسط این برگزیدگان
تا قیامت فیض محمدیہ خالصہ جاری خواہد ماند و عباد اللہ برکات آن
فائز خواہند شد و داخل طریق محمدی گشتہ محمدی خالص خواہند گردید
و این مرتبہ دخول محمدیہ خالصہ بالقوہ عموما در استعداد ہمہ مومنین
و مسلمین امت ست بالفعل ہم خصوصا نصیب ہر کہ از ایشان کردہ اند کردہ اند
و در قسمت کسانیکہ خواہند گرد خواہند گردد و در وقت حضرت امام مہدی
موعود علی جدہ و علیہ السلام قوت تمام خواہد گرفت و ہمہ آفاق روشن
باین یک نور واحد خواہد شد ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیٔ
قدیر منہا باید دانست کہ قرب بر دو وجہ است یکی قرب وجوبی و یکی
قرب امکانی و قرب وجوبی عبارت از قربی ست کہ از طرف حق با خلق
لحاظ کردہ شود و بالعموم واجب تعالی را با ہمہ موجودات ممکنہ حاصل است
و الفاظ ہر دو آیۃ کہ نحن اقرب و انی قریب باشد مخبر ازہمین قرب عام است
و این قرب واجب ست کہ وجود با ہمہ وقت ہمہ را شامل حال است و
قرب امکانی عبارت از قربی ست کہ از طرف عبد در علم او با رب خود
حاصل می گردد و بالخصوص بندگان خاص را میسر می شود چنانچہ از کلمہ
آیۃ و اسجد و اقترب ظاہر می گردد و این قرب ممکن ست کہ امکانا بعض را

باشد وبعض را نباشد وبعضی را لبعض اوقات بود وبعض اوقات نبود
وچون این قرب امکانی مخصوص بحقیقت ممکنه است ومختص بمرتبۂ عبودیت
درحق بندگان الٰہی وعباد اللہ نافع تر ومفید تر وفاضل تر از قرب
وجوبی است کہ این قرب از کمالات ایشان است وآن قرب از کمالات
رحمان ایشان را از ان قرب وجوبی چہ حاصل کہ آن قرب حق تعالیٰ
را با ہر شجر وحجر است وبا قرب امکانی قرب وجوبی خود البتہ جمع است
پس قرب خواص بندگان دوچندان می باشد نسبت بقرب دیگران
باعتبار قرب حق با ایشان وقرب ایشان با حق وممتاز با متیاز یحبہم ویحبونہ
مے شوند ومشرف بشرف رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ می گردند ومراتب
این قرب در بندگان حق بسیار ست علی تفاوۃ الدرجات والاستعدادات
والملکات والخیرات والادراکات وچون این قرب امکانی بدرجۂ
اتم می رسد وملکہ این نسبت حاصل می گردد مانا بقرب وجوبی می شود
کہ احتمال زوال ندارد ہیچ گاہ زائل نمی شود چہ در حالت
نوم وچہ در حالت یقظہ وچہ در حالت قبض وچہ در حالت
بسط وچہ در حالت عسر وچہ در حالت یسر وچہ در حالت صحت وچہ در
حالت مرض وچہ در حالت موت وچہ در حالت حیات واین حالت
غیر معزولی در مقام کمالات نبوت نصیب می گردد وقرب ولایت این
قدر قوت ندارد زیرا کہ در اصل این نسبت انبیاست علیہم السلام و
ایشان غیر معزولین می باشند بیچارہ اولیا در خطر عزل ونصب گرفتار اند و
سررشتہ نسبت ایشان نا استوار نسبت ولایت نسبت مریدی اخلاص ست
وان المخلصین علی خطر عظیم ونسبت کمالات نبوت نسبت مرادی واجتبا ست
واللہ یجتبی من عبادہ من یشاء در ین نسبت احتمال زوال نیست کہ مضاف
باجتباء حق ست وحق غیر متغیر ودر ان نسبت احتمال زوال است کہ مضاف

باخلاص عبدست و عبد سراسر مستغیر آیهٔ کریمه ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا
ما بانفسهم در حق اهل نسبت مریدیه است منها بدانکه یکی علم توحید وجودیست
و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدت مرتبهٔ وجود
منتج می گردد و این علم را صوفیان علم تصوف می خوانند و برای فهمانیدن
این مطلب چند امثله مانند تمثیل آب و موج و حباب و امثال آن بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که عبارت
از وحدت و واحدیت و ارواح و مثال و شهادت ست و چند الفاظ
برای بیان مطلب خویش مصطلح نموده اند که لاتعین و تعین اول و حقیقة محمدیه
و اعیان ثابته و صور علمیه و فیض اقدس و فیض مقدس و قرب نوافل
و قرب فرائض و اعتبار و لا اعتبار و اطلاق و تقید و جمع و فرق و تنزلات
وغیرها باشد و تنزلات خمسه را حضرات الخمس هم می گویند و یکی علم توحید
شهودیست و آن دانستن چند مقدمه است که از ترتیب آن وحدانیت
ذات حق تعالی و عدم جواز انفکاک وجود از ذات واجب و ظهور موجودات
باظهار همان یک نور وجود که مقتضای ذات واجب تعالی است منتج
می گردد و این علم را متکلمین داخل در علم کلام می دانند و بزرگان علم
حقیقت تعبیر می کنند و جدا از علم کلام می شمارند و برای فهمانیدن این
مطلب چند امثله مانند تمثیل عکس و آئینه و شخص و امثال این بیان
می کنند و بنای این مقصد بر چند اصطلاح مقرر کرده اند که مرتبهٔ ذات
و شیونات ذاتیه و صفات و اسما و ظلال اسما و لامکان و عالم امر و عالم
خلق باشد و چند الفاظ برای بیان مطلب خود مقرر نموده اند که اصل و
ظل و اصل الاصل و قوس و دائره و مرکز و عکوس اسما و عدمات اعتباریه
و حقائق ممکنات وغیرها باشد و دیگر ازین قبیل اصطلاحات بسیار است
و یکی کیف شدن بحالت توحید وجودیست و آن مشاهده وجود مطلق ست

در همه موجودات مقیده بنظر بصیرت دایماً مع ذوق وشوق وهمیشه ملتذ ومعمور بودن لبکر این کیفیت ویکے مشرف گشتن بحالت توحید شهودیست وآن شهود وحضور ذات واحد حق ست علی الدوام بلا ملاحظهٔ اعتباری از اعتبارات کونیه ومسرور وملتذ بودن باطن باین حالت وجذب کشیدگی دائمی الی الله علی نهج مجهول الکیفیة وحاصل این هردو توحید یک ست یعنی خلاص قلب از گرفتاری ماسوے الله وخالی کردن دل از خطرات وتعلقات ماسوی وتوسل تام بذات او تعالی وانقطاع از ماسوے الکون که مسمی بالغیر است پس کسیکه بحاصل این هردو توحید رسید یعنی بکیفیت مذکوره مشرف شد برابرست که علم آن هردو توحید هم حاصل کرده باشد یا نه کرده باشد ومفصل مصطلحات را داند یا نداند او داخل اولیاست اگرچه در زمرهٔ محققین داخل نیست وکسیکه علم این هردو توحید پیدا کرده یعنی که مصطلحات را آموخته وفهمیده بآن حالت نرسیده وباطن را از گرفتاری ماسوا آزاد نه ساخته وبحضور وشهود حق معمور ننموده داخل در علمای این فن ومتقلدان ست ودر زمرهٔ اولیا داخل نیست واگر نعوذ بالله جادهٔ شریعت را گذاشته سخنان واهی مے گوید چنانچه رائج الوقت ست متقلد هم نیست ملحد است ومطالب این علم را هم نه فهمیده وظاهر عبارات محققین رانیز نه دریافته وپے بمرادات ایشان نبرده از غلطے فهم خود در ہلاکت افتاده وکسیکه هم علم این هردو توحید دارد وهم بآن مقام فائز گردیده وباطنش معمور بمعیت حق ست وظاهرش آراسته بآداب شریعت عارف محقق ست وولی اکمل مکمل منتهے آدم ست که بسبب مظهریت جمیع اسمای الٰهیه خلعت خلافت الله پوشیده ومعاملات بے انتها از عنایات والطاف حق سبحانه فائز گردیده که نه تجلیات حسن الٰهی را تمام است ونه اشواق عشق انسانی را انجام اوست که قطب مدار عالم است قطب مدار عبارت ست از

فرد کامل انسانی که در وقت خود یگانۂ آفاق می باشد و فیض وجودے که از جناب الٰہی بر ہمہ ممکنات می آید اول از ہمہ موجودات عالم بر باطن قطب مدار می آید بعد ازان بوساطۃ او این فیض مع لوازم خود که حفاظت و حمایت و رزق رسانی وغیرہا باشد بر تمام عالم منبسط مے گردد و این خدمتی ست از خدمات الٰہیہ بہر کہ مے خواہد از بندگان عطا مے فرماید و ہیچ زمانہ از قطب مدار خالی نمی باشد که مدار عالم بر وجود اوست چنانچہ وجود خط دائرہ پرکار موقوف بر وجود نقطۂ مرکز آن ست و کشف کونی در باطن این قطب غالب می باشد و عبادت و ریاضت بدنی بیشتر از وے سرانجام می شود و اکثر از تحصیل علم ظاہر کم نصیب می بود و رجوع عوام الناس بسوی او بیشتر مے باشد و تصرف و کرامات از وے بنظر مردمان بسیار می آید و صاحب نسبت جہلی می باشد چنانچہ بعضے را از این منصب خود ہم خبر نمی بود و علی الاکثر مستور الاحوال می باشد و ہر چند که اہل این خدمت را قطب سافل می دانند در مقابل قطب ارشاد که قطب عالی ست اما بار عزیز الوجود ست و تحت مرتبتین قطبین مراتب بسیار است از اہل خدمات که اہالی آنہا را ابدال و نقبا و اوتاد می گویند و سوائے این خدمات مناصب بسیار است در مرتبۂ ولایت و این ہمہ اہل خدمات وغیرہم مع قطب مدار تحت احاطۂ قطب ارشاد می باشند و گاہ چنان اتفاق می افتد که ہر دو قطبیت یکجا ہم جمع می شود و آنکہ قطب ارشاد است ہمان شخص قطب مدار ہم می بود که قیومیت عبارت از ہمین جامعیت است و قیوم زمانہ چنین شخص را گویند لیکن قطب مدار قطب ارشاد نمی شود و عادت اللہ بر ہمین سنت جاریست و منصب محمدیت خالصہ محیط این ہمہ مراتب قطبین وغیرہا است و محدد درجات قرب و اقربیت ست و متمم مراتب کمال و اکملیۃ و ہمہ از تابعان امر صاحب این منصب اعظم می باشند

وگاه باشد که شخصی از محمدیان خالص خدا وند این همه مناصب باشد اما
دست صاحبان مراتب سافلہ تا بذروۀ علیای این منصب نمی رسد گو
قطب ارشاد ہم باشند و قیوم زمانه هم بود و فتح باب علم لدنی بر قلب صاحب
این منصب از لوازم است و اوست که کاشف سر مبہم ست مراد از سر مبہم
امر مبطن ست که شامل همه اسرار مبہمه است و اسرار مبہمه عبارت از معانیت
که قبل از زمان این عارف کسے بآن متکلم نه گردیده باشد و هم مراد از اسرار
مبہمه رموز و غوامض ذات و صفات و اسماء الٰہیه و اسرار شریعت و مقامات
طریقت و نکات حقیقت و دقائق معرفت ست و هم منظور از اسرار مبہمه
خفیات حقائق جمیع موجودات ست عموماً که انسان کامل اکمل آنرا بیان
می نماید و از وہمه اسرار حکمت الٰہیه می کشاید اوست که خلاصه ایجاد ست
یعنی حاصل همه کائنات ست و زبدۀ تمام مخلوقات و مقصود از خلقت همه
موجودات وجود انسانی ست چنانچه در حق فرد اشرف و اتم و اکمل آن
علیه الصلوٰة و السلام وارد ست لولاک لما خلقت الافلاک و اوست که
صاحب ارشاد ست یعنی رہنمای خلق الله ست بسوے حق تعالےٰ و بیان
راه ہدایت چنانچه باید می نماید و ارشاد مفصل می فرماید و مراتب
ارشاد علی تفاوة الاستعدادات بسیار است و هر که در وقت خود نسبت
به ابنای زمان ارشاد اتم دارد و حقائق و معارف جدیده مفصل مطابق
منقول و معقول بوجه احسن بیان می کند و معیت اقوی با حق سبحانه پیدا
کرده و معاملات قرب او کالمحسوس بجاسۂ بصر است و کشف و عرفان او
از همه تند تر است و توکل صرف زاد این راه گرفته و تحمل محض راحلۀ خود
ساخته و اخلاق و اوضاع جمیله دارد و صاحب اعمال و اقوال پسندیده است
و جامع تر در کمالات صوریه و معنویه از اکثرها ست پس او سزاوار آن می باشد
که او را بمنصب قطب ارشادی سرفراز فرمایند و این قطب هم در زمان خویش

بجایٔ عنصری می باشد و ادل نور ہدایت از جناب آلہی بر قلب چنین شخص مے تابد بعد از ان بتوسط او در ہمہ عالم منبسط مے گردد و ہمہ اولیا و عرفا و علما و صلحا و اتقیای وقت در ضمن این قطب می باشند و از باطن او فیض می یابند گو از حال خود خبر دارند یا ندارند و آن قطب راہم از حال بعض خبر بود یا نبود اما بروز قیامت این معاملہ آشکار خواہد شد و ہر یک بموجب منصب و پایۂ خود پیش ملک حقیقی جل شانہ خواہد استاد بالجملہ این قطب ارشاد در کشف الٰہیات بقوت تمام مے باشد و کشف کونی ضعیف می بود لعلو رتبتہ و قوۃ نسبتہ بالعلویات و ترشح علوم لدنیہ بر قلب او مدام می باشد و بقدر ضرورت از علم ظاہرہم باخبر مے بود و ہمہ حجابات نورانیہ و ظلمانیہ از میان برمی خیزد و مطلق شک و تردد و خفا در ہیچ مطلبے او را از مطالب شریعت و طریقت و معرفت و حقیقت نمی بود و صاحب قربت عظمی و منزلت کبری عند اللہ و رسولہ علیہ السلام می باشد و قبولیت او در ہر دل بعجب لطافت مے بود مگر کسانیکہ قلوب آنہا داخل در تعریف کالحجارہ او اشد قسوۃ اند و استقامت از خصائص قطب ست و بظاہرہم او را از مقام خویش کم اتفاق حرکت مے افتد و برای دنیا خود البتہ مطلق حرکت نمے کند بارے کمالات انسانی و مراتب افراد کاملۂ آن تا کجا بیان نمودہ آید کہ از حد شمار بیرون ست منتہا رہروان طریق اصوب و مشتاقان نظارہ رب استقامت بر شریعت دارند و محو در مشاہدہ کردگار اند و ہر یک از چنین کاملان صاحب شریعت و اہل حقیقت می باشد و بالاخصیہ ازین خواص اولیا اصحاب طریقۂ علیہ نقشبندیہ ممتاز اند کہ بعجب قوت ایمان ثبات قدم بر جادۂ شرع شریف دارند و بطریقہ کشش باطنی منجذب بسوی دلدار اند جذبۂ آلہیہ گویا تمام و کمال بحصۂ ایشان رسیدہ و آداب شرعیہ کما ہو حقہا از ایشان ادا گردیدہ نسبت بے کیف ذات بحت از سحاب بواطن اینہا مے بارد و تجلیات اسمائیہ و

صفات تیسر چمن امتیاز ایشان را سرسبزمی دارد جامع قرب تنزیہ و تشبیہ اند
و باوجود تفرقہ مراتب تشبیہات ہمان متوجہ تنزیہ با آنکہ کلمہ ہمہ اوست
بر زبان نمی آرند ہیچگاہ خبر او در خاطر ایشان راہ نیافتہ و باوجودی کہ
بحرف عینیت و اتحاد لب نمی کشایند خبر کیسے در دل ایشان قرار نہ گرفتہ
حال توحید از شمع بواطن ایشان روشن است چنانکہ قال توحید نقل مجلس و
ہر انجمن معنی التوحید اسقاط الاضافات از آئینہ قلوب مصفای این پاکان
جلوہ گر است و سر رشتۂ اقامت حدود اللہ در کف این نائبان آن سرور
علیہ الصلوۃ والسلام غرض کہ نسبت اصیل و لطیف این بزرگواران مع اللہ
بس عظمی ست و رابطہ ایمان و محبت این برگزیدگان مع الرسول نہایت
اقوی در ظاہر و باطن سالک مسلک نبوت اند و در صورت و حقیقت
تابعان اتم شریعت گویا مقصود از آفرینش نوع انسانی ظہور وجود شریف
این چنین بزرگان بابرکت ست والحق کہ قرب الطفے کہ این برگزیدگانرا
مع اللہ حاصل می باشد مقتبس از مشکوۃ قرب نبوت است و صاحب کمالات
نبوت اند و قدم بقدم شارع خود علیہ الصلوۃ والسلام میروند و ازین بیان
علی الخصوص اہل خانوادۂ مجددیہ بارک اللہ فیہم بسیار صحیح النسبۃ اند و حضرت
مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ کہ بقوت تمام عالم ظاہر و باطن بودہ اند
اکثر مصطلحات مقامات سلوک درین طریقہ و جمعہ زیادہ فرمودہ اند و الحال
خلفاء ایشان برہمین وطیرہ مصطلحۂ ایشان سالکان را سلوک می کنانند و
بشارات موافق اصطلاح ایشان می دہند گو این بیچارگان سر آن ادراک
بانہ و حقیقت آن را فہمند خواہ نہ فہمند ان شاء اللہ تعالی در قبر و روز قیامت
نتائج و ثمرات این نسبت ایمانیہ را خواہند دید و آن اصطلاحات قدیمۂ
حضرات خواجگان اقدمین قدس اللہ اسرارہم گویا بالفعل در سلسلۂ ایشان
مفقود شدہ یعنی لقب ماندہ و کاروبار دیگر برائے سالکین برپا کردہ اند کہ

البعد از روی علم و بیان و اقرب از راه عمل و مواظبت آنست اعنی انچه از مکتوبات شریفه و دیگر تصانیف ایشان شرح مقامات باطنیه مفهوم می شود راه بس دور و دراز و متعسر الحصول معلوم گردد و همت از تحصیل آن یاس بهم می رساند بلکه عقل استبعاد می نماید و منکرین خود باور نمیدارند و انکار محض می کنند و معتقدین اکثر نافهمیده مقر اند که محل اعتماد نیست و اعتباری ندارد اما درین قسم بیان هم حکمتهاست که استعدادات اهل زمان ایشان و حوصله قوت ناطقهٔ ایشان مقتضی همین تعبیرات بود و الحق تا که باین نهج عظم و شان و استعارات مشبهه بیان مقامات و مراتب باطنیه کرده نشود این عوام نافهم اعتباری نمی نهند و بخاطر نمی آرند و براه نمی آیند و فائده معتد بها بر نمی دارند فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة و انچه در سلوک ایشان بعمل می آید و از برکت اصحاب ایشان و از مواظبت اشغال و اعمال معمولهٔ ایشان کیفیت حضور و شهود و جمعیت باطن و خلو قلب از خطرات ما سوی حاصل می گردد معلوم می شود که این راه بس اقرب ست و فی الواقع موصل الی الحق و الی رسوله بطریق اسهل ست چنانچه اگر منصفی قدری آگاهی باطن و نسبت مع الله و بهرهٔ از عقل و شعور داشته باشد به بیند که انچه در زمان قلیل باندک دریافت صحبت خلفاء ایشان باطن سالکان مبتدیان اینها را حضور و جمعیت و نورانیت ایمان و اتباع شریعت حاصل ست در اکثر صاحبان طرق دیگر که خود را از منتهیان می شمارند نخواهد بود نهایت کمال دیگران مطالعه وحدت وجود و مشاهدهٔ وحدت در کثرت ست که بر افواه و السنه عوام هم جاریست و هر هنود و جوگی بآن متکلم است و برای حصول این کیفیت ایمان هم شرط نیست که همه فرق کفار نیز ازان گفتگو دارند و سریان وجود را در موجودات می یابند پس حضرات انبیا علیهم السلام برای همین قدر رسل مبعوث نه شده اند و آن همه جدال و قتال که با کفار

گروہ اند برای تفہیم ہمین یک مسئلہ مبتذل کہ باندک فہمانیدن ذہن نشین می گردد نفرسودہ اند آن معاملۂ دیگر است کہ بہ بعثت انبیا علیہم السلام تعلق دارد و آن قرب علحدہ است کہ بے مشرف شدن بشرف اسلام نصیب نمی گردد و در حقیقت این قرب خاص کہ نتیجۂ ایمان بخدا و رسول و ثمرۂ ادای صوم و صلوٰۃ و تلاوت قرآن و تذکر کلمہ طیبہ است چنانچہ اکابر این طریقہ را میسر گشتہ در دیگری بنظر نیامدہ و چون نظر کشفے را سر دادہ مے شود آنچنان شکوہ و حشمت نسبت خواجگان متقدمین رضے اللہ تعالے عنہم اجمعین بنظر می آید کہ حضرت مجدد الف ثانی رضے اللہ تعالی عنہ ہر چند بہ تزئین تشریح و تفصیل دیگر کمالات باطنیہ قدر این طریقہ را فزودہ اند و صد چندان نمودہ اند اما باز بموجب السابقون السابقون اولٰئک المقربون از مقتبسان نور نسبت ایشان مشہود می شوند و بسیار حقوق حضرات خواجہا بر ذمۂ ایشان ست کہ در نفس الامر از عہدۂ ادائ آن نمے توانند کہ برایند چنانچہ گردن ما محمدیان خالص زیر بار احسانہای ایشان و عنایات حضرات خواجگان ست جزاہم اللہ تعالے عنا خیر الجزا سبحان اللہ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضؓ کہ زبدہ و خلاصۂ خواجگان متقدمین و سرچشمۂ این طریق اند و خلفای ایشان رضے اللہ تعالی عنہم عجب ذوات عالیات داشتند و خداوند نسبت خاص نبویہ بودند سیما خواجۂ علیہ اللہ احرار کہ ایشان را نقشبند ثانی می گویند عجب صاحب منزلت عظیمہ اند لائق و سزاوار شیخی و ہدایت بودہ اند گویا جامۂ ارشاد بر قامت شریف ایشان دوختہ شدہ بود کہ چنین استعداد شیخت مع کمال قوت ارشاد کم جمع می شود لہذا ارشد و شہرۂ ایشان در زمان ایشان بسیار گشت و سلاطین و امراء ہم رجوع آوردند و اسباب ظاہری و تجمل دنیوی نیز جمع گردید و در متاخرین این سلسلہ حضرت خواجہ عبد الباقی المعروف بباقی باللہ عجب نفس مقدس مطہر

داشتند و صاحب نسبت صحیحہ نقشبندیہ بودند قطع نظر ازین کہ ایشان از
خداوندان نعمت و اہل حق ماا ند فقیر بالذات سخت معتقد جناب ایشان ست
مرا بالطبع اوضاع بے تکلفانہ و معاملات بے نفسانہ ایشان کہ مسموع گشتہ
نہایت خوش می آید الحق کہ فانی فی اللہ و باقی باللہ بودند و اگر حضرت
محبد درخ چنین مرشد ملک سیرت نمی یافتند در حین حیات ایشان این قدر
بعلو مرتبہ ترقی نمی فرمودند اذا اراد اللہ شیئا ہیأ اسبابہ

بیان سلوک طریقہ محمدیہ باید دانست کہ بزرگان و اکابر ہر طریق
از طرق ارباب سلوک در امت مرحومہ محمدیہ برای ایصال الی اللہ
اشغال و اذکار و ریاضات و مجاہدات وضع کردہ اند و ہر کس بہر طورے
کہ راہ یافتہ بدان راہ تابعان خود را دلالت نمودہ و ہمان طریق را اقرب
طرق پنداشتہ طالبان را بآن طریق رہنمائی نمودہ چنانچہ اکساب ہر طریق
بنہج علحدہ است بعضے امر بمراقبات می فرمایند و مشغول بلطائف باطنیہ
می گردانند و بعضی حکم بمطالعہ وحدت در کثرت می کنند و متوجہ بحواس ظاہرہ
می سازند و بعضے تصور مرشد می آموزند و بعضے پاس انفاس تعلیم مینمایند
و بعضی ذکر جہر و بعضے ذکر خفیہ تلقین می کنند و بعضے حبس دم و نفی اثبات
می کنانند و امثال این بسیار چیزہا ست مانند انہد و نصیر المحمود او ذکر
حدادی و ذکر ارہ و ذکر قمری و ماشا کلہا کہ بدان امرے فرمایند و سالکان را
مشغول می گردانند و اگرچہ محمدیان خالص نیز مثل دیگران بموجب تبعیت
مرشدان خود در اوائل حال اشغال و اذکار معمولہ طریقہ نقشبندیہ و قادریہ
کہ از پیران رسیدہ آمدہ است تلقین می فرمایند و القاء نسبت باطن توجہ
و مراقبہ بوضع شیوخ مجددیہ می کنند امادر اواخر کار محض بتوسط کلام اللہ
ترقیات حاصل می نمایند و ہمین امام مبین را کہ قرآن مجید باشد پیشوائی خود
مے سازند یعنی بموجب یقبل التوبۃ عن عبادہ و انہ کان توابا اول توبہ و استغفار

از گناہان می کنانند و خود هم هر وقت توبه از فرج هوا های نفسانیه و هوسهای طبیعیه می کنند بلکه تائب از گناه شعور هستی و انانیت خویش می شوند و خود پرستی و تن پروری را معصیت کلی پنداشته منشاء همه شرور و فساد و بلا می دانند و هر لمحه تکرار کلمهٔ لاحول و لاقوة الا بالله نموده بالکل خالی از توهم خودی می گردند و چون این کیفیت توبه از گناهان ظاهر و باطن در نفس ثابت مے شود و ظاهر و باطن سالک پاک ازین الواث می گردد بشارت مقام صلاح که مرتبهٔ از مراتب قرب حق ست می دهند و در زمرهٔ اولیائے که مسمے به صالحین اند حساب می نمایند و بموجب واذکر ربک فی نفسک تضرعا وخیفة ودون الجهر من القول بالغدو والآصال ولاتکن من الغافلین وحسب الحکم ادعوا ربکم تضرعا وخفیة انه لایحب المعتدین ذکر اسم الله را در نفس مدرکه که حقیقت قلب ست راسخ می گردانند و در ابتدا برای آموختن ذکر باین طور تعلیم می کنند که زبان بکام چسپانده چشم بسته سرنگون شده بطرف پستان چپ که جای قلب صنوبری است لحاظ نموده متوجه قلب خود گشته بدل مانند خطره وارده که در دل می آید بلا حرکت زبان و بے شراکت نفس همین کلمهٔ الله الله را باید گفت و چون این ذکر قلبی قائم می گردد بهمین قسم بلطائف دیگر که لطیفهٔ روح و سر و خفی و اخفے و نفس باشد ذکر می کنانند و چون تمام بدن ذاکر می گردد این را ذکر سلطان می خوانند و چون این کیفیت ذکر قوت میگیرد بشارت مقام ذکر که مرتبهٔ از مراتب قربت ست می دهند و در طائفهٔ اولیای که مسمی بذاکرین اند شمار می کنند و بموجب قل الله ثم ذرهم چون در قلب تذکر این اسم مبارک جا می گیرد و بسبب استیلاے این ذکر قلبی خطرات کم می آید درین حالت بشارت مقام تذکر خالص می دهند و در زمرهٔ اولیای که مسمی به متذکرین اند حساب می نمایند و اگر حسب بشریت درین تذکر نسبت به شدت ذکر فتوری واقع می شود و غفلتی راه می یابد موافق

واذکر ربک اذا نسیت باز متنبه شده سررشته دوام ذکر را از دست
نمی دهند تا اینکه بالکل از زوال ذکر محفوظ گشته مبشر باین معنی میگردند
که یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم و درین حالت بشارت مقام
صلوۃ دائمی که مرتبۂ از مراتب قرب ست میدهند که هم فی صلوتهم
دائمون وصاحب این حالت راداخل در جماعۂ اولیائے که مسمے به
مصلین اند می شناسند وبموجب وبشر الصابرین الذین اذا اصابتهم مصیبة
قالوا انا لله وانا الیه راجعون چون تحمل شدائد وبلایا بسبب قوت
نسبت حضور و غلبه حالت معیت در باطن پیدا می شود وخاطر از وجدان
مکروه وفقدان مرغوب پراگنده نمی گردد بلکه از رسیدن مصیبت زیاده
رجوع الی الله بهم میرسد درین حالت بشارت مقام صبر می دهند ودر
جماعۂ اولیائے که مسمی بصابرین اند می شمارند وکذا الشکر وغیره من الحالات
والمقامات وبموجب والله بصیر بالعباد وعلیم بذات الصدور ویعلم سرکم وجهرکم
از تصور معانی این آیات کیفیت حضور وآگاهی در باطن بهم مے رسانند
ودر هر وقت و هر جا بجب حالت ادب ومشاهدۂ رب معمور مے باشند
وبمطالعهٔ والله بکل شئی محیط وعلی کل شئے شهید وعلے کل شئے قدیر احاطهٔ
بے کیف وشهادت بلا کلام وقدرت بلا عجز حق تعالے را مدام در چشم
بصیرت نصب العین می دارند ودرین حالت بشارت مقام معیت که مرتبهٔ
از مراتب قرب ست می دهند واهل این مقام را داخل در گروه اولیائے که
مسمی بمقربین اند مے دانند وبموجب ما عندکم ینفد وما عند الله باق اسقاط
همه اضافات وجودیه از طرف خود کرده سراپا مملو از نور وجود موهوب
حقانی گردیده فانی فی الله وباقے بالله می شوند وچون این حالت قوت
می گیرد بشارت مقام اصطفا می دهند وداخل در زمرۂ اولیائے که مسمے
بابدال اند می شمارند وکریمۂ اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات شرح احوال

صاحبان این قربست و بموجب سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم حتی یتبین لہم انہ الحق بمشاہدۂ صنائع و بدائع قدرت آلہیہ در مرتبۂ آفاق و معائنہ کمالات و ظہورات صفاتیہ و اسمائیہ او سبحانہ در عالم انفس طی مراتب علم الیقین و عین الیقین کردہ بمرتبۂ حق الیقین فائز مے گردند درینحالت بشارت مقام تحقیق می دہند و داخل در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بہ محققین اند می شمارند و بموجب وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین نفی ارادات و مرادات خویش کردہ اسقاط اضافت قصد و ارادہ از طرف خود نمودہ بالکل خالی از خواہشہای طبیعیہ و نفسانیہ گشتہ تابع مشیت اللہ شدہ مرید ارادۂ فعال لما یرید مے گردند درین حالت بشارت مقام نفی ارادات و نفی مرادات مے دہند و داخل در زمرۂ اولیائے کہ مسمے بہ مرادین اند مے دانند و بموجب من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ترک اسباب دنیویہ و علائق فانیہ باطنا کردہ اعتماد کلی بر رزاقیہ حق و وکالت مطلق او تعالی می نمایند و بالکل حجاب اسباب از خاطر مرتفع مے گردد و غیر از امر موہوم مے نمی نماید و سوای دروازۂ مشاہدۂ مسبب نمی کشاید درینحالت بشارت مقام توکل معنوی می دہند و در زمرۂ اولیائے کہ بمعنی گویا از جملہ متوکلین اند می پندارند اما چون این حالت قوت مے گیرد ظاہر و باطن یک شدہ توکل صوری با توکل معنوی جمع می گردد یعنے در ظاہر ہم بلا اسباب مقررۂ دنیویہ بوضع درویشانہ گذران میسر مے آید و درین حالت بشارت مقام توکل حقیقے می دہند و در جماعۂ اولیائے کہ مسمی بہ متوکلین محبوبین اند می شمارند کہ و اللہ یحب المتوکلین الحمد للہ ثم الحمد للہ علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون و بموجب ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون چون حزن خوف ما سوی اللہ از باطن دور مے شود یعنے حزن مفرط از حد و خوف زیادہ از مقتضاے طبیعی کہ حجاب مشاہدہ گردد

رفع می گردد و اطمینان کلی حاصل می شود بشارت مقام مامون سید ہند
ومن دخله کان آمنا و بموجب یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک
راضیۃ مرضیہ چون رضای تام و اطمینان کلی نصیب مے گردد و بشارت
مقام رضا و اطمینان می دہند و بموجب الا للہ الدین الخالص چون از
خلوص حقیقی کہ فوق آن مرتبہ در مراتب قرب الٰہی متصور نیست و اقرب
بحضرت ذات بحت و اشمل ہمہ صفات کمالیہ حقانیہ است و اجمع جمیع
اسمار حسنار ربانیہ است بہرۂ اتم می یابد بشارت منصب محمدیۃ خالصہ
می دہند و علی ہذا القیاس جزئیات بشارات و مقامات و حالات
سلوک طریقہ محمدیہ بسیار است کہ بر صاحب این نسبت خود بخود در تلاوت
قرآن شریف منکشف خواہد شد راہ دریافت آن بنودیم و پردۂ از
پیش نظر باطن کشودیم کہ القلیل یدل علی الکثیر اللہ اللہ گوش الہام نیوش
محمدیان خالص در ہر مقام از ہر پردہ کہ باشد غیر از صدائے کلام اللہ
نمی شنود و دیدۂ بشہود آرمیدہ مومنان صادق در ہر آئینہ بہر صورت
کہ بود جز جلوۂ تجلی الٰہی نمی بیند و لہم وجوہ ناضرۃ الی ربہم ناظرۃ انتہیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ لمعۂ نور ہے حضرت نے فرمایا نسبت حضرت
خواجۂ میر درد کی حضرت میرزا صاحب سے بڑھی ہوئی ہے یہ خدا کا
فضل ہے اور حضرت پیر و مرشد نے بھی ایسا ہی فرمایا حضرت پیر و مرشد
سے راقم نے وقت ختم پڑھنے کا دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا بعد
صبح کے یا بعد مغرب کے اسکا معمول ہی نالۂ عندلیب مین تحریر فرماتی
ہین کہ ولایت صغریٰ مین توجہ مرشد کو بہت دخل ہے کہ وہ خود واسکا
مقام ہے اور ولایت کبریٰ کہ ولایت انبیا ہے توجہ خاص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمیں درکار ہے واللہ اعلم موافق تحقیق اکابر مجددیہ

کے لطیفۂ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے اور لطیفۂ روح زیر
قدم حضرت نوح وحضرت ابراھیم علیہما السلام کے اور سر زیر قدم
حضرت موسی علیہ السلام کے اور خفی زیر قدم حضرت عیسی علیہ السلام کے
اور اخفے زیر قدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے **حضرت**
شیخ ابو الرضا کے نزدیک سر خفی اخفے اعتبارات روح کے ہین یعنی
وہی روح ایک اعتبار سے سر ہے اور ایک اعتبار سے خفی اور ایک اعتبار
سے اخفے اور بعض اکابر سب لطائف مذکورہ کو قلب مین فرماتے ہین
واللہ اعلم **مبدء ومعاد** مین حضرت عیسی علیہ السلام کو حضرت موسی علیہ السلام
سے افضل تحریر فرمایا ہے اور مکتوبات شریفہ امام ربانی رض مین حضرت
موسی علیہ السلام کو غلبہ کمالات نبوت کا اور حضرت عیسے مین غلبہ کمالات
ولایت کا لکھا ہے تو مطابقت بین القولین اس سی معلوم کرنا چاہیے
کہ حضرت عیسی علیہ السلام بعد نزول کے اتباع شریعت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا فرمائین گے تو یہ جامعیت آپ کی بہ نسبت حضرت موسئے
کے ظاہر وباہر ہے **انوار لطائف** خمسہ مین بھی اختلاف ہے **ع** قلندر
ہر چہ گوید دیدہ گوید **غنی** شاکر افضل ہے یا فقیر صابر یہ **بحث**
فروعات مین ہے **فقہ** احکام ظاہر قرآن وحدیث کی اجتہاد ہے
فقہای مذاہب اہل سنت وجماعت کا علیہم الرحمہ اور فقہ رموز باطن
کتاب وسنت عرفان ہین اولیاء اللہ کے **مرشد** کامل وہ ہے جو
معاملات کو معلوم ومعقول ومشہود ومکشوف کردے مرید **حضرت** کو
بارہا لوگون نے کعبہ شریف وغیرہ مین دیکھا ہے قال بعضہم ارواحنا اجسادنا
اجسادنا ارواحنا **ایک** صاحبزادہ حضرت قبلہ کے سید ومیان صاحب
تھے ابتدا سے اون کو جذب قوی تھا مزار مبارک اونکا جوار مسجد شریف مین ہے
رسالہ حسن معاملہ مین جو ایک بزرگ کا بیان ہے کہ منکر نکیر سے مذاق

کیا تہا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ وہ مرید حضرت خواجہ ضیاء اللہ کے تہے
اور حضرت پیر و مرشدی معلوم ہوا کہ اون کو استفادہ اعلی حضرت
شاہ محمد آفاق رض سے تہا حضرت شاہ گل رح کی تصانیف مین سے ایک
رسالہ شواہد التجدید نظر سے گذرا اور کحل الجواہر آپ کا رسالہ معمولات
مظہریہ مین ہے اور بعض مکاتیب انتباہ مین درج ہین اور مکتوبات
مناظرہ آپ کے اور شیخ ابو الرضا کے انفاس العارفین مین مذکور ہین
جب طرفین نے ایک دوسرے کا مقام معلوم کیا بحث نہی راقم نے
حضرت پیر و مرشدی دریافت کیا تہا صاحبزادگان مجددیہ کی نسبت
جو اوس وقت مین تہے آپ نے فرمایا نسبت مولوی مظہر صاحب کی قوی
ہے رحمۃ اللہ علیہ نسبت رسل اولوالعزم کی بمنزلۂ اصول کے ہے اور
سائر رسل و انبیا علیہم السلام اون کے توابع ہین تو اولیاء اللہ مین علے
تفاوت الاستعداد اون کی نسبتون کا بہی ظہور ہوتا ہے مولانا مولوی
سید محمد علی صاحب نے رسالۂ ارشاد رحمانی جو تحریر فرمایا مطالعہ مین
راقم کے آیا الحق کلام الملوک ملوک الکلام مولانا مولوی عبدالکریم صاحب
نے علاوہ کتب احادیث کے جو حضرت نے درس فرمایا حصن حصین تین
بار اور موطا امام محمد علیہ الرحمہ کی حضرت سے سماع کی اور گیارہ بار دور
قرآن شریف کا پایا حضرات چشتیہ کے مصنفات سے سیر الاولیا
و سبع سنابل و جامع العلوم ملفوظات حضرت مخدوم جہانیان رض اور
بحر المعانی نظر سے گذری تذکرہ بحر المعانی کا اخبار الاخیار مین ہے حضرت
مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو موافق تحقیق بعض اکابر کے نسبت خلفاے ثلثہ
کی بسبیل امانت پہونچی تہی لہذا طریقہ چشتیہ مین بہی کئی شعبہ پیدا ہوئے
چنانچہ نظامیہ و صابریہ و سراجیہ معلوم ہین حضرت حجۃ اللہ نقشبند
رضی اللہ عنہ کا مذکور ہے کہ آپ نے ایک جلسہ ہین فرمایا کہ اس زمانے کے

سالک معارف جدید نہین رکہتے اسپر حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے
ایک عرفان سنایا آپ کو بہت مطبوع ہوا فرمایا کہ آب زر سے لکہنا چاہیے
اورحضرت حجۃ اللہ رض تفسیر قرآن وغیرہ مین بہت نکات تازہ فرمایا کرتے
تہے حضرت مجدد رضے اللہ عنہ نسبت نقشبندیہ و قادریہ وغیرہ
سب مین ارشاد فرماتے تہے **تاریخ** وفات حضرت خواجہ ضیاء اللہ
رضی اللہ عنہ کی چہاردہم ربیع الاول ہے مزار مبارک سہرند شریف مین ہے
اور تاریخ وفات حضرت خواجہ میر درد رضے اللہ عنہ کی شب جمعہ
بست وچہارم صفر ۱۱۹۵ہجری ہے مزار مبارک دہلی شریف مین بیرون
ترکمان دروازہ ہے **حضرت** قبلہ نے فرمایا کہ ہماری والدہ بزرگزادی
تہین اون کی عمر اسّی برس کی تہی ہر روز اسّی رکعتین فرض اور نفل
پڑہا کرتی تہین آخر مین بینائی بہت کم ہوگئی تہی ایک شب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا کہ آپ نے ہاتہ اپنا اون کی آنکہون پر
پہیر دیا جب سے بخوبی نظر آنے لگا **حضرت** پیرو مرشد کے صاحبزادے
میان رحمۃ اللہ صاحب اور میان نعمۃ اللہ صاحب سلمہما اللہ تعالے کا نام
حضرت صاحب قبلہ نے رکہا ہے اللہ تعالے اون کو وراثت صوری و
معنوی سے اون کے آبا کرام وپیران طریقت کی مشرف فرمائے **اجماع**
وقیاس کی سند علمانے آیات واحادیث سے فرمائی ہے تو اون کو بہی
جزو کتاب وسنت جاننا چاہیے اور حضرت امام شافعی رض کا قول ہے
کہ الفقہاء کلہم عیال ابی حنیفۃ رضے اللہ عنہ **قادریہ** حضرت غوث اعظم
رضے اللہ عنہ مین اور چشتیہ حضرت سلطان المشائخ مین مشرب محمدیہ کے
قائل ہین اور نقشبندیہ ومجددیہ حضرت شاہ نقشبند رض وحضرت مجدد
قدس اللہ سرہ مین نسبت خاصہ محمدیہ فرماتے ہین اور حضرت خواجہ ناصر
وخواجہ میر درد رضے اللہ عنہما اپنی نسبت ایسا تحریر فرماتے ہین بلکہ طریقے کا

نام طریقۂ محمدیہ رکہا ہے مقصود اس سی ظہور کمالات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے ان حضرات مین لطائف خمسۂ عالم امر کو عروج طرف اپنے اصول کے ہوتا ہے اور وہ دل نورانی ظلمت امکانی سے پاک اور مبرا ہوکر اپنی اصل مین فنا و بقا پیدا کرتا ہے تو یہ اسرار سنو کہ والنجم اذا ہوی الخ **حضرت** مجدد رضہ نے ایک مکتوب مین کسی قدر بیان مقام شہادت وصدیقیت کا مجمل طور پر فرمایا ہے اور مقام شہادت کو ولایت اولیا سے بمراتب بلندتر لکہا ہے اور فرمایا ہے کہ انبیا کو وحی ہوتی ہے اور صدیقین کو الہام ہوتا ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان بڑے بزرگ تہے جس بزرگ کو سنتے تہے اون کی ملاقات کو جاتے تہے اور فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ کو ایک نبی سے نسبت ہوتی ہے اور بعض کو دو سے اور بعض کو زیادہ سے اور جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نسبت ہوتی ہے تو آپ کے معجزے اوس سے کرامت ہوکر ظاہر ہوتے ہین اعلی **حضرت** شاہ محمد آفاق رضہ کے پہلے ایک بہائی آپ کے پیدا ہوئے تہے محمد مشتاق اون کا اسم مبارک تہا عالم طفلی مین اون کا انتقال ہوا **ایک** خادم قدیم حضرت قبلہ کا امام علی نام تہا اکثر جذب اوس کو ہوجاتا تہا وہ کہتا تہا کہ مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب مین رسائی ہے **حضرت** نے فرمایا کہ حضرت مخدوم جہانیان رضہ نے کعبے کو نیا یا معلوم ہوا طواف کو حضرت چراغ دہلی کے گیا ہے پہر آپ کعبے سے حضرت چراغ دہلی کی خدمت مین آئے حضرت چراغ دہلی کی نسبت بہت عالی تہی **ایک بار** حضرت قبلہ نے حضرت پیرومرشد سے فرمایا کہ سدا سہاگ تمہارے ادراک مین کیسے لوگ ہین آپ نے کہا کہ مین اون کو نیک جانتا ہون فرمایا کہ مین بہی یہی کہتا ہون **منجملہ** مصطلحات صوفیہ کے اطوار و آثار تنزیہ و تشبیہ علم حصولی و حضوری لوامع وطوالع

ولوائح عزیمت ورخصت کمون وبروز وغیرہ ہین منجملہ کتب تصوف
کے تعرف نوادر الاصول حکیم ترمذی رسالہ قشیریہ مع شرح حدیقہ حکیم
سنائی رح مکتوبات حضرت یحیی منیری رح انوار العیون ومکتوبات حضرت
عبدالقدوس گنگوہی رح معارالنبی مثنوی مولانا یعقوب صرفی رح مصباح الہدایہ
ترجمۂ عوارف فقرات حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمہ رباعیات
ومثنوی حضرت باقی باللہ رح کے اور رسائل اربعہ حضرت میر درد رح موسوم بہ
نالۂ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل نظر سے گذرے حضرت سے
مقامات طریقہ کو دریافت کیا تھا آپ نے اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رض
سے نقل فرمایا کہ اللہ ایک محمد برحق یہی مقام ہے حقائق انبیا کو حقائق
آلہیہ سے مناسبت خاص معلوم ہوئی یعنی حقیقت ابراہیمی کو حقیقت کعبہ
سے اور حقیقت موسوی کو حقیقت قرآنی سے اور حقیقت محمدی کو حقیقت
صلوۃ سے اور حقیقت احمدی کو معبودیت صرفہ سے واللہ اعلم قول اکابر
جو ختم طریقہ یا کمالات کے قائل ہوئے ہین کسی اعتبار سے صحیح ہے اور ظاہر
ہے کہ اولیاء اللہ مین ظہور کمالات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہین تو اس نظر سے بھی اوسکو
صحیح کہہ سکتے ہین واللہ اعلم معنی کلمۂ طیبہ کے حضرت نقشبند رح سے منقول
ہین اور حضرت امام ربانی رح اوس کو شتمل کمالات ولایت ونبوت پر
فرماتے ہین تو یہ حقیقت کلمہ ہوئی اور حقیقت صلوۃ بھی ایک مقام ہے مقامات
مجددیہ سے اور حضرت نقشبند رح کا قول ہے کہ نماز ما کانگ تراست و
روزہ ما نفی ماسوا اور رسالہ اسرار الصلوۃ حضرت میر درد رح کا اس باب
مین نظر سے گذرا اور حقیقت صوم بھی ایک مقام بعض رسائل مجددیہ مین نظر
سے گذرا اور اسراج نالہ عندلیب مین تحریر فرمائے ہین واللہ اعلم عرصہ
نو برس کا ہوا کہ راقم حاضر خدمت حضرت قبلہ کے ہو کر مشرف بارادت وبیعت

ہوا تہا اور ایک بار بموجب سنت صحابہؓ کے تجدید بیعت سے بہرہ ور ہوا
اور اس کے علاوہ بہی حضرت کے مصافحے سے وقت خاص مین
سرفراز ہوا بموجب اجازت حضرت پیرو مرشد کے بعض معاملات
جو پیشتر نظر سے گذرے تحریر ہوتے ہین ازانجملہ حضرت خواجۂ خواجگان
شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کی طرف مراقب تہا کہ زیارت حاصل ہوئی اور
جیسے تشہد نماز و حالت مراقبہ کی وضع ہے اسی طرح آپ کو دیکہا اثنائے
توجہ باطن مین جو بحال راقم مبذول تہی جو کیفیت وارد ہوئی اداکرنا دشوار
ہے اور ماہتاب و آفتاب بہی مکشوف ہوا بعد ازان وہ انوار نظر سے
غائب ہو گئے اور نسبت بیکیفی عجب لطف سے ظہور کیا بعد
توجہ کے زبان فارسی مین بشارت خلافت سے سرفراز فرمایا اور بہت
سے برکات حاصل ہوئے ازانجملہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کے
طرف متوجہ تہا کہ آپ کو ایک جواہر نگار مرصع و مکلل کرسی پر معلق دیکہا
آپ کو اس طرح پر دیکہنا حضرت پیرو مرشد سے بہی راقم نے سنا ہے
بارش انوار کہ مثل برق درخشان کے متواتر تہی نظر کام نہین کرتی تہی
داماں نگہ تنگ و گل حسن تو بسیار ✤ گلچین بہار تو ز داماں گلہ دارد ✤
ازانجملہ حضرت مجدد الف ثانی محبوب صمدانی رضے اللہ عنہ کی طرف
مراقب تہا کہ زیارت حاصل ہوئی وہ قامت زیبا ہنوز نظر مین ہے
از روی نوازش پیشانی مبارک کو راقم کی پیشانی سے ملا اور اجازت
بہی آپ کی طرف سے معلوم ہوئی اور عجب فیض وارد تہا کہ تمام بدن سوندلا
ہو گیا تہا ازانجملہ حضرت خواجہ میر درد رضے اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوا
اور وہ فیض خاص جس کو مشروط بسیادت آپ نے تحریر کیا ہے زبان
حال سے التماس کیا کہ ایک مقام عالی شان عیان ہو کر منجذب فرمائی
ظاہر و باطن ہوا وسعت اوس کی تحریر و تقریر سے افزون ہے ازانجملہ

راقم اپنے جد اعلی حضرت مخدوم جہانیان رضہ کی طرف مراقب تہا کہ ایک
تخت نورانی پر رونق افروز دیکہا تجلی انوار بصورت جواہر آبدار کے
نمایان تہی اور ایک چتر عالی شان سر مبارک پر جلوہ افروز تہا التفات
تمام حال زار پر فرمایا اثنائے التفات مین ایک چتر نورانی راقم پر متجلی ہوا
اور مصرع ارشاد فرمایا جو ہنوز راقم کے حافظہ مین ہے ازانجملہ حضرت
محبوب الہی کو معاملۂ خاص مین دیکہا تہا اور ایک بار لباس سبز رنگ
مین بہ نزاکت تمام دیکہا اور حضرت امیر خسرو بہی نظر آئے زلفین دراز
اور چشم دنبالہ دار تہی ازانجملہ اعلی حضرت امام الطریقہ شاہ محمد آفاق
رضی اللہ عنہ کی طرف سے امیدوار التفات و توجہ تہا کہ زیارت سے
کامیاب ہوا لطف توجہ عالی کا بیان سے باہر ہے بشارت ارشاد
وقرب اتم کی فرمائی جس سی امید قوی حالا و استقبالا ہے حدیث شریف
نظر سے گذری تہی کہ بعض امتی بے حساب و کتاب داخل بہشت ہونگے
خدا کی شان وقت حضوری کے یہ حدیث یاد آگئی اور زبان حال سے
راقم نے التماس کیا اسپر حضرت فاروق اعظم رضہ نے اپنی زبان مبارک سے
فرمایا انت منہم عربی مین ایک بار قیلولہ کا وقت تہا خود بخود حضور سے
ہوگئی دیکہا ایک تخت کئی پہلو کا ہے اوسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جلوہ افروز ہین اور ملائکہ کچہہ عرض کرنا چاہتے ہین اون کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ سے منع کیا اور از روے نوازش رُوے
مبارک راقم کی طرف فرمایا ایک بار وقت خواب انوار آنا شروع ہوئی
بعد ازان حضوری ہوگئی اوسے اثنا مین دیکہا کہ بجائے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حضرت پیر و مرشد ہین نماز مین ایک معاملہ
ملاقات کا کہلا تہا اور عجب تجلی صوری قائم ہوتی تہی کہ لطف اوس کا
بیان سے افزون ہے لمناز جمعہ مین راقم حاضر تہا کہ زیارت عالیہ

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام سے مشرف ہوا برکات عجیب نظر آئے اور ایک بار حضرت عیسے علیہ السلام کے دیدار پر انوار سے بہرہ ور ہوا اور ایک بار حضوری دربار مین حضرت بلال و حضرت انس و حضرت امام حسن رضے اللہ عنہم کو دیکھا تھا درود شریف اللھم صل علی محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک سو بار پڑہنے کو حضرت نے فرمایا تھا اور یہ درود شریف بھی حضرت سے راقم نے سنا ہے اللھم صل علی سید الخلق محمد و علی آلہ اور ہزار ہزار بار شب جمعہ راقم نے اس کو پڑہا ہے اور بمقتضای شوق علاوہ تلاوت قرآن شریف و منازل دلائل الخیرات کے ورد کلمہ طیبہ کا لسانی ہزار بار معمول کیا تہا اور ماہ مبارک رمضان بہی تہا تراویح اور تہجد اور کثرت مراقبات کا اتفاق ہوتا تہا حتی وضح الوصول الی الآن تیرہ بار اتفاق حضوری خدمت حضرات کا ہوا اور چار بار حضرت پیر و مرشد بہی مکان پر راقم کے تشریف لائے فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقم کو سند حدیث شریف کی اپنے حضرات سے ہے اور مولوی تحمل حسین صاحب تلمیذ مولوی احمد علی صاحب سہارنپوری رحمہ اللہ کو احادیث ثلثہ اوائل صحیح بخاری کی راقم نے سنائین اور زبانی سند بہی اونہون نے فرمائی لہذا تبرکا اون احادیث ثلثہ کو درج اوراق ہذا کیا قال الشیخ الامام الحافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن ابراہیم بن المغیرۃ البخاری رحمہ اللہ تعالی آمین باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و قول اللہ جل ذکرہ انا اوحینا الیک کما اوحینا الے نوح والنبیین من بعدہ حدثنا الحمیدی قال حدثنا سفیان قال حدثنا یحیی بن سعید الانصاری قال اخبرنے محمد بن ابراہیم التیمی انہ سمع علقمۃ بن وقاص یقول سمعت عمر بن الخطاب رضے اللہ عنہ علے المنبر قال سمعت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ ما نوے
فمن کانت ہجرتہ الے دنیا یصیبها او الے امرأة ینکحها فہجرتہ الی ما ہاجر
الیہ حدثنا عبد اللہ بن یوسف قال اخبرنا مالک عن ہشام بن عروة
عن ابیہ عن عائشة ام المومنین رضے اللہ عنہا ان الحرث بن ہشام
رضے اللہ عنہ سال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
کیف یاتیک الوحی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احیانا یاتینیے
مثل صلصلة الجرس وہو اشدہ علی فیفصم عنی وقد وعیت عنہ ما قال
واحیانا یتمثل لی الملک رجلا فیکلمنی فاعے ما یقول قالت عائشة رضی اللہ
عنہا ولقد رایتہ ینزل علیہ الوحی فے الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ وان
جبینہ لیتفصد عرقا حدثنا یحیی بن بکیر قال حدثنا اللیث عن عقیل
عن ابن شہاب عن عروة بن الزبیر عن عائشة ام المؤمنین انہا
قالت اول ما بدء بہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من الوحے الرؤیا
الصالحة فے النوم فکان لا یری رویا الاجارت مثل فلق الصبح ثم حبب
الیہ الخلاء وکان یخلو بغار حراء فیتحنث فیہ وہو التعبد اللیالی ذوات العدد
قبل ان ینزع الی اہلہ ویتزود لذلک ثم یرجع الی خدیجة فیتزود لمثلہا
حتے جاء الحق وہو فے غار حراء فجاءہ الملک فقال اقرأ قال ما انا بقاری
قال فاخذنی فغطنی حتے بلغ منی الجہد ثم ارسلنی فقال اقرأ قلت
ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثانیة حتے بلغ منے الجہد ثم ارسلنی فقال
اقرأ قلت ما انا بقاری فاخذنی فغطنی الثالثة ثم ارسلنی فقال اقرأ
باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم فرجع بہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرجف فوادہ فدخل علے خدیجة بنت
خویلد فقال زملونی زملونی فزملوہ حتے ذہب عنہ الروع فقال لخدیجة
واخبرہا الخبر لقد خشیت علی نفسی فقالت خدیجة کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا

انك لتصل الرحم وتحمل الكل وتكسب المعدوم وتقري الضيف وتعين على
نوائب الحق فانطلقت به خديجة حتى اتت به ورقة بن نوفل بن اسد
بن عبد العزى ابن عم خديجة وكان امرأ تنصر في الجاهلية وكان
يكتب الكتاب العبراني فيكتب من الانجيل بالعبرانية ما شاء الله ان
يكتب وكان شيخا كبيرا قد عمي فقالت له خديجة يا ابن عم اسمع
من ابن اخيك فقال له ورقة يا ابن اخي ماذا ترى فاخبره رسول الله
صلى الله عليه وسلم خبر ما رأى فقال له ورقة هذا الناموس الذي
نزل الله على موسى يا ليتني فيها جذعا ليتني اكون حيا اذ يخرجك قومك
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او مخرجي هم قال نعم لم يات رجل
قط بمثل ما جئت به الا عودي وان يدركني يومك انصرك نصرا موزرا
ثم لم ينشب ورقة ان توفي وفتر الوحي قال ابن شهاب واخبرني
ابو سلمة ابن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله الانصاري قال وهو
يحدث عن فترة الوحي فقال في حديثه بينا انا امشي اذ سمعت صوتا من السماء
فرفعت بصري فاذا الملك الذي جاءني بحراء جالس على كرسي بين السماء
والارض فرعبت منه فرجعت فقلت زملوني زملوني فانزل الله تعالى
يا ايها المدثر قم فانذر الى قوله والرجز فاهجر فحمي الوحي وتتابع تابعه
عبد الله بن يوسف وابو صالح وتابعه هلال بن رداد عن الزهري
وقال يونس ومعمر بوادره

بسم الله الرحمن الرحيم

واضح ہو کہ یہ اوراد عارف باللہ شیخ عبد الاحد سلیمان صوفی سے راقم
کو پہونچے واسطے رویت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حصول ملکہ اس
نسبت کے اور اون کو حضرت شیخ ابراہیم الرشیدی علیہ الرحمہ سے
اور اون کو حضرت سید احمد ادریس رضے اللہ عنہ سے اور سلسلہ اون کا

شاذلیہ ہی اور ایک سلسلہ بواسطہ حضرت خضر علیہ السلام کے متصل ہے
اور منجملہ مبشرات حضرت احمد ادریس رضی اللہ عنہ کے اون کو بشارت ہے

طریقۂ احمدیہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علی مولانا محمد وعلی آلہ وسلم اللھم
صل علی ام الکتاب کمالات کنہ الذات عین الوجود المطلق الجامع
لسائر التقیدات صورۃ ناسوت الخلق معانی لاہوت الحق الغیب الذاتی
والشہادۃ الاسماء والصفات الناظر بالکل فی الکل من الکل للکلیات
والجزئیات کوثر سلسبیل منہل حوض مشارب جمیع التجلیات الملتذ بصورۃ
نفسہ فی جنۃ فردوس ذاتہ بنظرہ بہ منہ الیہ فیہ بحر قاموس الجمع المطلسم
وطراز رداء الکبریاء المطلسم وراء الوراء بلا وراء ودون الدون بلا دون
الذی لا احدیہ او بہ ولا فیہ یداینہ کرسی الصفات والاسماء جبل طور
تجلیات المسمی روح ذات الوجود مجمع حقائق اللاہوت الشہود کنز المعارف
الذاتیۃ قرآن الحقائق الآلہیۃ قوۃ الحوقلۃ وکفایۃ الحسبلۃ ورحمۃ البسملۃ
عین عین الحافظ لقائم صورۃ کل این حرف الغین المعجم ونقطۃ الحق
المبہم الذی لا یتلی قرآنہ الا من حیث الحق لعجمۃ احدیۃ ذاتہ عن لغۃ الخلق
عین العظمۃ وہاء الہویۃ نون الناسوت لام اللاہوت مبدء الکل ومرجع الکل
وہو الکل فی الکل بلا بعض ولا کل یا طہ یا عین الحق المبین یا قلب قرآن
الحقائق یا یس کلت الالسن عن تفسیر جمال صفاتک وتحیرت العقول و
تاہت فی مہابۃ حقائق کنہ ذاتہ صلی اللہ العظیم وسلم یا محمد باحدیۃ ذاتہ

وصفاتہ علی کمال جمعیۃ احدیۃ ذاتک وصفاتک بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی عین بحر الحقائق الوجودیۃ المطلقۃ اللاہوتیۃ جمع الدقائق
اللطیفۃ المقیدۃ الناسوتیۃ صورۃ الجمال ومطلق الجلال مجلی الہویۃ الالوہیۃ
وسر اطلاق الاحدیۃ عرش استواء الذات وجہ محاسن الصفات

مزیل برفع حجاب ظلمات اللبس بطلعۃ شمس حقائق کنہ ذاتہ الانفس عن
وجہہ تجلیات الکمال الالٰہی والاقدس کتاب مسطور جمع احدیۃ الذات
الحق فی رق منشور تجلیات الشیون الالٰہیۃ السمے کثرۃ صورہا بالخلق جانب
طور التجلیات الروحیۃ الامین المکلم منہ موسے النفس انا اللہ لا الٰہ الا انا
فی حضرۃ القدس یا کامل الذات یا جمیل الصفات یا منتہی الغایات یا
نور الحق یا سراج العوالم یا محمد یا احمد یا ابا القاسم جل کمالک ان
یعبر عنہ لسان وعز جمالک ان یکون مدرک الانسان وتعاظم جلالک
ان یخطر فی جنان صلی اللہ سبحانہ وتعالیٰ علیک وسلم یا رسول اللہ یا مجلی
کمالات الالٰہیۃ الاعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی مولانا محمد
سراج الافق الالوہیۃ ومعدن کنوز الاسرار الربانیۃ سر استواء الرحمانیۃ
مظہر وجوہ الاسماء الالٰہیات المظہریۃ الاسماء النفسیۃ حق الحق ونقطۃ دائرۃ
وجود واستمداد الخلق مصدر الھو فی الھو للھو من الھو من نعت فیہ ومنہ
اسرار اللہ لا الٰہ الا ھو قلب قرآن الحقائق الحو قلیۃ فی حضرۃ کان اللہ و
لا شئے معہ الکتاب المبین الذی ما فرط اللہ فیہ الحقائق الذاتیۃ من
شئے لسان کلمات التامات المترجم عن اسرار العشق الالٰہی منا ومن
وراء الغایات صلاۃ بلسان حق من حق لحق صلاۃ لا یطرق الیہا الاختفاء
ولا یحیط بہا علم مخلوق بوجہ من وجوہ الاستقصاء وآلہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللھم صل علی الذات الحقیۃ القدسیۃ والمعانی الکمالیۃ الجلالیۃ الجمالیۃ
فرقان تجلیات الصفات عین الحیاۃ الازلیۃ معنی التفصیلات الابدیۃ
روح المعانی الالٰہیۃ وسر صور المبانی الخلقیۃ دہر الدھور وکتاب الحق
المنشور معنی المکالمۃ الالٰہیۃ الطوریۃ فی الوادی القدسیۃ الموسدیۃ نور
سبحات الوجہ فی جبل قاف تجلیات الکنہ صورۃ الحق ومعنے سر حروف الخلق
مجمع بحور الحقائق لسان ترجمان الدقائق حقیقۃ الحقائق الکلیات والجزئیات

عرش رحمانیتہ الذات صلوۃ جامعۃ لکل التجلیات محیطۃ لجمیع المعانی
والصوریات وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل
علی الذات بالک ازمۃ تجلیات الصفات قلب روح عوالم الالوہیۃ
کثیر الرویۃ یوم الزود الاعظم فی مشاہدک الخبائیۃ جبال موج بحار احدیتہ
الذات طلسم کنوز المعارف الالٰہیات سدرۃ منتہی الاحاطات الخلقیات
الصفاتیات بیت معمور التجلیات الکنہیات الذاتیات سقف مرفوع
الکمالات الاسمائیۃ بحر مسجور العلوم الدینیات حوض الالوہیۃ الاعظم
المدلجاج البحار امواج صور الکون الظاہرۃ من فیوض دقائق انفاسہ
قلم القدرۃ الالٰہیۃ العظموتیۃ الکاتب فی لوح نفسہ ماکان وما یکون من
محاسن مبدعات العالم وتقلباتہ وجمال کل صورۃ آیتہ وسر حقیقتہا غیبا
وشہادۃ وجلال کل معنی کمالی بدأ واعادۃ لسان العلم الالٰہی التالی
لقرآن حقائق حسن ذاتہ من کتاب غیب کنہ صفاتہ جمع الجمع وفرق الفرق
من حیث لاجمع ولا فرق لا لسان لمخلوق یبلغ الثناء علیک صلی اللہ و
سلم یا سیدنا یا مولانا محمدا علیک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی
الکنہ الذاتی والقدس الصفاتی نور الاسماء ورداء الکبریاء ازار العظمۃ الالٰہیۃ
عین الاحاطۃ الذاتیۃ تجلیات الغیب والشہادۃ انسان عین الحقیقۃ الحقیۃ
والخلقیۃ محمد محمود اہل الارض والسماء وروح حیاۃ الماء الروح الالٰہی
والنور البہار رحمۃ الوجود وعلم الشہود صلاۃ ازلیۃ ابدیۃ اللہم صل وسلم
علیہ مثل ذلک بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی مفاتیح غیب ہویۃ الذات
بحر محیط الاسماء والصفات مدینۃ علم ثانیۃ الاحدیۃ لعداد وجوہ صفات
الوحدانیۃ نقطۃ بحر السماء الذاتی وحسن وجوہ المعنی الصفاتی غیب
ہویۃ الہویات وشہادۃ اینیۃ الاینیات مجلی سلطان سر اسمک الاعظم
محمد قبلۃ وجوہ تجلیاتک المعظم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی الکمال

المطلق و الجمال المحقق عین اعیان الخلق و نور تجلیات الحق فضل
اللهم بک منک علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم صل علی مولانا محمد
وعلی آلہ عدد کلہا من حیث انتہارہا فی علمک ومن حیث الاعداد من حیث
احاطتک بہا تعلم لنفسک من غیر انتہار انک علی کل شئی قدیر ازاجملہ
یا نور بعد نماز صبح کی پانسو بار ازانجملہ اللہم انی اسالک بنور الانوار
الذی ہو عینک لاغیرک ان ترینی وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما ہو عندک
آمین شب جمعہ ستر بار یا اکتالیس بار ازانجملہ ایک بار یا تین بار اللہم
انی اسالک بنور وجہ اللہ العظیم الذی ملأ ارکان عرش اللہ العظیم و
قامت بہ عوالم اللہ العظیم ان تصلی علی مولانا محمد ذی القدر العظیم
وعلی آل نبی اللہ العظیم بقدر ذات اللہ العظیم فی کل لمحۃ ونفس عدد ما فی
علم اللہ العظیم صلاۃ دائمۃ بدوام اللہ العظیم تعظیما لحقک یا مولانا یا محمد
یا ذا الخلق العظیم وسلم علیہ وعلی آلہ مثل ذلک واجمع بینی وبینہ کما جمعت
بین الروح والنفس ظاہرا وباطنا یقظۃ ومناما واسئلک یارب روحا
لذاتی من جمیع الوجوہ فی الدنیا قبل الآخرۃ لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمومنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ
لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم ازانجملہ اللہم انی اقدم
الیک بین یدی کل ساعۃ ولمحۃ وطرفۃ یطرف بہا اہل السموات والارض
کل شئے ہو فی علمک کائن او قد کان اقدم الیک بین یدی ذلک
کلہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فی کل لمحۃ ونفس عدد ما وسعہ علم اللہ
اللہ مائۃ مرۃ ازانجملہ بعد ورد یا نور کے یہ شعر گیارہ بار پڑھے ہے

یا نور انت النور فی کل بادا و یا ہادی کن للنور فی القلب مشعلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ یہ بیان مجمل سلوک و نسبت طریقۂ مظہریہ و طریقۂ حضرت شاہ

ولی اللہ رح کا کتب معتبرہ سے اوس خاندان کے نقل کیا جاتا ہے

مکتوب حضرت شاہ غلام علی صاحب علیہ الرضوان بعد حمد وصلوٰۃ معلوم نمایند مقامات واصطلاحات کہ در طریقۂ علیہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مقرر است در ہر درجہ ازان کیفیات حالات وانوار واسرار پیش می آیند وبدون آن اختیار طریقہ عبث عمر چرا ضائع نماید ومقامات عشرہ از توبہ تا رضا اگر لازم باطن نہ شود ازین طریقہ چہ فائدہ ودر سیر لطائف عالم امر کیفیات بسیار رسے شود در سیر لطیفۂ قلبی کہ مراقبہ احدیت صرفہ باز مراقبۂ معیت می نمایند بیخودی واستغراق وقطع تعلقات وآرزوہا وغیرہ دست می دہد ودر سیر لطیفۂ نفس مراقبۂ اقربیت ومحبت معمول است واستہلاک واضمحلال وفنائے انا وغیرہ حاصل می شود در سیر لطائف عالم خلق سوائے عنصر خاک فیض بر عناصر ثلثہ می آید ومناسبتے بہ تجلیات مسمی الباطن وملأ اعلی علیہم السلام وتہذیب لطیفۂ قالبیہ می یابند ودر کمالات ثلثہ بے رنگیہا ولطافت نسبت باطن فرمودہ اند ودر حقائق سبعہ وسعت انوار وبداہت انچہ نظری ست وزیارت حضرات انبیا علیہم السلام واذواق محبت ذاتیہ ثابت ست ع تا یار کرا خواہد ومیلش بہ کہ باشد ✤ از قول جمیل

مرجع الطرق کلہا الی تحصیل ہیأۃ نفسانیۃ تسمی عندہم بالنسبۃ لانہا انتساب وارتباط باللہ عز وجل وبالسکینۃ وبالنور وحقیقتہا کیفیۃ حالۃ فی النفس الناطقۃ من باب التشبیہ بالملائکۃ او التطلع الی الجبروت وتفصیلہ ان العبد اذا داوم علی الطاعات والطہارات والاذکار حصل لہ صفۃ قائمۃ بالنفس الناطقۃ وملکۃ راسخۃ لہذا التوجہ فہذا ان جعسان للنسبۃ تحت کل منہا انواع کثیرۃ فمنہا النسبۃ المحبۃ والعشق فتکون المحبۃ صفۃ راسخۃ فی القلب ومنہا النسبۃ کسر النفس والتبری عن حظوظہا وکان سیدی الوالد یسمیہا

نسبة اهل البيت ومنها نسبة المشاهدة وہی ملکة التوجه الی المجرد البسیط و
بالجملة فللحضور مع الله الوان بحسب اقتران معنے من المحبة او کسر النفس او غیرہا
بالیادداشت والنفس تقوم بہا ملکة راسخة من ہذا اللون وتسمی تلک الملکة
نسبة والنسب کثیرة جدا وصاحب السر یدرک کل نسبة علی حدتہا والغرض
من الاشغال تحصیل نسبة والمواظبة علیہا والاستغراق فیہا حتی تکتسب
النفس منہا ملکة راسخة ولا تظنن ان النسبة لا تحصل الا بہذہ الاشغال
بل ہذہ طریق لتحصیلہا من غیر حصر فیہا وغالب الرای عندی ان الصحابة
والتابعین کانوا یحصلون السکینة بطرق اخرے فمنہا المواظبة علی الصلوات
والتسبیحات فے الخلوة مع المحافظة علی شریطة الخشوع والحضور ومنہا
المواظبة علی الطہارة وذکر ہادم اللذات وما اعدہ الله للمطیعین لہ من الثواب
والعاصین لہ من العذاب فیحصل انفکاک عن اللذات الحسیة والانقلاع عنہا
ومنہا المواظبة علی تلاوة الکتاب والتدبر فیہ واستماع کلام الواعظ وما
فے الحدیث من الرقاق فکانوا یواظبون علے ہذہ الاشیاء مدة کثیرة
فتحصل ملکة راسخة وہیئة نفسانیة فیحافظون علیہا بقیة العمر وہذا المعنے
ہو المتوارث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من طریق مشائخنا لا شک
فی ذلک وان اختلف الالوان واختلفت طرق تحصیلہا

بسم الله الرحمن الرحیم

رباعیات واشعار منتخب حضرت خواجۂ میر درد رضے الله عنہ مندرجہ
رسائل اربعہ نالۂ درد وآہ سرد ودرد دل وشمع محفل درحمد

ای رشک بہار در ہوای کویت	ہر سو رفتم ہمان گذشتم سویت
از ہر گل این باغ بہ چندین صورت	دیدم روے تو وشنیدم بویت

در نعت

از نور مجرد ست پیرایۂ تو	برتر بود از عرش برین پایۂ تو

ازبسکه هم آغوش مع الله شده
در سایهٔ حق شدست گم سایهٔ تو

آن راکه ز دل حرف دوئی حک باشد
خاطر همه بی شبهه و بی شک باشد

شد باطن و ظاهرم یکی مثل جرس
ای درد زبان و دل من یک باشد

شک مردم فزوده ایقان مرا
جهل دگران کشوده عرفان مرا

این سستی اعتقاد ابنای زمان
مستحکم تر نموده ایمان مرا

در ملت عشق خوب و زشت دگر است
هم کعبه دیگر و کنشت دگر است

زاهد تو و گلچینی گلزار بهشت
خندیدن یار ما بهشت دگر است

نی اهل ملامتم نه زاهد وشم
با خاطر بی ساختهٔ خویش خوشم

یعنی چو کمان نه حلقهٔ درویشان
در گوشهٔ و میدان همه جا جلوه کشم

با گل ره خنده در میان داشته ایم
با غنچه تبسم نهان داشته ایم

ای همنفسان درین گلستان یعنی
ما هم یک چند آشیان داشته ایم

راز دل تو شگفتنی می خواهد
داری سخنی که گفتنی می خواهد

هردم دهنت بلب تبسم دارد
این غنچه مگر شگفتنی می خواهد

شمع بزم عاشقی آه شرربار من است
هر کجا گل می کند داغی ز گلزار من است

بر سر بازارم آورد دست سودای کسی
خود فروش من مگر اینجا خریدار من است

نگهبان دل ما گشته آن دزد دیده و دزدنما
ز دست دزد میگیریم ما کار عسس اینجا

اگر ای درد آگاهی ز شخص جلوه آتش داری
نباشی غافل از آئینهٔ دل یک نفس اینجا

گرد گردم بدست کند ذهنی تیز هوشی را
بشرح گفتگوی نازا و بردم خموشی را

مبادا از آتش عشقش برنگ شعله برخیزی
لبان در دهنشان خوب جوش خامشی را

از خود بر ظهور تو هردم زبس مرا
رنگ دگر چو صبح بود هر نفس مرا

یادی ز نالهٔ دل گم گشته می دهد
هر جا رسد بگوش صدای جرس مرا

هستم چو مرغ قبله نما رهنمای خلق
کردند از برای خدا در قفس مرا

بر روی خوب او خواهم نگاهی چشم بر دوزم
چه سوزن سیر وم افتان و خیزان تا نظر دوزم

معلوم نیست جذب دلم تا کجا برد / باری زخویش میروم اکنون خدا برد

یا وهم غیر از فراموشی نباشد پیش ما / بیندیش نزدیک از بس عقل دوراندیش ما

زبس آن معنی مطلق بود زیب بیان ما / چو خامه آشنای هر لغت باشد زبان ما

مرا در عرصه آوردی که خود را جلوه گر کردی / نگندی چشم بر آئینه یا بر خود نظر کردی

چو نقش نغمه از بس گشته معنی جلوه گر اینجا / ز دست سمع می گیریم کار بصر اینجا

در آن مقام که هرگز نه ما و من باشد / زخویش گم شدگان ترا وطن باشد

چون نگین باشد خطا هایم همه عین صواب / نامهٔ اعمال من بالعکس خوانده می شود

نظر از خویش پوشیدم بچشمش چار گردیدم / زمانی رفته از خود رفته رفته یار گردیدم

نباشد احتیاج قید دیگر از برای ما / وجود ما چو موج اینجا بود زنجیر پای ما

خیال ملک گیری نیست شهرت دستگاهان را / چو عنقا نام من دارد جهان زیر نگین ما

غنا از خلق در معنی بخالق التجا باشد / که دست از مدعا برداشتن دست دعا باشد

بر روی تو پردهٔ عقل و هوش ست / کوری و کری زچشم و گوش ست

خاکساریم ولی طرفه دماغی داریم / که بود بخت بلند از نظر افتادهٔ ما

موج دریای هوس اینجا غبار سینه است / گر شود این آب ساکن تختهٔ آئینه است

جمع اسباب از بی افتادگان درکار نیست / سایه را بر بام رفتن بی تلاش زینه است

بیاد دارد فلک هر دم نزاع کفر و ایمان را / دورنگی در جهان افگنده از بس حسن عنات

بسند که از همه کس چشم و گوش بربندیم / تمام چشم و همه گوش کردهٔ مارا

سوار کشتی می شو که این دریای بی پایان / ندارد آه غیر از بیخودی ایدر د ساحلها

گردشم باشد برای دوست چون قبله نما / هر طرف گردم بسوی او روانم کرده اند

شوخیش نهفت جز در پردهٔ بی پردگی / کرده پنهان خویش را در پردهٔ اظهار ما

هر ذره بود مطلع خورشید حقیقت / آئینه آن جلوه درین دشت شکسته است

چون عکس از تو جلوه نما بوده ایم ما / گر تو نبودهٔ زکجا بوده ایم ما

حسن تقریر محبت را بیانی دیگر است / مردمان چشم را اینجا زبانی دیگر است

دنیا چو سراب می نماید
خاکی ست که آب می نماید

قاسی القلب شد آن کس که توانگر گردید
سنگدل گشت هر آن قطره که گوهر گردید

بیا نزدیک مستان با دل خوش یک زمان بنشین
فنا دار عقل دور اندیش در کار تو مشکلها

اگر خواهی که مالد غازه بر روی تو نور او
لبان صبح رنگ هستی خود یک نفس بشکن

اگرچه رخت ز کونین برده ام بیرون
برای خویش جهانی که داشتم دارم

همچو نی خالیم از خویش و هنوز
خلش ناله کشیدن باقیست

درد از سال و مه برون باشد
عرصهٔ وسعت زمانهٔ ما

حسنش فزوده است ز حال تباه ما
چشمش کشیده سرمه ز بخت سیاه ما

یک نظر دیدن هر روز ضرورست ضرور
مصحف روی تو هر چند که از بر گردید

زینتم در کسوت فقر ست چون زلف بتان
لطف حاصل می شود اندر پریشانی مرا

نگردد هیچ صیدی هیچگه از پیش تو غایب
که در هر چشم پنهان ست چشم دام گیرایت

از در ما تو آمدی شاید
که سر ما بر آستانهٔ ماست

شورش عشق تو اینجا هر سحر با جیب صبح
پنجهٔ خورشید را دست و گریبان می کند

عشقبازیهای ما در پرده هایش می نشاند
جلوهٔ معشوقیش گردید جانب دار ما

مانند کدو درد بمیخانهٔ وحدت
گر زاهد خشک ست همان باده پرست

نیم ز پاس نفس در دیک نفس غافل
بدست خویش عنانیکه داشتم دارم

جان کرده ظهور نام تن نیست
فانوس حجاب شمع من نیست

بیرنگی رنگ و بو گرفته ست
جز جوش بهار در چمن نیست

همچو فواره آبرو داریم
سیم و زر نیست در خزانهٔ ما

قبول رنگ غیریت نگردم صورت عکسم
بود خال و خط نقاش من نقش و نگار من

خوش میرود با من خطر کاروان ما
آسیب سود نیست بجنس زیان ما

پارهٔ چند ز دل قطرهٔ چندی از خون
کرده ام نذر غمت آنچه میسر گردید

زکار خویش غافل روز و شب چون بحر پر جوشم
که می غلطد نمیدانم در آغوش کنار من

هرکجا نقش قدم از تو ز ما نقش جبین
آنکس که دست یافت بملک غنای دل
باشد فروغ عالم از حال خستهٔ من
از داغ الفت ست دل و سینه گلفروش
خالی شدیم مثل نگین بسکه از خودی
مائیم و کنج وحدت و آسودگی دل
از یاد آن کمر خودیم در میان نماند
جوش زد بادهٔ توحید بمینانهٔ ما
بیخودی پرده کشای حرم دل باشد
ز کس الیوم اکملت لکم دین ما
بر سر کوی کسی می فگنم
تجلی بسکه در من کرد حسن بی نشان او
ز دست گردش افلاک در دار پا نمی افتم
اسیر سلسلهٔ زلف آن کسم که بود
بیا ساقی که چرخ دون مکدر کرد محفلها
افگندهٔ چرا برخ خود نقاب را
خودپرست من پرستد این دل بی کینه را
چو سنگ آتش عشق بتی گداخت مرا
بلبل بوستان دوستیم
غیر زلف و رخ تو ننماید
او بهر صورت ست پرده کشا
تنها نه خاطرم فلک از کین شکسته است
بر هر سری که داغ جنونت قدم نهاد

جادهٔ راه تو باشد همه سجادهٔ ما
پای طلب بگوشهٔ تسکین شکسته است
دارد چو صبح نوری ز رنگ شکستهٔ من
غیر از متاع درد نه دارد دکان ما
نام و نشان او شده نام و نشان ما
ای در دگوشه گیر بدار الامان ما
باب عدم گشود بدل آن دهن مرا
بحر دارد بگرهٔ قطرهٔ پیمانهٔ ما
بسته احرام رهش لغزش مستانهٔ ما
نیفزاید ز رفع پرده ها هرگز یقین ما
دل برداشته از دنیا را
هما عنقا شود بی شک خورد گر استخوانم را
مقابل کی شود پیر فلک بخت جوانم را
فتاده چرخ بیک حلقهٔ کمند آنجا
مگر دست سبو شوید غبار خاطر دلها
بی پردگی بس ست حجاب آفتاب را
هر کسی بیند بشوق خویشتن آئینه را
تمام یک دل نازک چو شیشه ساخت مرا
گوشهٔ خاطر آشیانهٔ ماست
شب و روزی که در زمانهٔ ماست
پیش ما درد این بهانهٔ ماست
چون گل هزار پاره دل رنگین شکسته است
طرف کله بخوشهٔ پروین شکسته است

زاهد تو و مدام غم سبحه و وضو — گهه آن شکسته است گهی این شکسته است

سیم و زرم بکار نیاید که مثل ورد — حال دلم ز ساعد سیمین شکسته است

عالم همه از باده دیدار تو مست است — هر چشم چو نرگس بجهان جام بدست است

بیا چون سایه گشتم فرش راه مهر سیاست — ز شوق زلفش بهر یک لحظه خالی می کنم جا است

بسیر گلشن روی تو دل برخاست از دنیا — بهار عالم بالا است یعنی سرو بالا است

بسوی او گشد ار باطل است و ار حق است — ز دیر و کعبه ندا میرسد خدا اینجا است

آمد به نظر قماش عالم — از رشته وهم تار و پود است

مرگ باز لیست کارها دارد — زندگی انتظارها دارد

بیقرارم نموده است [illegible] — آنکه با من قرارها دارد

گر نه عفو تو عذر خواه بود — طاعت ما همه گناه بود

هر موج و فیض عالم بالا رسد این جا — زری بر ذره ها خورشید از هر روزن افشاند

ساقیا نشه نیست منظورم — رفع رنج خمار می باید

عالم تمام جلوه گه دلبر من است — هر جا که دل کشود نظر او دو چار شد

از خوشدلی باغ جهان رونق است و بس — هر گه دلی شگفت درین جا بهار شد

ناصح که چنین به من درآویخت — غالب که ترا ندیده باشد

چرا این محتسب هر دم بفکر خام می گردد — نمی گردم ز گرد میکده تا جام می گردد

وجود شیفته جلوه سازی روشن است — عدم فریفته یاد آن دهن باشد

چو فانوس خیالم در دل آن محفل همی گردد — چه شد گر من نمی گردم بکویت دل همی گردد

عالم گر نیست بود پس هست که شد — ور نشه نداشت ست می هست که شد

ای در حدوث ما دلیل قدم است — چیزی ز زمین پیش نبود ست که شد

شاهان که بر وج خیمه آراسته اند — مانند فلک شوکت از آن خواسته اند

شام و سحری چند درین گردون شگل — چون مهر نشسته اند و برخاسته اند

چونی خالی شدم از آرزوها لیک عشق — مگو شمع در هر حرفی که من ناچار مینالم

شوکت رایات شاهان در نظر پست شد — ما فقیران تا ز آه دل علم برداشتیم

سوی کیش عنان ضبط ز کف داده میروم — مانند سایه در رهش افتاده میروم

زین بزم بی ثبات که جای قرار نیست — چون شمع من بجای خود استاده میروم

بجز رخ گل کجا نظر دارم — چشم بر گلرخ دگر دارم

دل در بغل بشوق وصالی گرفته ایم — این آئینه برای جمالی گرفته ایم

چون شبنم و گل ست ملاقات ما و تو — خندیدن ست از تو و از ما گریستن

جامه زیبی ختم شد بر قامت زیبای تو — چون قبا در خویش خالی کرد هر کس جای تو

ز عاشق ای صنم خود نما چه می جوئی — بسان آئینه جز خود ز ما چه می جوئی

عشق ست که دار و همه جا دست رسی — کرد است گذر بآسمان نیز بسی

این شکل هلال نیست پیدا بر چرخ — ناخن بدل سپهر زد حسن کسی

بدست ساقی بدست لبکه افتادیم — سلام ما برسانید پارسائی را

هر چند ترا جستم جز هیچ نه بستم — هر بار مگر دستم اندر کمرت افتاد

بدام زلف او یک دم اگر زاهد چو ما افتد — برنگ سبحه در هر کار او صد عقده ها افتد

بنده در شهر عشق مفلس نیست — نقد داغش هزار ها دارد

الوهیت نماید جلوه در صحن عبودیت — لحاظ بندگی خود همین با خدا باشد

به پیش خسته دلان زلف پر شکن مشکن — دل شکسته ما تاب این نمی آرد

ز خلق نیک فزون تر کمال دیگر نیست — بغیر گل ثمری یاسمین نمی آرد

یارب جانی که حمله همت زاید — یارب جدی که کار طاعت آید

یارب حلمی که با تو نزدیک کند — یارب حلمی که جز توام ننماید

تمام رخ نفسی عقده کشائی دارد — در خویش پیام آشنائی دارد

چون غنچه گل درین گلستان یعنی — واکردن گوش دل صدائی دارد

بدل خیال دهانی که داشتم دارم — بسینه راز نهانی که داشتم دارم

صدائی شهره واعظ که بس بلند شد ست — رهین گوش گرانی که داشتم دارم

تجلی شمع محفل بود شب جایی که من بودم — بدرتم آئینه دل بود شب جایی که من بودم

شد منشأ ظهور دو عالم وجود ما — جوشید نشأتین زجوش شراب ما

ز در جوش جنون عشق میخانهٔ ما — جا کرده بدل صورت جانانهٔ ما

در دیده تصورش نه دل می آید — از شیشه پری چکد به پیمانهٔ ما

تجلی رخ دلدار گلعذارم بسوخت — برنگ آتش گل جلوهٔ بهارم سوخت

در بساط خود دل حیران دگر چیزی نداشت — رونمای تو چه آئینه ترا آورده است

در نگاه ما فقیران گنج قارون هیچ نیست — در دهر گه خاطر ما جمع شد گنجینه است

ای ورد به چشم عارف پاک سرشت — فرقی نبود میان آئینه و خشت

صوفی در سینه راز سکری که نگاشت — در میکده ساقی بخط جام نوشت

نیستم موسی ولی چون وادی این همام — پیش می آید مرا در خویش صحرای دگر

جنت و دوزخ همین تنعیم و تعذیب بود — در دیار آخرت هم طرفه دنیای دگر

از راه بیخودی دل من تا خدا رسید — دیوانه هوشیار بر آمد بکار خویش

از جلوهٔ خود دیم درین باغ بی خبر — نرگس بچشم خویش نبیند بهار خویش

در لباس هستی ما جلوه سازی کسی است — یوسفی در پردهٔ این پیرهن آورده ایم

بسکه باعث جلوهٔ تنزیه و تشبیه تو شد — زین سبب خود را سوی جان و تن آورده ایم

همه آورده ام پیش از ظهور خویشتن یعنی — بسان عکس اندر آئینه چیزی دگر گشتیم

ساده لوحی عاقبت چون آئینه آمد بکار — مصحف روی تو مرقوم ست اندر نامه ام

خود را میان مخمصهٔ جبر و اختیار — مجبور بوده ایم که مختار ساختیم

جز خانهٔ دل کس نزد هیچ صدایت — صد مرتبه در سنگ بدر دیر و حرم زن

زهی جبین تو آئینهٔ جمال اله — صدقت اشهد ان لا اله الا الله

بسم الله الرحمن الرحیم

یہ رسالہ راقم کا موسوم بہ وادی الفت ہے ایک شخص نے حضرت سے تعویذ طلب کیا آپ نے دستخط مبارک سے تحریر فرما دیا ہے

بنام آنکہ نامش حرز جانہاست ÷ حضرت درس حدیث فرماتے تھے
نسف ابط کا بیان تھا اسپر آپ نے فرمایا کہ یہہ ہم سے نہین ہو سکتا
حضرت نے فرمایا شاہ ترکمان سہروردیہ بزرگ تھے حضرت نے فرمایا
کہ یہان میلا ہنود کا تھا اوس مین ایک برہمن نے کنہیا کو دیکھا وہ کہتے
ہین کہ ہم مولانا صاحب کی زیارت کو آئے ہین ایک صاحب نے

حضرت سی یہ ترجمہ نقل فرمایا المال والبنون زینة الحیوة الدنیا
دھن اور پوت سنگار ہے جیتے جی کا تعزیہ یعنی نقل روضہ مقدسہ
حضرت امام حسین علیہ السلام کی بنانے اور ذوالفقار اور علم کے اوٹھانیکا
استفتا حضرت کی خدمت مین بعض لوگون نے بھیجا تھا آپ نے اوسپر
تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام و دعا برسد درین باب گفتگو نہ باید کرد
مقام ادب ست حضرت پیر و مرشدنا ایک بزرگ چشتیہ کا تذکرہ
فرمایا وہ راگ سنتے تھے ایک بزرگ نے آنحضرت صلعم کو دیکھا فرماتی ہین
کہ اوس بدعتی کو ہمارا سلام کہنا جب وہ سلام کہنے گئے تو وہان پہلے سے
یہ شعر ہو رہا تھا ۵ بدم گفتی و خرسندم جزاک اللہ نکو گفتی ÷ جواب تلخ
می زیبد لب لعل شکر خارا ÷ حضرت نے فرمایا اولیاء اللہ مین یہ قدرت
ہے کہ ارواح موتی کو مرید کر لیتے ہین ختم حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ
یا خفی اللطف ادرکنی بلطفک الخفی پانسو بار اور اول و آخر درود سو سو بار
اور ختم حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل پانسو بار
اول و آخر درود سو سو بار رسائل طریقہ مین نظر سے گذرا حضرت
پیر و مرشدسی بعد نماز فرض کے دعا مین یہ شعر سنا الحمد اخیر یہ ہوتا ہے ۵
من نگویم کہ طاعتم بپذیر ÷ قلم عفو بر گناہم کش ÷ مقام صمدیت اخبار الاخیار
مین نظر سے گذرا حضرت بدیع الدین مدار نے کو اس مقام مین لکھا ہی لطیفہ
حضرت امام ربانی رح ایک مکتوب مین فرماتے ہین من بفضل تربیت یافتہ ام

وبراہ اجتبا رفتہ سلسلۂ من سلسلۂ رحمانی ست کہ من عبدالرحمن ام چہ
رب من رحمن ست و مربی من ارحم الراحمین ایک مثنوی حضرت
پیر علی شاہ صاحب رض کی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب کے نزدیک
راقم کی نظر سے گذری حضرت نے فرمایا کہ ہمارے ایک دوست تھے
اون کو ایک جن صحابی سے حدیث پہونچی تھی اون سے ہم کو پہونچے
حضرت نے فرمایا کہ ایک ضعیف سند کی حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت
صلعم کا عقد روز قیامت حضرت مریم کے ساتھہ ہوگا مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے فرمایا کہ حضرت کے پاس ہم حاضر تھے اوس وقت
آپ نے فرمایا کعبہ یہان حاضر ہے حضرت سے راقم نے مقطعات کو
دریافت کیا تہا جو حضرت ابن عباس رض سے اوس کے معانی منقول
ہین آپ نے فرمایا اوس کی سند ضعیف ہے رموز مقطعات نالۂ عندلیب
وعلم الکتاب مین کسی قدر تحریر فرمائے ہین اور حضرت شاہ ولی اللہ رض نی
بہی بعض رسائل مین لکہے ہین واللہ اعلم جواہر علویہ و در المعارف مولفۂ
شاہ روف احمد صاحب مجددی رض و آنہار اربعہ وتحقیق الحق المبین مصنفۂ
شاہ احمد سعید صاحب رض اور مقامات مولوی مظہر صاحب علیہ الرحمہ
کے نظر سے گذرے ایمان کا ترجمہ ماننا مسجد شریف حضرت کی عمارت
قدیم ہے حضرت پیر و مرشد کی توجہ سے تعمیر جدید اوس کی ہوئی پیشتر
اوس کے در و دیوار پر لوگ عرائض واشعار وغیرہ لکہدیا کرتے تھے اور
بعض مقام پر حضرت کے دستخط کا لکہا ہوا پایا چنانچہ یہ شعر سرمد کا لکہا
ہوا تہا ؎ ملا گوید کہ بر فلک شد احمد ؁ سرمد گوید فلک باحمد در شد ؁
مصرع اول کو لکہا تہا کہ راست گفتند اور مصرع ثانی کو لکہا کہ در سکر گفتہ
نقل ہی کہ اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ شاہ ابو سعید
صاحب کو اپنا بیٹا فرماتے تہے جب اون کا ٹونک مین انتقال ہوا یہان

آپکی آنکھون سے آنسو جاری ہوے لوگون نے پوچہا تو آپ نے فرمایا
کہ سن لوگے پہر معلوم ہوا کہ اوسی وقت اون کا انتقال ہوا تہا تفضیل
شیخین رضے اللہ عنہما کی تمام امت پر باتفاق اہل سنت وجماعت
لاریب فیہ ہے اور حضرت عثمان رضہ وحضرت علی کرم اللہ وجہہ کے باب
مین بعض اکابر نے اختلاف کیا ہے واللہ اعلم بیشگاہ رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم سے بارہا یہ عبارت مسموع ہوئی کہ طوبے لک ولمن اتبعک من المومنین
ایک بار سواری حضرت قبلہ عالم رضے اللہ عنہ کی بشان وشکوہ
تمام دیکہی تہی اور بہت فیض آیا تہا ایک بار سواری اور علم حضرت
کے ساتہہ معاملات اخروی مین نمایان ہوا تہا اور بے شمار خلق آپکی
جلو مین روان تہی کسی نے کہا کہ یہ گروہ فضل رحمانی ہے آواز آئی کہ جانے دو
مولانا مولوی سید محمد علی صاحب سے راقم کو اوراد مندرجہ ارشاد رحمانی
حاصل ہوئے عرصہ ہوا مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے منکا بیتی
کو راقم سے فرمایا کہ ہم نے تم کو دی ایک بار حقہ بہشتی معطر ومکلل و
مرصع نظر سے راقم کی گذرا حضرت پیر ومرشد سے بہی عرض کیا تہا
سید محمد مدنی شاہ صاحب اجازت یافتہ حضرت قبلہ کے اور اولاد
امجاد حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے ہین یہہ اوراد اون سے راقم کو
پہونچے واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے ہفت بار شب جمعہ اللہم اعوذ برب
موسی وعیسے وابراہیم ومحمد المصطفی صلوات اللہ علیہم اجمعین اور واسطے
صفائے قلب کے ہفت صد بار ہر روز صلی اللہ علیک یا نور محمد اور بعد
نماز فجر ومغرب کے دس بار یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک اللہم
مصرف القلوب صرف قلوبنا علی طاعتک اور واسطے صفائی قلب وزیارت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفع بلا کے ہفت بار بعد عشا کے درود تاج
اور واسطے حاجات مطالب کے ہفت لک بار یا محمد پڑہنا چاہیے شیخ احمد صاحب

ملی سے راقم کو یہ سند حاصل ہوئی لہذا نقل کی جاتی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم ..

الحمد للہ الذی تواتر فضلہ علی کل قوی وضعیف الذی لا زال احسانہ موصولا علی کل منقطع الی بابہ المنیف والصلوۃ والسلام علی سیدنا ومولانا محمد الذی دعی الی الدین القویم وعلی آلہ واصحابہ السالکین علی الصراط المستقیم من سلک سبیلھم کان عند اللہ وجیہا ومرفوعا ومن خالف طریقھم کان عن الوصول الیہ مقطوعا وعن الخیر ممنوعا اما بعد فقد طلب منی الاجل الفاضل جامع اشتات الفضائل صاحبنا السید ابو الخیر نور الحسن سلمہ اللہ تعالی ان اجیزہ بما اجازنی شیخی وسیدی ومرشدی وموئدی قطب الزمان وحامل لواء اہل العیان صاحب الکرامات الجزیلہ والمقامات الجلیلہ برہان السلف وسلطان الخلف ابو العرفان مولانا وسیدنا الشیخ فضل الرحمن ادام اللہ سلطانہ وافاض علی العالمین برہ واحسانہ عن مشائخہ فی الحدیث مرات متعددۃ فاولہا کتابۃ فی سنہ ١٣٠٠ وثانیہا لفظا وخطا فی سنہ ١٣٠٣ وذلک بعد ما سمعت من لفظہ الشریف حصۃ من صحیح الامام ابی عبد اللہ البخاری وکنت قد سمعت من سیدی فی اول رحلتی الیہ سنہ ١٣٠٠ الحدیث المسلسل بالاولیۃ والمسلسل بانا احبک فقل علی شرطہما بسماعہ لہما عالیا علی شرطہما من لفظ الشیخ العلامۃ المحدث الشاہ عبد العزیز الدہلوی وقد سمع منی السید نور الحسن المذکور لفظ حدیث المسلسل بالمحبۃ و قلت لہ انا احبک فقل اللہم اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کما قال لی سیدی المذکور واجزتہ بروایتہ عنی وروایۃ جمیع ما اجازنی بہ سیدی المذکور وقد جمعتہ فی جزء سمیتہ اتحاف الاخوان وقد اجزت السید المذکور بہ ولی بحمد اللہ اجازات عن مشائخ آخرین وخصوصا فی الکتب الستۃ بل عندی فیہا سند عزیز الوجود اروی الصحاح الستۃ اجازۃ عن الشیخ المعمر الشمس محمد ابی خضیر الدمیاطی ثم المدنی البدوی طریقۃ رحمہ اللہ تعالی عن السید محمد صالح

البخاری عن ابی حفص عمر بن ملی بن معطی التادلی عن ابی محمد شہور ش قاضی الجن وصاحب رسول اللہ صلعم عن مولفی الکتب الستہ رحمہم اللہ تعالی قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ العبد الفقیر احمد ابو الخیر المکی الاحمدی غفر اللہ لہ آمین للراقم ـــہ

نیا انداز قاصد نے نکالا	نگاہِ ناز باتون مین ادا کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ عرصۂ ظہور ہے جنات مین اولیا ہوتے ہین لیکن نبی نہین ہوتے اور اکابر نے کمالات نبوت کا فیض عنصر خاک پر فرمایا ہے ظاہر ہے کہ عنصر خاک جنات مین نہین اور نہ ملائکہ مین سے ہے انوار الہی جو سالکون پر ظاہر ہوتے ہین بعض نے اون کو تجلیات سے تعبیر کیا ہے اور اقسام تجلی بیان فرمائے اور بعض نور لطائف و نور ذکر و نور طاعت و نور رحمت و نور ملائکہ فرماتے ہین اور بعض ہر ایک کو جدا جدا تمیز کرتے ہین کلمات مصطلحہ طریقۂ خواجگان ہوش در دم نظر بر قدم سفر در وطن خلوت در انجمن یاد کرد بازگشت نگاہداشت یادداشت آٹھ کلمہ ہین اور تفصیل اس کی ارباب طریقہ نے انواع طور پر فرمائی ہے بعد ازان حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ نے یہ تین کلمہ فرمائے وقوف قلبی وقوف زمانی وقوف عددی حضرت مخدوم جہانیان رح کو اجازت وخرقہ اکثر سلاسل کا بیش مشائخ سے حاصل ہوا چنانچہ جامع العلوم آپ کے ملفوظات مین سے وطن آبائی حضرت قبلہ کا ملاوہ ہے اور مسکن شریف آپ کا ایک عرصہ سے گنج مرادآباد ہے ملک اودہ مین رسالۂ ارشاد رحمانی مین ایک ملفوظ حضرت قبلہ کا مشتمل اوس کرامت پر اعلی حضرت کی جو نور احمدی کے آخر مین درج ہے نظر سے گذرا چونکہ روایت مین دونو رسالہ کی فے الجملہ اختلاف ہے جائز ہے کہ یہ دو تذکرہ ہون واللہ اعلم طبقات کبری امام شعرانی رض کی اور لطیفۂ غیبیہ طریقہ شطاریہ مین رحیق محمدیہ نے طریق الصوفیہ

تالیف شیخ نورالدین محمد عیدروسی مرقع وغیرہ رسائل حضرت کلیم اللہ چشتی رح
کے نظر سے گذرے راقم فتوحات مکیہ کی سیر کرتا تھا باب وس و
ثلاثون جو علیسویین اوراون کے اقطاب کی معرفت مین ہے اوس مین یہ
عبارت نظر سے گذری ولیس للعیسوی من ہذہ الاسترمن الکرامات المشی
فے الھواء ولکن لھم المشی علی الماء والمحمدی یمشی فے الھواء بحکم التبعیۃ فان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بہ وکان محمولا قال فی عیسی علیہ السلام
لوازداد یقینا لمشی فی الھواء اسپر راقم نی ایک حاشیہ بہی لکھدیا ہتا
نقل ہوتا ہے چنانچہ موافق تحقیق اکابر کے صفت حیات سے حضرت عیسی
علیہ السلام کو مناسبت تامہ ہے اور قرآن شریف مین ہے کہ وجعلنا
من الماء کل شے حی حضرت قبلہ نے فرمایا ہم سفر مین تھے دریا پیش آیا
ہم اور ایک خادم ہمارا بے کشتی کے اوس سے پار اوتر گئے ہمارا دامن بہی
تر نہوا پہر فرمایا جس کو نسبت موسوی ہوتی ہے اوس سے ایسی
کرامت ہوا کرتی ہے ایک عورت حضرت قبلہ کی مریدہ تہی اوس کا
انتقال ہوگیا آپ کو ایک بزرگ نے مکاشفہ مین خبر دی کہ اوس نے قبر
مین سوال کے وقت کہا کہ مین اون کی مریدہ ہون اسپر وہ بخشدی گئی
حضرت قبلہ عالم رضی اللہ عنہ سے پان کہانا منقول ہے بلکہ جو زن عقیمہ
آپ کا اکال یا گل قلیان آپ کا کہالیتی تہی خدا کی قدرت سے حاملہ
ہوجاتی تہی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رضے اللہ عنہ
کی طرف راقم مراقب ہوا تہا زیارت سے مشرف ہوا اور حالت سجدہ
مین مستغرق پایا حضرت قبلہ نے فرمایا حرمت بندہ مومن کی کعبہ سے زیادہ
ہے حدیث شریف مین ہے حضرت پیرومرشد نے فرمایا بے شک حکایت
بادشاہ دہلی حاضر خدمت مولانا فخرالدین صاحب چشتی رض کے ہوا موافق
دستور کے آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی بعد ازان اعلی و ادنے جو آیا

سب کی تعظیم فرماتے رہے بادشاہ جب وہان سے رخصت ہو کر حضرت
مرزا مظہر صاحب رض کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے موافق عادت کے
کوئی تعظیم نہین فرمائی اور جو کوئی آیا اوس کی بھی تعظیم نہین فرمائی بعد ازان
وہان سے رخصت ہو کر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی خدمت مین آیا
آپ نے اوس کی تعظیم فرمائی اوس کا وزیر بھی آیا تو کوئی تعظیم نہین
فرمائی بعد ازان چوبدار شاہی سامنے آیا اوس کی تعظیم فرمائی بادشاہ
متعجب ہو کر مستفسر ہوا کہ اس اشکال کو حل فرمایئے اور ہر جگہہ کا
حال دیکھا ہوا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ حضرت فخر الدین چشتی مقام
توحید وجود مین ہین لہذا سب مین جلوۂ یار اون کو نظر آتا ہے اور
حضرت مرزا صاحب کو توحید شہود کا غلبہ ہے لہذا مشاہدۂ عظمت الٰہی کے
سبب سے کسی کی تعظیم روا نہین رکھتے اور فقیر پابند شرع ہے تم
اولوالامر ہو تمہاری تعظیم لازم ہے اور یہ وزیر رافضی ہے لہذا قابل تعظیم
نہین اور چوبدار تمہارا حافظ قرآن ہے اس واسطے ملینے تعظیم کی ایک
صاحب نے نقل فرمایا کہ حضرت قبلہ جب دہلی شریف مین حاضر خدمت
اعلیٰ حضرت رض کے ہوئے جس وقت اعلیٰ حضرت اندرون خانہ تشریف لیجاتے
حضرت مزارات دہلی کی سیر فرماتے جب وہان سے فاتحہ پڑھکر آتے تو
حالات مزارات روبرو اعلیٰ حضرت رض کے عرض کرتے تھے اعلیٰ حضرت رض
نے اپنے خلیفہ سے جو اوس وقت حاضر تھے فرمایا یہ لڑکا سب صحیح کہتا ہے
سنن ترمذی مین حضرت قبلہ نے لفظ مریم کا ترجمہ خادمہ خدا حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے نالہ عندلیب مین ایک مقام پر واسطے انکشاف
حقائق و دقائق معارف جدیدہ محمدیہ کے مواظبت کو اس درود شریف
کی تحریر فرمایا ہے لہذا نقل کیا جاتا ہے اللھم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ
بعدد کل صفات کمالک اللھم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل انوار جمالک

اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل آثار جلالک اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل اسمائک اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل مقتضیات اسمائک اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد نقائص جمیع کمالک اللهم صل علی سیدنا محمد صلوٰۃ بعدد کل مخلوقاتک وعلی آلہ واصحابہ جمیع احبابہ وسلم کذالک پیر بھی نسبت سے مرید بانسبت ہونا جائز ہے چنانچہ راقم کو حضرت پیر و مرشد سے معلوم ہوا ایک نقب زن پردہ صلاح مین تہا شب کو نقب زنی کرتا تہا اور دن کو مسجد مین مشغول عبادت رہتا تہا ایک طالب جند اعالم طلب مین وہان جانکلا اور اوس کو دیکھ معتقد ہوگیا اور واسطے بعیت کے اصرار اس قدر کیا کہ اوس کو صورت خلاصی کی اوس کے ہاتھ سے بجز مرید کرنے کے نہ رہی ناچار مرید کرکے کوئی ذکر شغل اوس کو تعلیم کیا مرید باخلاص مجاہدہ کرکے باکشف ہوگیا اور مقامات اولیاء اللہ کی سیر کرنے لگا چنانچہ اپنے مرشد کی طرف بہی متوجہ ہوا کیا دیکہتا ہے کہ نقب لگا رہے ہین مرید کیا سمجہا کہ پیر مجہکو مغالطہ دیتے ہین اور اپنا مقام مجہسے چہپاتے ہین بے اختیار اون کی خدمت مین جاکر فریاد کی اور غلبۂ اشتیاق مین اون سے لپٹ گیا مرید مخلص کا عکس جو اوس کے مرشد پر پڑا اونپر بہی سب کہل گیا اور دونو ولی ہوگئے ؎

گہ آری خلیلے ز بت خانۂ	کنی آشنا سئے ز بیگانۂ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ رسالہ موسوم بہ شراب طہور ہے فالحمد للہ اولا و آخرا و ظاہرا و باطنا والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد وعلی آلہ وصحبہ مبارکا و دائما منجملہ مصطلحات صوفیہ کے ابن الوقت ابو الوقت ملامیتہ آزاد دست قلندر فقیر سالک مجذوب شیخ وغیرہ الفاظ ہین ایک بار راقم نے حالت

بخار مین حضرت مرزا صاحب رض کو اپنے سرہانے دیکھا بعد ازان آثار صحت
کے شروع ہوگئے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ صدیقین کو صحو مین فرماتی
ہین اور علوم شرعیہ کو معارف صدیقیت کے لکھتے ہین بحث ایک
جلسہ مین راقم حاضر تھا بعض ارباب مجلس نے کہا کہ بزرگان چشتیہ سے
جو ریاضات و مجاہدات منقول ہین کتاب و سنت مین اونکا نشان
نہین بالکل بدعت ہین اس کے جواب مین راقم نے کہا کہ امام بخاری رض
نے جب صحیح بخاری لکھی ہر حدیث کے واسطے ایک غسل اور دوگانہ نماز
کا ادا فرماتے تھے یہ کس حدیث مین آیا ہے اور اسراف پانی کا اس کے
علاوہ ہے اس جواب پر اون کا ناطقہ بند ہو گیا مولانا مولوی سید
محمد علی صاحب نے حضرت قبلہ سے نقل فرمایا کہ مرزا غالب کا خاتمہ
بالخیر ہوا ایسا ہی برادر مکرم منشی سالک رام صاحب نے واجد علی شاہ
کی نسبت نقل کیا مولانا روم رض مثنوی مین فرماتے ہین ؎ قدسیان را
عشق ہست و درد نیست ✤ درد را جز آدمی درخورد نیست ✤ اسی واسطے
ملائکہ کو اون کے مقام سے ترقی نہین کیونکہ موجب ترقی درد ہے اور یہ
خاصہ انسان ہے رمضان خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافتہ
حضرت قبلہ کے تھے مزار مبارک اون کا بھوپال مین ہے آغاز سن شعور
راقم کا تھا کہ اون کے برکات صحبت سے مشرف ہوا ذکر قلبی و طریقہ
مراقبہ اون سے پہونچا راقم نے حضرت پیر و مرشد سے اون کی نسبت
سنا کہ مشاہدہ قوی رکھتے تھے جناب میر صاحب علی صاحب
اجازت یافتہ و ارادتمند قدیم حضرت قبلہ کے ہین راقم کو مراقبہ معیت
اون سے پہونچا اور اون کو حضرت نے فرمایا تھا چنانچہ رسالہ گلشن وحدت
مین درج ہے خواب راقم قبل حضوری خدمت حضرات کے ایک
شب زیارت سراپا بشارت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے

مجمع کثیر مین کامیاب ہوا اور برکات مصافحہ اور مکالمۂ مبارک سے
سرفراز فرمایا فالحمد لله بعد ایک مجذوب کو راقم نے خواب مین دیکھا تھا
کہ راقم سے معانقہ کیا اور کہا کہ تمہاری نسبت مانند بچون کے ہے بچہ
جو ناپاک ہو جاتے ہین تو ماں باپ خود اون کو دہو دہلا کر پاک کر دیتے
ہین پھر ایک صاحب ادراک نے بعد مراقبہ کے راقم کو نسبت اہل بیت
مین ادراک فرمایا والله اعلم راقم اپنی نالائقی اور اوس کی رحمت
پر نظر کر کے یہ شعر پڑھ رہا تھا۔ شیخ مین رشک بے گناہی ہون ❊
مورد رحمت آلہی ہون ❊ اسی اثنا مین دیکھا کہ حضرت سلطانجی رض راقم
کی نسبت حضرت پیر و مرشد سے کلمات عنایت فرماتے ہین ایک بار
راقم برکات زیارت حضرت فاطمہ رضی الله عنہا سے بہرہ ور ہوا
جس سے امید قوی فتح ابواب خیر کی ہے حضرت پیر و مرشد سنبھل
مرادآباد کو تشریف لیگئے تھے ایک مزار پر وہان کے بعض ارباب ادراک
بہی اپنی لاعلمی کے مقر تھے بالجملہ حضرت پیر و مرشد کو اوس مزار پر
لیگئے آپ نے بمجرد توجہ کے فرمایا اس شخص نے زہر کہا کر انتقال
کیا ہے بعد ازان لوگون نے تفحص کیا تو وہان کے کسی شخص نے نقل
بیان کی مطابق آپ کے فرمانے کے عقب مسجد شریف حضرت قبلۂ عالم
کے مزار اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضے الله عنہ کا ہے اور اوس کے
متصل حضرت کی اہلیہ صاحبہ رضے الله عنہا کا مزار ہے اور پائین ان مزارات
کے حضرت خلیفہ اعظم علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار ہے حضرت
پیر و مرشد کی والدہ صاحبہ رضی الله عنہا کا مزار روبرو صحن مسجد شریف
حضرت قبلہ کے گنج مرادآباد مین ہے حضرت پیر و مرشد کے روبرو
راقم حاضر تھا آپ لوگون سے باتین فرماتے تھے اسی اثنا مین راقم
کو غیبت ہوئی فنا و بقا اپنی حضرت پیر و مرشد مین بطرز خاص

ردقضا اس حدیث سے ظاہر ہے کہ لایرد القضاء الا الدعا ولا یزید فی العمر الا البر اور آیہ قرآنی ہے یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

حضرت کے درس قرآن وحدیث فرمانے کا یہ طریقہ ہے کہ خود زبان مبارک سے عبارت اور بعض مقام پر ترجمہ اور مطلب فرماتے جاتے ہین الحمد للہ کہ بار ہا راقم حلقۂ درس مین آپکے فائز ہوا چنانچہ دوسری بار حاضر خدمت ہوا تھا دور قرآن شریف کا ہوتا تھا نوبت پنجم وششم مین بہی دور قرآن تہا اور نوبت ہفتم جو حاضر آستانہ ہوا درس حدیث شریف کا شروع تہا اور نوبت ہشتم درس روز رہنے کا اتفاق ہوا تہا اکثر اوقات از روی نوازش آدمی بہیجکر راقم کو درس مین طلب فرماتے تہے نوبت دہم کوئی چار گہڑی حاضر خدمت رہا تہا اس عرصہ مین بہی درس حدیث سے مشرف ہوا اب ان دنون کہ آغاز ۱۳۰۳ کا ہے ہنوز کوئی درس شروع نہین فرمایا حضرت پیرومرشد حلقۂ توجہ صبح وشام فرماتے ہین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واضح ہو کہ معظمی حضرت قاری عبد الرحمن صاحب دام برکاتہ بموجب فرمان حضرت قبلہ مدظلہ العالی کے حیدر آباد مین سکونت پذیر ہین فی الحال حضوری خدمت حضرت قبلہ کے قصد سے آئے اثنای راہ مین بہوپال ہے یہان بہی تشریف لائے راقم بہی اون کی زیارت سے مستفیض ہوا لہذا نام اس رسالے کا فیض صحبت رکہا قاری صاحب موصوف کو حضرت قبلہ نے ورد حصن حصین اور قرآن شریف کو فرمایا تہا اون سے راقم کو پہونچا اور خرقہ تبرک بہی قاری صاحب کو حضرت نے مراقبہ اقربیت ومحبت فرمایا اور قاری صاحب نے راقم کو قاری صاحب کو حضرت خضر علیہ السلام سے راہ ورسم اور

ملاقات ہے اور درود شریف صلوۃ پہنچنا بہی آپ کو حضرت خضرؑ
سے پہونچا قاری صاحب نے جو عرائض حضرت قبلہ مدظلہ الاعلے
کی خدمت مین بہیجے اور حضرت نے دستخط خاص سے جواب تحریر فرمایا
راقم بہی اون کے مطالعہ سے شرف ہوا بعض عبارات اون کے
نقل کرنا مناسب جانا قاری صاحب نے التماس کیا تہا کہ جو ذکر اللہ
اللہ کا ارشاد فرمایا ہے اس ذکر سے مراد پاس انفاس ہے یا
سلطان الذکر ہے اسپر حضرت قبلہ نے لکہا سلطان الذکر ست
دوسرے بروقت ذکر کے تصور شیخ چاہیے یا نہین اسپر حضرت قبلہ
نے لکہا حاجت نیست تیسرے وقت ذکر کے کیا تصور کیا جائے اسپر
تحریر فرمایا کہ حق تعالی با ماست اور واسطے دفع وسواس کے
استغفار کیا تہا اوسپر یہ لکہا کہ درود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ
مین طرق شغل کو دریافت کیا تہا جواب مین تحریر فرمایا شغل
اشغال بہر طور کہ خواہند کرده باشند فقط اور ایک ملتمسہ مین درود شریف
کی تعداد اور وقت کو دریافت کیا تہا اوسپر تحریر فرمایا سہ صدبار
ہر وقت کہ خواہند اور تعداد ذکر اللہ اللہ کی دریافت کی تہی اوسپر
لکہا ہر قدر کہ شود خوانده باشند اور ایک ملتمسہ پر اون کے یون تحریر
فرمایا اجازت وظائف خواندن شمارا دادم فقط قاری صاحب نے
درود شریف واسطے حضوری آنحضرت صلعم کے دریافت کیا تہا
حضرت نے تحریر فرمایا از فضل رحمن سلام بعد اللہم صل علے
سیدنا محمد وعترتہ بعدد کل معلوم لک پانصد بار ہر روز فقط اور قاریصاحب
نے ایک ملتمسہ مین لکہا تہا کہ حضرت قبلہ کو خواب مین دیکہا حضرت نے
مولوی عبدالکریم صاحب کو نعلین ہندوستانی اور قاری صاحب
کو نعلین دکہنی عطا فرمائین اسپر حضرت قبلہ نے تحریر فرمایا از فضل رحمن

سلام برسد این خواب بسیار مبارکست شکرانہ بجا آرند اور
قاری صاحب نے مجھے نقل فرمایا کہ ایک دن سے حضرت قبلہ نے بھوپال کا
حال دریافت کیا تھا اسپر قاری صاحب نے لاعلمی ظاہر کی حضرت
نے فرمایا کہ تم کو وہاں کا خیال رکھنا چاہیے قاری صاحب کو پیشتر سے
زبانی اجازت مرید کرنے کی حضرت قبلہ سے ہے فی الحال قاریصاحب
نے کلکتہ سے حضرت قبلہ کو عریضہ تحریر کیا کہ لوگ اون کے واسطہ
داخل طریقہ ہونے کو اصرار کرتے ہین کیا ارشاد ہے اسپر حضرت قبلہ
نے دستخط مبارک سے تحریر فرمایا اور اگر گویند کہ بگو در طریقہ حضرت
محمد آفاق رحمۃ اللہ علیہ بواسطہ فضل رحمن شدم و تعلیم ذکر اذکار
نمایند فقط اسی لفافے مین مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کا خط ملفوف
تھا قاری صاحب کو لکھا تھا کہ حضور نے طریقہ بیعت کرنے کا آپ کو
تحریر فرما دیا ہے اور زبانی فرمایا کہ ہم اون کو پہلے کہہ چکے ہین اور
اجازت مرید کرنے کی دیدی ہے فقط والسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ موسوم بہ صحیفہ راز ہے رباعی للراقم ؎ ہمہ رابستہ
گیسوی پریشان داری + غمزہ خاص بہر گبر و مسلمان داری + شعلے
ہست کہ الجنس مع الجنس یمیل + بہر دل بردن ما کسوت انسان داری +
اطلاق لفظ نسبت کا ملکہ راسخہ اور قرب اور معاملہ اور رتبہ وغیرہ
پر کرتے ہین **نیت** اور قول اور فعل اور حال کی تہذیب سے
وصول الی اللہ ہوجاتا ہے **کشف** و وقائع ایک باب ہے سلوک کا
اور ماضی و مستقبل جو نظر حالی مین منکشف ہوتے ہین سالک کو مغالطہ
اکثر ہوجاتا ہے ؎ بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے + حضرت قبلہ
بعد اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے نزدیک حضرت پیر علی شاہ صاحب

علیہ الرحمۃ کے آمد و رفت رکہتے تہے اعلیٰ حضرت رضؓ نے فرمایا تہا کہ تم کو
اون سے اور اون کو تم سے فائدہ ہوگا حضرت پیر و مرشد کی تحریر
سے معلوم ہوا دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بیخبر دور الخ دستخط
خاص حضرت قبلہ جو بنام راقم درج رسالۂ نکات سلوک ہے یہی عبارت
حضرت مولانا مولوی سید محمد علی صاحب کو حضرت قبلہ نے لکہی تہی
مولوی صاحب موصوف کے نزدیک راقم کی نظر سے گذری قبل
حضوری خدمت حضرات کے راقم نے عریضہ ارسال خدمت کیا تہا
ذکر اسد اسد و نفی اثبات کے استفسار مین اوسپر حضرت قبلہ نے یہہ
تحریر فرمایا تہا کہ ہر دو طریق نمودہ باشند کتب سلوک مین ختم
حضرت باقی باسد رضی اسدعنہ کا اول و آخر درود سو سو بار اور
درمیان مین یا باقی انت الباقی پانسو بار نظر سے گذرا اور ایسا ہے
درمیان مین لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ختم حضرت
الیشان خواجہ محمد معصوم رضی اسدعنہ کا لکہا ہے جناب میان
عطا محمد صاحب نواسۂ اعلیٰ حضرت رضی اسدعنہ کو عرصہ ہوا کہ انتقال
فرمایا رحمۃ اسد علیہ اون کے بہائی جناب میان فدا محمد صاحب مدینۂ
منورہ مین ہین راقم سے بہی رسم نامہ و سلام ہی انوار الرحمن حضرت
شاہ عبد الرحمن صاحب لکہنوی رضؓ کے حالات و ملفوظات وغیرہ مین اور
تذکرۂ غوثیہ حالات و ملفوظات غوث علی شاہ صاحب رحمۃ اسد علیہ
مین اور مطالب رشیدی مولفۂ شاہ تراب علی صاحب قلندر رحمۃ اسد
اور مثنوی تحفۃ العاشقین رنست خان صاحبؒ کی نظر سے گذری حضرت
پیر و مرشد نے نقل فرمایا ایک شخص بدکار حلقۂ توجہ مین حضرت شاہ
غلام رسول صاحب رضؓ کے داخل ہوا اون سے شکایت تاثیر توجہ کی
کیا کرتا تہا ایک روز شاہ صاحب نے صاف صاف سب احوال فرمادیا

اونسے یہ سن کر حلقہ مین آنا چھوڑ دیا اسپر حضرت شاہ مراد اللہ صاحب رض
اون کے مرشد کو ناگوار ہوا یعنی مرید کو لگائے رکھنا چاہیے رفتہ رفتہ
درست ہو جاتا ہے حضرت خواجہ محمد پارسا رضی اللہ عنہ رسالۂ قدسیہ
مین فرماتے ہین کہ احیاء اموات کی کرامت جب اولیاء اللہ سے ہوتی
ہے اوس وقت وہ عیسوی المشرب ہوتے ہین اس سے ظاہر ہوتا ہے
کہ دور ہر نسبت کا بحسب زمان اولیاء اللہ مین ہوا کرتا ہے واللہ اعلم
شرح وصایا ے حضرت عبدالخالق غجدوانی رض مولفۂ شاہ خوب اللہ الہ آبادی
علیہ الرحمہ نظر سے گذری اور ایک رسالہ اونکا نظر سے گذرا جسمین ملاقات
حضرت حسن بصری رض اور حضرت مرتضی علی رضے اللہ عنہ کی اور ملاقات
حضرت سلطان العارفین اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی لکھتے ہین واللہ اعلم

غزل تازہ وارد از راقم

اوٹھا ناروی روشن سی نقاب آہستہ آہستہ
کہ اوٹھا دیدۂ دل سے حجاب آہستہ آہستہ

کھلی ہی کسکی چشم نیمخواب آہستہ آہستہ
کہانتک لیگیا دور شراب آہستہ آہستہ

ہوی نشّے مین آخر بیحجاب آہستہ آہستہ
چلا آتا ہے وہ مست شراب آہستہ آہستہ

حواس و ہوش دیتے ہین جواب آہستہ آہستہ
لگا لاتے ہین یہ خانہ خراب آہستہ آہستہ

غرض کیا تھی ترے جلوہ کو میرے دیدۂ دل سے
ہوے رخصت دف و چنگ و رباب آہستہ آہستہ

دہان گلفشان کا اوسکے جب محفل مین ذکر آیا
سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

نہ پوچھو باز پرس عاشقان میدان محشر مین
چھڑکتا ہے وہی گویا گلاب آہستہ آہستہ

پسینا ہی جو مدہوشی مین آیا تو یہی سمجھے
اجازت چاہتا تھا ماہتاب آہستہ آہستہ

کیا پیمان جب آنیکا اونسے پردۂ شب مین
ہمارا جذبۂ دل جب اوسے بیتاب لاتا ہے

دل بیتاب کو آئیگی تاب آہستہ آہستہ
تکلم و حسن کہتا ہے جناب آہستہ آہستہ

عجب تاثیر دکھلائی کسیکی بے نیازی نے
خطائین ہوگئین آخر صواب آہستہ آہستہ

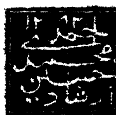
بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوٰۃ آنکہ یہ اسناد حدیث جو فی الحال راقم کو حاصل ہوئی بلفظہ درج رسالہ ہذا ہے اور بفحوائے وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ نام اس کا حدیث نعمت رکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ سبحانہ اکمل الحمد کما یلیق بشانہ الاعلی والصلوٰۃ والسلام الاتمان علی سید الرسل الکرام المجتبی وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الاتقی وبعد فیقول العبد المشتاق الی رحمۃ رب الثقلین محمد ارشاد حسین عفی عنہ ان الاخ الصالح الجامع لانحاء السعادۃ والصلاح الحائز لانواع الرشادۃ والفلاح السید النجیب والقرم اللبیب ذی الخصائل المرضیۃ الفضائل الصوریہ والمعنویہ المولوی نور الحسن وقاہ اللہ سبحانہ عن حوادث الفتن ونوائب الزمن وشوائب المحن ورقاہ الی معارج الفطن ومراقی الاخلاص فی السر والعلن قد طلب منی اجازۃ کتب الحدیث التی حصل لی قراءتہ وسماعہ واجازتہ من الشیوخ الاجلاء واکابر العلماء والعرفاء وان کان ذاک حاصلا لہ سابقا من عمائد الفضلاء وجہابذ العلماء لکنہ قصد بذلک اکثار طرق الروایۃ مکررا ومکملا واظہار اعتنائہ لشان ہذا الفن الشریف الجلیل مجملا ومفصلا ولفیتہ للاجازۃ حریا ومن سفاف الاوصاف بریًّا ومن رزایا الاخلاق نقیا فاجزتہ بشرائطہ المعتبرۃ عند ارباب ہذا العلم السنی لجمیع ما اروی من حضرۃ شیخی وسیدی المجمع لکمالات الباطن والظاہر المنبع للمعارف الحقہ لاولی النہی والبصائر قطب اوانہ وغوث زمانہ الشیخ احمد سعید الاحمدی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ واوصلنا برکاتہ الی غایۃ ما اتمناہ وقد قرأت علیہ مشکوٰۃ المصابیح بتمامہ والصحیح للامام ابی عبد اللہ محمد اسماعیل البخاری

من اوله الى خاتمه وسمعت بقراءة بعض المحصلين بعض الصحيح للامام مسلم
والجامع للترمذي والموطا للامام مالك فاجازني بجميع ذلك وسائر
مرءياته من كتب الحديث مثل الجامع لابي داود السجستاني والنسائي
وابن ماجه والدارمي والحصن الحصين وغيرها وهو كان يرويها
بطرق كثيرة واسانيد شهيرة منها عن الشيخ الاجل الخاتم للمفسرين والمحدثين
الشيخ عبد العزيز الدهلوي عن شيخه وابيه العلامة قطب فلك الكمال
مركز دائرة الفضل والاجلال الشيخ ولي الله الدهلوي عن الشيخ ابي الطاهر
محمد المدني عن والده الشيخ ابراهيم الكردي الى آخر اسناده
المشهوره ومنها عن الشيخ الكامل امام الحقيقة والطريقة الشيخ عبد الله
المعروف به شاه غلام علي عن شيخه شمس الدين حبيب الله مرزا جانجانان
المظهر عن الحاج محمد افضل ومنها عن خال ابيه الشيخ سراج احمد
عن ابيه الشيخ محمد مرشد عن ابيه الشيخ محمد ارشد عن ابيه
الشيخ محمد فرخ عن ابيه الشيخ محمد سعيد عن ابيه الامام الرباني
مجدد الالف الثاني ومنها عن ابيه الشيخ ابي سعيد عن ابيه الشيخ
صفي القدر عن ابيه الشيخ عزيز القدر عن ابيه الشيخ محمد عيسى
عن ابيه الشيخ سيف الدين عن ابيه القيوم حضرت الشيخ محمد معصوم
عن ابيه الامام الرباني مجدد الالف الثاني رضي الله تعالى عنهم
اجمعين وافاض علينا من بركاتهم وكمالاتهم آمين وصلى الله تعالى
على سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين برحمته وهو ارحم الراحمين و

آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

العبد



بسم الله الرحمن الرحیم

از نالۂ عندلیب القصه آن سلطان جن و انس دران وقت بران خاکی بیہوش از کلا بیاش خاصۂ خود بارش رحمت نموده او را به ہوش و افاقت رسانیده بزیر پایۂ عرش خویش نشانیده فرمود که ای خاکے معاملۂ معیت من بخود بسان نسبت جان و تن خواہی فہمید که چنانچه اینها را باہمدیگر در وقت خواب و بیداری و غفلت و ہوشیاری ہرگز انفکاک و جدائی نمی باشد ہمچنان مرا ہم از تو در ہیچ حال و ہیچ مقام غیبت و فراموشی پیدا نمی شود خاکی چون این حقیقت را شنید و آن نسبت و معیت خود را با ملک خویش فہمید خوشدل گردید و ہم از دریافت حقیقت لطافت و شرافت آن ملک جبار و از شناخت ماہیت دنارت و کثافت تن نابکار خود بغایت منفعل و شرمسار شده غمگین و اندوہگین گردیده بحالت قبض و بسط رسیده به عجب کیفیت دہشت و بشاشت برین چنین سخنان موزون حسب حال تکلم نموده **غزل** چه شد که جسم در آغوش وصل جان تنگ ست + میان سایۂ و پرتو ہزار فرسنگ ست + به عشوه ہم نکند صلح شوخی مژه ات + قیامتیست که با کائنات در جنگ ست + مگر به عشق رہد زین ہوای نفس دلم + پری به شیشه گرفتار و شیشه در سنگ ست + ز اختلاط خنک لفظ با معنی شد + فغان که تیغ سخن را نیام از سنگ ست + ثبات وضع بمیزان نازش مطلب + بنای خانۂ عدل سپہر بے سنگ ست + چه رنگ بست صفا گشته مشرب خاکی + که با بہار و خزان چون نگاه یک رنگ ست + **رباعی** کو سر که چو نقش پا کنم در سرپت + یا رنگ که گردم ز ہوس گرد سرت + آئینه چه دارد ز سر و برگ قبول + جز آنکه ترا جلوه دہد در نظرت + و سجدۂ شکر را بجا آورده بعرض رسانید که من خاک معنی این کریمه فہمیدم که الله بکلم جیثما کنتم و برخواند **رباعی**

خاکی بچه تمثال نظر واکردم ❊ کائینه فهم راز پیدا کردم ❊ تحقیق ذره
آفتابی می خواست ❊ خود را جمال تو تماشا کردم ❊ رباعی شاها
دلم از دست تو خون شد چه کنم ❊ عمرم به فسانه و فسون شد چه کنم ❊
بر گنج رسید دستم و خالی ماند ❊ جامم به محیط سرنگون شد چه کنم ❊ فرد
گر در قدمت خاکی دل داده بیفتاد ❊ دیوانه مست ست ازان بی ادب
افتاد ❊ رباعی لعل یمن و مشک ختن از تو پرست ❊ رنگینی گل
بوی چمن از تو پرست ❊ بیرون و درونم شده آئینهٔ راز ❊ هم ظاهر و
هم باطن من از تو پرست ❊ رباعی شاها ز کرم گشاده هر بند توئی ❊
بیرون ز عبارت چه و چند توئی ❊ این عزت من بس که منم بندهٔ تو ❊
وین دولت من بس که خداوند توئی ❊ غزل برنگ سایه خواهم سجدهٔ
این خاک پا کردن ❊ نمازے با حضور دل توان این جا ادا کردن ❊
بطوف جلوه گاهت چون شفق هر صبح و شام آیم ❊ اجابت از نگاه رحمت و
از من دعا کردن ❊ میان مهر و مه یک آسمان دوری نه شد حائل ❊
به هجران چرخ نتوانست دل از دل جدا کردن ❊ بود چون قفل ابجد
کار دل سربسته رازش ❊ بآئینے که می بندد تواند باز وا کردن ❊ چه آسان
صبح محو جلوهٔ خورشید می گردد ❊ ز جانان یک نگاه گرم و از ما جان فدا
کردن ❊ چه خاکی همدمی با غیر در بزم ادب خاکی ❊ نباید خویش را با
مطلب خود آشنا کردن ❊ ملک جن و انس باستماع این سخنان باعرفان
آن خاکی هیچمدان خندان گردیده باز بحرف و بیان درآمده فرمود
کهای خاکی ناواقف کار زنهار که مراتب حقیقی واسدے چون خیال نخواهی نمود
و مانند جماعهٔ وجودیه که همه را وجود واحد می دانند و تمام اشیا و جمیع مظاهر
را عین خالق و ظاهر می دانند اعتقاد نخواهی کرد بلکه حقیقت این کار و
سر این اسرار از نور یاب که من مظهرے ام از مظاهر جمال باکمال که بعالم علوی

بیشتر مناسبت دارم و توہم مظہرے از مظاہر مرتبہ اعتدال کہ مشابہت
بعالم سفلی بسیار داری لیکن ہنوز تو از ان معاملہ مظہریت و نسر انعکاسیہ خود
ہوشے و خبری نداری فاما خاطر جمع دار کہ حالا از برکت صحبت من و از
شناختن معیت جان و تن از ہمہ مراتب قرب ذو المنن واقف و آگاہ
خواہی گردید و شناسای و آشنای جمیع مراتب تشبیہ و تنزیہ پیدا کردہ عارف
تام المعرفت خواہی بود و این وقت و حال لیاقت و قابلیت تفصیل
آن قال ندارد و این زمان و مکان مساعدت آن بیان نمے نماید
چون ازین جا خلعت خلافت یافتہ باعتبار ظاہر از ماجدا گشتہ بعالم سفلی
رسیدہ بر تخت خلافت خود نشستہ نائب مناب ما خواہی گردید دران
زمان رموز و غموز و اشارات و بشارات و حکمت و مصلحت امور ملکی و
تدبیرات ملکی را خواہی فہمید و بے واسطۂ کام و زبان جواب و سوال نمودہ
علم و عرفان را از جناب ما اخذ خواہی نمود قطعہ اگرچہ خانۂ دل خاصہ
حق ست ولے + نہ ہر دلے کہ خراب ست از آن او باشد + مگر دلے کہ
باوصاف او بود معمور + بجو و را کہ دران دل نشان او باشد + و این معاملہ را
کہ تو نمودہ ایم و ترا از تو ربودہ ایم نمونۂ نسبت مالکی و مملوکی و محتاج و
محتاج الیہ می گویند و تجلی صوری و جذب معنوی معشوقی مے نامند
چراکہ در تمام عالم ہر چیز و ہر جنس را با ہم جنس خود از سبب مناسبت و
اتحاد و مشارکت استعداد انجذابی و میلانی و نگرانی می باشد چنانچہ در
مرتبۂ جمادات مثل آہن و سنگ مقناطیس و کاہ و کاہربا و دیگر فلزیات
دیدہ باشی پس این چنین حالت را جذب طینت و میلان طبیعت می خوانند
و آن چیز ہائے مائل بدیگر را عاشق و معشوق نمی نامند و آن را انجذاب
محبوبی ہم نمی گویند و آنکہ پروانہ را با شمع و بلبل را با گل و کبک را با ماہ و دیگر
حیوانات را با ہم جنس خود بالطبع میل و رغبت می باشد آشنا را ہم طالب و مطلوب

وراغب ومرغوب می نامند نه آنکه عاشق ومعشوق مے خوانند وچون انچنین
میل ورغبت باهمدیگر در نوع انسان پیدا می گردد واگر آن از سبب
حسن وجمال ویا بواسطهٔ دیگر اغراض بدنی ومالی باشد آن راهم عشق نمی نامند
بلکه آن را شهوت ورغبت وانس والفت وغرض واحتیاج وبدیگر نامهای
بسیار مسمی می گردانند واگر اصلا صفات صوری وحسن ظاهری وهیچ
احتیاج دنیوی وغرض عالم فانی ملحوظ ومنظور نبود این چنین محبت را محبت
ذاتی می نامند واین چنین کسان را عاشق ومعشوق می خوانند نه آنکه
عابد ومعبود می نامند لیکن این قدر هست که اگر کسے را که این چنین استعداد
محبت ذاتی می دهند وبه محبت کسی گرفتار می کنند در آخر کار او را از ان پایه
مجاز بر آورده بمرتبهٔ حقیقت می رسانند وگرفتار جناب اقدس می گردانند
واین قسم محبت اکثر را به جناب انسان باکمال پیدا می شود واگر به طریق
ندرت کدام صاحب استعداد را گرفتاری بیجا هم مے گردد وآن چندان
فائده نمی بخشد لیکن با این همه محبت ذاتی او را از دنیا ومافیها بے نیاز
می گرداند واز ماسوائی معشوقش بے خبر می کند باید که بدان که چون مرد صاحب
استعداد را بخدمت کدام صاحب کمال آن قسم محبت ذاتی که آن را عشق هم
می خوانند پیدا می شود دران وقت آن کس از سبب محبت وتبعیت آن
مرد باحقیقت بحقیقت خود می رسد وخویشتن شناس می گردد واز ان پایهٔ
مجاز که قنطرهٔ حقیقت ست فراتر شده مناسبتی بعالم ارواح وجواهر فرشتگان
پیدا می کند وچون فرشتگان احتیاجے وگرفتاریے بدنیا ندارند وگرفتار
خواهشهای طبعی وهواهای نفسانی نیستند واطلاق حرف مردی وزنی برانها
صادق نمی آید از مناسبت آن مقام ارواح این چنین صفات برکمال
ملکی نیز بباطن آن سالک پرتو می اندازد وتا از گرفتاری شهوتهای حیوانی
وخواهشهای نفسانی وبالیتهای شیطانی آزاد وپاک می گردد وبه رنگ

فرشتگان تمام رجوع وکشش ونسبت بی کیف وجذب بلا جہت بجناب
سبحان پیدا می کند وحلاوت وراحت خود را دریاد وعبادت او
می یابد و درین مقام مناسبت نسبت فرشتگان وعالم ارواح بر این
چنین سالک نسبت بندگی وعابدی ومعبودی متحقق مے گردد وکمال مرتبۂ
ملکی وانسانی تا این جاست وکلمۂ عبده ورسوله بیان ہمین مقام می فرماید
واین نسبتہای شریف تعلق از جناب صفات محبوب حقیقے دارند که آن را
معبود برحق می خوانند رباعی آن راکه بہ توحید حذاچشم بود ٭ ہر سوے
که دید غیر حقش ننمود ٭ فرقے نبود بہ پیش اہل تحقیق ٭ غیر از یک مو میان
عبد ومعبود ٭ واز گذشت آن مرتبۂ ذات بیچون ست که از اطلاق نسبت
معبودی وملکی ہم بیرون ست ورسیدن بدان مرتبۂ قصوی بدون
فنای عابد وبنده ممکن نیست چنانچه آن بیچون حقیقی یک بندۂ اخص الخاص
خود را برگزیده بفنای اتم رسانیده از تجلی آن مرتبۂ ذات مشرف وبہره مند
گردانیده است که تحقیق آن درین جا مناسب نمی نماید وتفصیل بسیار میخواہد
لیکن این قدر ہست که بعض تابعان بر کمال او را نیز بسبب تبعیت از ان
دولت خاص او بہره بخشیده اند چنانچه ہمین سبب بعضی از ہمسران او تمنای
تبعیت او کرده گرفته اند لیکن از ان میان یک کس را که ازین تمناے
عمده ودل پسند بر فراز چرخ بلند رسیده است نصیب خواہد شد باری بدان
که چون آن در یتیم وگوہر یگانۂ این نه صدف را بشرف آن تجلی ذاتی مشرف
گردانیده باز بمقام بندگی او رسانیدند دران وقت ازین قال او
حقیقت آن عروج بر کمال او را فہمیده مقربان حیران گردیدند وارواح فرشتگان
غبطه خوردند که لی مع الله وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل دران
زمان تابعان واقف حال او معنی حدیث مقتدای خود را چنین بیان کرده
تسلی خاطر ورفع شبہه آن مقربان نمودند که چون مقتدای ما حقیقة الحقائق ست

وصول بی کیف حقیقت خود را بیان قربۂ ذات سبحان بیان می نماید
لیکن صورت وظاہر خود را نیز بیان دیگر مقربان و رسولان ازان مرتبہ
بے نام و نشان جدا و دور سمے داند چنانکہ خویشتن را ہم نبی مرسل و اولو العزم
مقرب مے شناسد وازان مقام نفی جمیع اہل مناصب می نماید یعنے کہ
می فرماید کہ لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل فہم من فہم و دیگر
درباب کہ معراج خاتم الرسل کہ دران شب اسری یکبار واقع شدہ بود
معراج جسدی آن سرور بود و این بیان کیفیت معراج حقیقت اوست
کہ تعداد مراتب آن را الله بیچون می داند **س** پایۂ معراج کمین
پایہ اش ✤ از سر ما کم نہ شود سایہ اش ✤ واگرچہ این چنین معراج حقیقت
وعروج باطن دیگر انبیاء واولیا را نیز حاصل می شود لیکن ہر کسے را بعد
رتبۂ حقیقت خود می باشد وچون او حقیقۃ الحقائق واصل الاصل این
ہمہ موجودات ومخلوقات ست پس عروج حقیقت او از ہمہ حقائق بالاترست
وکیفیت معاملۂ او در دید ودانش ہیچ مخلوقے نیاید القصہ آن شاہ
باجمال وجلال بدان خاکی پریشان حال این چنین حرف وقال
بہ میان در آوردہ گفت کہ ای خاکے بے مقدار ازین ہمہ بیان واظہار
درباب این ست کمال مردم اولو العزم وسالکان صاحب جزم پس تا آنہ
ہمہ مقامات ودرجات عبور وعروج نہ نمودہ بمقر اصلی خود کہ فوق مرتبۂ
جنیان و پریان ودیگر مقربان ست نہ رسی زنہار بہ ہیچ چیز و ہیچ
جنس و ہیچ کس میل ورغبت ومحبت نہ کنی **فرد** ہر چیز کہ در ہر دو
جہان بستۂ آنی ✤ آن ست ترا در دو جہان مونس ومعبود ✤ یعنے اگر
جویائے مالی بدان کہ طالب مالی اگر فریفتۂ جمالی شیفتۂ جمالی واگر خواہان
کمالی وابستۂ کمالی واگر از گرفتاری ہمہ خواہشہا وبندگی ہوا ہائے خویشتن
را آزاد وجدا مے گردانی دران وقت بندۂ صادق الٰہی مے گردی و

ونام بندهٔ خدا بر خود راست می سازی واگر از عبادت ہمہ آلہہ آفاق
وانفسی بیکار گردیدہ خالص لعبادت معبود حقیقی می درآئی دران زمان
بہ نسبت عابدی کہ نسبت ملکی ست مشرف می شوی واگر از خودی خود
فانی مے گردی قرب بے چون حاصل می کنی پس باید کہ بجال خود غور
بسیار واحتیاط بے شمار نمائی وخویشتن را گرفتار چیزے وابستہ امری
کہ سابق بہ بیان درآمد نہ فرمائی بلکہ بہ کلمۂ لا نفی آن ہمہ آلہہ باطلہ نمودہ
اثبات اللہ بر حق کہ بے چون وچگونہ است نمائی تا باسلام حقیقی درآئی
واز بندگی آلہہ انفسی وآفاقی بہ تمام درآئی وآزادی وحریت حاصل
گردانی کہ او سبحانہ آن چنان بندگان مشرک را بندۂ خود نمے خواند بلکہ
درحق آنہا می فرماید کہ افرایت من اتخذ الٰہہ ہواہ واے خاکی حالا ماہیت
مرا نیز دریاب و بہ من ہم وابستہ مباش چہ من نمونۂ حقیقت این صورت
توام کہ بدین حسن وجمال کمال خود را نمودہ ترا بجانب خود کشیدہ بطرف
حقیقۃ الحقائق واصل الاصل دعوت می نمایم فرد ہر کجا فرعیست
آرزو باصل خود یقین ✤ سر بپای نخل آخر مے گذارد برگ و بار ✤ و
این جزیرۂ جنت نظیر را بہ مثال عالم آخرت خویش خیال کردہ از معاملۂ
نزول وعروج آن حقیقت وکیفیت ہمہ احوال را بجد کمال خواہی فہید
رباعی معنی نظران نسخۂ نور وظلم ✤ خوانند خط فقر وغناے عالم ✤
کم داشت مخالفت عبارات دو لی ✤ گفتند کریم آدم وسائل آدم ✤
رباعی خاکی ما گرم شغل سوداے خودیم ✤ ہنگامہ پیکر وہیولای خودیم
وہم عدمی تو درکجائی چہ کسی ✤ مائیم کہ حیران تماشاے خودیم ✤ رباعی
ای جوش بہار قدس رنگ و بو بت ✤ بالیدن حسن مطلق از ہر سو یت ✤
ہر چند جہات دہر وجہ اللہ ست ✤ آن بہ کہ بسوی خویش باشد رویت ✤
رباعی ای غیر صفات صورت ذات اینست ✤ زنگار رگو صفای

مرآت این ست ✤ بی رنگ هیولی نه بود صورت تو ✤ گر مردی نفی خود
کن اثبات این ست ✤ رباعی تا وضع صور آئینه در پیش نه چید ✤
معنی به حقیقتی که دارد نه رسید ✤ بی جسم ز جان ناز تعین نه دمید ✤ گل
رست که نوبهار بر خود بالید ✤ پس باید که مراہ ادی و راهنمای خویش دانسته
در آخر کار مراهم نفی نمائی و از صورت و حقیقت خود به تمام بیزاری و تبری
کرده به حقیقة الحقائق که مرتبهٔ حقیقت آن محبوب الٰهی ست گرایی و به
اصل الاصل که مرتبهٔ اسمای حسنی ست عروج فرمائی که به حقیقت رب
تست و اگر ترا از انجا هم عروج بخشیده به محض فضل به جناب رب الارباب
که عبارت از مرتبهٔ صفات ست رسانند و یا از انجا هم ترقی کنانیده
به مرتبهٔ اخیر صفات که مرتبهٔ جامع جمیع صفات ست فائز گردانند آنرا
هم مرتبهٔ ذات پاک نه خواهی فهمید چه بسیار کسان همین مرتبه را مرتبهٔ
ذات می دانند و اسم هو و حی و قیوم و رحمن رحیم و الله کریم و دیگر اسمای
عظام را اسمای همان مرتبه می فهمند و حال آنکه مرتبهٔ ذات که معرا از جمیع
نسب و اعتبارات و مبرا از همه اطلاقات و اشارات است از مرتبهٔ
جامع جمیع صفات هم ماورا ست و او بحقیقت نامی و نشانی پیدا نمی آید لیکن
با وجود آن همه تعدد و تکثر صفات با کمال را با آن ذات بیچون نه عین
گمان خواهی نمود و نه غیر یقین خواهی فرمود چنانچه مذهب و مشرب
علمای با کمال و صوفیهٔ صاحب حال ست پس از سبب این همه معیت
و عینیت ذات و صفات آن همه اسمای حسنی صفاتی باشند خواه اضافی
اشارتی و اخباری بجناب مقدس آن اسمای حقیقی که بیچون صرف ست
می نمایند و آن همه نامهای لاتعد و لاتحصی بدان ذات بی نام و نشان
صادق و راست می آیند و آن کلام از همین معارف اخبار می نماید ✤
بنام آنکه او نامی ندارد ✤ بهر نامی که خوانی سر برآرد ✤ پس ای خاکی

دران مرتبۂ بی نام و نشان ہمہ انبیاء مرسلین و ملائکۂ مقربین و جمیع
محبان و محبوبان را نیز داخل جماعۂ مؤمنین کہ مشرف بہ بشارت یؤمنون
بالغیب اند می دارند و از مقامات سابق کہ دران جا ایمان آنہا مشہود
بود بر می آرند و بہ ذات بیچون می رسانند و دران زمان ہمہ پیغمبران
حق خود نیز این بیان می کنند کہ انا اول المؤمنین غرضکہ ہیچ رجال باکمال
را معرفت بر کمال آن مقام نمی بخشند و ہمہ را بعجز بشری مبتلا می دارند
چنانچہ من ہم ای خاکی با وجود این ہمہ معرفت و کمال و این قدرت و قدرت
و حال در شناختن ذات ذو الجلال کہ بے چون حقیقی ست عاجز و حیرانم و
خود را غیر از نمود بے بود نمی دانم و حکمت طلسم آن حکیم را گاہی نمی شناسم
پس ای خاکی ہرگاہ کہ مالک و ملک و محبوب و مطلوب و مقتدا و رہنما و
ماہیت و حقیقت ترا در یافتن آنجناب کبریا این چنین حقیقت و ماجرا باشد
و این ہمہ عاجزی و بے اختیاری و نادانی و ناتوانی و جہالت و گمراہی و
خود فراموشی و معدومی بہ پیش آمدہ بود از حال تو خود چہ گویم و زیادہ
برین صورت بے حقیقت ترا چہ حیران و دیوانہ سازم کہ بیش ازین طاقت
فہیدن معارف علم لدنی خود را در تو نمی یابم و بر خواندر باعی نہ زہرہ
چشم کہ جلالش نگرد + نے طاقت دل کہ در خیالش نگرد + دل کیست کہ کنہ
ذاتش اندیشہ کند + یا دیدہ کہ خورشید جمالش نگرد + فرد حسرت جاویدم
از نا یابی مطلب بس بس + تا رسایان الخ ہمی جویند من گم کردہ ام + و
بحقیقت کمال حال معرفت عارفان بر کمال ہمین ست کہ العجز عن
درک الادراک ادراک و ہم بجناب ذو الجلال کہ جمیل حقیقی ست رجوع بر کمال
نمودہ زبان بہ ستایش بکشاد رباعی آن ذات کہ عقل از و نشان نہ
نہ + وان نور کہ دیدۂ گمان دیدۂ + جز نور تہٗ و لے چہ نیکو نگرم + نور ے کہ
باین دیدہ توان دیدۂ + رباعی او ذات مجرد است و این اسما ما +

کی می سازد تنزه او با ما * از لفظ به معنی آشنا باید بود * او هر جا باشد
اوست ما هر جا باشیم * فرد گرا یا ز اینجا وگر محمود کارش بندگی ست *
عشق از یک رشته پای بنده و آزادگیست * وبعدازان بجانب آن
غلام دیده فرمود که ای خاکی دل قوی دار و پریشانی را در خاطر مگمار که
مرا در حق تو تریاق نافع گردانیده اند و در بارهٔ آن دو فنون سم قاتل کرده اند
که بحال تو تجلی جمالی نموده بجانب جمیل حقیقی می خوانم و برا و ظهور جلالی
فرموده به مقام زوال می رسانم که در شان من هم این بیان لسان دیگر
شعلهای قرآن صادق ست که یضل به کثیرا و یهدی به کثیرا پس ای
خاکی من در مظهر بودن و اثر بخشیدن خود بی اختیار و مجبورم و فاعل و موثر
آن بیچون حقیقی را که عبارت از مرتبهٔ صفات حقیقیه است می دانم یعنی که
چنانچه ذات او سبحان بیچون ست صفات بر کمال او با وجود آن همه
تعدد و تکثر و آن قدر اسماء متضادهٔ بی شمار نیز بیچون و بیچگون اند که
عقل و فهم هیچ کس را به درک آن هم راهی نیست خاکی خیر مآل از شنیدن
این همه تفصیل مقال و دیدن آن همه تفضلات بر کمال خیلی خوش حال
گردیده لسان گرد باد بر خویشتن بالیده از هر یک مو و ذره وجود خود
تمام دیده و زبان گردیده قابلیت و جرات دیدن و زبان درازی در
خویشتن فهمیده با هزاران عجز و نیاز و به بی شمار بیتابیهای دلگداز بعرض
رسانید که ای هادی برحق و ای راهنمای طریق مطلق چون صفات او
سبحانه نیز بسان ذات پاک او بیچون و بیچگونه باشند پس به قسم شناخت
ذات حالی یافت صفات متعالی آن لا و بالی نیز از یافت و شناخت
خاکیان که کثیف و حادث اند پاک و مبرا خواهد بود و احدی و مخلوقی را
عارف مرتبهٔ صفاتش هم نه باید فهمید از شنیدن این سوال شاه با جمال و
جلال باز بحرف و قال در آمده فرمود که ای خاکی هیچدان تو بسان دیگر دوران

وغافلان در شناخت و یافت ذات وصفات او سبحانه گمراه و سرگردان نخواهی بود بلکه چنین یقین خواهی شد که ذات پاک او سبحانه بی چون و چگونه است که جسم و جوهر و عرض و ماهیت و قابلیت و وجود و هستی وعدم و نیستی و نور و ظلمت و خلا و ملا نیست وصفات بر کمالش از نقایص و اضداد از جمیع عیوب و نقصانات پاک و مبرا اند پس بدین طریق واین آئین ذات وصفات رب العالمین مفهوم و معقول عارفین و مؤمنین می گردد و آن یافت و شناخت آنها بموجب آیات و احادیث راست وصادق می باشد وای خاکی اگر من درین وقت تحقیق عینیت ذات و صفات او سبحانه را که علما و صوفیه و حکما را دران قیل و قال ست و هر کس بقدر علم وکشف و یافت خود معلوم کرده و بدیده و دانسته است ترا بتفصیل می فهمانم آن را فرصت بسیار می باید و هم بالفعل استعداد تو وقبول آن معنی نمی نماید لیکن این قدر مجملا دریاب که آن مردم از روی علم اجتهادی و معرفت کشفی و یافت برهانی انچه دانسته و دیده و شناخته اند گفته اند چنانچه فلاسفه و شیعه و معتزلی و بعضی از صوفی به نفی صفات قائل اند و علمای اهل سنت و جماعت مقر صفات زائد بر ذات هستند واز آن میان اشاعره بهفت صفت که عبارت از حیات و علم و قدرت واراده وسمع و بصر و کلام باشد قائل اند و ماتریدیه بهشت صفت یعنی که صفت تکوین راهم از صفات حقیقیه می دانند و می گویند که این تکوین ورای قدرت ست چه در قدرت صحت فعل و ترک ست و در تکوین جانب فعل متیقن و نیز قدرت بر ارادت تقدم دارد و تکوین بعد از ارادت واین تکوین شبیه به استطاعت بنده است که علما آن را مقرون به فعل بنده داشته اند و ورای صفت قدرت و ارادت دانسته اند چه قدرت مصحح هر دو طرف فعل و ترک ست و اراده مرجح یک طرف ست و ایجاد بعد

ترجیح اراده به تکوین تعلق دارد و می گویند که اگر اثبات قدرت کرده نشود
که مصحح طرفین ست ایجاب لازم آید و اگر تکوین اثبات کرده نه شود ایجاد
غیر مستند می نماید چه قدرت مصحح ایجاد ست و تکوین مباشر ایجاد پس
از اثبات تکوین که علمای ماتریدیه تحقیق کرده اند چاره نبود پس ماتریدیه صفت
تکوین را هم از صفات حقیقیه می گویند و دیگر صفات اضافیه مثل
احیا و اماتت و ترزیق وغیرها را راجع به همین صفت تکوین می دانند
و اشاعره این همه صفات اضافیه را متعلق به صفت قدرت می شناسند
و این علما سوای هفت و هشت صفات حقیقیه که آن را امهات صفات
می خوانند بے ضرورت به تکثر قدما قائل نمی شوند و به مقابل این همه
جماعه محمدیه به نه صفت قائل اند که وجود را اول صفت حضرت واجب الوجود
می دانند و آن را رب الارباب می خوانند و چون شرح و بیان
آن از سابق به پیش تو عیان ست درین جا چه احتیاج بیان ست
و صوفیه و دیگران تحاشی از کثرت قدما نموده نفی صفات حقیقیه کرده
قائل یک ذات می باشند و همان مرتبه حضرت وجود را ذات بیچون
حقیقی و النسته غنی از عالم و عالمیان فهمیده برای خلقت عالم و
عالمیان صفات اعتباری که عبارت از حیات و علم و قدرت و غیرها
باشند در خانه علم اعتبار می کنند و لکل وجهة هو مولیها غرضکه
ازین قسم دلائل هر یکے برای ثبوت مذهب خود می آرد که شرح آن
تفصیل بسیار می خواهد فاما تحقیق و نفس الامر همین ست که آن همه
محجوبان و دوران و محرومان آن همه تحقیقات را از روے علم
تقلیدی و کشف ظنی و برهان عقلی از پیش خود مقرر کرده اند و آن معامله
را به چشم خود نه دیده اند **فرد** معشوق چونکه پرده ز رخ بر نمی کند ✤
هر کس حکایتے به تصور چرا کند ✤ **رباعی** آنها که جهان زیر قدم فرسودند

وندر طلبش هر دو جهان بپویند* آگاه نمی شوم که ایشان هم هرگز
زان حال چنانکه هست آگه بوند* ای خاکی آن حضرات انبیا و رسل
و اولیا می باشند که معاملهٔ شان را بی پرده می گردانند یعنی آیات
کبری و مظاهر بسیار چیزهای عالم علوی که از نظر و دیده های باشندگان
سفلی پوشیده و پنهان است می نمایند و ایمان آنها را می افزایند
و از تجلیات رب شان که عبارت از آن اسماست که مبدء تعین آنها
گردیده اند می نمایند لیکن هیچ یکی را از آن رجال صاحب جمال
در آن وقت و حال از شعشعان آن جمال کنه و حقیقت آن مدرک و
یافت نمی در آید هرگز در خویشتن مجال تحقیق و تفتیش آن نمی یابد و هم
او سبحانه این امر را بدین تفصیل در کلام شریف خود جائی بیان
نمی فرماید تا بموجب آن فهمیده و نافهمیده اعتقاد کرده شود و همین قدر
هست که صفات به کمال را بخود نسبت نموده است لیکن عینیت و غیریت
را اخبار نکرده پس امری را که مخبران صادق از آن اخبار نداده باشند
و آن علیم خبیر از آن علمی نبخشیده باشد از روی علم و کشف و عقل بیان
کردن محض فضولی و نادانی و بی ادبی است که چون گروه متکلمین مراتب
صفات سبعه و ثمان مقرر کرده خود را زائد بر ذات حق دانند در آخر کار
ناچار گردیده نسبت وجوب به جناب مقدس ذات حواله کرده اضافت
امکان بمراتب صفات نموده اند تا التعدد و تکثر واجب الوجود پیدا
نگردد و هر چند که در کتب عقاید خود ذات و صفات را لا عین و لا غیر
نوشته اند و باز در آن مکان اضافت امکان هم ثابت کرده اند مگر
آن اهل الجنة شناعت آن کار را نه شناخته اند و هم چون طائفهٔ
صوفیه به عینیت ذات و صفات قائل گردیده اند نیز بی اختیار شده
همه مخلوقات کثیف و چیزهای ناپاک این جهان فانی را عین وجود آن

خالق لطیف و باتے گمان بردہ اند نیز قباحت آن گفتار خود را نه دریافته
اند وای خاکی تو از حال و معاملهٔ خود قیاس کن و خویشتن را در پے
حال دیگران میفگن که درین وقت و حال در تمام رجال و جرگهٔ
پریان و طائفهٔ جنیان ترا این قدر قرب و وصول خدمت من
سلطان میسر شده است و آلات صفات بر کمال و آیات حسن و
جمال به پیش پردهای چشم تو از میان بسیار پرده های نورانی و ظلمانی
نمودار گردیده است پس بگو که تو با وجود این همه دیدن و به مرتبهٔ
قرب رسیدن کجا صفات مرا دیده و کی ذات مرا فهمیده هر چند که
آیات جمال و کمال من از نسبت دیگران بیشتر دیده همین که خاکی
این سخنان را شنیده بلکه این معرفت غامض رسید از خواب غفلت
و نادانی بیدار و هوشیار گردیده بعرض رسانید که ای سلطان پیدا
و پنهان راست و نفس الامر همین ست که من و با وجود این همه قرب و
وصال جمال کمال ترا از پردهای جاه و جلال مشاهده می کنم و حقیقت
و کیفیت ذات و صفات ترا هیچ نمی دانم سلطان باز متبسم شده
فرمود که ای خاکی بارے این را خود بگو که تو سمع و بصر و گویائی و دیگر
صفات خود را عین ذات خود مے دانی یا در میان اینها جدائی و مغایرتے
هم مے فهمی خاکی گفت که چون صفات را بدون ذات قیامے نمی یابم
می دانم که اینها با همدیگر لا غیر اند و باز چون از مطالعهٔ فنائے صفات در
مرتبهٔ ذات خللی نمی یابم مے فهمم که با همدیگر لا عین اند پس بدین اعتبار
ذات و صفات خود را نیز لا عین و لا غیر مے شناسم و بر همین قیاس
اجتهاد علما را گمان می کنم و حالا هر چه ازین جناب ارشاد شود بموجب
آن اعتقاد و ایمان آورم سلطان فرمود که اے خاکی دریاب که
این صفات تو متغائر و زائد بر ذات تو هستند و سوای این صفات

زائده ذات تو آن همه کمالات صفات درخود وارد فاما آنها را صفات
نمی خوانند بلکه شیونات ذاتی می نامند یعنی که بدون صفت بینائی وشنوائی
وگویائی که باین چشم وگوش وزبان تو تعلق دارد باطن تو نیز چشمے وگوشے
وزبانے دارد وعلی هذا القیاس جمیع صفات دارد چنانچه آثار وعلامات
آن شیونات را بحالت خواب مشاهده می فرمائے که بدان کار
بینائی وگویائی وشنوائی وجمیع افعال صفات زائده می نمائی لیکن
برای صدور افعال در عالم کثیف توسط صفات زائده نیز روح انسانے
راضروری ست وهم هر صفت را آلتے مے باید تا بدان سبب فعل وکار
خودرا باظهار درآرد واز پیدا شدن آن همه صفات زائده وآلات
محدثه کمالات لسیار وعلوم بے شمار دران ذات معرا از صفات هم
می افزاید چنانچه سابق آن ذات را علم حضوری خود بود دران زمان
علم حصولی هم پیدا می شود ودر آخر کار یعنی بعد ممات بر آن همه
صفات زائد وآلات حادثه او فنا طاری مے گردد لیکن الخیر توسط
اینها آن ذات باقی را که اگرچه ازلی نیست فاما ابدی ست از عیب وهنر
تحصیل کرده است آثار آن همه علم حصولی او بیان علم حضورے درو
باقی مے ماند وبموجب آن امور اکتسابی در دیگر جهان او را ثواب و
عذاب مے گردد وبرای ارتکاب افعال در عالم لطیف روح انسانی
را توسط صفات زائده هیچ در کار نیست همان شیونات ذاتیه تخص
کفایت دارد وبه توسط همان علم حصولی خود ادراک راحت والم
آنجهان می نماید رباعے دی بجود وامروز شعور آثاریم * فردا
خاکیم وجوش گل در باریم * هنگامه عرض بے نیازی گرم ست *
در هر عدمی وجود دیگر داریم * وچون او را بار دیگر در عالم شهادت
آخرت مبعوث می گردانند باز آن صفت حیات را که ام الصفات ست و

از امتزاج عناصر وتخلیق بدن مخلوق می شود پیدا کرده بدان نفس
ناطقه که آن را وجود ہم مے نامند جفت گردانیده دیگر صفات بسیار و
نتائج خیر وشر بے شمار را از و متولد مے کنانند واز سر نو معامله با جسد و
صفات زائده او نیز به میان مے آرند ودران زمان اورا به بهشت و
دوزخ که مقر آخر اوست می رسانند پس ای خاکی ازین اظهار و گفتار
این غامض اسرار را دریاب که تو ذاتی ہم داری وہم کمالات ذاتی
که آن را شیونات ذات می خوانند داری وماورای اینها صفات
زائده ہم داری وچون ازین صفات زائده وآلات حادثه که جسد
تست چندان علم حصولی وکمالات تحصیلی را ببان حضرات انبیا و
اولیا تحصیل می نمائی که بدون توسط این آلات وآن صفات زائد از
ازہمان ذات افعال وآثار وارادات روحی خود را درین جهان کثیف
پیدا می کنی وباظهار می رسانی دران وقت انسان کامل مے شوی و
خود شناس می گردی واز خود بینی مے برآئی چنانچه عارفان باکمال
ازین حال خود باین چنین مقال خبر داده اند رباعی یارب چه
خوش ست بے دہان خندیدن ✤ بے واسطهٔ چشم جهان را دیدن ✤
بنشین وسفر کن که بغایت خوب ست ✤ بے منت پا گرد جهان گردیدن ✤
وچون آدمی زاد درین جهان بے بنیاد این چنین کمال را تحصیل
می نماید بعد مردن ہم اورا دران جهان مرده اعتبار نمے کنند واکثر
لطائف آنجهانی که در حق مردگان نیکوکار بعد مبعوث شدن منسیه است
به نقد اورا در عالم برزخ می رسانند ومحظوظ وملتذ مے دارند وبشرآن
بشارت می سازند که ان اولیاء الله لا یموتون و لا تحسبن الذین قتلوا
فی سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین بما آتاهم الله من فضله
ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بهم من خلفهم الا خوف علیهم ولا هم یحزنون

یستبشرون بنعمة من الله وفضل وان الله لا یضیع اجر المؤمنین و دیگر در یاتم
ای خاکی که پیدائیش صفت حیات و دیگر صفات زائده وجید تو از
امتزاج عناصر و اخلاط اربع ست وقیام آن از وجود افلاک و نجوم
پس چون افعال این آبای علوی بآثار آن امهات سفلی انضمام می یابند
دران زمان بقدرت و ارادت قادر مختار این چنین تشکل تو مع
آن صفات پیدا می شود و همین صفت حیات را روح حیوانی هم
می نامند و فنا و ممات بر همین روح و همین صفات طاری مے گردد
و همچنین هستی ذات تو از امتزاج آثار اجزاے عوالم لطیف ست که
آن را عالم امر هم می نامند و آن اجزا و اشیا عبارت از مرتبهٔ وجود
و عدم و خلا و ملا و نور و ظلمت و جواهر فرشتگان و درخشندگی
انوار عرش رحمان ست و این چیزها داخل عالم علوے و جهان
لطیف اند که فنا پذیر و هالک نیستند و کسانے را که درین عالم پیدا
کرده اند باقی می دارند و فعلی که براے این جهان بعمل مے آرند آنرا
باقیات صالحات می گویند پس تو وقتے که حقیقت و کیفیت آن همه
عوالم لطیف و کثیف و الطف را دریافته وجود و هستی و پیدائش
نفس و ذات و صفات خود درمے یابی عارف کامل مے شوی و
دران وقت آن خبر در حق تو صادق مے آید که من عرف نفسه
فقد عرف ربه یعنی که دران زمان ترا این قدر علم و عرفان پیدا
خواهد گردید که رب خود را خواهی فهمید و لفظ رب عبارت از ذاتیست
که مبدء تعین تست پس چون بدین مرتبه خواهی رسید نسبتے و حضورے
و معیتے بجناب رب خویش حاصل خواهی نمود و آن مرتبه بر تو
بعنوان حقانی تجلی کرده ترا بجانب خود جذب نموده از همه گرفتاریها
خلاص ساخته ولی خود خواهد گردانید و بفنا و بقاے که مصطلح

سالکان طریق ست رسانیده وجود ترا مصدر کرامات وخرق عادات خواهد ساخت واز بندگی همه آلهه آفاقی وانفسی آزادی بخشیده بندهٔ خاص خود کرده بشرف خطاب عبادی مشرف گردانیده ازما سوای خود بے خوف وخطر خواهد فرمود که ان عبادی لاخوف علیهم ولاهم یحزنون اما اگر تو بدان مقام ولایت که آن را ولایت صغرے می نامند هم خواهی رسید تاهم ازجناب رب الارباب که مرتبهٔ صفات حق سبحانهٔ است نادان وبے خبر خواهی بود وای خاکے تا برسیدن آن مرتبه ولایت باطن پیران وتوجهات ایشان را نیز باعتبار مجاز دخلی می باشد اگرچه بتحقیق هادی ورهنما او سبحانهٔ است وهم حقیقت سالک وریاضات ومجاهدات اورا ازروی صورت بظاهر دران مدخلتی هست لیکن برای عروج ازان مقام هیچ یکے ازان اسباب سودمند نمی گردد مگر دران وقت بحال آن امتی باطن پیغمبر او عنایت فرماید واز سبب تبعیت ومحبت وفناے او درخویش ازان مقام اصلی اوبرآورده بطریق ضمنیت طفیلی خود گردانیده مزه وحلاوت الوش نعمت خاص خویش چشانند که مقرر ست که المرء مع من احب پس درین مرتبه آنکس ازمرتبهٔ اصل ورب خود هم گذشته به اصل الاصل ورب الارباب می رسد ودران جا نسبت مجهول الکیفیه پیدا مے کند واین مقام را ولایت کبری می نامند ذالک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم ودیگر بدان اے خاکی که مرتبهٔ مؤمنین ومسلمین وابرار واخیار وعباد وزهاد همین ست که اقرار لسانی وتصدیق قلبے آورده ایمانے بر خالق خود وصانع سموات ومن فیهن درست کرده همه صفاتهاے بر کمال اوراشنیده باور کنند وبموجب فرمودهٔ او عمل نموده خویشتن را از منهیات او باز دارند تا رضاے مولاے خود حاصل نموده بجنت رسیده مدام

بہ آسایش و راحت باشند و مرتبۂ اولیاء الله که ذاهبان الی الله و سالکان فی سبیل الله اند و داخل جماعۂ مقربین و صف سابقین اند آنست که بدان قدر کار ابرار و ایمان تقلیدی اکتفا نه کرده اطمینان نفسی حاصل نموده از مرتبۂ غیب بشهادت گرایند یعنی چندان ریاضات و مجاهدات نموده نفس خود را از هوا و هوس پاک و صاف سازند که بتمام از خواهشهای ماسوا برآیند و از انوار تجلیات اسمے که رب آنهاست مشرف شوند و مرتبۂ حضرات انبیا آنست که از تجلیات آن اسماهم برآمده بمرتبۂ اصل مسماۍ آنها که صفات حقیقیه است رسیده از تجلیات صفاتی بهره مند شوند و بقدر استعداد خویش قربے و معیتے بدان جناب پیدا کنند و هر نبی را از انبیا و اولوالعزم از صفتے مناسبتے هست چنانچه آدم را از صفت تکوین و موسے را از صفت کلام و عیسے را از صفت حیات و ابراهیم را از صفت علم و علی هذا القیاس که تفصیل آن درین مقام ضروری نیست و آنکه خاتم انبیاست او را مناسبت بمرتبۂ آن صفت ست که جامع جمیع صفات ست و آن صفت وجود ست پس بحقیقت رب الارباب این مرتبه ست و آن همه اسماے عظام که آن را دیگران اسماے ذاتی می دانند بر همین مرتبه فرود مے آیند و همان یک شخص مستثنی در تمام مخلوقات جدا ازین تجلی ذاتی هم بطریق اصالت بهره مند گردیده است چنانچه شمۂ ازین بیان سابق گفته اند لیکن ای خاکے هیچدان ازین گفتار و اظهار در حق همه مومنین و ابرار انکار رویت بیچون چبار نخواهی فهمید بلکه تحقیقش آنست که اگرچه مومنین و مسلمین مرتبۂ تبعیت و تقلید دارند لیکن از سبب محبت و تبعیت مقتدایان و پیشوایان خویش در آخر کار بمرتبۂ تحقیق هم مے رسند و بطریق تبعیت و ضمنیت از مقامات پیران و تجلیات پیغمبران خویش

نیز مشرف می گردند چنانچه المرء مع من احب ازین معنی خبر مے دہد و
چون اسما از صفات جدا نیستند و صفات ہرگز منفک از ذات نیگردند
ہمہ مومنان و تمام مسلمانان ہم ازمیان آئینہ ہائے صفات با جمال و
نقابہائے اسمائے باکمال از تجلی ذات ذوالجلال بہرہ مند خواہند گردید
و بقدر حوصلہ و استعداد خود حظ وافر خواہند برداشت چنانچہ الآن بلا
تشبیہ ای خاکی تو دیدار ذات مرا ازمیان آیات صفات من می بینی
و بزعم خویش خود را مشاہد ذات بدون پردہ ہائے آلات و صفات
می فہمی حال آنکہ من پردہ ہای کثیف و ظلمانی را ازمیان برداشتہ ام
و حجابہائے لطیف و نقابہای انوار بسیار و بشیار از طرفین بمیان ست
کہ اگر یک قسم آن پردہ ہا را کہ چشم تو دارد بہ شمار درآرم تا بہ ہفت بلکہ
تا بہ دہ می رسد غرضیکہ ازین امثال و اخبار حقیقت آن خبر مخبر صادق را
کہ ان اللہ تعالے سبعین الف حجاب من نور و ظلمۃ مجملا دریاب کہ درین
وقت فہمانیدن آن تحقیقات علما صوفیہ و حکما و غیرہم را کہ صفات
حق سبحانہ را زائد بر ذات و عین ذات می دانند و می فہمند و بنیاد مذاہب
و مشارب آنہا بر ہمان ست و از کلمہ مجمل آنہا کہ ہمہ از وست و ہمہ
اوست باشد تفصیل آن تحقیقات ظاہر و پیدا می گردد و لبسیار
مشکل و متعذر می شناسم چرا کہ تو حالا براہ سلوک درآمدہ بحالت عروج
باطن رسیدہ مناسبتے بعالم ارواح و علویات پیدا کردۂ لیکن چون
قوس عروج خود را تمام کردہ آغاز نزول نمودہ قوس نزول را ہم
تا آخر می رسانی و دائرۂ عروج و نزول خویشتن را تمام مے گردانی و بہ
مرکز خویش کہ بساط خاکست قائم و متمکن مے شوی و بہ تشریف خلافت
مشرف مے گردی دران زمان کماحقہ کنہ تحقیقات آنہا کہ تعلق از مرتبۂ
نزول دارد مے فہمی کہ علمای حقیقت دران ذات او سبحانہ را غنی از عالم

وعالیان می دانند بنابران برای خلعت کثیف صفات زائد بر ذات را
که صریح از کلام الٰہی ثبوت صفات پیدا می گردد ثابت می کنند و
آن را نہ عین ذات می گویند و نہ غیر ذات وبخلاف اینہا صوفیہ متاخرین
صفات را عین ذات می دانند وچون در کلام آنہا غور نمودہ مے آید
ومراد آنہا فہمیدہ می شود چنان مفہوم می گردد کہ منکر صفات بر کمال اند و
مخالف آیات ذو الجلال کہ صریح از کلام الٰہی ثبوت صفات پیدا
می گردد و اینہا تاویلاتے کہ در معنی آن کریمہ کردہ اند خنک و بارد ست
باری چون اینہا ہم مرتبۂ آن ذات بیچون را منزہ از ہمہ اطلاقات
وغنی از ہمہ اضافات می فہمند لاعلاج گردیدہ برای پیدائش ونمائش
این عالم کہ نزدیک آنہا در خارج وجودے ندارد وغیر از نمودے بود و
صفات بر کمال او سبحانہ را کہ معدومات ثابتہ می نامند در خانۂ علم
امتیازی واعتباری پیدا کردہ ثبوت این عالم وہمی را ہم بدان صفات
اعتباری خود کہ در مرتبۂ علم تصور کردہ اند می دانند وچنانچہ اصل
صفات را در خارج موجود نمی پندارند ہمچنان فروعات آن را ہم کہ
عالم ومافیہا باشد بطریق اولی موجود نمی دانند رباعی باطن شمع
ظہور فانوس منست ✤ ظاہر ہمہ رنگ پر طاؤس منست ✤ عینیم چمن آراے
وجود است امروز ✤ این جلوہ خیال نیست محسوس منست ✤ رباعے
ہر چند حقیقت فنا می فہمی ✤ آخر بوسیلۂ بقا مے فہمی ✤ ای حیرت فہم
اگر تو موجود نۂ ✤ معدوم خویش از کجا می فہمی ✤ واین ہمہ نمائش را
غیر از عالم وہم وخیال نمے انگارند وصریح منکر بدیہیات اند چنانچہ
چون درین چنین تحقیقات اینہا غور خواہے نمود خواہی فہمید کہ درین امر
اینہا از جرگہ سوفسطائی ہیچ کم پائی نہ کردہ اند ہ نقد صوفی نہ ہمہ
صافی و بے غش باشد ✤ ای بسا خرقہ کہ مستوجب آتش باشد ✤ فرد

صوفیان را می رسد آفت ز نفس خویشتن ٭ همچو آن کرمے کہ ضائع میکند
پشمینہ را ٭ و از انجا کہ این طائفہ ہا بحقیقت قائل صفات بر کمال نیستند
واگر بہ تکلیف و مجازا اقرار صفات ہم می کنند آن را سواے ذات
نمی دانند بنا بران قائل دیدار اخروی کہ صریح آیات و احادیث اخبار
آن می نماید نیستند و بر مراد خویش تاویلات بیجاے کنند و از حال
حکماے مشائین و اشراقین کہ خارج از بحث ما اند چہ گوییم کہ اینہا
ہم ذات و صفات را عین می دانند و از مرتبۂ آن ذات بحت کہ
واحد حقیقی ست غیر از صدور یک فعل کہ آن ہم بطریق ایجاب نہ بروش
اختیار باشد قائل نیستند و از روی عقل و براہین قائل عقول عشرہ و
نفوس و افلاک و نجوم و جواہر و اعراض و بسائط و مرکبات و ہیولے
و عناصر گردیدہ ہمہ را قدیم و باقی گمان بردہ موالید ثلثہ را حادث و
فانی از روی صورت فہمیدہ اند و صدور ہمہ کاروبار و افعال را راجع
بہ عقل اول می دارند و بہ بیان می آرند و این مردم سیر دائرۂ آفاقے
بہ تفصیل کردہ تحقیقات اشیاے آفاقی بقدر عقل خود نمودہ اند چنانچہ
آن صوفیہ و حکماے اشراقین از راہ کشف باطنی و از معاملہ سیر انفسی
چیزہا گفتہ اند و نوشتہ اند لیکن این ہمہ ہا این قدر نمی فہمند کہ در کاروبار
یافت عقلی و براہین غلط و خطا را نیز گنجایش و احتمال ست و بہ معاملۂ
کشفی جولان وہم و خیال پس بدین سبب تحقیقات و مکشوفات اینہا
اعتباری ندارد و یقین کردن را نمے شاید و آنچہ علماے ظاہر کہ تابع
شریعت اند تحقیقات کردہ اند و نوشتہ اند از روی تقلید آیہ و حدیث
گفتہ اند و در امور اصول دین از پیش خویش چیزے احداث نہ کردہ اند
و آنکہ در چیزہاے فروعات دین در بعضے امور اجتہاد و راے خود را دخل
دادہ بسیار چیزہا را کہ در وقت حضرت پیغمبر و خلفاے راشدین نہ بود

احداث نموده اند در اکثر جا صواب کرده اند و در بعضے جاہا خطا ہم خورده اند
که تفصیل آن درین مکان امکان ندارد لیکن این قدر بدریاب که
مجتهدان بر خطای خود معاتب نمی گردند بلکه یک درجه از درجات
ثواب می یابند و ہم آن صوفیه که اطفال طریقت اند و از سبب غلبه
محبت و استیلای حال بقال آمده اند آن سخن ناتمام آنها نیز خالے از
ندرت و قبولیت نمی نماید فرد چون نماز قصر غربت سالکان راه
عشق * باوجود ناتمامیها قبول درگه اند * ه از قصص فهم کن و
حاصل قدر آن دریاب * بهر فهمیدن مردم ره افسانه زدند * آسمان
بار امانت نه توانست کشید * قرعه کار بنام چو تو دیوانه زدند * شکر
ایزد که میان من و تو صلح فتاد * محرمان رقص کنان ساغر و پیمانه زدند *
کس چو حافظ نه کشید از رخ تحقیق نقاب * تا سر زلف عروسان سخن شانه
زدند * بالجمله معامله تحقیق و بیان حضرات پیغمبران ماورای عقل و برہان
و سوای کشف و عرفان و بدون تقلید و گمان و سیر و طیر دائره انفس و
آفاق است که به فهم و یافت ہر یک زندانی عقل و محبوس حواس نمی در آید
زیرا که این ہمه امور تعلق به آن سیر و طیر دارد پس این برگزیده ہا را نوری
دیگر و یقینے جدا عطا می فرمایند و آیات کبرای عالم باقی بر ایشان
مکشوف می گردانند که دریافت و شناخت آن آثار قدیم و چیزہای
لطیف ہرگز ازین عقل حادث و حواس کثیف راست نمی آید چه ایشان را
چیزہا می نمایند و حرفہا مے شنوانند و از کارہای آگاہی گردانند
که چشم و گوش و عقل و ہوش ایشان ہم از ان معامله دیده و شنیده و دانسته
و یافته خویش حیران و گنگ و بے خبر و نادان می باشند و باز دران وقت

الله سبحان در حق آن خیان بندگان مے فرماید که وما اوتیتم من العلم الا
قلیلا یعنی اگرچه آن علام الغیوب محبان و محبوب خود را که ہمه رسولان و

خاتم الرسل باشند بسیار چیزہای جہان غیب و عالم امر مے نماید و اکثر
اسرار مراتب آلہیات خود را بر ایشان مکشوف می سازد لیکن تاہم
آن ہمہ علوم در جنب علم نا متناہی او سبحان حکم تقلیل دارد و بطریق
اجمال از امور ضروری و ناگزیر اینہا اخبار مے بخشند چنانچہ چون مشرکان
از پیغمبر آخر الزمان سوال تحقیق حقیقت روح نمودند این حکم رسید که

قل الروح من امر ربی و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا پس ہرگاه که این چنین
برگزیدگان را در دریافت و شناخت مراتب آلہیات او سبحان این ہمہ
عاجزی و درماندگی باشد ہر کہ از دوران و محجوبان و مہجوران دعوے کمال
عرفان نموده مفصل حقیقت و کیفیت خلقت آن خالق قدیم را که ابتدا
و انتہا نہ دارد و حرف ازل و ابد ہم بر و راست نمی آید بموجب عقل و
دریافت خود بیان نماید و از پایۂ آخر کہ پیدایش انسان باشد گرفتہ
تا بمرتبۂ ذات بیچون رساند و آن را معاد و مبدء خویش انگارد جہل و فضولی
خود را ثابت و اظہار مے نماید رباعی درین ششدرۂ کہن بجز نام کہ یافت ؏
ماہیت این جنبش و آرام کہ یافت ؏ اندیشہ درین طلسم سربستہ خطاست ؏
آغاز جہان کہ دید و انجام کہ یافت ؏ رباعی کس بہیده در سوادآگاہے
تاخت ؏ خود را بجنون ہزار فضولی انداخت ؏ گر کنہ ولیست و گر رموز اشیا ؏
نشناختہ است و ہم نہ خواہد شناخت ؏ و این عقلا از سبب کمال
عقل و بسیاری علم از پایۂ خویش تجاوز کرده از مرتبۂ حد اعتدال برآمده
بدرجۂ افراط رسیده اند و درین تحقیقات آن کلیہ و ضابطۂ معقول خویشتن
را کہ افراط و تفریط ہر چیز مذموم ست ہم فراموش ساختہ اند آرے
نہ ہر جاے مرکب توان تاختن ؏ کہ جاہا سپر باید انداختن ؏ و آن عقلاے
برکمال کہ ثابت بر حد اعتدال اند حضرات انبیا اند کہ مقربان خاص ذو الجلال
ہستند کہ از پایۂ خویش قدم فراتر نمی گذارند و مرتبۂ بندگی و عاجزی و

مخلوقی و نادانی خود را دائم ملحوظ می دارند و به عجز و قصور معترف اند پس
کمال بندگان مومن نیز همین ست که بر همان قدر که خالق سبحان از توسط
پیغمبران در کلام خویش خبر داده است ایمان آرند و مبدء خود به قدرت
و خلقت او از خاک و معاد خویشتن بموجب اقوال و افعال خبر کرده او تا
بجنت و جحیم انکار نکنند و موافق فرموده گرایند و از نافرموده حتی المقدور
اجتناب نمایند و سود و بهبود خویش در ان دانند و او سبحانه را متصف
بصفات کمال و منزه از صفات نقص و زوال پندارند و بدین قسم ایمان
آرند که آمنت بالله کما هو باسمائه و صفاته و قبلت جمیع احکامه و بوجود فرشتگان
و رسیدن کتابها و خلقت پیغمبران ایمان آرند و بروز قیامت و جهان
آخرت اقرار کنند و قائل حشر اجساد شوند و ثواب و عذاب آنجهانی را
از تقدیر او سبحانه دائمی شناسند و اگر بدین همه امور بدین تفصیل ایقان
نه آرند مومن نمی شوند و بقسمی که حکما قائل خدا گشته اند یک مرتبهٔ ذات معرا
از جمیع صفات بر کمال خیال کرده سلسلهٔ عالم را بدو منتهی می دانند برای آنکه
ایشان هم بعقل خویش دور و تسلسل را باطل می انگارند پس آن مرتبه را
واحد حقیقی مے دانند و وجود آن را ناگزیر می فهمند و این همه کثرت را
بان مرتبهٔ وحدت منتسب می دارند بطریقے که سابق گفته آمد یعنی که بطریق
ایجاب صدور یک عقل را از ان مرتبه جایز می دارند و همه کار و بار افعال
را راجع بدان عقل اول می شناسند و آن ذات را بیکار و معطل می فهمند
و این امر را بزعم خود کمال آن مرتبه می گویند لیکن چون اینها بدون راه
فضل که راه انبیاست به عقل راه یافته اند چه کنند که به عقل در نمانند و بدین قسم
قائل خدا گشتن آدمی مسلمان نمی شود و نجات اخروی حاصل نمے کند
و قرب و معیت او سبحانه او را پیدا نمی گردد و آن حکما مرتبهٔ ذات را برنگ
حقیقة الحقائق و اصل الاصل و جان جهان مے انگارند بدان سبب

انکار دیدار و نفی شهود آن می نمایند وای خاکی چه جای حکما که فرقه دهریه
هم که آن را مردم مسلمان منکر خالق می دانند منکر فاعل و صانع و موجد
و مدبر و موثر نیست آن کافر هم نفوس و افلاک و نجوم و طبیعت و اشیا
را فاعل و باعث و مصور و مدبر و موثر می انگارد لیکن اگر او را انکار است
از مرتبهٔ الله ذو الجلال بر کمال است که مستجمع صفات با جمال و جلال ست
چرا که این چنین مرتبهٔ ذات مع الصفات به دریافت و شناخت فهم ناقص
او نمی در آید بلکه آن چنان ذات که مستجمع صفات اضداد باشد در عقل او محال
می نماید پس معلوم گردید که ایمان از قبول کردن صفات بر کمال حاصل
می شود و از اقرار فقط مرتبهٔ ذات نام اسلام بر این کس ثابت نمی گردد
چرا که هیچ فرقهٔ ضاله هم انکار مرتبهٔ وجود و هستی ندارد که هستی مجازی
همه بلا اقرار هستی حقیقی او می کند فرد شبهه را از وحدتش دست تصرف
کوته است * کی تواند دیدهٔ احول دو دیدن روز را * لیکن اصل تحقیق
همین ست که مرتبهٔ ذات او سبحانه از هستی هم ورا ورا ست و نیز لیست
اندیشه افزون از این * که هستی نه بلکه بیرون از این * و هم وحدت او
نه آنچنان ست که مقابل اثنین و کثرت ست حاصل کلام آنکه اقوال ابله فریب
آن حکما و سوفسطائی و دهریه را که بی خبران جاهل اینها را عاقل می دانند
بگوش خود ره ندهی و از گفتهٔ آن کوران که به قیاس خود راه می روند در
چه افتی رباعی ای دل این موجهای هر سو گردان * باشند ز بحر تا کی
رو گردان * خلقی به جنون ستم آگاه نیست * در خواب خودی تو نیز پهلو گردان
و هم بر مکاشفات و واقعات سالکان ناتمام که در حالت عروج باشند
اعتقاد نه کنی و تا سخن هر کدام را به میزان کتاب و سنت نه سنجی و زنی نپذیری
و باید که این سخنان را یاد داری که نیم طبیب خطرهٔ جان و نیم ملا خطرهٔ ایمان
و نیم صوفی تمام شیطان و زیاده بر این تا کجا اطناب نمایم که حالا دماغ

اقتضائی نفس ما بود وهم حوصله وفهم تو تنگی می نماید رباعی خلقتی
طور صفات واسما فهمید ÷ از کثرت و وحدت انجمنها فهمید ÷ آن مصطلحات
بتبدل گشت وکهن ÷ اکنون باید معانی ما فهمید ÷ رباعی خاکی بسجود بندگی
توام باش ÷ تا بار نفس بدوش داری خم باش ÷ زین عجز که در کارگه طینت
تست ÷ الله نی توان شدن آدم باش ÷ لیکن ای خاکی طالعند اگرچه
من از عالم ارواح ام ومناسبت تمام به علویات ولطائف دارم و تو از
عالم شهادت هستی ومماثلت بعالم سفلی ومشابهت با کثائف بیشتر داری خاما
ذات مرا مرات صورت تو گردانیده اند تا تو رو و موبموی از نظر پوشیده
وپنهان خود را در من مشاهده کرده جامعیت صورت وحقیقت خویش فهمیده
برخویشتن واله وشیفته گردی وبی اختیار کمال قدرت وصنعت صانع
ومصور حقیقی را که چنین صورت با حقیقت از قلم صنع بید قدرت کشیده است
واین چنین حسن وجمال وخوبیها و کمال در تو تعبیه نموده جامع مظهر تنزیه و
تشبیه گردانیده مجموعه مراتب لطائف وکثائف ساخته است فهمیده
عاشق وجویای آن جمیل مطلق وفاعل برحق که محبوب باقی ومطلوب
حقیقی ست شوی واز همه محبوبان مجازی ومطلوبان فانی ودلفریبان بکار
ومرغوبان ناپایدار که نمود بی بود دارند بیزار گردیده روی دل وجان خود را
از هر سو گردانده بجانب قبله حقیقی آورده خلیل وار بگوی که انی وجهت وجهی
للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین وبحقیقت دریاب
ای خاکی بیتاب که تو آدمی بشری بدان سبب ترا نمونه کار آن ابو البشر
نموده معامله ترا تمام گردانیده اند و در مطالب سالکان ومجذوبان استعدادات
بسیار وبی شمار می باشد که بعضی نوحی مشرب وبعضی داودی مشرب و
بعضی ابراهیمی مشرب وبعضی موسوی مشرب وبعضی عیسوی مشرب و
بعضی محمدی مشرب می باشند وعلی هذا القیاس مماثله خصوصیات انبیاء دیگر

دارند صلوات الله علی جمیع انبیاء الله لیس فاعلان تقدیر ناگزیر در
وقت سلوک وعروج ونزول هریک سالک ومجذوب وفقیر مکاشفات
وحالات ومعاملات مشابه ومماثل ومانائی متبوعان شان بیان
می آرند چنانچه حالات رابقدر استعداد ولیاقت وقابلیت تو شنوند و
شنوانیدند وفهمانیدند رباعی تامحو خیال بے نشان نه شوی ÷ بینای
جمال جاودانی نشوی ÷ ای آئینه از شر حلاج خود کن ÷ تشبیه بجاست
تا توفانی نشوی ÷ ؎ بس کنم خود زیرکی را این بس است ÷ نکته کافیست گر سامع ست ÷

بتصحیح تمام طبع شد

صحت نامہ کتاب مجموعہ تصوف

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۳	۱	یہ جو لوگ	یہہ لوگ	۱۸۸	۱۲	فیتتحملون	فیتحملون
۲۳	۶	نہو	ہو	۱۹۱	۱۴	علی سارق	علی غنی
۲۹	۳	جو دمنسوخ	جو منسوخ	۱۹۸	۱۶	امتخشوا	اتقشوا
۶۶	۱۷	پلند	بلند	۲۰۲	۸	راسق	اسق
۸۸	۳	تفصیل	تفصیلے	۲۲۰	۱۱	الناس	الصحابۃ
۱۰۰	۳	چار	دو	۲۲۱	۶	قال	قالت
۱۱۹	۵	ہمارے	ہمری	۲۵۳	۱۳	منہما	منہا
۱۳۷	۲۱	امن	من	۲۵۴	۱	عمیاہ	عمیاء
۱۴۰	۱۷	لیضنک	لیضحک	//	۲۳	کان یوم	کان یوما
۱۵۱	۱۴	یعل الی	یعل لی	۲۵۶	۵	استاجرتہ	استاجرہ
۱۵۵	۴	اجد	احد	//	۱۳	بعدا	بعدے
۱۵۶	۲	لیرجہ	لیرجع	۲۶۳	۱	فقال	فقالت
۱۵۷	۷	زوجتہا	زوجہا	حاشیہ ۲۷۹	۱	اخدر گیست	اخدع رگیست
۱۶۰	۱۰	الیہ	علیہ	۲۸۳	۲۳	علی عمر	علی علی عمر
//	۱۹	اللحط	الاحط	۲۹۵	۳	حذارۃ	حذارہ
//	//	من ما	مامن	۳۰۷	۱	ذلک	بذلک
۱۶۴	۲۱	الباوب	الباب	۳۷۶	۷	ہل	
۱۷۹	۷	علیہا	علیہ	۳۸۶	۲۲	سلم کی	سلم
۱۸۴	۳	حتے	ہل	۴۲۶	۱۳	ہم وماورا	ہم ماورا